3361

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً

(اے ایمان والو! اسلام میں پوری طرح داخل ہو جاؤ)

انوارِ معرفت

از افادات

حضرت مولانا محمد حسن صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوریؒ

خطیب بڑی جامع مسجد خانیوال کہنہ (پاکستان)

مؤلفہ

محمد یعقوب عامر ایسوسی ایٹ انجینئرز (کیمیکل)

چک نمبر ۱۵-۱۰۰/۱ سابقہ میاں چنوں، خانیوال

Marfat.com

Marfat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر و مؤلف محفوظ ہیں)

کچھ منع نہیں ہر ایک کی تحریر پڑھو
لیکن قرآن کی بھی تفسیر پڑھو
عظمت دُنیا کی جب دبائے دِل کو
خالق کا کرو خیال تکبیر پڑھو

نام کتاب ——— انوارِ معرفت
از افادات ——— مولانا محمد حسن صاحب
مؤلفہ ——— محمد یعقوب عامر
ناشر ——— مولانا محمد حسن صاحب
کتابت ——— حفیظ الحق صدیقی (صدیقی ڈیجیٹل کتابت مارکیٹ خانیوال)
ایڈیشن ——— پہلی بار سنہ ۲۰۰۹ء
قیمت ——— ۵۰/- روپے

نوٹ:۔ یہ کتاب ہر طبقۂ فکر یعنی طلبہ، طالبات اور عائلی زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لیے بے حد مفید ہے۔

Marfat.com

پیش لفظ

86530

میں نے مولانا محمد حسن صاحب کی سرپرستی میں کتاب : "انوارِ معرفت" تالیف کی ہے۔ قرآنی حوالہ جات کا تلاش کرنا اور پھر اُن کی وضاحت بتانا یہ سب کام میرے اُستادِ محترم کے ہیں۔ اُن کی گراں قدر خدمات کو میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اس کتاب میں ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحبؒ کا لکھا گیا ہے اور آیات کی وضاحت زیادہ تر "موضح القرآن" کی مدد سے کی گئی ہے۔ میں نے تمام مسائل اپنی وسعت کے مطابق بڑی تحقیق اور تصدیق کرنے کے بعد لکھے ہیں۔ تاہم پھر بھی انسان نسیان کا پُتلا ہے۔ اگر کسی جگہ آپ خامی محسوس کریں، جو کہ قرآن و حدیث کے خلاف ہو تو بل عموم مجھے اطلاع دیں تاکہ اصلاح ہو سکے، بُرا محسوس نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اُن حضرات کا میں ممنون ہوں گا۔

علاوہ ازیں میں ان تمام محققینِ حق کا صدقِ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کو پسند فرمایا اور اپنے کلماتِ تحسین سے میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

محمد یعقوب عامر

چک ۱۰۰ سابقہ ۱۵ ایل۔ میاں چنوں (خانیوال)

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
①	کچھ اپنی زبان میں	۱
②	مقدمہ	۸
③	رُوداد تعلیم	۹
④	مناظرے	۲۲
۱	خلفاء ثلاثہ پر	
۲	مجلس	۳۲
۳	درسِ قرآن مجید	
۴	مسافر سے مناظرانہ گفتگو	۲۴
۵	فرقہ اثنا عشری سے مناظرہ	۲۵
۶	دُعا بعد جنازہ	۳۱
⑤	معبُود باری تعالیٰ ایک ہے	۳۷
۱	اگر اللہ کے ساتھ کئی معبُود ہوتے تو اس کے مقابلہ میں ایک راستہ بناتے	
۲	کافروں کا حضورؐ پر طعن کرنا کہ انہوں نے کئی معبودوں کے مقابلہ میں ایک معبود بنا دیا	۳۸
۳	پکار خالص اللہ کا حق ہے۔	۳۹
۴	پکار خالص اللہ کا حق ہے	
۵	اللہ کے سوا کوئی ذرہ بھر کا مالک نہیں	
۶	وسیلہ	۴۰
۷	اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو پکارنا شیطان کو پکارنا ہے	۴۲

Marfat.com

۸	حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں خالص اللہ کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا.	۴۴
۹	تمام جہانوں کا مالک اللہ ہے. وہی پیدا کرتا ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے	۴۵
۱۰	اللہ تعالیٰ کو اچھے ناموں سے پکارو	۴۶
۱۱	تکلیف میں اللہ کی پکار کرنا. مدد آنے پر خدا کا شریک کرنا	"
۱۲	دعا خالص اللہ سے مانگنا چاہیئے. سفارشوں اور وسیلوں کی ضرورت نہیں	۴۷
۱۳	اللہ تعالیٰ بہت قریب ہے	۴۸
۱۴	منافقین کا چھپی میٹنگیں کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ان حالات کی حضورؐ کو خبر کرنا	"
⑦	**اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں**	۵۱
۱	اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں	"
۲	حضور اکرمؐ کے پاس خدا کے خزانے نہیں ہیں	۵۴
۳	نوحؑ کا کہنا کہ میرے پاس خدا کے خزانے نہیں ہیں	۵۵
۴	سب چیزوں کے خزانے اللہ کے پاس ہیں	"
⑧	**چابیاں غائب اور زمین و آسمان کی اللہ کے پاس ہیں**	۵۶
۱	اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات کسی کو منتقل نہیں کیئے. جیسا کہ	"
۲	انسان اپنے مملوک کو اپنے سارے اختیارات نہیں دیتا.	
⑨	**غیر اللہ کی پکار**	۵۸
۱	اصنام	"
۲	تماثیل	۵۹
۳	وثن	"
۴	الٰہ (لوگوں نے ایک معبود کو چھوڑ کر کئی معبود بنا لیئے ہیں).	۶۰
۵	جن چیزوں کی لوگ پوجا پاٹ کرتے ہیں وہ دوزخ میں ڈال دی جائیں گی	"
۶	ند، جبت اور طاغوت بھی ان چیزوں کے نام ہیں جن کو	۶۱
۷	لوگ پوجتے ہیں. یا مشکل حل کرنے والے کہتے ہیں.	

Marfat.com

۸	جن بزرگوں کی جتوں کے نام پر پوجا پاٹ کی جاتی ہے وہ قیامت کے دن	۶۴
۹	بری ہو جائیں گے۔ پوجا پاٹ کرنے والوں سے بیزار ہو جائیں گے۔	
(۱۰)	**شیطان کی حقیقت**	۶۵
۱	شیطان کا آگ سے پیدا ہونے پر اپنا اقرار	"
۲	شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو دشمن رکھو	۶۶
۳	شیطان کا انسان کو گمراہ کرنے کے لیے حربہ اللہ تعالیٰ کا شیطان کو چیلنج	"
۴	اللہ تعالیٰ کا شیطان کو چیلنج	"
۵	لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شریک جنوں کو بنایا	۶۷
(۱۱)	آدمؑ اور شیطان کا تذکرہ	۶۹
(۱۲)	**اللہ کی عبادت کرو اور شیطان کی عبادت نہ کرو**	۷۳
۱	لوگوں نے کہا کہ ان بزرگوں کی عبادت ہم اس لیے کرتے ہیں کیونکہ	۷۴
۲	یہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں۔ اس عقیدہ کی تردید	
۳	اللہ کے سوا شیطان کی پوجا سے اللہ نے روکا ہے	"
(۱۳)	**شیطان کے قدموں پر مت چلو**	۷۶
۱	شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو۔	"
۲	شیطان اپنے دوستوں سے ڈرتا ہے اور ان سے مت ڈرو	۷۷
۳	ہر نبی کے دشمن انسانوں اور شیطانوں سے بنائے گئے جو ایک	
۴	دوسرے کو دھوکا دینے کی غرض سے ملمع باتیں بتاتے ہیں۔	
۵	شیطان شرارت میں ڈالتا ہے۔ اس کی شرارت سے بچتے رہنا	۷۸
۶	فحش کی تشریح	۷۹
۷	شیطان کا مسلمان کے ساتھ لڑائی کرنے کے لیے کافروں کو ابھارنا	۸۰
۸	قیامت کے دن شیطان کا اپنے ساتھیوں سے بیزار ہونا	۸۱
(۱۴)	جنوں کا تذکرہ	۸۲

Marfat.com

۱	اللہ تعالیٰ جنوں سے فرمائے گا کہ تم نے بہت سے انسان گمراہ کیے. جنوں کے دوست انسان کہیں گے کہ ہم نے ایک دوسرے سے نفع حاصل کیا ہے	۸۲
۲	نبوت بشر کو ملتی ہے کسی جن کو نہیں	"
۳	جنوں کا حضور اکرمؐ کا وعظ سُن کر اپنی قوم سے وعظ کرنا	۸۳
۴	جنوں کا قرآن مجید سُن کر مسلمان ہونا	"
۵	سلیمانؑ نے اللہ سے ایسی حکومت مانگی. جو اُس نے کسی کو نہ دی ہو (جنوں ، انسانوں اور پرندوں پر حکومت)	۸۴
۶	اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنوں کو شریک مقرر نہیں کرنا چاہیئے	۸۶
(۱۵)	تقدیر سب فعل اللہ تعالیٰ کا ہے.	۸۷
۱	دُکھ سُکھ ادا کرنے کا طریقہ جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے	"
۲	ایوبؑ کا اپنی تکلیف شیطان کی طرف منسوب کرنا	۸۸
۳	جو تکلیف تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے	"
۴	جہاں قرآنی آیات پہ جھگڑا ہو رہا ہو وہاں بیٹھنا بھی نہیں چاہیئے	۹۰
۵	تقدیر الٰہی کا ثبوت	"
(۱۶)	قرآن مجید کا اثر انسانیت پر	۹۲
۱	قرآن مجید شفا ہے	"
۲	جو لوگ آخرت کے منکر ہیں اُن کو قرآن مجید سمجھ نہیں آتا	"
۳	دلوں کو لپیٹ لیتے ہیں اس لیے قرآن مجید سمجھ نہیں آتا	۹۳
۴	جن لوگوں کے دلوں پہ تالے لگے ہوئے ہیں وہ قرآن مجید سمجھ نہیں سکتے	"
۵	قرآن مجید کی آیات کو جادو سمجھ کر ٹال دیتے تھے اور کہتے تھے تُو نے خود اس کو بنایا ہے	۹۴
۶	مومنین پر قرآن مجید کی تاثیر	"
۷	جو لوگ جنوں کی پرستش سے پرہیز کرتے ہیں اُن کی سمجھ میں قرآن مجید آتا ہے	۹۵
۸	جو لوگ قرآن مجید کی آیتوں کی پوری طرح تشریح کرتے ہیں اُن پہ حملے کیئے جاتے ہیں	۹۶

Marfat.com

۹	جس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو ہدایت دے اس کا سینہ قرآن مجید کے لیے کھول دیتا ہے۔	۹۶
۱۰	اللہ تعالیٰ فاسقوں (بدمعاشوں) کو گمراہ کرتا ہے	۹۷
(۱۷)	مذہبی عقائد	۹۹
۱	عیسائیوں کے اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد	//
۲	عزیرؑ کو یہودی اور عیسیٰؑ کو عیسائی خدا کا بیٹا کہتے ہیں	۱۰۰
۳	یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور رعب سمجھتے ہیں	۱۰۱
۴	قریش مکہ کے مذہب میں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں	//
۵	بعض موجودہ لوگوں کے عقائد	۱۰۲
۶	اللہ کے بندوں کو اللہ کا جزو بنانا کفر ہے	۱۰۳
(۱۸)	قرآن عنوان ہے حضورؐ اس کا بیان ہیں	۱۰۵
۱	اہل قرآن کے ساتھ مکالمہ	۱۰۸
۲	اللہ تعالیٰ کے نبی معصوم ہوتے ہیں	..
(۱۹)	تحریفات	۱۱۰
①	یہود کا زمان مروڑنا	..
②	تحریف یہود	//
③	بعض فرقوں کی تحریف کا تذکرہ جو قرآن مجید پڑھکر غلط نظریہ لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں	۱۱۲
۱	ہر مشکل کی کنجی ولیوں کے ہاتھ میں ہے اس عقیدہ کی تردید	..
۲	دربار وں سے وسیلہ ثابت کرنا	۱۱۴
۳	حضورؐ اکرمؐ کو اوّل اور آخر سمجھنا	۱۱۶
۴	حضورؐ اکرمؐ کو محض نور ماننا	..
۵	حضورؐ اکرمؐ کا حاضر و ناظر ہونا	۱۱۸
۶	تحریف اذان	۱۲۰

Marfat.com

۷	حضور کا نور آپ کے والد ماجد اور والدہ ماجدہ کے آباؤ اجداد سے لے کر حضرت آدمؑ و حوّا سب میں آیا ہے، وہ سب سجدہ کرنے والے تھے	۱۲۳
۸	قرآن مجید کی آیت سے اُن کا برزخ کی زندگی ثابت کرنا	۱۲۵
⑲	تحریفِ شیعہ :	۱۲۶
۱	حضرت علیؓ کا نام نامی قرآن مجید سے ثابت کرنا	〃
۲	جوازِ متعہ کے لیے شیعہ حضرات کی دلیل	۱۲۷
۳	متعہ کی حدیث میں ممانعت	۱۲۸
۴	قرآن مجید میں صحابہ کرامؓ کی شان دیکھتے ہوئے بھی اُن کی شان میں گستاخی کرنا	۱۳۰
۵	عید غدیر کے موقع پہ (ذوالحجہ کی اٹھارہوں سے بیس تک) اللہ تعالیٰ کا شیعوں کے گناہوں سے درگزر فرمانا	۱۳۲
⑳	شیعہ حضرات کے سوالات کا حل :	۱۳۵
۱	خلافت کا حق علیؓ کے سوا کسی کو نہیں	
۲	حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قرآن و حدیث میں عظمت و بزرگی	۱۳۶
۳	شیعوں کے نزدیک حفصہؓ اور عائشہؓ اچھی نہیں تھیں	۱۳۸
۴	شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے باغِ فدک چھین لیا تھا	۱۴۱
۵	شیعوں کا سوال کہ تمام صحابہ کرامؓ جنگ سے بھاگ گئے تھے اور جنگ سے بھاگنا حرام ہے	۱۴۲
۶	خالد بن ولیدؓ نے آدمی قتل کیا، اس سے قصاص کیوں نہیں لیا گیا	۱۴۴
۷	شیعہ حضرات کہتے ہیں علیؓ اور صحابہ کرامؓ آپس میں دشمن تھے	۱۴۵
۸	شیعوں کے نزدیک فتح مکہ کے وقت کے لوگ مسلمان نہیں ہیں	۱۴۶
۹	خلفاء ثلاثہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کسی سے لڑے نہیں ہیں	۱۴۷
۱۰	صحابہ کرامؓ یعنی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کو شیعہ منافق کہتے ہیں	〃
۱۱	شیعہ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کی ایک بیٹی تھی	۱۴۸
۱۲	شیعوں کا سوال کہ سُنّی پاؤں دھوتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں مسح ہے	〃

Marfat.com

۱۳	شیعوں کے نزدیک نماز میں ہاتھ باندھنا درست نہیں	۱۴۹
(۲۱)	**دینِ اسلام کامل اور مکمل ہے**	۱۵۰
۱	دینِ اسلام کامل اور مکمل ہے اس میں کمی بیشی کی اجازت نہیں	"
۲	جو لوگ اسلام میں ٹیڑھا پن لے کر داخل ہوتے ہیں وہ دین قبول نہیں کرتے	"
۳	جو لوگ دین میں کفر لے کر داخل ہوتے ہیں وہ دین بھی اللہ کے ہاں قبول نہیں	۱۵۲
۴	دین میں جبر نہیں	"
۵	اسلامی رواداری	"
(۲۲)	**تخلیق انسان، اُس کا کردار اور اُس کی شان**	۱۵۱
۱	مٹی سے انسان کی تخلیق	"
۲	مٹی اور پانی سے انسان کی تخلیق	۱۵۵
۳	کردارِ انسان	۱۵۶
(۲۳)	**تمام انبیاء بشر، رُسل اور عبد ہوتے ہیں**	۱۶۲
۱	تمام انبیاء کا اپنے بشر ہونے پر اقرار	"
۲	اللہ تعالیٰ رسول انسانوں اور فرشتوں سے چنتا ہے	۱۶۳
۳	جو بشر کی نبوت نہیں مانتے وہ اللہ کی قدر و منزلت بھی نہیں کرتے	
۴	نبی کے لیے مرد ہونا ضروری ہے	
۵	کافر مرد کی نبوت پر تعجب کرتے ہیں	۱۶۴
۶	تمام انبیاء کا اپنے بشر ہونے پر اقرار اور کفار کا نبیوں کے بشر ہونے کا انکار	۱۶۵
۷	حضرت ابراہیمؑ کی دُعا کہ رسول مکہ والوں سے ہو	۱۶۶
(۲۴)	**آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے**	۱۷۰
	بشیر، نذیر آپؐ کی ذات گرامی ہے۔	
۱	فضائل سید المرسلینؐ	۱۷۱
(۲۵)	**حضرت عیسیٰؑ کے بارے عقائد**	۱۷۴

Marfat.com

۱	حضرت عیسیٰؑ نہ قتل ہوئے، نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اُٹھا لیتے ہیں۔	۱۷۵
۲	حضرت عیسیٰؑ کی حیات کی دلیل	"
(۲۶)	اسلام میں افسوس جائز نہیں	۱۷۷
	مصیبت پر غم اور کام میں سستی نہیں ہونا چاہیئے	۱۷۸
(۲۷)	سکون	۱۸۰
۱	انسان سکون کے لیے چار چیزیں ہیں	"
	۱۔ عورت ۲۔ بچے ۳۔ رات ۴۔ نیند	"
۲	اللہ کے ذکر سے بھی سکون ہوتا ہے	"
(۲۸)	انبیاءؑ معصوم ہوتے ہیں	۱۸۳
۱	نبی دیدہ دانستہ اللہ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے	"
۲	موسیٰؑ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم اور موسیٰؑ کے چند عذر	۱۸۴
(۲۹)	مشرک کے لئے دُعائے استغفار منع ہے	۱۸۶
۱	مشرک کے لیے دُعائے استغفار منع ہے۔ اگرچہ مسلمان یا نبی کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو	"
۲	حضرت ابراہیمؑ کی اپنے باپ کے حق میں دُعا کرنا	"
۳	ہمیں حضرت ابراہیمؑ کی ہر معاملہ میں اتباع کرنی ہے۔ لیکن والدین مشرک کے لیے دُعا کرنے میں اتباع نہیں کرنی۔	۱۸۷
۴	حدیث شریف حضرت ابراہیمؑ کے باپ آزر کے بارے میں	"
۵	نبیوں کو شرک معاف نہیں ہے اگرچہ وہ شرک نہیں کرتے	۱۸۸
۶	شرک اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔	"
(۳۰)	انبیاءؑ کی حیات فی القبر دالبرزخ	۱۹۰
۱	حیاتِ موسیٰؑ	"
۲	حیاتِ سلیمانؑ	"

Marfat.com

۴	حیات جمیع پیغمبرانؑ	۱۹۰
۴	شہیدوں کو مُردہ مت کہو : در مُردہ گمان مت کرو	۱۹۱
۵	انک میتٌ وانہم میتون میں اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو میت کہا ہے۔ اُس کا جواب	"
۶	انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں	۱۹۲
(۳۱)	مساجد	۱۹۸
۱	مسجدِ حرام	"
۲	مسجدِ اقصیٰ	"
۳	مسجدِ قبا	"
۴	بیتُ المعمور	"
۵	مسجدِ ضرار	۱۹۹
۶	مشرکوں پر اللہ کی پابندی کہ مسجدِ حرام کے قریب بھی نہ آئیں	"
(۳۲)	رزق ایمان۔ تقوےٰ اور اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے	۲۰۰
۱	رزق کو بڑھانے کا طریقہ	۲۰۱
۲	زکوٰۃ اور صدقات دینے سے رزق بڑھتا ہے	"
۳	اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق کو قائم و دائم رکھنے کے لیے چند الفاظ کا ذکر	۲۰۲
۴	رزق کے تنگ ہونے کی وجہ	"
۵	رزق حاصل کرنے کی دعا (جو حضرت عیسیٰؑ نے مانگی تھی)	"
(۳۳)	بُری مجلس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔	۲۰۴
۱	بُری مجلس میں بیٹھنے سے انسان جہنم رسید ہو جاتا ہے	"
۲	جن لوگوں نے اپنی محفل تماشا بنا رکھا ہے اُن کو چھوڑ دو	
۳	سچوں کی محفل میں بیٹھنا چاہیئے۔	۲۰۵
(۳۴)	شراب اور جُوا	۲۰۶
۱	کیرم بورڈ، تاش، شطرنج اور لُڈو کے بارے میں کچھ باتیں	

Marfat.com

۳	فتوے (مفتی محمد انور صاحب آف خیر المدارس)	۲۰۹
(۲۵)	انشاء اللہ	۲۱۰
۱	قرآن کے حضور یہ چند سوال	۸
۲	حدیث شریف میں حضرت سلیمانؑ کا واقعہ	۲۱۱
	عورت کی تخلیق کی غرض وغایت اور اس کے احکام	۲۱۳
۱	عورت کی تخلیق کا مقصد	"
۲	اسلامی معاشرے میں مرد اور عورت کو باہم منسلک کرنے کے لیے شرائط	"
۳	گواہ کی دلیل	۲۱۴
۴	شادی میں مرد اور عورت کا ایک دوسرے کے لیے پسندیدہ ہونا ضروری ہے	"
۵	عورت کے لیے مہر بھی ضروری ہے	"
۶	ضروری مقدارِ مہر	۲۱۵
۷	عورت کے شرائط استعمال	"
۸	مقامِ استعمال	۲۱۶
۹	عورت سے عزل کرنا	۲۱۷
۱۰	مباشرت کرنے کی دعا	۲۱۹
۱۱	مرد عورت پہ حاکم ہیں اور عورت گھر کی محافظ ہے	"
۱۲	اختلاف کی صورت میں مرد اور عورت کے متولیوں سے ایک ایک منصف مقرر کرنا	"
۱۳	چار گواہ کی دلیل	۲۲۰
۱۴	اگر دو مرد بدکاری کریں تو ان کو پیٹو۔ توبہ کرنے پر ان سے درگزر کرو	"
۱۵	پاکدامن عورتوں پر زنا کی صورت میں چار گواہ ثابت کرنا	۲۲۱
۱۶	مرد اور عورت کے درمیان لعان	"
۱۷	خلع	"
۱۸	ایلاء	۲۲۲

Marfat.com

۱۹	ظہار	۲۲۲
۲۰	اگر عورت مرد کی سرکشی سے ڈرے تو آپس میں صُلح بہتر ہے	۲۲۳
۲۱	عورتوں کے مابین انصاف	۲۲۴
۲۲	اگر مرد اور عورت جُدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو غنی کر دے گا	،،
۲۳	عورت سے اچھے طریقہ سے گزران کرو	،،
۲۴	عورتوں کے مردوں پر اور مردوں کے عورتوں پہ حقوق	،،
۲۵	اگر عورت کو بدلنا چاہو تو دیا ہوا واپس نہ لو	۲۲۵
۲۶	عورت کو جبراً وراثت میں رکھنا جائز نہیں	،،
۲۷	نوجوان لڑکی کی شادی جلد کر دی جائے	،،
۲۸	بیواؤں کا نکاح عدت گزرنے کے فوراً بعد کر دو	۲۲۶
۲۹	اگر مرد کو عورت اور عورت کو مرد نہ مل سکے تو زنا کسی صُورت میں جائز نہیں	۲۲۷
۳۰	پردہ	
۳۱	گھر میں رہنے والے بھی گھر آتے ہوئے اجازت مانگیں	۲۲۸
۳۲	بوڑھی عورتوں پہ پردے کی شدید سختی نہیں رہتی	۲۲۹
۱	طلاق	
۲	طلاق رجعی	
۳	طلاقِ بائن اور طلاق مغلظہ	،،
۴	جس عورت کا خاوند مر جائے اُس کی عدت	۲۳۰
۵	نکاح کے وقت حق مہر مقرر نہ ہونے کی صُورت میں طلاق	۲۳۱
۶	نکاح کے وقت حق مہر مقرر ہونے کی صُورت میں طلاق	،،
۷	کسی قسم کی طلاق ہو مگر اُس کو کچھ دینا چاہیئے۔	،،
۸	مطلقہ عورت کی عدت تین حیض ہے	۲۳۲
۹	خاوند کے مرنے اور حاملہ ہونے کی صُورت میں عدت	،،

Marfat.com

۱۰	عورت کا بالغ ہونا	۲۳۲
(۳۷)	مسلمانوں میں لڑائی کی ممانعت اور لڑائی ختم کرنے کا طریقہ	۲۳۳
۱	مسلمانوں میں لڑائی کی ممانعت	"
۲	جو شخص بلا وجہ ظلماً قتل کیا جائے اس کا قصاص فرض ہے	"
۳	جو لوگ رسول اللہ سے لڑائی اور زمین میں فساد کرتے ہیں اُن کی سزا سولی اور قتل ہے	۲۳۴
۴	چور مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹے جائیں	"
۵	مقدارِ مال مسروقہ اور سزا	"
۶	چور کا ہاتھ کاٹنے کے متعلق مکالمہ	۲۳۵
۷	اگر مسلمانوں کے درمیان خانہ جنگی ہو جائے اس کے بند کرنے کا حکم اور صلح کی تلقین	"
۸	جنگ بندی کے بعد ایک دوسرے پر طعن و تشنیع نہیں	"
۹	مسلمانوں میں بدگمانی، جاسوسی اور گلہ نہیں ہونا چاہیئے	۲۳۶
(۳۸)	اسلام اور اشتراکیت	۲۳۷
۱	مال کی نسبت اللہ نے انسانوں کی طرف کی ہے نہ کہ تو آدمیوں کی طرف	"
(۳۹)	ایمان، اسلام اور احسان	۲۴۳
(۴۰)	وضو کرنے کا طریقہ اور وضو کو توڑنے والی چیزیں	۲۴۵
۱	وضو کی سنتیں	"
۲	مستحبات	۲۴۶
۳	وضو کو توڑنے والی چیزیں	"
(۴۱)	غسل کرنے کا طریقہ اور اس کے فرائض	۲۴۷
۱	سنتِ غسل	"
۲	غسل کو واجب کرنے والی چیزیں	"
(۴۲)	فرائضِ نماز، واجباتِ نماز اور سجدہ سہو	۲۵۰
۱	فرائض نماز جو نماز شروع کرنے سے پہلے مقدم ہیں	"

Marfat.com

۲	نماز کے اندرونی فرائض	۲۵۰
۳	نماز میں سجدہ سہو	۲۵۱
(۴۳)	نصابِ زکوٰۃ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا	۲۵۳
۱	نصابِ زکوٰۃ.	"
۱	زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا	"
۳	زکوٰۃ نہ دینا بھی کفر ہے	۲۵۵
۴	حضورؐ کے زمانے میں زکوٰۃ نہ دینے والے کو ہمیشہ منافق قرار دے دیا گیا	"
۵	حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرین زکوٰۃ سے لڑائی کی	"
۶	حضرت ابوبکر صدیقؓ کے منکرین زکوٰۃ سے لڑنے کے دلائل	۲۵۶
(۴۴)	کم تولنا اور کم ماپنا قانونِ شریعت میں منع ہے	۲۵۹
۱	کم تولنے اور کم ماپنے والے کیلئے گہرا دوزخ ہے	"
۲	اللہ تعالیٰ نے انصاف کے لیے کتاب اور میزان اُتارے ہیں	"
۳	اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چیزوں کو انصاف کے ساتھ تولو	"
(۴۵)	سُود کی ممانعت	۲۶۳
۱	بذریعہ قرآن سُود کی ممانعت	"
۲	بذریعہ احادیث سُود کی ممانعت	۲۶۴
(۴۶)	ایفائے عہد	۲۶۶
۱	اسلام میں پُوری طرح داخل ہونا چاہیئے	"
۲	وعدہ پُورا کرنے کی تاکید و تلقین	"
۳	اللہ تعالیٰ بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا	"
۴	نیک آدمی بھی وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے	۲۶۷
(۴۷)	منّت یا نذر	۲۶۹
۱	منّت یا نذر محض خدا تعالیٰ کی کرنی چاہیئے	"

Marfat.com

۲	جو منّت یا نذراللہ کے نام کی مانی جائے اس کو پُورا کرنا چاہیئے	۲۶۹
۳	منّت تقدیر کو رَد نہیں کر سکتی	//
۴	منّت کا چڑھاوا محض حرم شریف کے لیے ہو سکتا ہے	۲۷۰
(۴۸)	قَسم	۲۷۲
۱	قَسم کی اقسام	//
۲	قسم کے متعلق قرآن وحدیث سے دلائل	//
۳	ناکارہ قسموں سے اللہ تعالیٰ دَرگزر فرماتے ہیں	۲۷۴
۴	حدیث میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی قسم ہے غیراللہ کی نہیں	//
۵	اللہ کے سوا کسی کی قسم اُٹھانا جائز نہیں	۲۷۵
۶	قرآن مجید میں اللہ کی صفات کی قسم	۲۷۶
۷	نیک کام نہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہیں بنانا چاہیئے	//
(۴۹)	بچّہ کی پیدائش پر اسلامی ہدایات	۲۷۹
۱	بچّہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے اور اُسے جوانی میں فطرت پر قائم رہنا چاہیئے	//
۲	مولانا تاج محمود صاحب امروٹیؒ کا ایک ہندو پنڈت سے مکالمہ	//
۳	جب بچّہ پیدا ہو جائے اُس کے کان میں اذان دی جائے	۲۸۰
۴	بچّے کا عقیقہ	//
۵	ختنہ	۲۸۲
(۵۰)	اسلام میں بیہُودہ رسُومات کا کوئی ثبوت نہیں ہے	۲۸۳
۱	یوم پیدائش یعنی سالگرہ اور مرگ پر ہونے والے عوامل	//
۲	اسلام میں بیہُودہ اجتماعات کا کوئی جواز نہیں ہے	۲۸۵
(۵۱)	قانُون شریعت میں مومن کے لیے دُعا کرنا فرض ہے	۲۸۸
۱	مومن کے لیے دُعا کرنے کا قرآن میں ثبوت	//
۲	مومن کے لیے دُعا کرنے کا حدیث میں ثبوت	//

Marfat.com

(۵۲)	شکار	۲۹۰
۱	شکار کا جواز بذریعہ قرآن مجید	"
۲	شکار کا جواز بذریعہ احادیث	۲۹۱
۳	شکار کے حلال اور حرام جانور بذریعہ قرآن مجید	۲۹۲
۴	طیب اور خبیث جانور بذریعہ احادیث	"
۵	احرام کی حالت میں شکار کرنا منع ہے	۲۹۵
(۵۳)	طب	۲۹۶
۱	مرض سے شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن دوا کا علاج کروانا حضورؐ سے ثابت ہے۔	"
۲	حکایتِ سعدیؒ	۲۹۹
(۵۴)	جہاد	۳۰۱
۱	حضورؐ کو کفار اور منافقین سے جہاد کرنے کا حکم	/
۲	بعض کافروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ انصاف اور صلح سے رہنے سے منع نہیں کرتا	"
۳	بعض کافروں کے ساتھ دوستی رکھنے سے اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے	"
۴	کافروں کے مقابلہ میں جوابی کارروائی کرنا فرض ہے	"
۵	اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو	۳۰۲
۶	مسلمانوں کو جہاد میں لڑنے کے لیے اپنا اسلحہ خود تیار کرنا چاہیئے	"
۷	اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوہے میں جنگی سامان اور دوسرے نفع کے سامان بھی ہیں۔	۳۰۳
۸	مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں اللہ کی یاد کرتے ہوئے قدم جما کر لڑنے کا حکم	"
(۵۵)	روزہ کی فرضیت اور اس کے فضائل	۳۰۶
۱	فضائل	"
۲	روزہ افطار کرنے کی دعا	۳۰۸

Marfat.com

۳	افطار میں جلدی کرنا	۳۰۹
(۵۶)	فرضیّتِ حج اور اُس کا ثواب	۳۱۰
۱	حضرت ابراہیمؑ کا لوگوں کو حج بیتُ اللہ کی جانب بُلانا	〃
۲	حج کا ثواب	۳۱۲
(۵۷)	اعمالِ حسنہ کی حفاظت بھی ضروری ہے	۳۱۳
۱	شرک کی وجہ سے انبیاءؑ کو اُن کے اعمال ضبط ہونے کا نوٹس	〃
(۵۸)	بہشت اور دوزخ کا قرآن مجید میں بیان	۳۱۵
۱	بہشت میں چار نہریں ہوں گی	〃
۲	بہشت میں جنّتیوں کو کنگن پہنائے جائیں گے	۳۱۹
(۵۹)	جنّت اور جنّتیوں کی صفات	۳۲۳
(۶۰)	دوزخ اور دوزخیوں کی صفات	۳۲۷

Marfat.com

کچھ اپنی زبان میں

میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف، اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی کرم نوازی ہے کہ جس نے مجھے دین کی کچھ سمجھ دی ہے۔ دوسرا یہ کہ میرے والدین کا خاص کردار ہے جنہوں نے میری توجہ دینی علوم کی طرف مبذول کروائی۔

تقریباً دس برس کی عمر میں میں نے قرآن مجید مولوی فتح محمدؒ سے پڑھ لیا تھا۔ انہوں نے میری بڑے احسن طریقے سے راہنمائی فرمائی۔ "احوال الآخرت" بھی میں نے انہی سے پڑھی۔ کچھ عرصہ بعد وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

بعد میں اس ٹوہ میں تھا کہ کامل استاد ملے جن سے دینِ اسلام کی روشنی سے فیض یاب ہو سکوں۔ ویسے دینی کتب پڑھنے کا مجھے بڑا شوق تھا۔ جو کہ زیادہ تر حافظ محمد بلال صاحب[1] فراہم کرتے تھے۔ کالج کے زمانہ میں مختلف موضوعات پر مضامین قلمبند کرتا تھا جو کہ طلبہ میں بڑے مقبول ہوتے تھے انہی دنوں مجھے شوق ہوا کہ میں کوئی ایسی معتبر کتاب لکھوں جس سے لوگ استفادہ حاصل کریں۔

چنانچہ ستمبر ۱۹۸۷ء کو میں مولانا محمد حسن صاحب کی خدمت اقدس میں پرانے خانیوال حاضر ہوا۔ اُن سے میں نے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر پڑھنا شروع کی۔ میری کامیابی کا سہرہ انہی کے سر جاتا ہے۔ انہی کی زیرِ سرپرستی میں نے کتاب "انوارِ معرفت" لکھی۔ اس کتاب سے ہر طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں اور بفضلِ خدا اپنے آپ کو راہِ ہدایت پر گامزن کر سکتے ہیں۔ ہم نے یہ دینی خدمت دینی جذبہ رکھتے ہوئے کی ہے۔ اگر ہماری اس خدمت سے ایک کلمہ گو کی دینی ضرورت پوری ہو گئی تو یقیناً ہمارے لیے یہ سعادتِ دارین کا باعث بنے گی۔

لیکن بالخصوص میں نوجوانوں کی توجہ دین کی طرف اور اس کتاب "انوارِ معرفت" کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔

---

[1] یہ چک ۱۰۰ سابقہ ۵۰ ایل میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

تقابل کا کروں دعوے یہ طاقت ہے کہاں میری
تخیل میرا ناقص، نا مکمل ہے زباں میری

ایک نوجوان جو معاشرے کا بہترین فرد ہوتا ہے۔ میرے خیال میں اگر نوجوانوں کی صحیح تعلیم و تربیت ہو جائے تو معاشرے کو ایسا فرد کامل مل جاتا ہے جو کہ اُس کی منزل کی نشاندہی کرتا ہے اپنے ملک اور قوم کی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ معاشی اور اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے۔

"ایک اصلاح یافتہ، با اخلاق اور مہذب نوجوان جب عائلی زندگی میں قدم رکھے گا تو اچھا شوہر ثابت ہو گا اور جب باپ بنے گا تو مہربان اور شفیق باپ ثابت ہو گا اور اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرے گا اور اپنی نسل کو اخلاقی قدروں کا وہ اثاثہ دے گا، جو کہ اس کی نسل کو اخلاقی لحاظ سے بلند تر رکھے گا اور ان کے روشن مستقبل کا ضامن ہو گا۔

تو آیئے ذرا دیکھتے ہیں کہ آج کا نوجوان کس قدر مہذب اور با اخلاق ہے۔ آج کا نوجوان اخلاق میں ترقی کی بجائے تنزلی میں جا رہا ہے۔ اگر آپ ان نوجوانوں کو حقیقت کے آئینے میں دیکھیں۔ تو عکس اور بھی واضح طور پر نظر آئے گا۔ کسی جگہ شراب نوشی اور عشق بازی کے مضامین بیان ہو رہے ہیں۔ کہیں کسی زن بازاری یا کسی کی بہو بیٹی کا حسن موضوع سخن ہے اور سننے والے نوجوان اس میں مزے لے رہے ہیں۔ کہیں کسی کی بے جا تعریف ہو رہی ہے۔ کسی جگہ عداوت اور بغض کی آگ بھڑکائی جا رہی ہے۔ کسی جگہ ہوٹلوں اور کلبوں کی سیر کا پروگرام دیا جا رہا ہے۔ غرضیکہ ہر کوئی کسی نہ کسی طرح خواہشات نفسانی کا غلام بنا ہوا ہے جو کہ سراسر اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔ آج کے نوجوانوں میں اوصاف حمیدہ ختم ہو چکے ہیں اور ان کا دین کا رشتہ صرف اتنا رہ گیا ہے جیسا کہ جسم اور روح کا۔ جو کہ کسی وقت بھی ٹوٹ سکتا ہے ؎

یہ دُنیائے فانی ہے محبوب تجھ کو — ہوئی واہ کیا چیز مرغوب تجھ کو
نہیں عقل اتنی بھی مجذوب تجھ کو — سمجھ لینا چاہیئے اب خوب تجھ کو
جگر جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

Marfat.com

آیئے ذرا غور کریں کہ نوجوانوں میں بدکاری پھیلانے والے اور اُن کے اخلاق کو پستی دکھانے والے عوامل کون سے ہیں۔ سینما، تصویروں کی نمائش، نیز کلب، ہوٹل اور مخلوط تفریحات کا انتظام وہ عوامل ہیں جو نوجوانوں میں بے راہروی پیدا کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب مجرم ہیں۔ اللہ کے مجرم، اسلامی حکومت کے مجرم، معاشرے کے مجرم۔ ان کو آخرت میں ہی نہیں بلکہ دُنیا میں ہی سزا ملنی چاہیئے۔ آج کا نوجوان اپنی منزل سے بہت دُور جا رہا ہے۔

؎ ہیں دُنیا میں عبرت کے ہر سُو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے یہ بھی دیکھا ہے تُو نے
جو معمُور تھے وہ محل اَب ہیں سُونے

میں آپ کو چودہ سو سال قبل مقدس نوجوانوں یعنی صحابہ کرامؓ کے اخلاق، سیرت و کردار کی حقیقی تصویر دکھاتا ہوں۔ جنہوں نے دشمنانِ حق کے مظالم کو مردانگی کے ساتھ برداشت کیا۔ اُنہوں نے دین کو صفحۂ ہستی سے مٹنے نہ دیا اور اسلامی دُنیا میں روشنی کے مینار بن کر چمکے۔ اپنے دَمن میں ڈوب کر ذرا سوچیئے گا۔ کیا اُن لوگوں پر جوانی نہیں آئی تھی؟ کیا انہیں جذبات و احساسات سے نہیں نوازا گیا؟ انہوں نے اپنے جسم کو، اپنے دل کو، اپنی نفسانی خواہشات کو اور اپنے ذہن کو دین کے تابع کر دیا۔ آج کا نوجوان صرف نفسانی خواہشات کا غلام بن کر رہ گیا ہے۔ جو کچھ جی میں آتا ہے وہی کرتا پھرتا ہے۔ اس کے جی میں یہ کبھی نہیں آیا کہ آخر دینِ اسلام بھی کوئی چیز ہے؟ کہ اس کو سیکھ کر اپنے اخلاق کو سنوارا جائے۔ بلکہ اگر کوئی اُسے کہے۔ تو آگے سے جواب آتا ہے کہ یہ تو بڑے لوگوں کا کام ہے۔ یہ پتہ نہیں اپنے آپ کو کس کھاتے میں ڈالنا چاہتا ہے۔ اسے یہ ہرگز پتہ نہیں کہ اخلاق اور تقوےٰ کس مقام پر ہے۔ خدا بکان حسنِ عورت، لباس اور آرائش پر اندھا دُھند دولت لُٹا رہا ہے۔

؎ یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی، ہو فیشن نرالا
جب کرتا ہے کیا یُوں ہی مرنے والا
تجھ کو حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

Marfat.com

آج کا نوجوان سب کچھ جانتے ہوئے بھی برائیوں کی انتہاہ گہرائیوں میں پھنسا ہوا ہے۔ کیا آج کے نوجوان کو وہ نسخۂ کیمیا یعنی قرآن مجید نہیں پہنچا جس پر عمل پیرا ہو کر انسان خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے کیا آج کے نوجوان کو معلوم نہیں؟ قرآن مجید واضح الفاظ میں کہہ رہا ہے "نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون نہ کرو"

میں نوجوانوں سے مخاطب ہوں، کیا آج کا نوجوان قرآن مجید کی اس آیت شریفہ پر عمل کر رہا ہے۔ قرآن مجید کی پیروی تو درکنار، آج کا نوجوان ایک آیت کی پیروی نہیں کر سکتا۔ جب کہ اُن کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "پھر ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنا دیا۔ تاکہ دیکھیں تم کیسے عمل کرتے ہو" یعنی خدا نے انسان کو اپنی خلافت عطا فرمائی۔ تاکہ وہ انسانوں کو پرکھ سکے ہم سب جانتے ہیں کہ ہم سب نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ لیکن پھر بھی ذہن میں یہ بات رکھتے ہیں کہ موت ہم سے کوسوں دُور ہے۔ ہمیں اپنے کئے کا اللہ کے حضور جواب دینا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ تجھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بُڑھاپے نے پھر آ کے کیا کیا نہ ستایا
اَجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
ہر ایک لے کے کیا کیا نہ حسرت سُدھارا
پڑا رہ گیا یُوں ہی ٹھاٹ سارا

آج ہم یہ نہیں سوچتے کہ ہماری ابتدا کیا ہے اور انتہا کیا ہے۔ اگر ان سے بات کی جائے کہ زمین و آسمان کس نے بنائے تو ضرور جواب آئے گا اللہ نے۔ اگر ان سے معلوم کیا جائے کہ آسمان سے بارش کون برساتا ہے تو جواب وہی اللہ نے۔ کون ہے جو رزق دیتا ہے؟ کس کی یہ سماعت اور بینائی کی نعمتیں عطا کی ہوئی ہیں؟ تو ضرور کہیں گے اللہ نے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے۔ جبکہ تم سمجھتے ہو کہ تمہارا حقیقی مالک اللہ ہے اور تم کدھر کو بہکے جا رہے ہو اس راستے پر جس پر تمہارے مالک نے جانے سے منع فرمایا ہے۔ پھر خود ہی سوچو کہ تمہارا کیا انجام ہوگا۔

خداوند تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے "کہ جس نے کتاب اللہ کی پیروی کی وہ نہ دُنیا میں گمراہ ہو

Marfat.com

گا نہ آخرت میں۔" نوجوانو! ذرا اپنے گریبان میں جھانکو۔ اپنے نفس سے پوچھو۔ اپنے ذہن کو ٹٹولو۔ اپنی آنکھوں سے مطالبہ کرو۔ کیا وہ غلط تو نہیں دیکھ رہیں؟ آپ جب ایسا کریں گے تو یقیناً اس بات پر پہنچ جاؤ گے کہ ہم احکامِ الٰہی کی پیروی کر رہے ہیں یا نہیں۔

اس چند روزہ زندگی پہ مٹنے والو یہ زندگی کچھ نہیں۔ یہ پانی کا بلبلہ ہے جو کسی وقت بھی ختم ہو سکتا ہے۔ تم اس زندگی سے زیست فانی کے میدان میں بمشکل ہی ساٹھ یا ستر برس کھیل سکو گے پھر موت تم سے کھیلے گی اور خالی ہاتھ اُس جہان میں پہنچو گے۔ جہاں ہمیشہ دائمی اور ابدی زندگی کا میدان ہو گا، یعنی میدانِ محشر کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ تجھ کو غافل فکرِ عقبےٰ کچھ نہیں
کھانا دھوکا عیشِ دُنیا کچھ نہیں
زندگی یہاں کی چند روزہ ہے کچھ نہیں
کچھ نہیں اِس کا بھروسہ کچھ نہیں
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرنا ہے جو بھی کر لے آخر موت ہے

یہ لوگ حقیقت کو جانتے ہیں کہ دُنیا فانی ہے۔ دُنیا کی زندگی ایک مہلت ہے، ایک امتحان ہے۔ سو میری گذارش یہ ہے کہ اے نوجوان ساتھیو! اپنی ابدی زندگی سنوار لو۔

؎ ہوش کر غافل نہ تو آرام کر
مال حاصل نہ کر پیدا نام کر
یادِ حق میں دُنیا میں صبح و شام کر
جس لیے آیا تھا تو وہ کام کر

آیئے! ہم یہ عہد کریں کہ آج کے بعد اپنے اخلاق کی از سرِ نو تعمیر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کریں گے۔ کچھ نہیں کہ ہم دُنیا و آخرت کی زندگی میں کامیابیوں سے ہمکنار نہ ہو سکیں۔

میں یہ بات دعوےٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ آج کے طلبہ و طالبات یا ازدواجی زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں۔ یہ کتاب ان کے لیے بڑی مفید ہے۔ وہ اس کتاب کے مطالعہ سے اپنے آپ کو

Marfat.com

سنوار سکتے ہیں۔ صحیح توحید و رسالت کو سمجھ کر اپنے اعتقاد کو درست کر سکتے ہیں۔

آیئے! ہم اللہ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُس صراطِ مستقیم پر چلائے جو اُس نے انسانوں کے لیے مقرر کیا ہے۔

ے ستاروں کو ذوقِ سفر دینے والے
پہاڑوں کو اَوجِ نظر دینے والے
عطا کر جوانوں کو رفعت بلندی
صَدف کو متاعِ گہر دینے والے
منوّر جوانانِ ملّت کی تاریکیاں کر
شبِ غم کو شمعِ سحر دینے والے
جوانوں کو دَولتِ حُسنِ اخلاق دے دے
ستاروں کو نُورِ نظر دینے والے

○

وما توفیقی الّا باللہ

Marfat.com

مقدّمہ

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے تعلیم ۱۹۳۶ء میں شروع کی اور ۱۹۴۲ء میں مدرسہ امینیہ دہلی سے فارغ التحصیل ہو کر دورۂ تفسیر لاہور میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے کیا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی صحبت میں بیٹھنے سے قرآن کے سمجھنے اور سمجھانے کی طبیعت میں ایک شدید لہر پیدا ہوئی۔ ۱۹۴۲ء سے لے کر دسمبر ۱۹۸۷ء تک اس درمیانی مدت میں میں نے قرآن کا مطالعہ بھی کیا اور بہت سے لوگوں کو اپنی استطاعت کے مطابق قرآن کی تعلیم دی یعنی قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھائی۔ لیکن اس لہجے پر باطل فرقوں کے سوال و جواب سے بھی لوگوں کو روشناس کیا۔

میرے ذہن میں سب سے بڑے اسلام کے دشمن دہریت، یہودیت، عیسائیت، مرزائیت منکرین صحابہ کرامؓ اور منکرین حدیث ہیں۔ علاوہ ازیں اہل بدعت بھی اسلام کے دشمن ہیں۔ اتنی مدت میں میں نے ان سب فرقوں کے لیڈروں کی تقریریں بھی سنیں اور ان سے بحثیں بھی کیں۔ تمام نہاد فرقوں کو میں نے اسلام میں چوری کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ کلمہ اور اذان پر بھی حملہ آور ہو چکے ہیں۔

؎ یک دل خیلِ آرزو کجا بجُا دہم
دلم داغ داغ شُد پنبہ کجا کجُا نہم

مدتوں سے تمنا تھی جس طرح قرآن کے پڑھانے میں امتِ مُسلمہ کی خدمت کی ہے اس طرح کچھ تحریر بھی کر دوں۔ کئی دفعہ میں نے ابتدا کی۔ کچھ لکھا پھر بند کر دیا، دراصل تمنا میں تھا کہ کوئی ایسا قابل آدمی اللہ تعالیٰ اسلام کا ہمدرد ملائے کہ ہم دونوں بیٹھ کر اپنی پچاس سالہ تعلیمی، تدریسی اور مناظرانہ گفتگو اور اسلام میں فرقہ باطلہ کی رخنہ اندازیاں جو دیکھی ہیں یا سُنی ہیں یا پڑھی ہیں ان کو مل کر مجموعہ شکل دے سکیں جس سے لوگ اپنے قلوب کو ایمان کی روشنی سے منور کر سکیں۔ ان کی دُنیا ہی نہیں اخروی زندگی دُرست

Marfat.com

ہو جائے۔ دنیا میں عزت کی زندگی اور رفعت و بلندی پا سکیں۔ قبر اُن کی بہشت بن جائے۔ دوزخ سے نجات پانے والے اور جنّتُ الفردوس میں جانے والے بن جائیں۔

الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے میری مدتوں کی تمنا پوری کی۔ عزیزم محمد یعقوب صابر[1] صاحب سلّمہ الرحمٰن جو تعلیم میں ڈی۔ اے۔ ای کیمیکل ہیں اور دین کا درد رکھتے ہیں۔ میرے ہاں بھیج دیا۔ میرے ذہن میں میری اپنچاس سالہ زندگی کے جو قرآنی مضامین چل رہے تھے۔ میں نے ان کو جمع کروا دیئے اور جو کچھ اس نے اس کتاب میں تحریر کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ اس مجموعے کا مقصد کسی پر طعن و تشنیع ضد اور ہٹ کرنا نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے اس کتاب میں دعوت عمل دی ہے اور لوگوں کو دین خالص جو قرآن و حدیث میں ہے کی طرف اُبھارا ہے اور بعض لوگوں نے جو اسلام میں اپنی لاعلمی سے یا دیدہ دانستہ رخنہ اندازیاں کی ہیں۔ ان کا بھی ہم نے اس کتاب میں جواب دیا ہے۔

اگرچہ میں نے اپنے آپ کو بہت پابند کیا اور تقریباً ہر موضوع پر قرآن و حدیث کے حوالے پیش کیئے ہیں۔ ان حوالہ جات کی تکذیب کرنا میری تکذیب نہیں ہے۔ بلکہ قرآن و حدیث کی تکذیب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانانِ عالم کو ان آیات کی تکذیب سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

اس پابندی کے باوجود انسان خطا اور نسیان کا پُتلا ہے۔ اگر اس کتاب میں کوئی کوتاہی نسیاناً یا خطاءً ہو گئی ہے تو آپ درگزر فرمائیں۔ ہو سکے تو مطلع فرمائیں۔

آپ کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔ السلام علیکم وعلیٰ من والدیکم

غرض ما نصیحت بُود گفتیم ۔۔۔ حوالت با خدا کردیم و رفتیم

○

احقر الانام العارض محمد حسن خادم مسجد بڑی جامع مسجد خانیوال کہنہ

۶، دسمبر ۱۹۸۶ء ، ۱۵، ربیع الثانی ۱۴۰۷ھ

---

[1] میرا اصل نام یہی ہے۔ "عامر" اُستاد کی جانب سے مجھے لقب ملا ہے۔

Marfat.com

رُوداد تعلیم

مولانا محمد حسن صاحب جو کہ میرے اس وقت اُستاد ہیں اور پُرانے خانیوال میں مقیم ہیں۔ انہوں نے میری اس طریق سے راہنمائی فرمائی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُنہی کا کمال ہے۔ جو قدرت نے انہیں عطا کر رکھا ہے۔ میرا جی چاہا کہ دوستوں کے سامنے اُن کا تعلیمی سفر، تعلیمی جائزہ اور تعلیمی معیار قلمبند کر دوں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہو۔ یہاں تک میری کامیابی کا تعلق ہے اس کا سہرا اُنہی کے سر جاتا ہے۔

مولانا محمد حسن صاحب کے والدِ محترم کا نام نامی مولانا فقیر محمدؒ مرحوم تھا۔ فقیر محمدؒ کے والد کا نام مولوی احمد یارؒ تھا اور اُن کے دادا کا نام مولانا نُور محمدؒ تھا۔

یہ گھرانہ پہلے ہی علمی تھا، لیکن جب مولانا محمد حسن صاحب کے والد محترم ہندوستان میں مدرسہ دیوبند میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے چلے گئے تو گھر میں کوئی اطلاع نہ بھیجی۔ وہ اپنے دادا مولانا نور محمدؒ کے بہت پیارے تھے۔ انہوں نے مولانا فقیر محمدؒ کی اطلاع حاصل کرنے کے لیے ایک وظیفہ شروع کیا۔ وہ ایک جنگل میں وظیفہ پڑھتے ہوئے جا رہے تھے تسبیح ہاتھ سے گر گئی۔ جب واپس لوٹے تو مولانا فقیر محمدؒ کی والدہ صاحبہ سے کہا کہ میرے پوتے فقیر محمدؒ کی خبر آجائے گی اور اب میں اس جہان سے چلا جاؤں گا۔ وہ بار بار مرض الموت میں اپنے پوتے کی خبر پوچھتے رہے۔ جب اُن کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی تو جنگل کے پاس ایک کنواں تھا۔ تو کسی ہاتف نے وہاں تسبیح پھینک دی اور وہاں ایک کسان سے کہا کہ یہ تسبیح مولانا نور محمدؒ کو پہنچا دینا۔

جب مولانا فقیر محمدؒ پانچ سال کے بعد فارغ التحصیل ہوئے تو گھر کا رُخ کیا۔ کتابوں کا صندوق لاد کر ہندوستانی لباس میں ملبوس گھر تشریف لائے۔ تو اُن کے والد مولانا احمد یارؒ نے انہیں نہ پہچانا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ابا جان میں آپ کا بیٹا فقیر محمدؒ ہوں۔ آپ دین کی خدمت کے لیے پہلے فاضل شاہ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان گئے۔ اس کے بعد ممدال مہتیم تشریف لے گئے۔ وہاں قوم مہتیم بہت عیاش تھی۔

Marfat.com

اُن میں سے لوگ نمازی بنے، حاجی بنے. لوگ دین کی طرف متوجہ ہوئے. وہاں ایک دینی مدرسے کی بنیاد رکھی. آج تک وہ قوم تھہیم جن کی اب کئی بستیاں ہیں. ہر بستی میں اللہ کے فضل وکرم سے عالم دین کا کام سرانجام دے رہے ہیں.

اسی دوران مولانا فقیر محمدؒ کی شادی حسوبلیل ضلع جھنگ میں ہوئی. مولانا محمد حسن صاحب کی پیدائش سے پہلے آپ کی چار بہنیں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد صاحب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے لڑکا عطا فرما. میں اس کو قرآن مجید اور بخاری شریف کا حافظ بناؤں گا.

جب آپ کی پیدائش سیوا ضلع جھنگ میں ہوئی تو آپ کے والد صاحب کو خواب آیا کہ اُن کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمد حسن رکھا گیا ہے. بصورتِ دیگر ایک طالب علم کو خواب آیا کہ آپ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اس کا نام نامی محمد حسن ہے اور آپ کا یہ نام آپ کے دادا مولانا محمد یارؒ نے تجویز فرمایا.

دورانِ شیرگی میں والدہ صاحبہ کی طبیعت کچھ علیل ہوگئی. تو ایک پڑوسن جو قوم کی دھوبن تھی. آپ کو اس کا دودھ پلایا گیا. یعنی رضاعت کی سنّت بھی ادا کی گئی. گویا اب آپ کی دو مائیں تھیں اور دونوں ایک ہی شہر حسوبلیل کی تھیں. اب حسوبلیل میں آپ کے دو ننھیالی خاندان تھے. آپ سے دونوں خاندان بہت پیار کرتے تھے.

جب آپ کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو (حسوبلیل مڈل سکول کا ہیڈ ماسٹر) مولانا احمد بخش صاحب جو قوم کے دھوبی تھے تو ان سے آپ کے والد محترم نے تعلیم کی بسم اللہ کروائی۔ اس وقت اتنی سمجھ تو نہ تھی اس لیے آپ رونے لگے. تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے ٹائم پیس کا الارم بجا کر بہلایا. چند دنوں بعد آپ کے والد محترم خالقِ حقیقی سے جا ملے.

اب آپ کی پرورش دادا جان اور دادی جان کے سپرد ہوئی. بلکہ آپ پہلے ہی اُنہی کے پاس رہتے تھے. دادا جانؒ نے آپ کو "احمد نامہ" پڑھنا شروع کروایا. ابھی دو یا تین سطریں مشکل پڑھی تھیں کہ آپ کے دادا بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ البتہ دادا جان نے آپ کو سکول میں داخل کروا دیا تھا. سکول میں چونکہ آپ کا کوئی سرپرست نہ تھا۔ اس لیے آپ سکول میں اکثر ناغہ کرنے لگے. بالآخر آپ نے سکول چھوڑ دیا اور دادی جان سے قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا، انہوں نے آپ کو قرآن مجید پڑھایا. بعد

Marfat.com

میں آپ کو آپ کے بہنوئی کے پاس بھیج دیا گیا۔ اُن سے آپ نے "کریما" اور "نام حق" پڑھیں۔ پھر وہاں سے اکتا کر واپس گھر آ گئے اور دادی جان سے کہا کہ اَب مجھے سکول میں داخل کروا دیں۔ تو آپ کی دادی صاحبہ آپ کو سکول لے گئیں۔ ماسٹر لالہ نیامت رام (جو ایک ہندو ماسٹر تھا۔ وہ آپ کے دادا کا بڑا احترام کرتا تھا۔ دادا صاحب حکیم بھی تھے اور عالم بھی) تو اس نے کہا اس کو کیسے لائے ہو؟ یہ تو شرارتی ہے بھاگ جاتا ہے۔ تو پھر آپ نے ماسٹر لالہ صاحب سے کہا "میں نیک نیتی سے آیا ہوں اور پڑھوں گا" اس نے آپ سے تیسری جماعت کا امتحان لیا۔ آپ اس امتحان میں پاس ہو گئے۔ پہلے آپ چوتھی جماعت سے بھاگ گئے تھے۔ لہٰذا آپ کو دوبارہ چوتھی جماعت میں بٹھا دیا گیا۔ پھر آپ نے سخت محنت شروع کی۔ پہلی جماعت کے پہاڑے پہلی کے ساتھ، دوسری جماعت کے پہاڑے دوسری کے ساتھ یاد کیے۔ پندرہ دن کے بعد آپ نے پُورے پہاڑے یاد کر لیئے۔ اور تعلیمی ترقی آپ کی روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ پندرہ دن کے بعد جماعت کے مانیٹر سے اُستاد نے کہا کہ اب آپ مانیٹر نہیں ہیں۔ بلکہ محمد حسن جماعت کا مانیٹر ہو گا۔ اب آپ کی تعلیم پر اساتذہ بڑے خوش تھے۔ انہوں نے آپ کو چوتھی جماعت کے وظیفے کے امتحان کے لیے تیار کیا لیکن آپ بیمار ہو گئے اور وظیفے کا امتحان نہ دے سکے۔ چوتھی کا امتحان دے کر پھر آپ نے حسو طبیل میں پانچویں میں داخلہ لے لیا۔

اسی دوران آپ کی عمر ۱۲ برس ہو چکی تھی۔ تو آپ کی دادی جان بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اب ان کے گھر کو تالے لگ گئے اور تتر بتر ہو گئے۔ اب آپ کا بھائی نور الحسن صاحب اور ایک بہن رشتے داروں کے پاس رہنے لگے۔ آپ حسو طبیل میں تھے۔ جی اُچاٹ ہونے لگا اور چند دن بعد آپ نے تعلیم کو خیرباد کہہ دیا۔

پھر آپ کو درزی بننے کا شوق ہوا۔ لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اس دوران آپ کھیل کود میں مصروف ہوتے تو ایک رات آپ کو (بھائی فیض محمد صاحب جو اس وقت آپ کے خُسر ہیں) نے بُلایا اور آپ کو نصیحت کی کہ تیرے والد صاحب بہت بڑے عالم تھے اور تو کھیل کود میں محو ہے۔ اب ان کی نصیحت کا آپ کے دل پر بڑا اثر ہوا۔ اب آپ نے جی میں ٹھانی کہ کسی مدرسے کی راہ لیتے ہیں۔

جلال پُور کمالانہ ضلع جھنگ میں چاہ راد ے والا میں آپ کے والدِ محترم کے قریبی رشتہ دار مولانا نُور محمد صاحب تھے۔ وہاں آپ نے تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل کیا۔ وہاں آپ نے "تحفہ نصائح"

Marfat.com

(جو فارسی کی کتاب ہے) شروع کی۔ لیکن چونکہ وہ رشتہ داروں کے قریب مدرسہ تھا۔ اس لیے پڑھائی میں دلچسپی نہ ہوئی۔ اب آپ نے جی میں ٹھانی کہ کسی بڑے مدرسہ میں چلتے ہیں۔ آپ رشتہ داروں سے کہتے تھے کہ مجھے پہنچا دو۔ لیکن آپ کو کوئی نہیں پہنچاتا تھا۔

ایک دفعہ ایک اُونٹ سوار جا رہا تھا۔ تو آپ نے اس سے کہا "میں فاضل شاہ جانا چاہتا ہوں مجھے لیتا جا"، جب اس نے اُونٹ نیچے بٹھایا تو آپ پیچھے بھاگ گئے۔ پھر آپ کا رشتہ دار محمد رمضان جتوکانویں (جو کہ سرائے سدھو کے قریب ہے) وہاں آ رہا تھا۔ آپ نے اس سے کہا "مجھے لیتے جاؤ"، آپ ان کے ساتھ ہو گئے۔ اس نے آپ کو پیپل سرالی (جو دریائے راوی کے کنارے پر واقع ہے) چھوڑا۔ اس نے آپ سے کہا یہ راستہ فاضل شاہ کی طرف جاتا ہے۔ راستہ میں ایک بڑا کتا بیٹھا ہوا تھا تو آپ اُس کتے کے ڈر سے دریائے راوی کے پانی کے گڑھوں میں چلے گئے۔ لیکن آپ کو پانی پر اعتبار نہ تھا۔ پانی میں داخل نہ ہوئے چلتے رہے اور پھر چلتے چلتے ایک چھلانگ لگا کر پانی عبور کر لیا۔ اب آپ کا رُخ مغرب کی جانب فاضل شاہ کی طرف ہو گیا اور وقت تقریباً عصر کا ہو چکا تھا اور اس وقت آپ کی آنکھوں سے آنسو ایسے جاری تھے جیسے ساون کے بادلوں سے مینہ برستا ہے۔ وہاں فاضل شاہ میں آپ مغرب کے وقت پہنچ گئے۔ وہاں اُستاد مولانا محمد یار صاحب (جو اس وقت ملتان میں مقیم ہیں) ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ سے کہا کہ ٹھہر تو لیتا ہوں لیکن بستر نہیں ہے۔ وہاں اس شہر کے امیر سلطان اعظم شاہ بانیٔ مسجد تھے۔ مولانا محمد یار صاحب نے آپ کو ان کی طرف بھیجا اور سمجھایا کہ ان سے کہنا کہ میں مولانا فقیر محمد کا لڑکا ہوں (جو پہلے یہاں امام بھی رہ چکے ہیں) جب انہوں نے آپ کے والدِ محترم کا نام نامی سُنا تو چارپائی سے اُتر کر کھڑا ہو گیا اور آپ کو گلے لگا لیا اور اسی وقت ذکر کر حکم دیا کہ بستر پہنچا دو۔ کچھ مدت وہاں رہے

دریں اثنا غوث پور رتھیم میں (یہاں مولانا غلام رسول صاحب رہتے تھے) ان کی تعلیم کا زیادہ چرچا تھا۔ اس دوران آپ دوبارہ اپنے آبائی وطن "سیوا" میں آئے۔ پھر وہاں سے غوث پور رتھیم کا رُخ کیا۔ اسی دن آپ کے وطن کے کچھ آدمی غوث پور رتھیم کے قریب جا رہے تھے۔ ان کے پاس دو اونٹ تھے۔ رات کو چلے۔ دن کو جھنڈیر بستی ولی محمد جو دریائے چناب کے کنارے پر تھی وہاں پہنچے۔ اس ساعت میں ایک عورت مینہ جو شریر طبع تھی۔ اس نے راستہ میں آپ سے کہا کہ اگر تو شیعہ ہوتا تو میں اُونٹ پر

Marfat.com

سوار کر لیتی. چونکہ تو سُنّی ہے اس لیے میں تجھے سوار نہیں کرتی. جب دوپہر کو دریا کے کنارے پر پہنچ گئے وہاں ایک آموں کا باغ تھا وہاں بیٹھے، انہوں نے روٹیاں نکالیں. روٹیاں کچھ باسی اور کچھ میٹھی تھیں. اس عورت نے باسی روٹی کا ٹکڑا آپ کی جانب پھینک دیا اور کہا کہ کتے کو ڈال رہی ہوں. چونکہ یہ قبا تجھے پڑے گا.

ظہر کے بعد کشتی پر سوار ہوئے عصر کے بعد اُتر گئے. پھر مغرب کے وقت سردار پور کے نزدیک ٹوئے والا (سیدوں کی ایک بستی ہے) وہاں آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اب آپ جائیں. میں یہاں بیٹھتا ہوں.

محض علم کی پیاس بجھانے کی غرض سے یہ یتیم سفر کر رہا تھا. وہاں ایک کنواں چل رہا تھا وہاں پر آپ بیٹھ گئے. اب آپ کے گرد شریر لڑکے جمع ہو گئے. انہوں نے آپ کو پتنگا شروع کیا اور آپ کی چیخیں نکلیں. وہاں ایک آدمی آیا جو قوم کا موچی تھا. اُس نے آپ کو اس ظلم سے نجات دلائی اُس نے آپ سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ تو اس کے پوچھنے پر آپ نے اپنا تعارف کرایا اس نے آپ کی بڑی عزت کی اور رات کو اپنے پاس رکھا.

صبح ہوتے ہی انہوں نے آپ کو ممدال کا راستہ دکھ دیا. وہاں گئے لیکن آپ کا جی نہ لگا. پھر واپس فاضل شاہ کی طرف آ رہے تھے کہ راستہ میں آپ کے دھن کا ایک آدمی بیٹھا تھا. آپ اس کے پاس بیٹھ گئے. ابھی آپ اس سے باتیں کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے اطلاع دی کہ جھنگ کے آدمی جن کے پاس دو اُونٹ تھے. اُن میں سے ایک اونٹ جس پر وہ شریر طبع عورت سوار تھی گر کر مر گیا. پھر وہ عورت پیدل چلتی ہوئی اپنے گھر بھاون شاہ پہنچی.

وہاں ایک کسان جس کا نام اللہ دتہ مرحوم تھا وہاں ٹھہر گئے اور آپ کا ارادہ یہ تھا کہ غوث پور تشریف جاؤں گا. میاں اللہ دتہ صاحب کی بیوی نے آپ کو ظہر کے وقت ایک کٹورا دودھ کا پلایا اور کہا "جا بیٹا خدا کے حوالے"

پھر آپ وہاں سے غوث پور کی جانب چل پڑے. راستہ میں جنگل تھا. اس کو عبور کرتے ہوئے اپنی بے بسی پر روتے ہوئے غوث پور پہنچے. وہاں حضرت مولانا غلام رسولؒ کے ہاں تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی. یہ وقت ۱۹۳۷ء کا تھا. وہاں تین سال رہ کر فنون پڑھے اور جلالین شریف بھی پڑھی.

Marfat.com

سنہ ۱۹۴۱ء میں آپ دہلی مدرسہ امینیہ داخل ہو گئے جس کے مہتمم اور مدرس حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب تھے۔ وہاں آپ کو تین استاد دورۂ حدیث پڑھاتے تھے۔

۱۔ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ۔ ۲۔ حضرت مولانا ضیاء الحق صاحبؒ۔ ۳۔ حضرت مولانا خدا بخش صاحب

سنہ ۱۹۴۲ء کے شروع میں دورۂ حدیث سے فارغ ہو کر لاہور میں حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ میں دورۂ تفسیر شروع کیا۔ جب آپ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے درس میں بیٹھتے تھے تو سب ساتھیوں کو مولانا احمد علی لاہوریؒ نے کاغذ اور پنسلیں دے رکھی تھیں کہ میری تقریر نوٹ کرتے جائیں۔ لیکن جب آپ تقریر نوٹ کرنے لگتے تو حضرت لاہوری صاحبؒ آپ کو لکھنے سے منع کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ میری طرف دیکھتا رہ۔ تین ماہ میں آپ کا دورۂ تفسیر مکمل ہو گیا۔

اب آپ کے ذہن میں تین مقام تھے۔ جہاں دین کے کام کو سرانجام دیا جائے۔

۱۔ لائل پور (اب اس کا نام فیصل آباد ہے)

۲۔ جڑانوالہ

۳۔ خانیوال

جب دورۂ تفسیر سے فارغ ہوئے تو سب ساتھی چلے گئے اور آپ اکیلے وہیں رہ گئے۔ حضرت لاہوریؒ نے آپ سے پوچھا، "تو گھر کیوں نہیں گیا"، تو جواب میں آپ نے عرض کیا، "میرا کوئی گھر نہیں ہے"، حضرتؒ نے فرمایا "تو سمجھتا ہے کہ کام کرنے کی کوئی جگہ نہ ملے گی۔ حالانکہ اب دین کی خدمت کرنے کی زیادہ ضرورت ہے"، اسی دوران انہوں نے آپ سے فرمایا کہ جو بھی آپ کے ساتھی گھر جا رہے ہیں ان سب کو واپس بلا لو۔ آپ پانچ ساتھی تھے۔

۱۔ مولانا حق نواز صاحب۔

۲۔ مولوی احمد حسن شاہ صاحب مرحوم

۳۔ مولوی محمد شفیع صاحب

۴۔ مولانا دوست محمد صاحب (جو آپ کے پھوپھی زاد بھائی تھے)۔

آپ اور آپ کے ساتھی حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مرید بھی تھے۔

Marfat.com

جب آپ کے ساتھی واپس آئے تو آپ سب سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے "آپ مولوی فاضل کا حصول دُنیا کے لیے نہ کرنا۔ انگریزوں نے مولویوں کو جاہل بنانے کا یہ ایک طریقہ اختیار کیا ہے۔ اور درزی بھی نہ بننا، اس میں جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ ہاں لوگ مسخرات تلاش کرتے ہیں یعنی وہ وظیفہ جس سے مال میں برکت ہو۔ مسخرات قرآن کا پڑھنا اور پڑھانا ہے۔ اسی میں ساری برکت ہے۔"

باقی ساتھی چلے گئے اور آپ وہیں رہ گئے تو آپ سے حضرت لاہوریؒ نے فرمایا "آپ روٹی ہمارے گھر سے لے لیا کریں"، جواباً آپ نے عرض کیا کہ میرے پاس ابھی پانچ روپے باقی ہیں۔ تو اس پر حضرت لاہوریؒ نے فرمایا "جب تیرا خرچ ختم ہو جائے مجھے اطلاع کر دیں"، ایک دن شام کو آپ کا خرچہ ختم ہو گیا اور آپ مانگنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ مسجد میں بیٹھ کر آپ روئے۔ حضرت لاہوریؒ نے آپ کو ایک کوٹ دے رکھا تھا۔ اگرچہ آپ کے خیال میں پیسے ختم ہو چکے تھے لیکن جب جیب میں ہاتھ ڈالا تھا تو جیب سے دو آنے نکلے۔ اس سے روٹی کھالی۔ صبح ہوتے ہی حضرت لاہوریؒ ہنس پڑے "تیرا خرچہ ختم ہو گیا ہے"، پھر آپ کو خرچہ عطا فرمایا۔

پھر آپؒ نے چند طالب علم آپ کو اکٹھے کر دیئے جن کو آپ نے پڑھانا شروع کیا۔

وہیں پر آپ نے آپؒ کے صاحبزادے مولانا حبیب اللہؒ کے ساتھ کتابوں کا دورہ کرنا شروع کیا۔ اسی دوران میں آپ سخت بیمار ہو گئے تو عصر کے وقت حضرت لاہوریؒ تشریف لائے اور کہا کہ تم اپنے وطن چلے جاؤ۔ تم وہاں جا کر ٹھیک ہو جاؤ گے۔

پھر آپ لاہور سے تشریف لے آئے اور بُٹہ کوٹ (تحصیل کبیر والا میں ایک جگہ ہے) وہاں میاں حاجی حامد صاحب کے ہاں ٹھہر گئے۔ جو آپ کے والد محترم مولانا فقیر محمد صاحبؒ کے دوست تھے۔ حاجی صاحب نے آپ کا علاج کروایا اور آپ فی الفور تندرست ہو گئے۔

ایک دفعہ دین اسلام کی آبیاری کی خاطر خانیوال کا رُخ کیا لیکن یہاں کوئی موقع نہ بنا۔ آپ کی اس وقت یہ تجویز تھی کہ خانیوال کے جنوب مغرب میں ایک مدرسہ کھولیں لیکن اس وقت کامیابی نہ ہوئی۔ پھر وہاں سے روتے ہوئے واپس بُٹہ کوٹ آ گئے۔

اس کے بعد جھنڈیر نیازی والا میں دین اسلام کی آبیاری کے لیے متعین ہوئے۔ آپ کا معمول

Marfat.com

تھا کہ صبح بلا ناغہ درس قرآن مجید دیتے تھے. تو ایک دن دیندار تحصیلدار صاحب وہاں آیا اور اس نے آپ کا درس سنا اور اس نے کہا کہ قرآن مجید کا درس دینا بہت اچھا کام ہے. روس نے اپنی دہریت کو (تاشقند، بخارا، سمرقند اور اسلامی ریاستیں جو اس وقت روس کے قبضے میں ہیں) اس طرح پھیلا دیا ہے. اس نے قاریوں کی بہت زیادہ تنخواہیں بڑھا دی ہیں اور علماء کرام جو قرآن مجید سمجھنے والے تھے ان پر ظلم و ستم ڈھانے شروع کر دیئے. نتیجہ یہ نکلا کہ علماء ختم ہو گئے جو حق کو بیان کرنے والے تھے اور حلال و حرام کو خوب سمجھنے والے تھے. قراء حضرات جو قرآن کے معنی نہ جاننے والے تھے بڑھ گئے. چونکہ دہریت کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ تھا. اس لیے دہریت پھیل گئی.

اسی دوران کسی نے آپ سے کہا کہ آپ طب پڑھیں. لیکن آپ کا دستور تھا کہ جب بھی آپ کوئی کام کرتے تو حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے پوچھ کر کرتے تھے. چنانچہ پوچھنے کی عرض سے لاہور گئے اور حضرت لاہوریؒ سے پوچھا. تو حضرت لاہوریؒ نے فرمایا کہ تو طب اس لیے پڑھنا ہے کہ پیسے زیادہ ہوں. کام کے حساب پر پیسے نہیں ملتے. پیسے تو مقدر سے ملتے ہیں. لہٰذا اگر آپ طب پڑھیں تو صبح سویرے آپ لوگوں کا پیشاب اور پاخانہ دیکھا کریں گے اور ملے گا وہی جو مقدر ہے. اس لیے اس سے بہتر ہے کہ آپ صبح سویرے قرآن و حدیث کی تعلیم دیں. جو مقدر ہے وہ ملتا جائے گا. اس پر شیخ سعدیؒ کا انہوں نے ایک شعر پڑھا.

اے کریما کہ از خزانۂ غائب گبر و ترسا وظیفہ خوار داری
دوستاں را کجا کنی محروم تو کہ با دشمناں نظر داری

ترجمہ. اے سخی! تیرے خزانۂ غائب سے آتش پرست اور عیسائی روزی کھاتے ہیں.
دوستوں کو تو کب محروم کرے گا. جب کہ دشمنوں کا خیال رکھتا ہے.

پھر آپ نے طب کا ارادہ ترک کر دیا.

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے فرمایا کہ دین کا کام شہروں میں ہوتا ہے. آپ کی اس چھوٹی سی بستی میں دین کی پیاس نہ بجھتی تھی. تو جمعرات کے دن آپ احمد پور سیال چلے جایا کرتے تھے وہاں پر حافظ غلام محمد صاحب تھے جو کہ آپ کے والد صاحبؒ کے دوست تھے. اُن کے ہاں آپ چلے جایا کرتے تھے. احمد پور سیال میں ایک محلہ "بستی حسن" کہلاتا تھا. وہاں ان کے مشورے

Marfat.com

سے نماز فجر کے بعد درس قرآن دینا شروع کیا۔ وہ ترکھانوں کا محلہ تھا۔ ان میں درآدمی میاں ہدایت صاحب اور میاں غلام رسول صاحب آپ کے معاون تھے۔ آپ نے یہ سلسلہ دو سال تک جاری رکھا۔ اس دوران کبھی کسی سے روٹی کھاتے تھے اور کبھی نہیں اور سردیوں کے موسم میں آپ احمد پور سیال کی مسجد میں بھوکے سو جاتے تھے۔ مطمع نظر آپ کا یہ تھا کہ یہاں دین کا مرکز بن جائے۔ آپ کی اُمید بر آئی۔ ان لوگوں نے آپ کو دعوت دی کہ آپ یہاں آجائیں۔ آپ نے اُن لوگوں سے کہا کہ میں آپ کو اپنا ایک ساتھی سید احمد حسن شاہ صاحب دیتا ہوں جو یہاں احمد پور سیال کے لیے نہایت مفید ہیں۔ اُن کو احمد پور تعنیات کر دیا گیا۔ انہوں نے خدماتِ اسلام احسن طریقہ سے سرانجام دینا شروع کیں۔ انہوں نے اسلامی تعلیم کے لیے ایک مدرسہ بنوایا جو اب بھی ہے۔ غرضیکہ انہوں نے ہر طرح سے اسلام کی روشنی کو پھیلایا۔ اللہ ان پر رحمت کرے۔

اسی عرصۂ حیات میں آپ کے دل میں یہ بات اُٹھی کہ گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ کو بھی اسی طرح بیدار کیا جائے اور آپ نے وہاں رہنے کے متعلق تجویز کرنا شروع کی۔ ایک دن آپ علی الصبح بغیر کھانا کھائے بس میں سوار ہو کر گڑھ مہاراجہ پہنچے۔ اس وقت آپ کی جیب میں صرف اور صرف سوا روپیہ تھا جو بمشکل ہی آنے جانے کا کرایہ تھا

گڑھ مہاراجہ کی مسجد میں پانچ وقت کی اذان بھی نہیں ہوتی تھی۔ وہاں آپ مسجد میں گئے جمعہ کا دن تھا اور صرف تین آدمی جمعہ پڑھنے کے تشریف لائے تھے۔ ان میں میاں شہامند لنگاہ جو کہ آپ کے بزرگوں کا دوست تھا۔ اس سے آپ نے کہا کہ یہاں ایک درس ہونا چاہیئے۔ اس نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے آپ یہاں آجائیں۔ آپ نے تجویز کیا کہ چوک میں جو مسجد ویران پڑی ہے اس کو مرکز بناؤں گا آپ یہ تجویز طے کر کے واپس آگئے۔

دو سال بعد جھنڈیر نیازی والے سے غوث پور تھہیم ۱۹۴۵ء میں اپنے اُستاد [illegible] صاحب کے پاس آگئے۔ وہاں ان کے ماتحت مدرسہ میں تدریس کی اور اس تجویز کو پورا کرنے کے لیے لاہور گئے اور مولانا احمد علی لاہوری سے مشورہ کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ مولانا بشیر احمد صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ والے (جو حضرت لاہوری کے خلیفہ بھی تھے) وہ ابھی مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی سے شیعہ مذہب کے متعلق پڑھ کر آئے ہوئے ہیں۔ ان کے پاس تعلیم اور ان کے مسودے جو لکھنو

Marfat.com

سے لکھ کر لائے ہیں ان کو لکھ۔ آپ نے آٹھ ان میں وہ لکھ لیئے۔ پھر آپ واپس غوث پور میں آ گئے۔
ایک رات تہجد پڑھ کر حضرت مولانا عبید اللہ سندھی صاحب کو میرے بیدار کیا۔ وہ ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے گڑھ مہاراجہ میں دیر کی ملازمت کے بارے اور آپ نے یہ بھی بتایا کہ میں تجویز بنا کر آیا ہوں۔ وہاں فتنہ و فجور اور شیعیت کا زور ہے۔ اس کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ تو حضرت غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ میں ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ ہاں اس جگہ کو جس کا تو متمنی ہے اللہ تعالیٰ ضرور آباد کرے گا۔ الحمد للہ اس وقت چوک میں ایک بڑی مسجد ہے۔ اب اس طرف سے آپ کا جی بہت ٹھنڈا ہے۔

۱۹۴۲ء میں جب مولانا حسین احمد مدنیؒ قاسم العلوم ملتان کی بنیاد رکھنے کے لیے تشریف لائے۔ بنیاد رکھ کر آپ ملتان چھاؤنی اسٹیشن پر تشریف لے گئے۔ آپ بھی ان کے پیچھے پہنچ گئے وہاں مسافر خانہ میں آپ تشریف فرما تھے۔ اس جگہ مولانا حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا "خیال ایک بہت بڑی طاقت ہے جو ہم کھو بیٹھے"۔ مولوی محمد شفیع صاحب (دیوبند والا) نے عرض کیا کہ آپ نے قاسم العلوم کی بنیاد رکھتے ہوئے یہ فرمایا کہ معین الدینؒ نے ۹ لاکھ آدمی مسلمان کیا ہے۔ آپ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایسے ہی غیر مسلموں کو مسلمان بنا دے۔ تو یہ سن کر مولانا حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ میں معین الدین چشتی بن جاؤں اور پھر میں دعا کروں گا۔

اسی دوران میں مولانا خدا بخش صاحب دہلی گیٹ ملتان والے موجود تھے۔ تو مولانا حسین احمد مدنیؒ نے ان سے پوچھا کہ آپ کے بڑے لڑکے کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ اوباش ہو گیا ہے۔ تو حضرتؒ نے فرمایا "تو اس کی شادی کر دے۔ کیونکہ مرد کے لیے قید عورت اور عورت کے لیے قید بچے ہیں"۔

اس بات کو ختم کرنے کے فوراً بعد مولانا حسین احمد مدنیؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا "اے مولوی خدا بخش! مجھے لسی پلاؤ۔ نہیں تو آپ کی فضیحت کروں گا"، تو دو گلاس لسی کے آئے۔ دونوں سے حضرتؒ نے تھوڑا تھوڑا پی لیا۔ ان کا بچا ہوا باقی ماندہ ساتھیوں نے پیا اور اس سے قبل رات کو حضرت کے ہاں شہد آیا۔ وہ شہد کپ میں تھا۔ حضرتؒ نے شہد نوش فرمایا۔ اور پھر ہدایت کی کہ انگلی سے باقی دوسرے ساتھیوں کے ہاتھوں پر لگایا اور انہوں نے چاٹ لیا۔

Marfat.com

مولانا حسین احمد مدنیؒ کے بارے میں حضرت مولانا لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ وہ اس زمانے کے یکتا بزرگ ہیں اور ان جیسا اس وقت دُنیا میں کوئی نہیں۔ حضرت لاہوریؒ نے فرمایا کہ میں نے حرمین شریفین میں دیکھا ہے کہ اگر ان کے سامنے مسلمان کافروں کے لباس میں آئے تو یہ پہچان لیں گے کہ مسلمان ہے اور اگر کافر مسلمانوں کے رُوپ میں آئے تو یہ شناخت کرلیں گے کہ یہ کافر ہے۔

مولانا محمد حسن صاحب چھاؤنی پر مولانا حسین احمد مدنیؒ کو الوداع کر کے مدرسہ انوار العلوم کے پاس جارہے تھے تو خانیوال شہر کے دو آدمی ملے۔ ایک کا نام شیخ صدرالدین صاحب اور دوسرے کا نام اللہ داد صاحب تھا۔ ان دونوں نے آپ سے مولانا حسین احمد مدنیؒ کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ نے اُن کے تمام حالات اور اُن کی تقریر اُن کو سُنا دی۔

آپ ایک سادہ مزاج آدمی تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا کہ آپ ہماری پُرانے خانیوال کی جامع مسجد میں آجائیں۔ اس کے جواب میں آپ نے عرض کیا کہ میں فارغ التحصیل ہوں اور میں مولانا غلام رسول صاحب کے پاس غوث پور بھتہیم رہتا ہوں۔ میں بذاتِ خود اپنا مالک نہیں بلکہ میرے مالک میرے اُستاد ہیں۔ اُن سے بات کرلینا۔ بالآخر میاں اللہ داد آیا اور مولانا غلام رسول صاحب سے ہمکلام ہوا۔ تو آپ کے اُستاد مولانا غلام رسول صاحب نے آپ کو خانیوال میں خدمتِ اسلام کی اجازت دے دی۔

آپ وہاں سے ایک قرآن مجید لے کر چلے۔ جس پر فارسی میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کا ترجمہ اور اردو میں شاہ عبدالقادرؒ کا ترجمہ درج ہے۔ تو خانیوال میں آپ نے ایک مدرسہ تعمیر کی۔ جس کی آپ پہلے وقتوں میں نیت کر چکے تھے۔

خانیوال میں پہلے آپ کئی برس درس و تدریس کے نظام کے مطابق پڑھاتے رہے جب آپ کی پہلی بیوی نابینی ہوگئی تو طالب علموں کا نظام قائم نہ ہو سکا۔ کیونکہ حضرت لاہوریؒ نے فرمایا تھا کہ چندہ ہرگز نہ لینا۔ تو آپ نے عرض کیا کہ اگر طالب علم نہ ہوں گے تو میں فارغ بیٹھا رہوں گا۔ فرمایا بے شک بیٹھے رہنا یا سوتے رہنا۔ آپ کے ثواب میں فرق نہیں آئے گا۔

اب آپ نے مقامی لڑکوں کو پڑھانا شروع کیا۔ آپ قرآن مجید ناظرہ پڑھاتے رہے اور ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھاتے رہے۔

Marfat.com

جب آپ دہلی میں پڑھا کرتے تھے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے پُوچھا (جو کہ تاشقند، بخارا، بنگال اور افغانستان وغیرہ کے تھے) آپ لوگ کیا کام کرتے ہیں۔ سب نے جواب دیا کہ وہ خطیبوں کے بیٹے ہیں۔ اس پر آپ نے خوب دل میں اثر لیا۔ کہ آج کل پڑھائی بطور کسب معاش ہو رہی ہے۔ اب آپ نے دل میں ٹھانی کہ دین کی اشاعت ہر قوم میں ہونی چاہیئے جس قدر ہو سکے۔ اب آپ کے اکثر شاگرد غیر خطیبوں کے بیٹے ہیں جو دین کا درد رکھتے ہیں اور دین کی اشاعت کرتے ہیں اور اُن کی دلی دُعا بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہر شاگرد کے کام میں برکت دے اور زیادہ سے زیادہ دین کی اشاعت کرنے کی توفیق دے۔

آپ اُن لوگوں کو بھی پڑھاتے ہیں جو کہ جدید تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگرچہ قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے کے لیے صرف و نحو کا جاننا ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انہیں قرآن مجید کی ان پانچ آیتوں پر کامل یقین ہے۔ جو قرآن مجید کے آسان ہونے کے متعلق قرآن مجید میں آئی ہیں۔ اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں آپ کے شاگرد ہیں۔ جو کہ ترجمہ پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ کو یہی درس و تدریس کا کام کرتے ہوئے اکتالیس برس گزر چکے ہیں۔

مدرسہ صدیقیہ کی ابتدائی تاریخ

حاجی عبداللہ صاحب قوم وہنی وال جو کہ اس وقت وہاڑی میں بنک منیجر ہیں۔ بچپن میں انہوں نے آپ سے ترجمہ پڑھا تھا۔ اس نے بستی فرید آباد خانیوال میں ایک مسجد بنوائی۔ وہاں مختلف فرقوں کی مشترکہ جگہ تھی۔ تو جھگڑا ہوا۔ اُس نے وہاں سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اس کے ماموں اور ماموں زاد سب اس کے دشمن ہو گئے۔ وہ بلحاظِ مذہب اکیلا رہ گیا۔ آپ نے اس سے کہا کہ ایک اور نئی مسجد بنواؤ۔ اٹھارہ روپے آپ نے اس کا ابتدائی چندہ دیا۔ جب آپ نے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ مسجد کے شمالی جانب جگہ خالی تھی۔ آپ نے کہا کہ یہ مدرسہ ہے۔ پھر آپ نے مدرسہ صدیقیہ کے نام پر اس مسجد میں ایک مدرسہ قائم کیا۔ اس کے پہلے مدرس مولوی عبدالخالق صاحب (جو کہ آپ کے شاگرد تھے) بنے۔ طالب علموں کے لیے ایک مکان کرائے پر حاصل کیا گیا۔

سید نوازش علی شاہ صاحب جو کہ فاضل شاہ کے رہنے والے تھے مسجد سے متصل شمالی جانب زمین اُن کی تھی۔ اس نے پوچھا کہ مدرسہ کس کی ملکیت ہے۔ تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ کرائے پر

Marfat.com

ہے۔ تو نوازش علی شاہؒ نے فرمایا کہ میری زمین جو متصل مسجد ہے، کیا میں نے اس کو آگ لگانی ہے؟ اب اللہ کے فضل سے وہاں اسی زمین میں مدرسہ بنا ہوا ہے۔

خانیوال میں آپ نے مدرسہ صدیقیہ کے علاوہ تین مدرسوں اور چار مسجدوں کی اپنے ہاتھوں سے بنیادیں رکھیں:۔

① ـــــ مسجد صدیقیہ فرید آباد خانیوال

② ـــــ مسجد مدینہ۔ چوک پرانی سبزی منڈی خانیوال

③ ـــــ مسجد لال مینار۔ چوک ایک بلاک خانیوال

④ ـــــ مدرسہ سراج العلوم۔ غلہ منڈی خانیوال

⑤ ـــــ مدرسہ احسن المدارس۔ طارق آباد خانیوال

⑥ ـــــ مدرسہ حیات الاسلام متصل اسٹیشن بستی مولوی محمد حیات صاحب

⑦ ـــــ مسجد المنظور۔ بستی کوٹ مدینہ نزد ٹیکسٹائل ملز خانیوال

Marfat.com

مُناظرے

مولانا محمد حسن صاحب کی تعلیمی روئیداد پیش کرنے کے بعد اب آپ کی خدمتِ اقدس میں آپ کے مناظرے پیش کرتا ہوں۔ جو مختلف حالات میں آپ نے مختلف لوگوں کے ساتھ کیئے۔ صرف اس لیے کہ یہ مناظرے ہمارے لیے انشاء اللہ ضرور ہدایت کا باعث بنیں گے۔

① خلافت خلفاء ثلٰثہ پر مناظرہ

شیعوں کی طرف سے ضمیر الحسن آغا صاحب اور خادم حسین صاحب کُندیاں والے اور سُنّیوں کی طرف سے مولانا نور محمد صاحب اور مولانا محمد حسن صاحب۔ اور یہ مناظرہ احمد پور سیال کی بستی سجاول چدھڑ میں ہوا۔ یہ مسئلہ خلافت پر ہوا۔ شیعوں نے کہا کہ خلفاء ثلٰثہ خلیفے نہیں بنے ہیں۔

سُنّیوں نے کہا کہ تمام دنیا جانتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین خلیفوں نے چوبیس ۲۴ برس تک خلافت کی ہے۔ یہ ایک امرِ واقع کا انکار ہے۔ کافی دیر بحث ہوتی رہی۔ صبح سے لے کر تقریباً دوپہر بارہ بجے تک۔ وہاں کے باشندوں نے کہا کہ اب روٹی کا وقت ہو گیا ہے بات کو ختم کرو۔

مولانا محمد حسن صاحب نے کہا "ہم بات کو ختم نہیں کریں گے۔ جب تک آغا صاحب یہ نہ کہہ دیں کہ وہ خلیفے صحیح ہیں۔ ورنہ ہم بیٹھے ہیں، نہ ہم روٹی کھائیں گے اور نہ کھانے دیں گے۔"

بالآخر ضمیر الحسن آغا صاحب نے تسلیم کیا کہ وہ واقعی خلیفہ ہوئے ہیں۔ اس پر مولانا محمد حسن صاحب نے کہا کہ اب آپ جا کر کھانا کھا سکتے ہیں۔

پھر ایک دفعہ ضمیر الحسن آغا صاحب خانیوال میں تشریف لائے اور مولانا محمد حسن صاحب کو شیعوں کے ڈیرے پر بُلا لیا۔ اس وقت یہ بات چل رہی تھی کہ بائیں ہاتھ سے کوئی کام نہیں کرنا چاہیئے یعنی وضو میں بایاں ہاتھ ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

اس کے جواب میں مولانا محمد حسن صاحب نے کہا "اگر بایاں ہاتھ دشمن ہے تو اُس کو کٹوا

86530

Marfat.com

دو شیعہ حضرات دورانِ وضو صرف دایاں ہاتھ استعمال کرتے ہیں۔

دورانِ گفتگو مولانا محمد حسن صاحب ضمیر الحسن آغا صاحب سے مخاطب ہوئے۔ میں نے آپ کے ساتھ احمد پور سیال میں مناظرہ کیا تھا۔ اور وہاں سے آپ بھاگ کر چک ۳۸ کچا کھوہ میں آ گئے تھے اور اب میں بھی ضلع ملتان میں آگیا ہوں اور اب تم ضلع ملتان میں نہیں رہ سکتے۔ اس پر آغا صاحب کی چیخ نکلی اور کہا۔ کیا تو میرا خدا ہے؟ مولانا محمد حسن صاحب نے کہا "میں تو خدا نہیں ہوں لیکن جب دینِ اسلام کی روشنی آتی ہے تو اندھیرا بھاگ جاتا ہے"

پھر آپ نے اللہ کی بارگاہ میں التجا کی کہ اس کو پھر احمد پور سیال میں بھیج دے۔ اس وقت ضمیر الحسن آغا صاحب احمد پور میں موجود ہیں۔

② مجلس

ایک دفعہ مولانا محمد حسن صاحب شورکوٹ کے پرانے لاری اڈہ پر بیٹھے ہوئے تھے چند نوجوان جو شیعہ خیالات کے تھے۔ انہوں نے آپ سے سوال کیا کہ شیعوں کی مجلس میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ آپ نے کہا کہ میں قرآن مجید کی آیت پڑھتا ہوں۔ آپ نے سورۃ التوبہ کی آیت ۱۱۹ پڑھی اور اس کا ترجمہ کیا۔

ترجمہ: "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچوں کے"

بعد میں آپ نے کہا کہ دیکھو اگر وہ سچ بولتے ہیں تو ضرور جاؤ اور اگر جھوٹ بولتے ہیں تو مت جاؤ۔

انہوں نے کہا کہ آپ بتائیں؟

آپ نے جواب دیا: میں ان کی مجلس میں کبھی نہیں گیا۔ مجھے کیا خبر وہ سچ بولتے ہیں یا جھوٹ۔ وہ تمام لڑکے ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے ہمیں ایسا پکڑا ہے اور ایسا جواب فراہم کیا ہے جس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں۔

③ درسِ قرآن

ایک دفعہ آپ نے جنوبیل ضلع جھنگ میں صبح درس دیا۔ تو آپ نے پارہ ۱۱ سورۃ نوح کی آیت ۷ کا ترجمہ کیا۔

ترجمہ: "وعدہ کرتا ہے تم کو اللہ تعالیٰ یہ کہ نہ توڑو تم واسطے مثل اس کے ہمیشہ۔ اگر تم ہو مومن"

Marfat.com

اس آیت میں بی بی عائشہ رضؓ پر تہمت لگنے کا ذکر ہے۔ اب اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو وارننگ دے رہا ہے کہ ایسی کوئی بات کی تم نے تو تم ایمان سے خارج ہو جاؤ گے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم باز آجاؤ اور ایمان پر ہو جاؤ۔ وہاں ایک آدمی کو شیعہ مولوی ملا۔ مولوی صاحب کہنے لگے اس آیت کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

⑦ مسافر سے مُناظرانہ گفتگو

ایک دفعہ مولانا محمد حسن صاحب جھنگ اسٹیشن سے مغرب والی مسجد میں وضو کر رہے تھے۔ تو ایک شیعہ آیا اور وضو کرنے لگا۔ آپ اپنا سارا وضو کر چکے تھے۔ تو اُس نے آپ پر سوال کیا کہ مولوی صاحب آپ نے وضو صحیح نہیں کیا؟

آپ نے کہا "تو بھی مسافر ہے اور میں بھی مسافر ہوں۔ میرا اپنا مذہب ہے اور تیرا اپنا مذہب ہے۔ آپ اس بحث میں نہ پڑیں"

یہ بات آپ نے اس لیے کی کہ آپ کو مولانا احمد علی لاہوریؒ نے فرمایا تھا کہ سفر میں کسی سے بحث نہ کرنا۔ دوبارہ اس سے پھر کہا۔ مولوی صاحب آپ کو جواب دینا ہو گا۔ اس نے سوال کیا کہ آپ نے پاؤں کا مسح نہیں کیا۔

آپ نے جواب دیا "آپ شیعہ لوگ ہم سے خواہ مخواہ بحث کرتے ہیں۔ مذہب تمہارا بھی پاؤں کا دھونا ہے۔ بلکہ تم ہم سے پاؤں زیادہ دھونے کے قائل ہو۔ وضو کی ابتدا میں تم پاؤں دھوتے ہو"

اس پر وہ بوکھلا گیا اور کہنے لگا کہ خدا کی طرف سے تو مسح ہے۔ لیکن ہم پاؤں کو اس لیے دھوتے ہیں۔ کیونکہ وہ گندگی میں پھرتے ہیں اور ہم اُن کو صاف کرتے ہیں۔

اس کے جواب میں آپ نے عرض کیا "پھر تو تم اللہ سے بھی سیانے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ کو پتہ نہ چلا کہ پاؤں گندگی میں پھرتے ہیں کہ ان کو دھونے کا حکم دوں۔ اس پر وہ چُپ ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد کہنے لگا۔ میں اہلسنت والجماعت تھا میں نے سنیوں میں دیکھا کہ ہر سفید قبر کو پُوجتے ہیں۔ جو کہ جولاہوں اور کمہاروں کی قبریں ہوتی ہیں۔ میں نے پنجتن پاک اور بارہ امام چُن لیے ہیں۔

آپ نے کہا "تو اِن سنیوں سے بہتر ہے کیونکہ تُو نے حد مقرر کر لی ہے"۔ مزید آپ نے

Marfat.com

پُوچھا کہ حضرت علیؓ اور حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے ہیں ؟ اس نے کہا، ہاں شہید ہوئے ہیں۔ آپ نے پُوچھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ خوشی سے گئے ہیں یا کافروں نے نکالا تھا؟

جواب میں اس نے عرض کیا کہ کافروں نے نکالا تھا۔

آپ نے پوچھا " حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی شکست بھی ہوئی یا ہمیشہ فتح ہوتی رہی "؟

جواب دیا " کبھی شکست بھی ہو جاتی تھی "

آپ نے یہ سوالات کرنے کے بعد اور جوابات لینے کے بعد کہا کہ سب اختیارات اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہیں

اس نے کہا " یہ بالکل ٹھیک ہے سب اختیارات اسی اللہ کے پاس ہیں "

اس نے کہا رسول اللہ کے خلیفے کیسے ہوئے ؟

اس پر آپ نے کہا کہ وہ خلیفے مدینہ شریف کے تھے یا جھنگ کے ؟

اس نے جواب دیا۔ مدینہ شریف کے

اب آپ نے کہا " مدینہ والوں کی مرضی جس کو چاہیں امام رکھیں اور آپ کی مرضی جھنگ میں جسے چاہیں امام رکھیں۔

آپ بھی اسٹیشن پر پہنچ گئے اور وہ بھی اسٹیشن پر پہنچ گیا جب وہ اسٹیشن پر پہنچا تو اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ سُنی مذہب برحق ہے اور آپ نے خواہ مخواہ مجھے گمراہ کیا ہے۔

⑤ فرقہ اثنا عشر سے مناظرہ

نبی پُور ترگڑ تحصیل کبیر والا ضلع ملتان میں دو زمیندار تھے۔ جو کہ قوم ترگڑ سے تعلق رکھتے تھے۔ باپ کا نام سرفراز خاں صاحب اور بیٹے کا نام محمد نواز خاں صاحب تھا۔ باپ سُنی مذہب اور بیٹا شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ اب محمد نواز خاں صاحب نے چالاکی سے نوعمر سُنی مولوی منگوائے جو کہ مناظرہ کے تجربہ کار نہیں تھے۔ مولوی محمد حسین چھینا بھکر ضلع میانوالی، مولوی عبدالوہاب ملتان۔ اور شیعوں کیطرف سے مولوی محمد اسماعیل گوجرے والا منگوایا۔

سُنیوں نے تقریر کی " اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ " سورۂ توبہ پارہ ۱۰ یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان بیان فرمائی۔ اس پر مولوی محمد اسماعیل صاحب نے کچھ اعتراضات کیے جو انا درست محمد

Marfat.com

صاحب جو کہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں وہ کہیں جا رہے تھے۔ انہیں پتہ چلا تو وہ بھی پہنچ گئے۔ جب انہوں نے وہاں کا حال دیکھا تو انہوں نے محسوس کیا کہ اب اس مسئلہ کو مولانا محمد حیات صاحب (جو کہ شاگرد خاص مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تھے) کے حل کرنے کا مسئلہ ہے جو مناظرے کے بڑے تجربہ کار ہیں اور ان کو دو بڑے بزرگوں کی دعا ہے۔ مولانا دوست محمد صاحب (جو اس وقت شجاع آباد میں مدرسہ اشرف العلوم کے صدر مدرس ہیں، خانیوال میں مولانا محمد حسن صاحب کی جانب آدمی بھیجا کہ فوراً مولانا محمد حیات صاحب کو لے کر نبی پور پہنچ جاؤ۔

مولانا محمد حسن صاحب مولانا محمد حیات صاحبؒ کو لے کر وہاں پہنچ گئے۔ وہاں سے سُنا گیا کہ دونوں فریقوں نے ایک معاہدہ کر رکھا ہے۔ کہ شیعوں نے کہا ہے کہ ہم علیؓ کا نام قرآن سے ثابت کریں گے اور سنیوں نے کہا کہ ہم خلفاء ثلاثہ یعنی حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کا نام قرآن کریم سے ثابت کریں گے۔

یہ موضوع سراسر غلط تھا۔ کیونکہ قرآن میں نام آنے سے کسی شخص کی پلیدی اور پاکیزگی کا مدار نہیں ہے۔ قرآن میں دو قسم کے آدمیوں کا تذکرہ ہے۔ پلید ترین اور بہترین چیزوں کا نام ہے۔ جن کی اللہ نے مذمت کی ہے کہ وہ ناپاک ہیں اور جن کی تعریف کی ہے وہ پاک ہیں۔ مطلق نام آنے سے پاکی پلیدی کا مدار نہیں۔

مولوی محمد حیات صاحبؒ نے کہا "اصل بات میں آپ سے پُوچھتا ہوں کہ تم دونوں فرقے کس کس چیز کو مانتے ہو؟ شیعوں سے پُوچھا "کہ تم لوگ سُنّیوں کی حدیث اور فقہ کی کتابیں مانتے ہو یا نہیں۔ تو شیعوں نے جواب دیا کہ اگر ہم ان کتابوں کو صحیح مانتے تو ہم سُنّی ہوتے۔ لہٰذا ہم ان کو درست نہیں مانتے۔

پھر مولانا محمد حیات صاحب نے فرمایا "آپ قرآن مجید کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اس وقت کے شیعوں نے جواب دیا کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں۔

پھر سنّیوں سے سوال کیا گیا "کیا تم شیعوں کی فقہ و حدیث کو صحیح مانتے ہو؟"

سنّیوں نے جواب دیا ہم ان کی کتابوں کو بالکل نہیں مانتے، اگر مانتے تو ہم شیعہ ہوتے۔

پھر اُن سے سوال کیا گیا۔ تم قرآن شریف کو مانتے ہو؟

Marfat.com

تو سنیوں نے کہا کہ بالکل ہم قرآن مجید کو صحیح مانتے ہیں۔

اب مولانا محمد حیات صاحب نے فرمایا مناظرہ صرف قرآن مجید پر ہوگا جس کو دونوں فریق تسلیم کرتے ہیں۔

چنانچہ ظہر کے بعد مناظرہ مسجد میں شروع ہوا۔ دونوں دھڑے ہو کر بیٹھ گئے۔ سنیوں کا دھڑا جنوب کی طرف اور شیعوں کا شمال کی طرف۔

مولوی محمد حیات صاحب نے سورۂ نور پارہ ۱۸ آیت ۵۵ تلاوت فرمائی اور فرمایا۔ اس آیۃ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے۔ جو مومن ہیں اور ان کے عمل اچھے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناتے ہوں اور وہ مومن نسب رسول سے شرط نہیں کہ ضرور نسب رسول سے خلیفہ ہو۔ اس میں وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ مِنْكُمْ الآیۃ۔

ترجمہ۔ وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے تم سے (مہاجرین اور انصار)

اب مولانا محمد حیات صاحبؒ نے شیعوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا۔ اب تم بتاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت پر نہرو آیا یا گاندھی۔ اگر منافقین کا آنا ہوتا تو اٰمَنُوْا کی جگہ نَافَقُوْا ہوتا۔ اگر فاسقین کا آنا ہوتا تو فَسَقُوْا ہوتا۔ اگر مشرکین کا آنا ہوتا تو اَشْرَكُوْا ہوتا۔ اگر ایک مومن خلیفہ کا آنا ہوتا تو اٰمَنَ ہوتا۔ جو شیعوں کا اعتقاد ہے کہ ایک ہی خلیفہ ہے۔

اے مولوی اسماعیل صاحب اب تو بتا کہ اٰمَنُوْا یہ صیغہ کس کا ہے۔ واحد ہے، جمع ہے، تثنیہ ہے۔ وہ چپ ہو گیا۔

ایک دیہاتی آدمی بولا۔ ارے مولوی اسماعیل صاحب مولوی محمد حیات صاحبؒ نے آپ کو اونٹ والا کفند[1] باندھا ہے۔ اب اس کو چھڑاؤ۔

مناظرہ میں جب مناظر شکست خوردہ ہو جاتا ہے تو وہ موضوع سے فرار اختیار کرتا ہے۔

اب مولوی اسماعیل صاحب نے اس کا جواب نہ دیا اور دوسرا فرار کا راستہ اختیار کیا۔ اور سورۃ الصّٰفّٰت پارہ ۲۳ آیت ۸۳ پیش کی۔ اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ۔

---

[1] کفند۔ اونٹوں کی لڑائی کا ایک داؤ ہے

Marfat.com

اُس نے اس کا ترجمہ کیا کہ "ابراہیم شیعہ تھا"

مولانا محمد حیات صاحبؒ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ اب آپ مناظرہ کے موضوع سے فرار ہو چکے ہیں۔ اب تم جدھر جاؤ گے میں تمہارا تعاقب کروں گا۔

اب تیرے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ تِلْكَ اُمَّةٌ پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۴

ترجمہ "یہ ایک جماعت ہے (نبیوں کی) تحقیق گزر چکی واسطے ان کے جو کمایا انہوں نے اور واسطے تمہارے جو کمایا تم نے اور نہ پوچھے جاؤ گے تم اُس چیز سے جو وہ عمل کرتے تھے"

خلاصہ یہ کہ ہم ابراہیمؑ کے اُمتی نہیں ہیں۔ ہم تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں پہلی اُمتیں جانیں اور ان کے رسول جانیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام پارہ ۷ آیت ۱۵۹ میں فرمایا ہے۔

ترجمہ "جن لوگوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہے اور ہو گئے شیعہ نہیں۔ تو اے محمدؐ، اُن سے بیچ کسی چیز کے یعنی تیرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اُمر ان کا اللہ کی طرف ہے پھر خبر دے گا اُن کو ساتھ اس چیز کے کہ کرتے تھے"

مولانا محمد حسن صاحب ایک دفعہ ۱۹۸۳ء میں مسجد نبویؐ میں صفِ اوّل میں ایک ایرانی اہلسنت والجماعت سے گفتگو کر رہے تھے۔ باتیں بہت سی ہوتی رہیں۔ مولانا محمد حسن صاحب نے اُس کو قرآن مجید سے بہت کچھ سمجھایا۔ وہ بڑا ذہین اور فہیم آدمی تھا۔ اس نے ایران کا ایک واقعہ سنایا۔ کہ ایک سُنی مولوی نے مذکورہ بالا آیت کا یوں ترجمہ کیا کہ "شیعوں سے حضور اکرمؐ کا کوئی تعلق نہیں" تو اس کو سابقہ حکومت ایران نے سولہ سال قید کر دیا۔

مولوی محمد حیات صاحب نے فرمایا۔ سورۃ انعام آیت ۱۵۹ سے یہ ثابت ہوا کہ آپ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ تم شیعوں کا انجام قرآن میں موجود ہے۔ سورہ مریم پارہ ۱۶ آیت ۶۸

ترجمہ "قسم ہے رب تیرے کی البتہ ضرور جمع کریں گے ہم اُن کو اور شیطانوں کو۔ پھر البتہ ضرور حاضر کریں گے ان کو گرد جہنم کے گھٹنوں کے بل۔ پھر البتہ ضرور کھینچیں گے ہر شیعے سے جو ان کا زیادہ سخت ہے اوپر رحمٰن کے بلحاظ اکڑنے کے پھر البتہ ہم

Marfat.com

خوب جانتے ہیں ساتھ ان لوگوں کے کہ وہ زیادہ لائق ہیں بلحاظ جلنے کے یا داخل ہونے کے۔ نہیں تم میں سے مگر گزرنے والا اس دوزخ میں ہے اوپر رب تیرے ضرور مقرر ہے۔ پھر نجات دیں گے ہم ان لوگوں کو جو بچے اس گردہ سے اور چھوڑیں گے ہم اُن کو بیچ اس دوزخ کے گھٹنوں کے بل"

اب مولوی اسماعیل صاحب نے اس موضوع سے بھی فرار اختیار کی۔ تو اب مولوی اسماعیل صاحب نیم مُردہ ہو کر اُٹھے کہنے لگے علیؓ کا نام قرآن مجید میں ہے اور خلفاء ثلاثہ کا نہیں۔ اور یہ آیت پیش کی۔ سورۃ زخرف۔ آیت ۴ وَاِنَّهٗ فِیْ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ۔ اور جلدی سے کہا لو جی علیؓ کا نام قرآن سے نکل آیا۔ تو مولانا محمد حیات صاحب نے فرمایا۔ جناب عالی! جو قرآن مجید تم اپنے ہاتھوں میں لیے بیٹھے ہو۔ اسی کا اردو ترجمہ پڑھ کر سُنا دیجئے۔

مولوی اسماعیل صاحب چُپ ہو کر کُرسی پر بیٹھ گئے اور منہ سیاہ ہو گیا۔ اور ثالث غلام قادر کبیر والا کمیٹی کے چیئرمین نے کہا کہ اسماعیل ہار گیا ہے

اس مناظرہ میں مولانا مفتی علی محمد صاحب شیخ الحدیث (جو دار العلوم کبیر والا میں اب بھی ہیں) وہ مناظرہ کے دوران پڑھ رہے تھے۔ اَللّٰھُمَّ سَوِّدْ وَجْھَہٗ۔ اے اللہ! اس منکر خلفاء ثلاثہ کا منہ سیاہ کر دے۔ اور مناظرہ سے قبل مولانا محمد حیات صاحب نے کہا کہ میں مولوی اسماعیل صاحب کو ایک گھنٹہ کے اندر بند کر دوں گا۔

اس مناظرے کے بعد مولوی اسماعیل صاحب کچہری بازار خانیوال کے کنارے پر بیٹھے تھے مولانا محمد حیات صاحب وہاں سے گزرے تو مولوی اسماعیل صاحب نے اُن کو بُلا لیا اور کہا۔ اُس دن تُو نے مجھے بڑا تنگ کیا۔

تو مولانا محمد حیات صاحب نے کہا۔ اب تُو جو چاہتا ہے کہہ لے۔

تو مولوی اسماعیل صاحب نے کہا کہ میرے پاس تاریخ طبری ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ چالیس ہزار حضرت علیؓ کی طرف سے قتل ہوئے ہیں اور ساٹھ ہزار امیر معاویہؓ کی طرف سے قتل ہوئے ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ آپ اس میں کیا فرماتے ہیں؟

تو مولانا محمد حیات صاحب نے فرمایا کہ آپ کے پاس ماچس ہے۔ تو مولوی اسماعیل صاحب

Marfat.com

نے کہا۔ آپ ماچس کرلے کر کیا کروگے؟

مولانا محمد حیات صاحب نے فرمایا۔ "میں اس کتاب کو آگ لگاتا ہوں۔ کہ یہ قرآن کی کئی آیتوں کے خلاف ہے"

① ——— پارہ ۲۶ سورۃ الفتح۔ آیت ۲۹

ترجمہ "محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو اُن کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں۔ آپس میں رحم دل ہیں۔ دیکھے گا تو اُن کو رکوع و سجود کرتے ہوئے۔ اللہ کا فضل اور رضامندی طلب کرتے ہیں"

② ——— پارہ ۱۰ سورۂ انفال آیت ۶۳

ترجمہ "محبت پیدا کی اس اللہ نے درمیان دلوں اُن کے کے۔ اگر خرچ کرتا تو جو کچھ زیر زمین کے ہے سب۔ نہ محبت ڈالتا تو درمیان دلوں اُن کے کے لیکن اللہ نے محبت ڈالی درمیان دلوں اُن کے کے تحقیق وہ غالب ہے"

③ ——— پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت ۱۰۳

ترجمہ "اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے۔ اور مت متفرق ہو اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب وقت تھے تم آپس میں دشمن پس محبت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اس کے بھائی بھائی"

اس کے بعد مولوی اسماعیل صاحب نے مولانا محمد حیات صاحب سے فرمایا کہ میں ساری حیاتی آپ سے مناظرہ نہ کروں گا۔

مولوی اسماعیل صاحب احمد پور شرقیہ گئے اور اعلان کیا کہ میں سنیوں سے مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن جب اسے پتہ چلا کہ مولوی محمد حیات صاحب آگئے ہیں تو کھڑا ہو کر چلا گیا

ڑھال کے قریب مولوی اسماعیل صاحب آیا۔ مولوی محمد حیات صاحب کو دیکھا تو چلا گیا۔

مولوی محمد حیات صاحب فرماتے تھے کہ شیعوں کے ساتھ مناظرہ محض قرآن مجید پر کرنا چاہیئے فقہ اور تاریخ کے ساتھ نہیں۔ بریلویوں کے ساتھ محض فقہ کی کتابوں کے ساتھ مناظرہ کرنا چاہیئے۔ مرزائیوں سے مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں سے۔

Marfat.com

مولانا محمد حسن صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اِنَّ مِنْ شِیْعَتِہٖ لَاِبْرَاھِیْمَ کا جواب مدتوں کے بعد مستحضر ہوا وہ یہ ہے۔ اصل شیعہ کے معنی گروہ ہے۔ ہم شیعوں سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ وہ شبیہیں بنانے والے تھے یا توڑنے والے تھے، اگر وہ بنانے والا تھا تو تمہارا ہے اور اگر توڑنے والا تھا تو ہمارا ہے۔

ایسا ہی سورۂ قصص پارہ ۲۰ آیت ۱۵ تا ۱۹۔ اس سے شیعہ دلیل پکڑتے ہیں۔ اس کے متعلق وہی جواب ہے کہ سارا متن پڑھو پھر پتہ چلے گا۔ آیت ۱۵ میں موسےٰؑ اس شیعہ کو مجرم کہہ رہے ہیں۔ آیت ۱۵ میں اُس کی مدد کرنی عملِ شیطان کہا ہے اور آیت ۱۸ میں موسےٰؑ نے شیعہ کو ظاہر گمراہ کہا ہے اور آیت ۱۹ میں موسےٰؑ کا شیعہ موسےٰؑ کو جبار یعنی ظالم کہہ رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ تو مصلح نہیں ہے۔

⑥ دُعا بعد جنازہ

۱۹۶۰ء میں مولانا محمد حسن صاحب ریاض الجنۃ میں بیٹھے تھے اور دل میں خیال کیا کہ مدینہ شریف میں رہائش اختیار کرلوں۔ مولانا محمد حسن صاحب کو اُداسی سی آگئی اور یُوں محسوس ہوا کہ حکم ہو رہا ہے کہ خانیوال میں پھر جاؤ۔

چنانچہ ۱۹۶۱ء میں خان ہیبت خاں کی کوٹھی پر مولوی عبدالقادر صاحب اور احمد شاہ صاحب سے مناظرہ ہوا۔ اصل واقعہ یُوں ہے:۔

مولانا محمد حسن صاحب کو مولانا احمد علی لاہوریؒ نے فرمایا۔ دُعا بعد جنازہ بدعت ہے۔ پہلے تو ہم درگزر کرتے رہے لیکن جب اس کو لوگوں نے جنازے کا جزو بنالیا (بدعت وہ چیز ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی اور بعد میں دین میں داخل کردی جائے اور نہ کرنے والے پر طعن و تشنیع کی جائے) تو آپ نے بحکم مولانا احمد علی لاہوریؒ دعا بعد جنازہ بند کردی۔ اب لوگ مولانا محمد حسن پر معترض ہوئے۔ دعا بعد جنازہ نہ کرنے پر مولانا محمد حسن صاحب کو کافر کہا۔

دلیل اس کی یہ ہے خانیوال میں ایک دفعہ جنازہ آیا۔ مولانا محمد حسن صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد جنازہ دُعا نہ پڑھی۔ تو لوگوں نے نماز جنازہ دوبارہ پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ نماز جنازہ نہیں ہوئی۔ انہوں نے سمجھا یہ کافر ہے۔ کیونکہ اس نے جنازے کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔

اب مولانا محمد حسن صاحب کے خلاف یہ پروپیگنڈہ ہوا کہ یہ منکر اسلام ہے۔ مبارک شاہ صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب نے فتوےٰ دیا کہ یہ کافر ہوگیا ہے۔ اس سے سلام، کلام کرنا منع

Marfat.com

ہے. جو آدمی اس سے مصافحہ کرے، اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا. اب مولانا محمد حسن صاحب کے گھر میں لوگوں نے پتھر پھینکنے شروع کر دیئے اور گندگی بھی پھینکی. آپ اپنے کام میں محو رہے. حضرت لاہوریؒ نے فرمایا تھا کہ تبلیغ کے سلسلہ میں پہلے قوم کے سرداروں سے بات کی جاتی ہے. اس اثناء میں آپ کے امراء خاندان سے شاگرد بن چکے تھے. جن کے نام یہ ہیں:۔

① ——— میجر آفتاب احمد خان صاحب

② ——— غلام شبیر خاں صاحب

③ ——— عبدالغفور خاں صاحب

④ ——— غلام مرتضیٰ خاں صاحب

اب بریلویوں نے دیکھا کہ لوگ اس پر بدظن ہو چکے ہیں اور خانیوال تحصیل میں ایک ہی شخص ہے جو ہمارے سامنے کھڑا ہے. اس کو بذریعہ مناظرہ شکست دی جائے اور مسجد سے نکلوا دیا جائے. اس فیملی کے بڑے ہیبت خاں سے بات چیت کی کہ اپنے مولوی سے مناظرہ کروائو.

مناظرہ میں "دعا بعد جنازہ" کا موضوع اختیار کر لیا گیا جو کہ قرآن و حدیث میں نہیں ہے انہوں نے آپس میں تاریخ مقرر کر لی اور مولانا محمد حسن صاحب کو اس کی اطلاع نہ دی. تو ایک دن آپ شیخ صدرالدین صاحب کے مکان پر بیٹھے ہوئے تھے. شہر میں واویلا ہوا کہ آج بریلویوں اور دیوبندیوں کے مابین مناظرہ ہونا ہے. تو شیخ صدرالدین نے آپ سے کہا کہ سنا ہے آج مناظرہ ہونا قرار پایا ہے آپ نے جواب دیا کہ مجھے تو مناظرے کی کوئی خبر نہیں. انہوں نے لسی منگوائی. مولانا محمد حسن صاحب نے آدھا گلاس پیا تھا اور آدھا ابھی باقی تھا کہ اللہ دتہ ماچھی آپ کو بلانے آگیا اور یوں کہا کہ آپ کو ہیبت خاں صاحب کی کوٹھی پر مناظرہ کے لیے بلا رہے ہیں. مولانا محمد حسن صاحب نے باقی لسی قرآن مجید پر عمل پیرا ہوتے ہوئے طالوت کے ماننے والی فوج کے دستور پر چھوڑ دی.

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آخری رکوع)

آپ گھر تشریف لے گئے. مسواک کیا اور وضو فرمایا اور اپنی اہلیہ سے کہا کہ اگر مجھے مشکوٰۃ شریف کی ضرورت پڑ گئی تو بھیج دینا.

مولانا محمد حسن صاحب، حاجی لہنہ صاحب ماچھی اور شیخ صدرالدین صاحب وہاں ہیبت خاں

Marfat.com

صاحب کی کوٹھی پر پہنچے۔ وہاں پر بہت سے آدمی اکٹھے تھے۔ مناظرہ شروع ہونے سے پہلے آپ نے مولانا محمد حیات صاحبؒ کو بلالیا۔ مناظرہ میں مولوی عبدالقادر صاحب بریلوی نے یہ آیت پڑھی۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔

اس سے دُعا بعد جنازہ ثابت ہوگیا۔

مولانا محمد حیات صاحب نے فرمایا۔ کہ ہمارا مناظرہ دعا بعد جنازہ پر ہے یا مطلق دعا پر ہے۔ آپ تو صرف اور صرف مطلق دعا کے متعلق یہ آیت پیش کر رہے ہیں۔ مولانا محمد حسن صاحب نے سمجھا کہ عوام مطلق اور مقید کو سمجھتے نہیں۔ لہٰذا اس پر بحث کی جائے۔ مولانا محمد حسن صاحب نے فرمایا جب چاہے دُعا مانگے انہوں نے کہا کہ ہر وقت مانگ سکتا ہے۔

تو اب مولانا محمد حسن صاحب نے کہا کہ آپ پاخانہ کی حالت میں ہوتے ہیں تو اس وقت بھی دعا مانگتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ پاخانہ سے فارغ ہو کر دعا مانگی جاتی ہے۔ تو مولانا محمد حسن صاحب نے فرمایا کہ آپ اس وقت کے تو منکر ہوئے لہٰذا آپ بھی اسی آیت کے منکر ہیں۔

جب مولوی عبدالقادر صاحب نے دیکھا کہ میری دلیل کمزور پڑ گئی ہے۔ تو اُس نے اس آیت کو چھوڑ دیا۔ اور پھر حدیث پیش کی :۔

اذا صلّیتم علی المیّت فاخلصوا الدّعآء۔ پھر مولانا عبدالقادر صاحب نے اس حدیث کا ترجمہ کیا۔

"جب تم جنازہ پڑھ چکو تو بعد میں میّت کے لیے خالص دُعا مانگو" چونکہ "ف" تعقیب کی ہے یعنی جنازہ پہلے ہو چکا ہے اور دعا بعد میں۔

مولانا محمد حسن صاحب نے مولوی عبدالقادر صاحب سے کہا کہ میں تجھے آسمان پہ تلاش کرتا تھا اور آج تو مجھے زمین پہ ملا ہے۔ میں انشاء اللہ بذریعہ قرآن تیرے تختے اکھاڑ کر رکھ دوں گا۔

مولانا محمد حسن صاحب نے تین دفعہ کہا کہ "ف" تعقیب کی ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ جی ہاں۔

پھر مولانا محمد حسن صاحب نے پارہ ۱۴ سورۃ النحل کی آیت ۹۸ پیش کر دی۔

ترجمہ "جب تو قرآن مجید پڑھے (یعنی پڑھنے کا ارادہ کرے) تو اعوذ باللہ پڑھ لیا کرو"

Marfat.com

اب آپ فرمائیں کہ اعوذ باللہ قرآن مجید کے پہلے پڑھتے ہیں یا بعد میں۔ آپ کے کہنے کے مطابق چونکہ ماضی کا صیغہ ہے۔ اس لیے قرآن پہلے پڑھا جائے اور اعوذ باللہ بعد میں۔ اب چُپ ہو گیا۔

پھر اس نے کہا کہ حضرت عمرؓ کا جنازہ ہو چکا تھا۔ اور عبداللہ بن سلامؓ جو اہلِ کتاب کا عالم تھا اور مسلمان ہو چکا تھا۔ اس نے کہا جنازہ ہو گیا ہے تو دعا میں شریک ہو جاؤں گا۔

مولانا محمد حسن صاحب نے جواب دیا کہ دعا بعد جنازہ کے ہے جو سنت ہے۔ ہم بھی مانتے ہیں۔

مولوی عبدالقادر صاحب نے یہ بھی کہا۔ کہ رسول اکرمؐ نے جمعہ کے دن فرمایا کہ جعفر طیارؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہو چکے ہیں۔ ممبر پر بیٹھے ہوئے خبر دی۔

اب مولانا محمد حسن صاحب نے کہا کہ کسی نے ممبر پر بھی جنازہ پڑھا ہے۔ آپ نے پڑھا ہے یا کسی کو دیکھا ہے۔ مولوی صاحب نہایت شرمندگی سے فرمانے لگے۔ اتر کر پڑھ لیا ہو گا۔

مولانا محمد حسن صاحب نے فرمایا کہ اتر کر پڑھنے کی دلیل پیش کرو؟

مولانا چُپ ہو گئے۔

مولانا محمد حسن صاحب نے جواب دیا۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر اطلاع دی اور بعد میں جمعہ پڑھا اور پھر دعائے مغفرت کی۔ ہم لوگ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ مولانا محمد حسن صاحب نے مزید بات کو بڑھاتے ہوئے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے نجاشیؓ کے کسی کا غائبانہ جنازہ نہیں پڑھا۔ تو مولوی صاحب اب چُپ ہو گئے۔

مولانا محمد حسن صاحب کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ نہ کاغذ اور نہ ہی کوئی کتاب۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے مشکوٰۃ شریف دے دو۔ انہوں نے عنایت فرما دی۔ تو آپ نے اس کتاب کو لہرایا۔ جیسے مجاہد میدانِ جنگ میں تلوار لہراتا ہے۔ آپ نے مولانا عبدالقادر صاحب سے کہا کہ آپ گھر سے چلے، اور آپ کو پتہ نہ چلا کہ کون سی کتاب لے کر جا رہا ہوں۔ اب کتاب تیری اور مطلب میرا۔ آپ ساری حیاتی اس کو پڑھتے رہیں اور انصاف کرتے رہیں۔

مشکوٰۃ شریف ص۱۴۷ حاشیہ ۵ (مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت آرام باغ کراچی)

Marfat.com

ترجمہ "نہ دُعا مانگے واسطے میت کے بعد جنازے کے. چونکہ اس سے نماز جنازہ پر زیادتی لازم آتی ہے"

مولوی صاحب چُپ ہو گئے. اب ہیبت خاں نے ان کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا. اگرچہ دُعا بعد جنازہ ثابت نہیں ہو سکی لیکن میری ناقص رائے ہے کہ مانگ لی جائے تو کوئی حرج نہیں. ہم اُٹھ کر چلے آئے اور وہ شور مچاتے رہے کہ فتح ہماری ہو گئی.

خان ہیبت خاں صاحب کا ذکر شہامند خاں صاحب وہیں موجود تھا. محمد حسن صاحب کے آنے کے بعد ہیبت خاں صاحب نے مولانا عبدالقادر صاحب سے کہا کہ آپ ایسی کتاب لائے کیوں ؟ جس نے تمہیں شکست دے دی. اب مولوی صاحب یا اور کوئی کوٹھی سے باہر نکلتے ہوئے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ ہم فتح کے لیے آئے تھے اور شکست کھا کر جا رہے ہیں. اس بات کو سننے والے جعفر خاں صاحب ڈاہا تھے.

مولانا محمد حسن صاحب فرماتے ہیں کہ مناظرہ کے وقت مجھے مولوی عبدالقادر صاحب اور دوسرے احمد شاہ صاحب چڑیا کے بچوں کی طرح دکھائی دیتے تھے. الحمد ! فتح اللہ کی نصرت سے ہوتی ہے کثرت سے نہیں.

اس مناظرے سے قبل لوگ جنازہ کے بعد صفوں میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے تھے. اب لوگ خائیوال میں صفیں توڑ کر دُعا مانگتے ہیں.

مولانا محمد حسن صاحب نے مناظرے کی حالت میں یُوں کہا کہ ملاں جیونؒ نے اپنی کتاب "نُورالانوار" میں فرمایا ہے کہ اَمر ایک دفعہ کیا جاتا ہے تکرار کا تقاضا نہیں کرتا. چونکہ نماز جنازہ دُعائے معمورہ ہے جنازہ کے بعد تکرار نہیں.

ملاں جیونؒ نے اپنی کتاب "نُورالانوار" میں لکھا ہے کہ :-

"بعضے امر میں حسن لعینہ ہوتا ہے. وہ اَمر بذاتِ خود حسین ترین ہے. اس پر دوسری چیزوں کا قیاس کیا جاتا ہے اور اَمر میں حسن لغیرہ ہوتا ہے. یعنی اَمر بذاتِ خود حسین نہیں ہے. کسی دوسری وجہ سے اس میں حسن آتا ہے. جیسا کہ جنازہ. یہ ظاہری طور پر بُت پرستی کے مشابہ ہے. غیراللہ کی عبادت اور تعظیم کی

Marfat.com

بار بار مخالفت آئی ہے۔ اب اس کی شریعت نے اس لیے اجازت دی ہے کہ یہ مسلمان ہے اور اس کے لیے نماز جنازہ خاص پابندی کے ساتھ ادا کیا جائے جس میں تعظیمی امور سب ممنوع ہیں، سوائے قیام کے۔ میت کا حق محض قیام کی حالت میں دعاؤں میں ادا ہو جاتا ہے اور اس کے بعد کوئی اور فعل نہ کیا جائے۔ اب میت کو جلدی جلدی قبرستان میں پہنچا دیا جائے دفن کے بعد جتنا اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جائے۔ تو اتنی دیر اس میت کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اور میت کے سرہانے سورۃ البقرہ کا اوّل رکوع ھم المفلحون تک اور اسی سورۃ کا آخری رکوع پاؤں کی جانب کھڑے ہو کر پڑھا جائے اور اس قبر پہ پانی بھر کر چھڑکا جائے۔"

Marfat.com

معبُود باری تعالیٰ ایک ہے۔

ترجمہ۔ کیا تم حاضر تھے جس وقت پہنچی یعقوب علیہ السلام کو موت جب کہا اپنے بیٹوں کو تم کیا پُوجو گے میرے بعد۔ بولے ہم بندگی کریں گے تیرے رب اور تیرے باپ دادوں کے رب کی ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحٰقؑ۔ وہی ایک رب۔ ہم اسی کے حکم پر ہیں۔"

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۳)

ترجمہ۔ اور تمہارا رب اکیلا رب ہے۔ کسی کو پُوجنا نہیں اس کے سوا۔ بڑا مہربان رحم والا۔"

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۶۳)

اگر اللہ کے ساتھ کئی اور معبود ہوتے تو اس کے مقابلہ میں ایک راستہ بناتے۔

ترجمہ "کہہ اگر ہوتے اس کے ساتھ اور حاکم۔ جیسا یہ بتاتے ہیں تو نکالتے تخت کے صاحب کی طرف راہ۔ وہ پاک ہے اُوپر ہے ان باتوں سے بہت دُور۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۴۲، ۴۳)

ترجمہ "نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر اس کو یہی حکم بھیجا کہ بات یُوں ہے کہ کسی کی بندگی نہیں سوا میرے۔ سو میری ہی بندگی کرو۔ اور کہتے ہیں رحمٰن نے کر لیا کوئی بیٹا۔ وہ اس لائق نہیں لیکن وہ بندے ہیں جن کو عزت دی۔"

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۲۵ تا ۲۶)

ترجمہ "کیا ٹھہرائے انہوں نے اور صاحبِ زمین میں کے وہ اُٹھا کھڑا کریں گے۔ اگر ہوتے ان دونوں میں اور حاکم سوا اللہ کے؟ دونوں خراب ہوتے۔ سو پاک اللہ صاحب تخت کا۔ ان باتوں سے جو بتاتے ہیں۔"

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۲۱، ۲۲)

Marfat.com

ترجمہ "تو کہہ کون ہے مالک سات آسمانوں کا اور مالک اس بڑے تخت کا.
بتادیں گے اللہ کو تو کہہ پھر تم ڈر نہیں رکھتے. تو کہہ کس کے ہاتھ حکومت ہر چیز
کی اور وہ بچالیتا ہے اور اس سے کوئی نہیں بچا سکتا بتاؤ اگر تم جانتے ہو. آپ
بتادیں گے اللہ کو. تو کہہ پھر کہاں سے تم پر جادو پڑ جاتا ہے. کوئی نہیں ہم نے
ان کو پہنچایا سچ اور وہ البتہ جھوٹے ہیں۔ اللہ نے کوئی بیٹا نہیں کیا اور نہ اس
کے ساتھ کسی کا حکم چلے. یوں ہوتا تو لے جاتا حکم والا اپنے بنائے کو اور چڑھ جاتا
ایک پر ایک. اللہ نرا ہے اُن کے بتانے سے. جاننے والا چھپے کا اور کھلے کا.
وہ بہت اُوپر ہے اس سے جو یہ شریک بتاتے ہیں"

(پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون آیت ۸۶ تا ۹۲)

وضاحت

اِن آیاتِ مبارکہ میں بتایا گیا ہے کہ اگر کئی معبود ہوتے تو وہ ایک دوسرے پر بلندی پکڑتے. کافروں نے حضور اکرمؐ پر طعن کیا کہ انہوں نے کئی معبودوں کے مقابلہ میں ایک معبود بنادیا ہے. یہ تعجب کی چیز ہے۔ بحوالہ

ترجمہ "اور اچنبھا (تعجب) کرنے لگے اس پر کہ آیا ان کو ایک ڈر سنانے والا اُن
میں سے اور کہنے لگے منکر یہ جادوگر ہے جھوٹا. کیا اس نے کردی اتنوں کی بندگی
کے بدل ایک ہی کی بندگی؟ یہ بھی ہے بڑے تعجب کی بات. اور چل کھڑے ہوئے
کتنے پنچ (سردار) ان میں کہ چلو اور ٹھہرے رہو اپنے ٹھاکروں پر. بے شک اس
بات میں کچھ غرض ہے. نہیں سنا ہم نے اس سے پچھلے دین میں اور کچھ نہیں یہ
بنائی بات ہے. کیا اسی پر اُتری سمجھوتی (قرآن) ہم سب میں سے. کوئی نہیں ان
کو دھوکا ہے میری نصیحت میں. کوئی نہیں ابھی چکھی نہیں میری مار. کیا اُن کے
پاس ہیں خزانے تیرے رب کی مہر سے؟ جو زبردست ہے بخشنے والا. یا
ان کی حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جو ان کے بیچ ہے. پس
چاہیئے کہ چڑھ جاویں رسیاں تان کر. ایک لشکر یہ ہے وہاں تباہ ہوا ان

Marfat.com

سب لشکروں میں"

(پارہ ۲۳ سورۂ ص آیت ۴ تا ۱۱)

(ترجمہ و تفسیر شاہ عبدالقادرؒ)

○

پکار خالص اللہ کا حق ہے۔

ترجمہ "واسطے اس کے پکارنا ہے سچا۔ اور جن لوگوں کو پکارتے ہیں سوائے اس کے نہیں جواب دیتے ان کو ساتھ کسی چیز کے۔ مگر جیسے کھولنے والا دونوں ہتھیلیوں اپنی کو طرف پانی کے تاکہ پہنچے منہ اس کے کو اور نہیں وہ پہنچنے والا اس کو اور نہیں دعا کافروں کی مگر بیچ گمراہی کے"

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۱۴)

وضاحت اس آیت کے حاشیے پر لکھا ہے کہ کافر جن کو پکارتے ہیں بعضے خیال ہیں اور بعضے جن (بزرگوں کے نام کے جن) ہیں اور بعضے چیزیں ہیں کہ ان میں خواص ہیں لیکن اپنے خواص کے مالک نہیں۔ پھر کیا حاصل ان کا پکارنا۔ جیسے آگ یا پانی اور شاید ستارے بھی اسی قسم میں ہوں۔ یہ اس کی مثال ہے۔

ترجمہ "نہیں پکارتے سوائے اس کے مگر عورتوں کو اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو"

(سورۃ النساء۔ آیت ۱۱۷)

ترجمہ "یہ بسبب اس کے ہے کہ اللہ وہ ہے حق اور یہ کہ جو پکارتے ہیں سوائے اس کے وہ باطل ہے اور یہ کہ اللہ ہے بلند مرتبہ"

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۶۲)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذرہ بھر کا مالک نہیں۔

Marfat.com

ترجمہ "کہ پکارو تم ان لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم سوائے خدا کے نہیں مالک ہوتے برابر ایک ذرہ کے بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے اور نہیں واسطے ان کے بیچ ان دونوں میں کچھ ساجھا نہیں واسطے اُن میں سے کوئی پشتی بان (یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے اس کی کوئی مدد کرنے والا نہیں"

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا آیت ۲۲)

ترجمہ "نہیں فائدہ دیتی شفاعت پاس اس کے مگر واسطے اس شخص کے کہ اذن دیوے وہ واسطے اس کے۔ وہ منتظر (فرشتے) رہتے ہیں حکم اس کے کے۔ یہاں تک کہ جب دُور کیا جاتا ہے اضطراب دلوں ان کے سے۔ آپس میں کہتے ہیں کیا کہا پروردگار تمہارے نے۔ کہتے ہیں کہا حق وہ بلند ہے بڑا"

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا آیت ۲۳)

وضاحت اسی آیت کے حاشیہ پر لکھا گیا ہے "یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش عوام چاہتے ہیں اولیاء اور انبیاء سے وہ فرشتوں سے۔ فرشتوں کا یہ حال ہے جو فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم اُترتا ہے آواز آتی ہے جیسے پتھر پر زنجیر۔ فرشتے ڈر سے تھرتھراتے ہیں جب تسکین آئی اور کلام اُتر چکا تو ایک دوسرے سے پُوچھتے ہیں کیا حکم ہوا۔ اوپر والے بتلاتے ہیں نیچے کھڑوں کو جو اللہ کی حکمت کے موافق ہے اور آگے سے قاعدہ معلوم ہے وہی حکم ہوا"

اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ کے حکم کے ماتحت چلتے ہیں۔

ترجمہ "جب ڈھانکتی ہے ان کو موج مانند سائبانوں کے پکارتے اللہ کو خالص کر کر۔ واسطے اس کے دین کو یعنی عبادت کو۔ پس جب نجات دیتا ہے ان کو طرف جنگل کی پس بعض ان میں سے راہ پر رہتے ہیں اور نہیں انکار کرتا ساتھ نشانیوں ہماری کے۔ مگر ایک عہد توڑنے والا اور کفر کرنے والا"

(پارہ ۲۱ سورۂ لقمان آیت ۳۲)

وضاحت تفسیر موضح القرآن کے حاشیہ پر ہے۔ "کوئی ہے بیچ کی چال پر یعنی وہ حال جو خوف کے وقت تھا سو تو کسی کو نہیں رہتا مگر نڈر بھول بھی نہ جاوے ایسے بھی کم ہیں نہیں تو

Marfat.com

اکثر منکر ہوتے ہیں قدرت سے۔ یعنی اپنی تدبیر پر رکھتے ہیں یا کسی ارواح کی مدد پر۔"

ترجمہ "پس جب سوار ہوتے ہیں بیچ کشتی کے پکارتے ہیں اللہ کو خالص کر کر واسطے اس کے عبادت کو پس جب بچات دیتا ہے ان کو طرف جنگل کے ناگہاں وہ شریک لاتے ہیں تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے دی ہے ہم نے ان کو اور تو کہ فائدہ اٹھاویں پس البتہ جانیں گے۔"

(پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت ۶۵ تا ۶۶)

وضاحت خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز عطا فرماتا ہے اور مصیبتوں سے بچاتا ہے۔ لوگ بزرگوں کو اس بچانے اور دینے میں خدا کا شریک کر لیتے ہیں۔ بلکہ خدا کے دینے کو بھول جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں بزرگوں نے دیا ہے۔ مؤلف

وسیلہ جو لوگ جن بزرگوں کا وسیلہ ڈھونڈتے ہیں وہ خود جناب سے وسیلہ ڈھونڈتے ہیں۔ سب کا وسیلہ قیامت کے دن جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے۔ مؤلف

ترجمہ "کہہ بلاؤ ان لوگوں کو دعوے کرتے ہو تم سوائے اس کے پس اختیار نہیں رکھتے کھولنا برائی کا تم سے اور نہ بدل ڈالنا۔ یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں ڈھونڈتے ہیں پروردگار اپنے کو وسیلہ۔ کون سا ان میں بہت نزدیک ہے اور امید رکھتے ہیں رحمت اس کی اور ڈرتے ہیں عذاب اس کے سے۔ تحقیق عذاب پروردگار تیرے کا ہے خوف کیا گیا۔"

وضاحت یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں جو بندہ بہت نزدیک ہو اسی کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہے۔ آخرت میں انہی کی شفاعت ہوگی۔

اس آیت بالا سے معلوم ہوا کہ وسیلہ آخرت کے لیے ہے اور آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے اور دنیا کے نظام میں کسی بزرگ کی روح وسیلہ کے طور پر مدد نہیں کر سکتی۔

مؤلف

Marfat.com

آگے پھر اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے فرمایا کہ انسان کو جب مصیبت سے نجات ملتی ہے تو وہ ناشکرا بن جاتا ہے۔

ترجمہ "رب تمہارا وہ ہے جو چلاتا ہے واسطے تمہارے کشتیاں بیچ دریا کے تو کہ چاہو فضل اس کے سے۔ تحقیق وہ ہے ساتھ تمہارے مہربان۔ جب پہنچتی ہے تم کو سختی بیچ دریا کے، کھوئے جاتے ہیں جن کو پکارتے ہیں مگر وہی پس جب نجات دیتا ہے تم کو طرف جنگل کی منہ پھیر لیتے ہو اور ہے آدمی ناشکر گزار۔ کیا پس نڈر ہوتم اس سے کہ دھنسا دیوے تم کو طرف جنگل کی یا بھیج دیوے اوپر تمہارے مینہ پتھروں کا۔ پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے کوئی کارساز۔ یا نڈر ہو تم اس سے کہ لے جاوے تم کو بیچ اس کے اور بار۔ پس بھیجے اوپر تمہارے کشتی توڑنے والی باد سے۔ پس ڈبا دیوے تم کو بسبب اس کے کہ کفر کیا تم نے۔ پھر نہ پاؤ تم واسطے اپنے اوپر ہمارے بدلے اس کے پیچھا کرنے والا"

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۶۶ تا ۶۹)

اللہ کے سوا کسی کو پکارنا شیطان کو پکارنا ہے۔

ترجمہ "تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے سوائے اس کے واسطے جس کے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے۔ پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی دور۔ نہیں پکارتے سوائے اس کے مگر عورتوں کو (تفسیروں والے اناثا کے معنی پتھر، لکڑی کرتے ہیں) اور نہیں پکارتے مگر شیطان سرکش کو"

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۶، ۱۱۷)

انجام

ترجمہ "لعنت کی ہے اس کو اللہ نے اور کہا اس نے البتہ لوں گا میں بندوں تیرے سے ایک حصہ مقرر اور البتہ گمراہ کروں گا میں ان کو اور آرزوئیں دلاؤں گا اُن کو البتہ حکم کروں گا ان کو پس البتہ کاٹیں گے پیدائش خدا کی کو۔ جو کوئی پکڑے شیطان کو

Marfat.com

درست سوائے اللہ کے پیر بھتیجا ٹونا یا یا ٹونا ظاہر ۱۱۹ وعدہ دیتا ہے اور ان کو آرزو
دلاتا ہے ان کو اور نہیں وعدہ دیتا ان کو شیطان مگر فریب ۱۲۰ یہ لوگ جگہ ان کی
دوزخ ہے اور نہ پاویں گے اس سے بھاگنا ۱۲۱

وضاحت آیت ۱۱۶ کے حاشیہ ۳ میں لکھا گیا ہے۔ "اوپر ذکر تھا منافقوں کا جو پیغمبر کے حکم پر راضی نہ ہوئے اور جدی راہ چلے۔ یہ آیت فرمائی کہ اللہ شرک نہیں بخشتا تو شرک فرمایا حکم میں شریک کرنے کو یعنی سوائے دین اسلام کے اور دین پسند رکھے اور اس پر چلے۔ پس جو دین ہے سوائے اسلام کے سب شرک ہے اگرچہ پوجنے میں شرک نہ کرتے ہوں۔

کلام شیطان کا رحمٰن سے۔

آیت ۱۱۸ حاشیہ ۲: یعنی تیرے بندے اپنے مال میں حصہ ٹھہرا رکھیں گے جیسے دستور ہے بتوں کی نیاز لگاتے ہیں۔

آیت ۱۱۹ حاشیہ ۱: جانوروں کے کان چیریں، یہ کافروں کا دستور تھا۔ گائے یا بکری کا ایک بچہ بت کے نام کر دیا۔ اس کے کان میں نشان ڈال دیتے اور صورت بدلنا یہ کہ لڑکے کے سر پر چوٹی رکھیں بت کے نام کی۔ مسلمانوں کو ان کاموں سے بچنا ضرور ہے۔ اپنے بزرگوں سے یہ معاملت نہ کیجئے۔ کافر بھی جن سے کرتے ہیں وہ بزرگ ہی جان کر کرتے تھے۔

رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں محض اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں اور اس سے کسی کو شریک نہیں کرتا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ سے فرمایا کہ یوں کہو جو اوپر مذکور ہے۔ بحوالہ

ترجمہ "کہہ سوائے اس کے نہیں کہ پکارتا ہوں میں رب اپنے کو اور نہیں شریک لاتا میں ساتھ اس کے کسی کو"

(سورۂ جن آیت ۲۰)

اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کی غرض و غایت واضح فرمائی۔ مسجدوں میں جا کر ہمارا کیا مقصد ہونا چاہیئے؟ بحوالہ

ترجمہ "اور یہ کہ مسجدیں واسطے اللہ کے ہیں۔ پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو"

(پارہ ۲۹ سورہ جن آیت ۱۸)

Marfat.com

یا۔ اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ خدا کے وجود کو لوگ ہر مانتے تھے۔ اگر اتنا دعا کو پکارا جائے تو شرک خدا کو مانتے ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ "یہ کہ واسطے ہے کہ جب پکارا جاتا ہے اللہ اکیلا کفر کرتے تھے تم اور اگر شریک کیا جاتا ساتھ اس کے اقرار کرتے تھے تم پس حکم ہے اللہ بڑے کے ہے" وہی ہے جو دکھلاتا ہے تم کو نشانیاں اپنی اور اتارتا ہے واسطے تمہارے آسمان سے رزق اور نہیں نصیحت پکڑتا مگر جو کہ رجوع کرتا ہے" پس پکارو اللہ کو خالص کر کے واسطے اس کے عبادت کو اگرچہ ناخوش رکھیں کافر"

(پارہ ۲۴ سورۃ المؤمن آیت ۱۲ تا ۱۴)

جب انسان کو اللہ تعالیٰ نعمت دے دیتا ہے تو انسان اس وقت اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیتا ہے۔ بحوالہ

ترجمہ "اور جس وقت لگتی ہے آدمی کو تکلیف پکارتا ہے پروردگار اپنے کو رجوع کر کے طرف اس کی۔ پھر جب دیتا ہے اس کو نعمت اپنے پاس سے بھول جاتا ہے جو کچھ کہ پکارتا تھا طرف اس کی پہلے (یعنی خدا کو بھول جاتا ہے) اور مقرر کرتا ہے واسطے اللہ کے شریک تو کہ گمراہ کرے راہ اس کی سے کہہ فائدہ اٹھا۔ ساتھ کفر اپنے کے تھوڑا تحقیق تو رہنے والوں آگ کے سے ہے"

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۸)

جب اللہ اکیلے کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل نفرت کرتے ہیں۔ اور اگر اس کے ساتھ غیروں کا ذکر کیا جائے تو خوش ہوتے ہیں۔

ترجمہ "جس وقت یاد کیا جاتا ہے اللہ اکیلا نفرت کرتے ہیں دل ان لوگوں کے نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے جس وقت یاد کیئے جاتے ہیں وہ لوگ سوائے اس کے ناگہاں وہ خوش ہو جاتے ہیں"

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۴۵)

ترجمہ "اور کہہ دیتے ہیں ہم اوپر دلوں ان کے کے پردہ ایسا نہ ہو کہ سمجھیں اس کو اور

Marfat.com

بیچ کانوں ان کے بوجھ اور جس وقت تو یاد کرتا ہے پروردگار اپنے کو بیچ قرآن
کے اکیلا پھر جاتے ہیں پیٹھوں اپنی کے بھاگتے ہوئے۔"

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۴۵)

وضاحت اس سے اوپر والی آیت میں منکرین قیامت کا ذکر ہے۔ آپ کے قرآن مجید پڑھتے وقت آپ کے اور کافروں کے بیچ پردہ آجاتا ہے۔ یہ پردہ چھپا ہوا ہوتا ہے یعنی اُن کے دلوں پر پردہ کر دیتا ہے اور کانوں میں بوجھ کر دیتا ہے۔

تمام جہانوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی پیدا کرتا ہے اور اسی کا حکم چلتا ہے۔ بحوالہ

ترجمہ "تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ ڈھانک دیتا ہے رات کو دن پر ڈھونڈتا ہے ایک دوسرے کو شتاب شتاب۔ پیدا کئے سورج، چاند اور تارے مسخر کیے ہوئے ساتھ حکم اس کے۔ خبردار ہو واسطے اس کے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔ بہت برکت والا پروردگار عالموں کا۔"

(پ ۸ سورۂ اعراف آیت ۵۴)

وضاحت اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کائنات ارضی اور سماوی کا رب وہی ہے بند ضرورت کے وقت اسی کو پکارنا چاہیئے۔ نہ کسی نبی، ولی، فرشتے کو۔ جیسا کہ سورۂ اعراف کی آیت ۵۵ اور ۵۶ میں ہے۔ مؤلف

ترجمہ "پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر۔ تحقیق وہ دوست نہیں رکھتا حد سے نکل جانے والوں کو۔ مت فساد کرو بیچ زمین کے پیچھے درستی اس کی کے اور پکارو اس کو ڈر سے اور طمع سے۔ تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنے والوں سے۔"

(سورۂ اعراف آیت ۵۵، ۵۶)

آیت ۵۵ حاشیہ ۱: دعا میں بہتر ہے کہ چپکے مانگے۔ تاکہ اپنی نمود نہ ہو اور دل سے گڑگڑا

Marfat.com

نکلے اور حد سے نہ بڑھے یعنی اپنے منہ سے بڑی بات نہ مانگے۔

آیت ۵۶ حاشیہ ۲، سو رنے پیچھے زمین کے خرابی نہ مچاؤ۔ یعنی اسلام میں رسوم کفر کی داخل نہ کرو اور پکارو ڈر اور توقع سے یعنی اللہ پہ دلیر بھی مت ہو اور ناامید نہ ہو۔

"درباروں، مزاروں اور شیخیوں پر جو ہو رہا ہے یہ سب زمین میں بعد اصلاح کے فساد ہے۔ یہ صحابہ کرامؓ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا۔ یہ بعد میں لوگوں نے شروع کیا ہے۔" مؤلف

اللہ تعالیٰ کو اچھے ناموں سے پکارو۔

اُن ناموں سے اللہ تعالیٰ کی پکار کرنی چاہیئے جو قرآن و حدیث میں ہیں۔ باقی جو دوسری زبانوں میں اللہ تعالیٰ کے نام ہیں ان سے نہیں پکارنا چاہیئے۔ جیسے بھگوان، گارڈ (God)، ایشور، پرماتما وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کے نام حدیث مبارکہ میں ننانوے ہیں۔

ترجمہ "واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے۔ پس پکارو اس کو ساتھ ان کے اور چھوڑ دو ان کو جو کج راہی کرتے ہیں بیچ ناموں اس کے کے۔ البتہ جزا دیئے جاویں گے جو کچھ تھے وہ کرتے۔"

(پارہ ۹ سورہ اعراف آیت ۱۸۰)

تکلیف میں لوگ اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں، جب اللہ اپنی رحمت بھیج دیتا ہے تو اس کے ساتھ شریک کرتے ہیں۔

ترجمہ "جب لگتی ہے لوگوں کو سختی تو پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو رجوع کرتے ہوئے طرف اس کی۔ پھر اللہ جب چکھاتا ہے اپنی طرف سے مہربانی۔ ناگہاں ایک فرقہ ان میں سے ساتھ رب اپنے کے شریک لاتے ہیں ۵ تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ہم نے اُن کو۔ پس لے لو فائدہ۔ پس البتہ جانو گے ۵ کیا اُتاری ہے ہم نے اُوپر ان کے کوئی دلیل۔ پس وہ بولتی ہے ساتھ اس چیز کے کہ تھے ساتھ اس کے شریک لاتے۔" ۵

(پارہ ۲۱ سورۃ الرُّوم آیت ۳۳ تا ۳۵)

Marfat.com

وضاحت آیت بالا سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ دُکھ کے وقت لوگ خدا کی طرف متوجہ ہو کر پکارتے ہیں۔ جب اُن کو اللہ اپنی رحمت عطا فرما دیتا ہے تو پھر بعض لوگ اپنے رب کے ساتھ بزرگوں اور ولیوں کو شریک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے کا انکار کر دیتے ہیں کیا ان کے پاس اس شبہ کی کوئی دلیل ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس حدیث کے تحت لَتَتْبَعُنَّ سُنَنَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ۔ ترجمہ "البتہ پیروی کرو گے تم طریقوں ان لوگوں کی جو تم سے پہلے تھے بالشت ساتھ بالشت کے اور گز بدلے گز کے" لوگ بھٹکے لوگوں کے پیچھے چل رہے ہیں جیسے یہی امتوں کے لوگ کرتے ہیں۔ مثلاً عیسائی حضرت عیسیٰؑ کا دم بھرتے ہیں لیکن اُن کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں۔ جیسا کہ پارہ ۷ سورۃ المائدہ کی آیت ۱۱۶ تا ۱۱۸ میں مذکور ہے۔

ترجمہ "جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے۔ کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ پکڑو مجھ کو اور ماں میری کو دو معبود درے اللہ سے۔ کہے گا پاکی ہے تجھ کو نہیں ہے واسطے میرے یہ کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے حق۔ اگر میں نے کہا ہو گا یہ اُن کو پس تحقیق جانتا ہو گا تو اُس کو۔ جانتا ہے تو جو کچھ بیچ جی تیرے کے ہے اور نہیں جانتا میں جو کچھ بیچ جی تیرے کے ہے۔ تحقیق تو ہی جاننے والا ہے غیبوں کا ﴿۱۱۶﴾ نہیں کہا میں نے واسطے ان کے مگر جو کچھ حکم کیا تھا تُو نے مجھ کو ساتھ اس کے یہ کہ عبادت کرو اللہ کو۔ پروردگار میرے کو پروردگار اپنے کو اور تھا میں اُوپر ان کے شاہد جب تک رہا میں بیچ ان کے پس جب تبض کیا تو نے مجھ کو تھا تُو ہی نگہبان اُوپر ان کے اور تو اُوپر ہر چیز کے گواہ ہے ﴿۱۱۷﴾ اگر عذاب کرے گا تو اُن کو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں اور اگر بخش دے تُو ان کو پس تحقیق تو ہی غالب حکمت والا ہے ﴿۱۱۸﴾

دُعا خالص اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیئے اور وہ قبول فرماتا ہے اور وہی قریب ہے۔ وسیلوں اور سفارشوں کی ضرورت نہیں۔ بحوالہ

ترجمہ "اور کہا پروردگار تمہارے نے دعا کرو مجھ سے۔ قبول کروں گا میں واسطے تمہارے۔ وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہیں کہ عبادت میری سے شتاب داخل ہوں گے

Marfat.com

دوزخ میں ذلیل ہو کر"

(پارہ ۲۴ سورۂ مومن آیت ۶۰)

ترجمہ "جب سوال کریں مجھ کو بندے میرے مجھ سے پس تحقیق میں نزدیک ہوں جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب پکارتا ہے مجھ کو پس چاہیئے کہ قبول کریں حکم میرے کو اور چاہیئے کہ ایمان لاویں ساتھ میرے تو کہ وہ بھلائی پاویں"

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۶)

اللہ تعالیٰ بہت ہی قریب ہے۔

ترجمہ "چھپتے ہیں لوگوں سے اور نہیں چھپ سکتے اللہ سے اور وہ ساتھ ان کے ہے جس وقت مصلحت کرتے ہیں وہ چیز کے نہیں پسند کرتا بات سے اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں گھیرنے والا"

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۰۸)

وضاحت اس آیت مبارکہ میں منافقین کی چھپی ہوئی سکیم کا اظہار ہے۔ سکیم یہ تھی۔ کہ ایک منافق نے زرہ چرائی تھی اور ایک یہودی کے گھر رکھ دی تھی۔ یہودی نے کہا۔ زرہ اگرچہ میرے گھر میں ہے لیکن میں چور نہیں ہوں لیکن مجھے طعمہ بن ابیرق جو نام کا مسلمان ہے دے گیا ہے۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طعمہ بن ابیرق (نام کے مسلمان) سے کہا کہ تم قسم کھا دو تو تم بری ہو جاؤ گے۔ اب طعمہ اور اس کے ساتھیوں نے رات کو فیصلہ کیا کہ ہم جھوٹی قسم دے کر اپنے سر سے بوجھ اتار دیں گے۔ اس پر اللہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ یہ جھوٹے ہیں۔ مشورہ جو اس وقت انہوں نے کیا۔ میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ انسانوں سے تو چھپ جاتے ہیں لیکن مجھ سے نہیں چھپ سکتے۔

منافقین جھوٹی میٹنگیں کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ حضور اکرمؐ کو پتہ نہیں چلتا۔ اللہ فرماتا ہے کہ ان کی میٹنگ کے وقت میں ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور ان حالات کی خبر نبی کو کر دیتا ہوں۔

ترجمہ "کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور

Marfat.com

جو کچھ بیچ زمین کے ہے نہیں ہوتی مصلحت تین کی مگر وہ چوتھا ان کا ہے نہ پانچ
کی مگر چھٹا ان کا ہے اور نہ کم اس سے اور نہ زیادہ مگر وہ ساتھ ان کے ہے۔
جہاں کہیں ہوویں، پھر خبر دے گا ان کو اس چیز کی کہ کرتے ہیں دن قیامت کے
تحقیق اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے "

(پ ۲۸ سورۂ مجادلہ آیت ۷)

وضاحت اللہ فرماتا ہے کہ اگر منافقین تین ہوں تو چوتھا میں اُن کے فیصلہ کے وقت ہوتا ہوں اگر پانچ ہوں تو چھٹا میں ہوتا ہوں۔ جتنے وہ ہوں میں ان کے ساتھ زائد ہوتا ہوں۔ مؤلف

ترجمہ " وہ ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے۔ پھر قرار پکڑا
اوپر عرش کے۔ جانتا ہے جو کچھ داخل ہوتا ہے بیچ زمین کے اور جو کچھ نکلتا ہے اس
سے۔ جو کچھ اُترتا ہے آسمان سے جو کچھ چڑھتا ہے اس میں اور وہ ساتھ تمہارے
ہے جہاں ہو تم اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے "

(پارہ ۲۷ آیت ۴ سورۃ الحدید)

ترجمہ " کیا ہم تھک گئے ہیں پہلی پیدائش سے بلکہ وہ بیچ شک کے ہیں پیدائش نئی
سے ۵ البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو اور جانتے ہیں ہم جو کچھ کہ خطرہ کرتا ہے
ساتھ اس کے دل اس کا (جو بات دل میں آتی ہے) ہم بہت قریب ہیں اس کی
رگ جان سے "

(پارہ ۲۶ سورۂ ق آیت ۱۵ تا ۱۶)

وضاحت اب آج کل لوگ مخلوق کو خدا کے ساتھ ملاتے ہیں۔ پھر اس مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے ملا کر سوال کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تھک چکا ہے اور اکیلا کام نہیں کر سکتا۔ اس لیے بزرگوں کو اس کے ساتھ ملاتے ہیں اور ان کے درباروں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی طرح بناتے ہیں۔ بلکہ ان درباروں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے بھی زیادہ سجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ **الیس اللہ بکاف عبدہ**۔ ترجمہ۔ اللہ کیا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے؟

Marfat.com

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۷) اس کے برعکس جو لوگ اللہ تعالیٰ کو خالقاً پکارتے ہیں۔ ان کی نظر میں ان مزاروں کی کوئی جاہ و حشمت نہیں۔ بقول شاعر خواجہ الطاف حسین حالیؒ عرض کرتا چلوں۔

ے اُن کی نظر میں شوکت جمشید نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے، جن کی جمال تیرا

جب ہر چیز سے بالاتر ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ مومن کے دل کو نورِ معرفت سے منور کر دیتا ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ

ے دو عالم سے کرتی ہے بے گانہ دل کو،
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکل کشا نہیں۔

ترجمہ "اگر لگادے تجھ کو اللہ ضرر، پس نہیں کھولنے والا اس کو مگر وہی اور اگر لگادیوے تجھکو بھلائی پس وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے ۱۷ وہی غالب ہے اوپر بندوں اپنوں کے اور وہی ہے حکمت والا خبردار ۱۸

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۱۷، ۱۸)

ترجمہ "مت پکار سوائے اللہ کے اس چیز کو جو کہ نہ نفع دے تجھ کو اور نہ ضرر دے تجھ کو پس اگر کیا تم نے پس تحقیق تو اس وقت ظالموں سے ۱۰۶ اور اگر لگادیوے تجھ کو اللہ برائی پس نہیں کھولنے والا واسطے اس کے مگر وہی اور اگر ارادہ کرے ساتھ تیرے بھلائی کا پس کوئی نہیں پھیرنے والا فضل اس کے کو پہنچا دیتا ہے فضل جس کو چاہتا ہے بندوں اپنے سے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۰۷

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۱۰۶، ۱۰۷)

وضاحت ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا، جو نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں ایک بہت بڑا ظلم ہے کیونکہ اللہ کے سوا اور کوئی مشکل کشا نہیں ہے اب جو لوگ درباروں اور امام باڑوں کے ساتھ یہ (پکار کا) معاملہ کر رہے ہیں یہ ظلم عظیم ہے۔ مؤلف

ترجمہ "کہہ کون شخص نجات دیتا ہے تم کو اندھیروں جنگل کے سے اور دریا کے سے پکارتے ہو تم اس کو عاجزی سے اور چپکے اگر نجات دے گا ہم کو اس آفت سے البتہ ہوں گے ہم شکر کرنے والوں میں سے ۶۳ کہہ اللہ نجات دیتا ہے تم کو اس سے اور ہر سختی سے پھر تم شریک کرتے ہو ۶۴

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۶۳، ۶۴)

ترجمہ "جو کھول دیوے اللہ واسطے لوگوں کے رحمت سے پس نہیں بند کرنیوالا

Marfat.com

واسطے اس کے اور جو کچھ بند کر دیوے۔ پس نہیں چھوڑ دینے والا واسطے اُس کے پیچھے اس کے۔ پس وہ غالب ہے حکمت والا" (پارہ ۲۲ سورۂ فاطر آیت ۲،۳)

ترجمہ "اگر پوچھے تو اُن سے کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو۔ البتہ کہیں گے اللہ نے۔ کہہ کہ کیا پس دیکھا ہے تم نے اس چیز کو کہ پکارتے ہو سوائے خدا کے اگر ارادہ کرے مجھ کو اللہ ساتھ بُرائی کے کیا وہ کھولنے والے ہیں ضرر اس کے کو یا ارادہ کرے مجھ کو ساتھ مہربانی کے۔ کیا ہیں وہ بند کرنے والے مہربانی اس کی کو۔ کہہ کی کفایت ہے اللہ مجھ کو۔ اللہ اوپر اس کے توکل کرتے ہیں سب توکل کرنے والے"

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۳۸)

ترجمہ "اور جو کچھ تمہارے پاس ہے نعمت سے پس اللہ کی طرف سے ہے پھر جب لگتی ہے تم کو سختی پس اسی کی طرف فریاد کرتے ہو ۵۲ پھر جب کھول دیتا ہے سختی کو تم سے ناگہاں۔ ایک فرقہ تم میں سے ساتھ پروردگار اپنے کے شریک لاتا ہے ۵۴ تو کہ کفر کریں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے ہم نے ان کو۔ پس اٹھالو فائدہ پس البتہ جانوں گے ۵۵

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۵۳ تا ۵۵)

وضاحت عام لوگوں کا یہ دستور العمل بن گیا ہے کہ اگر کوئی بڑا انعام ہو جائے تو کہتے ہیں کہ یہ بزرگوں کی مہربانی سے ہوا ہے۔ اگر کوئی نقصان پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ ان نے اس کی تباہی کی ہے کیونکہ بزرگوں کی پوجا پاٹ کا مخالف تھا۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں [illegible] سب نفع و نقصان اسی خالقِ حقیقی کی طرف سے ہے۔ بحوالہ

ترجمہ "اور اگر پہنچتی ہے ان کو بھلائی کہتے ہیں یہ نزدیک خدا کے سے ہے اور اگر پہنچی ان کو بُرائی کہتے ہیں یہ نزدیک تیرے سے ہے ہر ایک نزدیک اللہ کے سے ہے پس کیا ہے واسطے اس قوم کے کہ نزدیک نہیں کہ سمجھیں بات"

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۷۸)

Marfat.com

وضاحت جب منافقین کو فائدہ پہنچتا تھا تو اللہ کی طرف نسبت کرتے تھے اور جب انہیں نقصان پہنچتا تھا تو اُسے حضورؐ کی طرف نسبت کرتے تھے تو اُس کے جواب میں اللہ نے فرمایا کہ سب نفع و نقصان اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ حالانکہ نفع و نقصان کے بعد یُوں کہنا چاہیئے کہ نفع اللہ کی طرف سے ہے اور نقصان میری اپنی غلطی سے ہوا۔ بحوالہ

ترجمہ "جو پہنچتی ہے تجھ کو بھلائی سے پس خدا کی طرف سے ہے۔ جو پہنچتی ہے تجھ کو بُرائی سے پس جان تیری سے"

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۷۹)

بُرائی کو اللہ کی طرف منسوب کرنا اللہ کی توہین ہے اور بے ادبی ہے۔ کیونکہ گفتگو میں ادب کا لحاظ ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ انسان صفاتِ حمیدہ سے موصوف کیا جاتا ہے اور صفاتِ مذمومہ سے ان کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ مؤلف

ترجمہ کہو کہ نہیں اختیار رکھتا میں واسطے جان اپنی کے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہے اللہ اگر ہوتا میں جانتا غائب البتہ بہت لے لیتا میں بھلائی سے اور نہیں لگتی مجھ کو بُرائی نہیں میں مگر ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں"

(پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت ۱۸۸)

وضاحت یعنی آپ کے وعظ و نصیحت کا اثر مومنوں پر ہوا ہے۔ جیسا کہ لقد من اللہ علی المؤمنین الآیہ۔ ترجمہ تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ایمان والوں کے جس وقت بھیجا بیچ اُن کے پیغمبر جانوں ان کی سے۔ پڑھتا ہے اوپر ان کے اُس کی نشانیاں اور پاک کرتا ہے ان کو سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اگرچہ تھے پہلے وہ سے۔ البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے۔

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

ترجمہ "کہو نہیں اختیار رکھتا میں واسطے جان اپنی کے ضرر کا اور نہ فائدے کا

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۴۹)

ترجمہ "کہہ نہیں ہوں میں نیا پیغمبروں میں سے اور نہیں جانتا میں جو کچھ کیا جاوے

Marfat.com

گا ساتھ میرے اور نہ ساتھ تمہارے اور نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میرے اور نہیں میں مگر ڈرانے والا ظاہر"

(پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیت ۹)

ترجمہ "کہہ تحقیق میں نہیں اختیار رکھتا واسطے تمہارے ضرر کو اور نہ بھلائی کو"

(پارہ ۲۹ سورۂ جن آیت ۲۱)

وضاحت درود تاج کے الفاظ جو دُنیا میں مشہور ہیں "دافع البلاء والوبآء والقحط والالم" یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہٹانے والے ہیں سب بلاؤں، وباؤں، قحط اور دُکھ۔ یہ درود تاج کسی حدیث کی کتاب میں نہیں آیا۔ اس میں بعض لفظ تو صحیح ہیں اور بعض الفاظ قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہیں۔ مؤلف

سوال۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کہا ہے کہ سورۂ آل عمران آیت ۴۹ ترجمہ کرے گا اللہ اس کو پیغمبر طرف بنی اسرائیل کے یہ کہ تحقیق میں آیا ہوں تمہارے پاس ساتھ ایک نشانی کے پروردگار تمہارے سے۔ یہ کہ بناتا ہوں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہوں بیچ اس کے پس ہو جاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے اور چنگا کرتا ہوں پیدائشی کے اندھے اور کوڑی کو اور جلاتا ہوں مُردے کو ساتھ حکم اللہ کے اور خبر دیتا ہوں تم کو ساتھ اس چیز کے کہ کھاتے ہو تم اور جو کچھ ذخیرہ کرتے ہو بیچ گھروں اپنے کے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم مومن؟

الجواب۔ یہ حضرت عیسیٰؑ کا معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن سے کرتے تھے اس کا ذکر قرآن میں ہے۔ یہ الفاظ جو درود تاج میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ قرآن و حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔

حضور اکرمؐ کے پاس خُدا کے خزانے نہیں ہیں:۔

ترجمہ "کہہ نہیں کہتا میں تم کو نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہ میں جانتا ہوں غائب کو۔ نہ کہتا ہوں تم سے کہ میں فرشتہ ہوں نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے۔ کہہ کہ برابر ہوتا ہے اندھا اور آنکھوں والا۔ کیا پس نہیں فکر کرتے"

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۵۰)

Marfat.com

وضاحت حاشیہ ۱: یعنی پیغمبر آدمی کے سوا کچھ اور نہیں ہو جاتے کہ ان سے محال بات طلب کرے۔ ایک اندھے اور دیکھتے کا فرق ہے۔

حضرت نوحؑ نے بھی کہا تھا کہ میرے پاس خُدا کے خزانے نہیں ہیں۔

ترجمہ "نہیں کہتا میں تم سے کہ نزدیک میرے خزانے اللہ کے ہیں نہیں جانتا میں غیب کو اور نہیں کہتا میں واسطے ان لوگوں کے کہ حقیر دیکھتی ہیں ان کو آنکھیں تمہاری ہرگز نہ دیوے اللہ ان کو بھلائی۔ اللہ خوب جانتا ہے جو بیچ جیو کے ان کے ہے تحقیق میں اس وقت البتہ ہو جاؤں ظالموں سے"

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود آیت ۳۱)

وضاحت حاشیہ ۱: وہ جو کہتے تھے کہ ہم آپ سے بڑائی نہیں دیکھتے۔ سو فرمایا کہ میں فرشتہ نہیں غیب کی خبر نہیں رکھتا۔ اللہ کے خزانے میرے ہاتھ میں نہیں ۵۰ پر اللہ نے مہر کی مجھ پر، تمہاری آنکھ سے چھپی ہے۔

سب چیزوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں، بحوالہ

ترجمہ۔ اور زمین کو بچھایا ہم نے اس کو ڈالے ہم نے بیچ اس کے پہاڑ اور اگائی بیچ اس کے ہر ایک چیز وزن والی ۱۹ اور کی ہم نے واسطے تمہارے معیشتیں (روزی) اور اس کو نہیں تم واسطے اس کے رزق دینے والے ۲۰ اور نہیں کوئی چیز مگر پاس ہمارے ہیں خزانے اس کے اور نہیں اتارتے ہم اس کو مگر ساتھ اندازہ معلوم کے ۲۱

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۱۹ تا ۲۱)

مندرجہ بالا بیّن آیات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ نہ اس کے خزانے کسی اور کے پاس ہیں۔ وہی قادرِ مطلق ہے اسی سے مانگنا چاہیئے۔ علی مشکل کشا کہنا بھی بہت بڑا شرک ہے مشکل کشا تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

یاد رکھو! کہ اللہ تعالیٰ شرک کو کبھی معاف نہیں فرمائیں گے۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے کئی مقام پر قرآن مجید میں واضح فرمائی ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی ذہن نشین ہونی چاہیئے کہ اگر اللہ کے سوا غیروں کو مشکل کشا مانا جائے اور اللہ کے قائم مقام ٹھہرایا جائے تو اللہ کی یہ بھی سخت ہے۔

Marfat.com

پھندے سے تیرے کیوں کر، جائے نکل کے کوئی
پھیلا ہوا ہے ہر سو، عالم میں جال تیرا

○

چابیاں غیب اور زمین و آسمان کی اللہ کے پاس ہیں۔

ترجمہ "اور پاس اسی کے ہیں کنجیاں غیب کی نہیں جانتا کوئی ان کو مگر وہ۔ اور جانتا ہے جو کچھ بیچ جنگل کے ہے اور دریا کے ہے۔ نہیں گرتا کوئی پات مگر جانتا ہے اس کو۔ نہیں گرتا کوئی دانہ بیچ اندھیروں زمین کے نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر بیچ کتاب بیان کرنے والی کے (یعنی لوح محفوظ)"

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۵۹)

ترجمہ "واسطے اسی کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں اللہ کے۔ یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانے والے"

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۶۳)

ترجمہ "واسطے اسی کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی۔ کشادہ کرتا ہے رزق جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ کرتا ہے بیشک وہ ہر چیز کو جاننے والا ہے"

(پارہ ۲۵ سورۃ شوریٰ آیت ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے اختیارات کسی کو منتقل نہیں کئے۔ جیسا کہ انسان اپنے مملوک کو اپنے مملوک کو اپنے سارے اختیارات نہیں دیتا۔ بحوالہ

ترجمہ "اور اللہ نے بزرگی دی بعضے تمہارے کو اوپر بعضے کے بیچ رزق کے پس نہیں وہ لوگ کہ بزرگی دیئے گئے ہیں پھیر دینے والے رزق اپنے کو اوپر اس کے جو مالک ہوئے تھے داہنے ہاتھ ان کے پس وہ بیچ اس کے برابر ہوں۔ کیا پس ساتھ نعمت اللہ کے انکار کرتے ہیں"

Marfat.com

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۷۱)

ترجمہ "اور عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے، اس چیز کو نہیں اختیار رکھتے واسطے ان کے رزق کا آسمانوں سے اور زمین سے کچھ اور طاقت نہیں رکھتے"

(پارہ ۱۳ سورۃ النحل آیت ۷۳)

وضاحت ان آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید کردی کہ اللہ نے کسی کو بھی دنیا کے نظام میں اپنے برابر اختیار نہیں دیا۔ سب اختیار اللہ کے ہیں اور ساری مخلوق اللہ کی دستِ نگر ہے۔ مؤلف

ترجمہ "داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے، داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور مسخر کیا ہے سورج اور چاند کو، ہر ایک چلتے ہیں وقت مقرر تک۔ یہی ہے اللہ پروردگار تمہارا واسطے اسی کے بادشاہی۔ جس کو پکارتے ہو تم سوائے اس کے نہیں مالک ایک چھلکے کھجوروں کی گٹھلی کے اگر پکارو تم ان کو نہ سنیں گے پکارنا تمہارا۔ اگر سنیں گے نہیں جواب دیں گے تم کو اور دن قیامت کے کفر کریں گے ساتھ شرک تمہارے کے۔ نہ خبر دے گا تجھ کو مانند حق تعالیٰ خبردار کی"

(پارہ ۲۲ سورۃ فاطر آیت ۱۳، ۱۴)

اَب ان آیاتِ بالا کی تشریح ملاحظہ ہو۔

وضاحت ان آیاتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے غیر اللہ کی پکار کو شرک قرار دیا اور لوگوں کا معمول یہ بن چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ضرورت کے وقت نہیں پکارتے اور بزرگوں کو بوقتِ ضرورت پکارتے ہیں۔ فرض کیا اللہ تعالیٰ کو پکاریں بھی سہی تو لوگوں کو ساتھ ملا کر پکارتے ہیں۔ حالانکہ سارے نبی بزرگ اور بلکہ ساری مخلوق اسی کی محتاج ہے۔ بحوالہ سورۃ فاطر آیت ۱۵ کا ترجمہ کرتے ہیں:۔

ترجمہ "اے لوگو! تم محتاج ہو طرف اللہ کی اور اللہ ہی بے احتیاج تعریف کیا ہوا"

Marfat.com

غیر اللہ کی پکار

جن چیزوں کی لوگ پوجا کرتے ہیں ان کو قرآن مجید میں اصنام، تماثیل، وثن اور الٰہ کہا گیا ہے:۔

اصنام

ترجمہ "اور جب کہا ابراہیمؑ نے اے میرے رب کر اس شہر کو امن والا اور ایک طرف کر مجھ کو اور بیٹوں میروں کو اس سے کہ عبادت کریں ہم بتوں (اصنام) کو ۳۵ اے پروردگار میرے تحقیق انہوں نے گمراہ کیا ہے بہتوں کو لوگوں میں سے۔ پس جو کوئی پیروی کرے میری پس تحقیق وہ مجھ سے ہے۔ جنہوں نے نافرمانی کی۔ پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے ۳۶"

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم آیت ۳۵، ۳۶)

وضاحت اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ بندوں میروں کو اپنا حمایتی سمجھتے ہیں۔ میں نے ان کے لیے دوزخ تیار کر رکھا ہے۔ اب دنیا میں جن لوگوں کو پکارا جاتا ہے وہ اللہ کے پیارے بندے تھے اور یہ لوگ ان کو اپنا حمایتی یعنی مدد گار سمجھتے ہیں۔ اس آیت میں لفظ عبادی ہے۔ اس سے تفسیروں والوں نے ملائکہ، عزیرؑ، عیسیٰؑ مراد لیے ہیں۔ جو وقت کے بزرگ اور اللہ کے پیارے تھے لیکن ان کا حمایت کرنا یا دینا اُن کا مقام نہیں۔

ترجمہ "کیا پس گمان کیا ہے ان لوگوں نے جو کافر ہوئے یہ کہ پکڑیں بندوں میروں کو سوائے میرے دوست اور حمایتی۔ تحقیق ہم نے تیار کر رکھا ہے دوزخ کو واسطے کافروں کے مہمانی"

(پارہ ۱۶ سورہ کہف آیت ۱۰۲)

Marfat.com

ترجمہ "جن کو پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے بندے ہیں مثل تمہارے پس پکارو
ان کو پس چاہیئے جواب دیں واسطے تمہارے"

(پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت ۱۹۴)

وضاحت بزرگوں کے نام کی شبیہیں بنا لیتے تھے یا پھر گنبد۔ پھر اُن کے سامنے بزرگوں کے نام لے کر پکارتے تھے وہ اصنام اور تماثیل کو۔ اصنام یا تماثیل لفظ کہہ کر نہیں پکارتے تھے۔ بلکہ ان بزرگوں کا نام لے کر پکارتے تھے۔

تماثیل

ترجمہ "جب کہا واسطے اس نے واسطے باپ اپنے کے اور قوم اپنی کے۔ کیا ہیں یہ
صورتیں (شبیہیں) جو تم واسطے ان کے اعتکاف کرنے والے ہو"

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۵۲)

وثن

ترجمہ "بات یہ ہے جو کوئی تعظیم کرے حرمتوں اللہ کی کو (بیت اللہ، صفا و مروہ، مزدلفہ، منیٰ وغیرہ) وہ بہتر ہے واسطے اس کے نزدیک پروردگار اس کے کے۔ اور حلال کئے گئے واسطے تمہارے چارپائے پالے ہوئے جانور مگر جو پڑھا جاتا اوپر تمہارے پس بچتے رہو ناپاکی بتوں (الاوثان) کی سے اور بچتے رہو بولنے جھوٹ کے سے ۞ توحید کرنے والے اللہ کو (اللہ کو ایک ماننے والے) نہ شریک لانے والے ساتھ اس کے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا گر پڑا آسمان سے پس اُچک لے جاتے ہیں اس کو جانور یا پھینک دیتی ہے اس کو باد بیچ مکان دُور کے"۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۳۰، ۳۱)

ترجمہ "اور بولا جو ٹھہرائے ہیں تم نے اللہ کے سوا بتوں کے تھان (اوثانا) سودوستی کر

Marfat.com

کر آپس میں دُنیا کی زندگی میں۔ پھر دن قیامت کے منکر ہو جاویں گے ایک سے ایک اور پھٹکار دے گے ایک کو اور ٹھکانا تمہارا آگ ہے اور کوئی نہیں تمہارے پروردگار۔" (پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت، آیت ۲۵)

الٰہ

لوگوں نے ایک معبُود کو چھوڑ کر کئی معبُود بنا لیئے ہیں :-

ترجمہ "کہہ کر دیا اس نے سب معبودوں کو معبود ایک۔ تحقیق یہ ایک چیز ہے بہت تعجب کی ۵ اور چلے سرداران میں سے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اوپر معبودوں اپنے کے۔ تحقیق ایک چیز ہے کہ ارادہ کی جاتی ہے ۶ نہیں سُنی ہم نے یہ بات پچھلے دین کے۔ نہیں ہے یہ مگر اپنے جی سے بنا لیا ۶

(سورۃ صٓ پارہ ۲۳ آیت ۵ تا ۷)

اللہ نے فرمایا دو "الٰہ" نہ بناؤ :-

ترجمہ "اور کہا اللہ نے مت پکڑو دو معبُود سوائے اس کے نہیں کہ وہ معبود اکیلا ہے۔ پس مجھ ہی سے ڈرو"

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۵۱)

جن چیزوں کی لوگ پُوجا پاٹ کرتے ہیں وہ بھی دوزخ میں ڈالدی جائیں گی

ترجمہ "تحقیق تم اور جس چیز کی عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے پتھر ہیں دوزخ کے اور تم اس کے پاس آنے والے ہو ۹ اگر ہوتے یہ معبود نہ آتے اس پاس (دوزخ کے پاس نہ آتے) اور ہر ایک بیچ اس کے ہمیش رہنے والے ہیں ۹۹

یہ کام کرنے والوں کی سزا

ترجمہ "واسطے ان کے بیچ اس کے چلّانا ہے۔ وہ بیچ اس کے نہ سُنیں گے ۱۰۲

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۹۸ تا ۱۰۰)

ترجمہ "اکٹھا کرو ان لوگوں کو جو ظلم کرتے تھے اور قسم قسم اِن کی کو (ان جیسوں کو) اور

Marfat.com

جو کچھ عبادت کرتے تھے ۲۲ سوائے اللہ کے دکھلاوے ان کو راہ دوزخ کی ۲۳ اور
کھڑا کرو ان کو تحقیق ان سے پوچھنا ہے ۲۴

وضاحت (آیت ۲۲ حاشیہ ۲: حکم کے بعد ٹھہرا کر لڑا دیویں گے)
کیا ہے تم کو نہیں مدد کرتے تم ایک دوسرے کی ۲۵

(پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۲۲ تا ۲۵)

ند، جبت اور طاغوت بھی ان چیزوں کے نام ہیں جن کو لوگ پوجتے ہیں یا جن کو مشکل حل کرنے والے کہتے ہیں۔

① نِدْ

ترجمہ "جس نے بنا دیا تم کو زمین بچھونا اور آسمان عمارت اور اتارا اس نے آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے میوے کھانا تمہارا، سو نہ ٹھہراؤ اللہ کے برابر کوئی تم جانتے ہو"

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۲۲ ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ)

ترجمہ "تو کہہ کیا تم منکر ہو اس سے جس نے بنائی زمین دو دن میں اور برابر کرتے ہو اس کے ساتھ اور دوں کو؟ یہ ہے رب جہان کا"

(پارہ ۲۴ سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت ۹)

ترجمہ "جب لگے انسان کو سختی پکارے اپنے رب کو رجوع ہو کر طرف اس کی پھر جب بخشے اس کو نعمت اپنی طرف سے بھول جاوے جو پکارتا تھا اس کام کو پہلے سے اور ٹھہرا دے اللہ کے برابر اوروں کو تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے تو کہہ برت لے ساتھ اپنی منکری کے تھوڑے دن تو ہے آگ والوں میں"

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۸)

② جِبْت

ترجمہ "تو نہ دیکھے جن کو ملا ہے کچھ حصہ کتاب کا مانتے ہیں بتوں کو اور شیطان

Marfat.com

کو اور کہتے ہیں کافروں کو یہ زیادہ پائے ہیں راہ (زیادہ ہدایت والے ہیں) ۵۱
وہی ہے جن کو لعنت کی اللہ نے، اور جس کو لعنت کرے اللہ پھر تو نہ پاوے
کوئی اس کا مددگار ۵۲

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۵۱، ۵۲)

③ طاغوت

ترجمہ "اور جو لوگ بچے شیطانوں سے کہ ان کو پوجیں اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف
ان کو ہے خوشخبری، سو تو خوشی سنا میرے بندوں کو ۱۷ جو سنتے ہیں بات اور پھر
چلتے ہیں اس کے نیک بات پر، وہی ہیں جن کو دی راہ اللہ نے اور وہی ہیں عقل
والے ۱۸

(پارہ ۲۳ سورۃ الزمر آیت ۱۷، ۱۸)

ترجمہ "اور ہم نے اٹھائے ہیں ہر امت میں رسول کہ بندگی کرو اللہ کی اور بچو ہر ٹھکے
(یعنی سرکش بتوں) سے، سو کسی کو راہ دی اللہ نے اور کسی پر ثابت ہوئی گمراہی، سو پھر
زمین و آسمان میں تو نے دیکھا کہ کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا"

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۳۶)

جن بزرگوں کے نام پر بتوں کی پوجا پاٹ کی جاتی ہے وہ قیامت کے دن
بری ہو جائیں گے اور پوجا پاٹ کرنے والوں سے بیزار ہو جائیں گے۔ بحوالہ

ترجمہ "جس وقت کہ بیزار ہو گئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے پیروی کرتے تھے
اُن کی اور دیکھیں گے عذاب کو اور کٹ جاویں گے اُن کے علاقے (یعنی تعلقات) ۱۶۶
اور کہیں گے وہ لوگ کہ پیروی کرتے تھے کاش کہ ہو واسطے ہمارے پھر جانا طرف
دنیا کے، پس بیزاری کریں ہم ان سے جیسا کہ بیزار ہوئے وہ ہم سے، اس طرح دکھلاوے
ان کو اللہ عمل ان کے واسطے افسوس کے اوپر اُن کے، نہیں وہ نکلنے والے آگ
سے ۱۶۷

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۶۶، ۱۶۷)

ترجمہ "جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ بیٹے مریم کے کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو پکڑو

Marfat.com

مجھ کو اور ماں میری کو دو معبود ورے اللہ سے کہے گا پاکی ہے تجھ کو نہیں ہے واسطے
میرے یہ یہ کہ کہوں میں وہ چیز کہ نہیں واسطے میرے حق اگر میں نے کہا ہو گا اُن
کو پس تحقیق تو جانتا ہو گا جو کچھ جی میرے کے ہے اور نہیں جانتا میں جو کچھ بیچ جی
تیرے کے ہے، تحقیق تو ہی جاننے والا ہے غیبوں کا ۱۱۶ نہیں کہا میں نے واسطے
ان کے مگر جو کچھ حکم کیا تُو نے مجھ کو ساتھ اس کے یہ کہ عبادت کرو اللہ کو پروردگار
اپنے کو اور رہتا میں اُوپر اُن کے شاہد جب تک رہا میں بیچ اُن کے پس جب
قبض کیا تُو نے مجھ کو تھا تو نگہبان اوپر اُن کے اور تو اُوپر ہر چیز کے گواہ ہے ۱۱۷
اگر عذاب کرے گا تو اُن کو پس وہ بندے تیرے ہیں اگر تو بخش دے اُن کو پس
تحقیق وہی ہے حکمت والا ۱۱۸

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۱۱۷ تا ۱۱۸)

ترجمہ جس دن اکٹھا کریں گے ہم ان سب کو پھر کہیں گے ہم واسطے اُن لوگوں
کہ شریک لائے تھے کھڑے رہو مکان اپنے پر تم اور شریک تمہارے پھر
قسم قسم ملا دی ہم نے درمیان اُن کے (عابد اور معبود سب کو اکٹھا کر دیا) اور
کہا شریکوں ان کے نے نہیں تھے تم ہم کو عبادت کرتے ۲۸ پس کفایت ہے
ہم کو اللہ شاہد درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے تحقیق تھے ہم عبادت
تمہاری سے غافل ۲۹

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۲۸، ۲۹)

ترجمہ "جس دن کھڑا کریں گے ہم ہر فرقے میں ایک بتانے والا پھر حکم نہ ملے گا منکروں
کو، اور نہ اُن سے توبہ مانگیے ۸۴ اور جب دیکھیں بے انصاف مار، پھر ہلکی نہ ہو
اُن سے اور نہ اُن کو ڈھیل ملے ۸۵ اور جب دیکھیں شریک پکڑنے والے
اپنے شریکوں کو، بولیں اے رب! یہ ہمارے شریک ہیں جن کو ہم پکارتے
تھے تیرے سوا، تب وہ ان پر ڈالیں بات کہ تم جھوٹے ہو ۸۶ اور آپڑیں اللہ کے

لہ اللہ کے بجز یعنی سوائے اللہ کے

Marfat.com

آگے اس دن عاجز ہو کر اور بھول جاوے اُن کو جو جھوٹ باندھتے تھے ۵
جو منکر ہوئے ہیں اور روکتے رہے ہیں اللہ کی راہ سے، ان کو ہم نے بڑھائی
مار پہ مار، بدلہ اس کا جو شرارت کرتے تھے ۵

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۸۴ تا ۸۸)

وضاحت آیت ۸۶ حاشیہ ۱ موضح القرآن:
جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو۔ وہ بزرگ بے گناہ ہیں۔ ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر اپنے آپ کو پجواتا ہے اسی سے۔ ان کو کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

Marfat.com

شیطان کی حقیقت

شیطان جنوں سے ہے۔ اس کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے۔ "ابلیس" اس کا ذاتی نام ہے اور ابلیس کے معنی ناامید کے ہوتے ہیں اور شیطان اس کا صفاتی نام ہے۔ بحوالہ

ترجمہ "جس وقت کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدمؑ کو پس سجدہ کیا انہوں نے مگر ابلیس نے نہ کیا۔ تھا جن سے۔ پس نافرمانی کی اس نے حکم پروردگار اپنے کے سے۔ کیا پس پکڑتے ہو تم اس کو اور اولاد اس کی کو دوست (حمایتی) سوائے میرے وہ واسطے تمہارے دشمن ہے۔ بُرا ہے واسطے ظالموں کے بدلہ"

(پارہ ۱۵ سورۂ کہف آیت ۵۰)

وضاحت موضح القرآن۔ حاشیہ ۲: یعنی اللہ کے بدلے شیطان پکڑا، اس کی اولاد ہی ہیں۔ جتنے بُت پُوجے جاتے ہیں۔

حدیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی کے ساتھ اس کا ہم نام جنوں کے گھر میں پیدا ہوتا ہے۔

ترجمہ "پیدا کیا آدمی کو بجنے والی مٹی سے مانند ٹھیکری کی ۱۴ اور پیدا کیا جن کو شعلہ دار آگ سے ۱۵"

(پارہ ۲۷ سورۂ الرحمٰن آیت ۱۴، ۱۵)

شیطان کا آگ سے پیدا ہونے پر اپنا اقرار۔ بحوالہ

ترجمہ "کہا میں بہتر ہوں اس سے پیدا کیا تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا اس کو مٹی سے"

(پارہ ۲۳ سورہ ص آیت ۷۶)

Marfat.com

موضح القرآن۔ حاشیہ ۲۔

وضاحت آگ گرم، پُرجوش اور مٹی سرد اور خاموش۔ اس نے اس کو خوب سمجھا اور اللہ نے اس کو پسند رکھا

شیطان تمہارا دشمن ہے اس کو دشمن رکھو۔

ترجمہ:۔ اے لوگو! تحقیق وعدہ اللہ کا سچا ہے پس نہ فریب دے تم کو زندگانی دُنیا کی۔ نہ فریب دے تم کو ساتھ اللہ کے فریب دینے والا یعنی شیطان ۵ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے پس پکڑو اس کو دشمن۔ سوائے اس کے نہیں کہ پکارتا گروہ اپنے کو تو کہ ہوویں رہنے والوں دوزخ کے سے ۵

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر آیت ۵، ۶)

شیطان نے رحمٰن سے کہا کہ میں انسان کو گمراہ کرنے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا یعنی ہر حربہ استعمال کروں گا۔

ترجمہ:۔ کہا پس قسم ہے اس کی کہ گمراہ کیا تُو نے مجھ کو۔ البتہ میں بیٹھوں گا میں واسطے ان کے راہ تیری سیدھی پر ۱۶ پھر البتہ آؤں گا میں اُن کے پاس آگے اُن کے سے اور پیچھے اُن کے سے اور دہنے اُن کے سے اور بائیں ان کے سے۔ نہیں پاوے تو اکثر ان کے کو شکر کرنے والے ۱۷ کہا نکل اِس سے بُرے حال سے راندہ ہُوا البتہ جو کوئی پیروی کرے گا تیری ان میں سے البتہ بھروں گا دوزخ کو تم سے ۱۸

(پارہ ۸ سورۂ اعراف آیت ۱۶ تا ۱۸)

اللہ تعالیٰ کا شیطان کو چیلنج:۔

ترجمہ:۔ کہا (شیطان نے) کیا دیکھا تُو نے اس شخص کو کہ بڑائی دی اُوپر میرے۔ اگر ڈھیل دے گا مجھ کو دن قیامت تک۔ البتہ ہلاک کروں گا میں اولاد اس کی کو مگر تھوڑے ۶۲ کہا جا پس جو کوئی پیروی کرے گا تیری ان میں سے۔ پس تحقیق دوزخ ہے جزا تمہاری جزا پُوری ۶۳ اور بہکا جس کو بہکا سکے ان میں سے ساتھ آواز اپنی کے اور چیخ بُلا اوپر ان کے سواروں اپنوں کو اور پیادوں اپنوں کو اور شریک ہو

Marfat.com

اُن کا بیچ مالوں اُن کے کے اور اولاد اُن کی کے اور وعدہ دے اُن کو۔ اور نہیں
وعدہ دیتا ان کو شیطان مگر فریب ۶۴ تحقیق بندے میرے نہیں واسطے تیرے
اوپر ان کے غلبہ اور کفایت ہے پروردگار تیرا کارساز ۶۵

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۶۲ تا ۶۵)

وضاحت موضح القرآن آیت ۶۲ حاشیہ ۲: یعنی اپنا مسخر کرلوں. جیسے گھوڑے کو لگام دی۔

آیت ۶۴ حاشیہ ۳: مال میں ساجھا یہ کہ بتوں کی نیاز اپنے مال میں فرض سمجھتے ہیں اور اولاد میں یہ کہ ایک کو بتاتے ہیں فلانے کا بخشا ہے اور دوسرا فلانے کا بخشا ہے یعنی غوث بخش علی بخش پیر بخش اور پیراں دتہ وغیرہ۔

اب اس آیت ۶۴ سورۂ بنی اسرائیل کی تشریح بذریعہ قرآن مجید ملاحظہ ہو:۔

ترجمہ "اور کہا انہوں نے واسطے اللہ کے ہیں جو چیز سے کہ پیدا کیا ہے کھیتوں کو اور جانوروں سے ایک حصہ پس کہا انہوں نے یہ واسطے اللہ کے ہے ساتھ گمان اپنے کے اور یہ واسطے شریکوں ہمارے کے پس جو کچھ تو واسطے شریکوں اُنکے کے پس نہیں پہنچتا طرف اللہ کی اور جو کچھ ہو واسطے اللہ کے پس وہ پہنچتا ہے طرف شریکوں اُن کے کے. بُرا ہے جو کچھ حکم کرتے ہیں ۱۳۶ اسی طرح زینت دی ہے واسطے بہتوں مشرکوں کے. مار ڈالنا اولاد اُن کی کا شریکوں اُن کے نے. تو کہ ہلاک کریں اُن کو، تو کہ ملا دیویں اُوپر ان کے دین اُن کا اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے یہ. پس چھوڑ ان کو جو کچھ باندھ لیتے ہیں ۱۳۷

(پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۳۷، ۱۳۸)

وضاحت ان دو آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے مال و اولاد میں مداخلت کرتا ہے. مؤلف

لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا شریک جنّوں کو بنایا:۔

ترجمہ "مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے شریک جنوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے ان کو

Marfat.com

باندھ لیے ہیں واسطے اس کے بیٹے بیٹیاں بغیر علم کے۔ پاک ہے وہ
اور بلند ہے اس چیز سے کہ صفت بیان کرتے ہیں اس کی"

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۱۰۰)

وضاحت اس آیت مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ کے سوا لوگ جن بزرگوں کی پکار کرتے ہیں یا جن کی نذر و نیاز مانتے ہیں سب شیطان کی طرف سے ہے۔ مؤلف

Marfat.com

آدمؑ اور شیطان کا تذکرہ

ترجمہ: اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو، مجھ کو بنانا ہے زمین میں ایک نائب بولے، کیا تو رکھے گا اس میں جو شخص فساد کرے وہاں اور کرے خون؟ اور ہم پڑھتے ہیں تیری خوبیاں، اور یاد کرتے ہیں تیری ذات پاک کو۔ کہا مجھ کو علم ہے جو تم نہیں جانتے ۳۰ اور سکھائے آدمؑ کو نام سارے، پھر وہ دکھائے فرشتوں کو کہا بتاؤ مجھ کو نام ان کے، اگر ہو تم سچے ۳۱ بولے، تو سب سے نرالا ہے، ہم کو نہیں معلوم مگر جتنا تُو نے سکھایا۔ تُو ہی اصل دانا پختہ کار ۳۲ کہا اے آدمؑ! بتا دے اُن کو نام ان کے۔ پھر جب اس نے بتا دیئے نام اُن کے۔ کہا میں نے نہ کہا تھا تم کو مجھ کو معلوم ہیں پردے آسمان زمین کے اور معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو چھپاتے ہو ۳۳ اور جب کہا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو آدمؑ کو، تو سجدہ میں گر پڑے، مگر ابلیس نے قبول نہ رکھا اور تکبر کیا اور وہ تھا منکروں میں کا ۳۴ اور کہا ہم نے اے آدمؑ! بس تو اور تیری عورت جنّت میں اور کھاؤ اس میں مخلوظ ہو کر جس جگہ چاہو اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے۔ پھر تم بے انصاف ہوگے ۳۵ پھر ڈگایا ان کو شیطان نے اس سے۔ پھر نکالا ان کو وہاں سے جس آرام میں تھے اور کہا ہم نے تم سب اُترو۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تم کو زمین میں ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ہے ایک وقت تک ۳۶ پھر سیکھ لیں آدمؑ نے اپنے رب سے کئی باتیں۔ پھر متوجہ ہوا اس پر بے حق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان ۳۷ ہم نے کہا تم اُترو یہاں سے سارے۔ پھر کبھی پہنچے تم کو میری طرف سے راہ کی خبر تو جو کوئی چلا میرے بتلائے پر نہ ڈر ہوگا اُن کو اور نہ اُن کو غم ۳۸ اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائیں ہماری نشانیاں۔ وہ ہیں دوزخ کے لوگ۔ وہ

Marfat.com

اسی میں رہ پڑے ۵۹

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۳۰ تا ۳۹)

ترجمہ ۱ اور ہم نے تم کو پیدا کیا، پھر صورت دی، پھر کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدمؑ کو، تو سجدہ کیا مگر ابلیس نہ تھا سجدہ والوں میں ۲ کہا کیا تجھ کو مانع تھا کہ سجدہ نہ کیا، جب میں نے فرمایا، بولا میں اس سے بہتر ہوں، مجھ کو تو نے بنایا آگ سے اور اس کو بنایا خاک سے ۳ کہا تو اتر یہاں سے، تجھ کو یہ نہ ملے گا کہ تکبر کرے یہاں، نکل تو ذلیل ہے ۴ بولا مجھ کو فرصت دے جس دن تک لوگ جی اٹھیں ۵ کہا ہے تجھ کو فرصت ہے ۶ بولا، تو جیسا تو نے مجھے بہکایا ہے، میں بیٹھوں گا ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر ۷ پھر ان پر آؤں گا آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائیں سے اور نہ پاوے گا تو اکثر ان میں شکر گزار ۸ کہا، نکل یہاں سے مردود کھدیڑا دھکیلا، جو کوئی تم میں تیرا کہا مانے گا میں دوزخ تم سب سے اکٹھے ۹ اور اے آدمؑ تو اور تیری جورو رہو بہشت میں، پھر کھاؤ جہاں سے چاہو، اور پاس نہ جاؤ اس درخت کے پھر تم ہو گے گنہگار ۱۰ پھر بہکایا ان کو شیطان نے، تا کھولے ان پر جو ڈھکے تھے اپنے ان کے عیب اور وہ بولا، تم کو جو منع کیا ہے سب تمہارے رب نے اس درخت سے، مگر یہ کہ کبھی ہو جاؤ فرشتے یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے ۱۱ اور ان کے پاس قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست ہوں ۱۲ پھر ڈھلایا (مائل کیا) ان کو فریب سے پھر جب چکھا دونوں نے درخت، کھل گئے ان پر عیب ان کے اور لگے جوڑنے لینے اوپر پات بہشت اور پکارا ان کو ان کے رب نے، کیا میں نے منع نہ کیا تھا تم کو اس درخت سے؟ اور کہا تھا تم کو کہ شیطان تمہارا صاف دشمن ہے ۱۳ بولے اے رب ہمارے! ہم نے خراب کیا اپنی جان کو، اور اگر تو نہ بخشے ہم کو اور رحم پر رحم نہ کرے تو ہم جاویں نامراد ۱۴ کہا تم اترو، ایک دوسرے کے دشمن ہوئے اور تم کو زمین پر ٹھہرنا ہے اور برتنا ہے ایک وقت تک ۱۵ کہا اسی میں تم جیو گے اور اسی میں تم مرو گے اور اسی سے نکالے

Marfat.com

جاؤگے ۲۵ (پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیت ۱۱ تا ۲۵)

ترجمہ. اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو، سجدہ کرو آدمؑ کو تو سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس تھا جن کی قسم سے، سو نکل بھاگا اپنے رب کے حکم سے. سو اب تم ٹھہراتے ہو اس کو اور اس کی اولاد کو رفیق میرے سوا. اور وہ تمہارے دشمن ہیں. بُرا ہاتھ لگا بے انصافوں کو بدلا ۵۰ دیکھا نہیں لیا؟ میں نے ان کو بنانا آسمان و زمین کا اور نہ بنانا ان کا اور میں وہ نہیں کہ پکڑوں بہکانے والوں کو بازو ۵۱

(پارہ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۵۰، ۵۱)

ترجمہ. اور ہم نے تقید کر دیا تھا آدمؑ کو اس سے پہلے، پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت ۵۵ جب کہا ہم نے فرشتوں کو. سجدہ کرو آدمؑ کو. تو سجدے میں گر پڑے، مگر ابلیس نہ مانا ۵۶ پھر کہہ دیا ہم نے اے آدمؑ! یہ دشمن ہے تیرا اور تیرے جوڑے کا. سو نکلوا نہ دے تم کو بہشت سے، پھر تو تکلیف میں پڑے گا ۵۷ تجھ کو یہ ملا ہے کہ نہ بھوکا ہو تو اس میں اور نہ ننگا ۵۸ اور یہ کہ نہ پیاس کھینچے تو اس میں اور نہ دھوپ ۵۹ پھر جی میں ڈالا اس کے شیطان نے، کہا اے آدمؑ! میں بتاؤں تجھ کو درخت سدا جینے کا اور بادشاہی جو پرانی نہ ہو ۶۰ پھر دونوں کھا گئے اس میں سے پھر کھل گئیں ان پر ان کی بُری چیزیں، اور لگے گانٹھنے یعنی لپیٹنے اپنے اوپر پتے بہشت کے، اور حکم ٹالا آدمؑ نے اپنے رب کا. پھر راہ سے بہکا ۶۱ پھر نوازا اس کو اس کے رب نے، پھر متوجہ ہوا اور راہ پر لایا ۶۲ فرمایا اترو یہاں سے دونوں اکٹھے رہو ایک دوسرے کے دشمن. پھر کبھی پہنچے تم کو میری طرف سے راہ کی خبر پھر جو چلا میری راہ پر، نہ وہ بہکے گا نہ وہ تکلیف میں پڑے گا ۶۳

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت ۱۱۵ تا ۱۲۳)

ترجمہ. جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو، میں بناتا ہوں ایک انسان مٹی کا ۷۱ پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور پھونکوں میں ایک اپنی جان، تو تم گر پڑو اس کے آگے سجدے میں ۷۲ پھر سجدہ کیا فرشتوں نے سارے اکٹھے ۷۳ مگر ابلیس نے غرور کیا اور

Marfat.com

تھا وہ منکروں میں ۴۴ فرمایا اے ابلیس تجھ کو کیا اٹکاؤ ہوا کہ سجدہ کرے اس چیز کو جو میں نے بنائی اپنے دونوں ہاتھوں سے یہ تُو نے غرور کیا یا تو بڑا تھا درجے میں ۴۵ بولا میں بہتر ہوں اس سے مجھ کو بنایا تو نے آگ سے اور اس کو بنایا مٹی سے ۴۶ فرمایا تو تُو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا ۴۷ اور تجھ پر میری پھٹکار ہے اس جزا کے دن تک ۴۸ بولا تو اے رب مجھ کو ڈھیل دے جس دن تک مُردے جییں ۴۹ فرمایا تجھ کو ڈھیل ہے ۵۰ اسی وقت کے دن تک جو معلوم ہے ۵۱

(پارہ نمبر ۲۳ سورہ صٓ آیت ۷۴ تا ۸۱)

نوٹ

"آدمؑ اور شیطان کا تذکرہ" میں تمام آیات کا ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ نے جو کیا وہ لکھا گیا۔

Marfat.com

اللہ کی عبادت کرو اور شیطان کی عبادت نہ کرو۔

ترجمہ۔ اے لوگو! عبادت کرو پروردگار اپنے کی جس نے پیدا کیا تم کو اور ان کو جو پہلے تم سے تھے تو کہ تم بچو ۱۶ جس نے کیا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت اور اُتارا آسمان سے پانی، پس نکالا ساتھ اس کے پھلوں سے رزق واسطے تمہارے پس مت مقرر کرو واسطے اللہ کے شریک اور تم جانتے ہو ۱۶

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۲۱، ۲۲)

ترجمہ۔ کہہ اے اہل کتاب آؤ طرف ایک بات کے کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یہ کہ نہ کریں عبادت ہم مگر اللہ کو اور نہ شریک لاویں ساتھ اس کے کچھ اور نہ پکڑیں بعض ہمارا بعض کو پروردگار سوائے اللہ کے پس اگر پھر جاویں پس کہو گواہ رہو تم ساتھ اس کے ہم فرمانبردار ہیں ۶۴

(پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۶۴)

ترجمہ۔ کہہ میں منع کیا گیا ہوں اس سے کہ عبادت کروں اُن کی کہ پکارتے ہو تم سوائے اللہ کے کہہ نہیں پیروی کرتا میں خواہشوں تمہاری کی تحقیق گمراہ ہو جاؤں میں اس وقت اور نہ ہوں میں راہ پانے والوں میں سے ۵۶

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۵۶)

ترجمہ۔ کہہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں یہ کہ عبادت کروں اس چیز کو کہ پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب آئیں میرے پاس دلیلیں ظاہر پروردگار میرے سے حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ مطیع ہوں واسطے پروردگار عالموں کے ۶۶

(پارہ ۲۴ سورۃ مومن آیت ۶۶)

ترجمہ۔ اور عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اس چیز کو نہیں ضرر دیتی ان کو نہ نفع دیتی

Marfat.com

ان کو اور کہتے ہیں یہ شفاعت کرنے والے ہیں ہماری نزدیک خدا کے۔ کہہ خبر دیتے ہو
اللہ کو ساتھ اس چیز کے کہ نہیں جانتا ہیچ آسمانوں کے اور نہ ہیچ زمین کے۔ پاکی ہے اُس
کو اور بلند ہے اس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہیں[۱۸]

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۱۸)

وضاحت موضح القرآن۔ جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور یہ شریک اس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں۔ سو فرمایا اگر اس نے مختار کئے ہوتے تو آپ ان سے کیوں منع کرتا۔

لوگوں نے کہا کہ ان بزرگوں کی عبادت ہم اس لیے کرتے ہیں کیونکہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے اس عقیدے کو یہ آیت سُنا کر غلط ثابت کر دیا:۔

ترجمہ۔ تحقیق ہم نے اتاری طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے۔ پس بندگی اللہ کو خالص کر کر واسطے اس کے عبادت کو[۱] خبردار ہو! واسطے اللہ کے ہے عبادت خالص۔ اور جن لوگوں نے پکڑے ہیں سوائے اس کے دوست (حمایتی) کہتے ہیں نہیں عبادت کرتے ہم ان کو مگر تو کہ نزدیک کریں ہم کو طرف اللہ کی نزدیک کرنے کر۔ تحقیق اللہ حکم کرے گا درمیان ان کے ہیچ اس چیز کے کہ وہ ہیچ اس کے اختلاف کرتے ہیں۔ تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا اس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے کفر کرنے والا[۲]

(پارہ ۲۳ سورۃ الزمر آیت ۲، ۳)

اللہ کے سوا شیطان کی پوجا سے اللہ نے روکا ہے:۔

ترجمہ۔ کیا نہیں عہد کیا تھا میں نے طرف تمہاری۔ اے بیٹو آدم کے یہ کہ نہ عبادت کرو تم شیطان کی تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر[۶] اور یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے سیدھی راہ[۷] البتہ تحقیق گمراہ کیا تم میں سے خلق بہت کو شیطان نے کیا پس نہیں ہو تم کہ سمجھو[۸]

(پارہ ۲۳ سورۃ یٰسین آیت ۶۰ تا ۶۲)

Marfat.com

وضاحت بزرگوں کی پوجا بھی شیطان کی پوجا ہے۔ دلیل ہماری یہی مذکورہ بالا آیت ہے اس سے پیچھے بھی مذکور ہو چکا ہے کہ عبادت خالصتاً اللہ تعالیٰ کو ہونی چاہیئے۔ مؤلف

ترجمہ۔ اللہ ہے پیدا کرنے والا ہر چیز کا اور وہ اوپر ہر چیز کے کارساز ہے (مراد دنیا و آخرت کے کام وہی کرنے والا ہے۔ مؤلف) ۶۳ اور واسطے اسی کے ہیں کنجیاں آسمانوں کی اور زمین کی جنہوں نے کفر کیا ساتھ نشانیوں اللہ کے۔ یہ لوگ ہی ہیں نقصان پانے والے ۶۴ کہہ پس سوائے خدا کے حکم کرتے ہو تم مجھ کو کہ عبادت کروں اے جاہلو ۶۵ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیرے اور طرف ان لوگوں کی کہ ہے تجھ سے پہلے تھے۔ اگر شریک لاوے گا تو البتہ کھوئے جاویں گے عمل تیرے اور البتہ ہوگا تو زیاں پانے والوں سے ۶۶ بلکہ اللہ ہی کو پس عبادت کر۔ ہو شکر کرنیوالوں سے ۶۷

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۶۲ تا ۶۶)

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ عبادت کرتے ہو سوائے اللہ کے بتوں کو اور بنا لیتے ہو جھوٹ۔ تحقیق جن کو عبادت کرتے ہو تم سوائے خدا کے نہیں مالک واسطے تمہارے رزق۔ پس ڈھونڈو نزد یک خدا کے رزق۔ اور عبادت کرو اس کو اور شکر کرو اس کا طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے تم ۶۸

(پارہ ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت ۱۷)

ان جمیع آیات کا خلاصہ یہ کہ ہمیں خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے۔ شیطان کے پیچھے قطعاً نہیں لگنا چاہیئے کیونکہ اس کی حتی الوسع کوشش ہوتی ہے کہ انسان کو گمراہ کر دے۔ لہٰذا اس کی پیروی سے گریز کیا جائے۔

Marfat.com

شیطان کے قدموں پر مت چلو

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مت پیروی کرو قدموں شیطان کی اور جو کوئی پیروی کرے گا قدموں شیطان کی پس بیشک وہ حکم کرتا ہے ساتھ بے حیائی کے اور نامعقول کے۔ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تمہارے اور رحمت اس کی نہ پاک ہوتا تم میں سے کوئی کبھی لیکن اللہ ہی پاک کرتا ہے جس کو چاہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے [۲۱] (پارہ ۱۸ سورۂ نور آیت ۲۱)

وضاحت یہ آیت مبارکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں آئی ہے۔ اس کے خلاف کوئی بات کرنا یا قدم اُٹھانا شیطان کے قدموں پر چلنا ہے جیسا کہ اثنا عشری فرقہ اس کے متعلق بدگوئیاں کرتا ہے اور شیطان کے قدموں پر چل رہا ہے۔ مؤلف

ترجمہ۔ اے لوگو! کھاؤ اس چیز سے کہ ہے زمین کے حلال پاکیزہ اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن ظاہر [۱۶۸] سوائے اس کے نہیں کہ حکم کرتا ہے تم کو ساتھ بُرائی کے اور بے حیائی کے اور یہ کہ کہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ نہیں جانتے تم [۱۶۹]

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۶۸، ۱۶۹)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۲ آیت ۱۶۸: عرب کے لوگوں نے دینِ ابراہیمؑ کئی طرح سے بگاڑا تھا۔ اول سوائے خدا کے پُوجنے لگے تھے اور ان کی نیاز جانور ذبح کرتے تھے کہ وہ سردار ہوتا ہے اور کفر ہے اور مواشی میں سے کئی چیزیں حرام ٹھہرالیں۔ جو سورۃ المائدہ اور سورۃ الانعام میں بیان ہیں اور گوشت خُوک (خنزیر) حلال سمجھا۔ ان باتوں پر اللہ تعالیٰ ان کو الزام دیتا ہے۔ حاشیہ ۳ آیت ۱۶۹: یعنی مسئلے اپنی طرف سے بنالو جیسے اب بھی بہت غلط العام ٹھہرا رہے ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ۔ شیطان وعدہ دیتا ہے تم کو فقر کا اور حکم کرتا تم کو ساتھ بے حیائی کے اور اللہ وعدہ دیتا ہے تم کو بخشش کا اپنی طرف سے فضل کا اور اللہ کشائش والا اور جاننے والا ہے ۲۶۸ (پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۶۸)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۳: یعنی جب دل میں یہ خیال آوے کہ مال خیرات میں دے ڈالوں تو میں مفلس رہ جاؤں اور ہمت آوے بے حیائی پر کہ اللہ کی تاکید سن کر پھر بھی خرچ نہ کرے تو جان لیوے یہ شیطان کی طرف سے آیا۔ اور جب خیال آوے کہ خیرات سے گناہ بخشے جاویں گے اور اللہ کے ہاں کمی نہ چاہے گا تو اور دے گا تو جان لیوے پھر اللہ کی طرف سے آیا ہے۔

ترجمہ کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ دعوے کرتے ہیں یہ کہ وہ ایمان لائے ہیں ساتھ اس چیز کے جو اتاری گئی ہے طرف تیری اور جو کچھ اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے ارادہ کرتے ہیں یہ کہ حکم لے جاویں طرف سرکش کے تحقیق حکم کئے گئے یہ کہ کفر کریں ساتھ اس کے اور ارادہ کرتا ہے شیطان یہ کہ گمراہ کرے ان کو گمراہی دور ۶۰

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۰)

وضاحت اس آیت بالا سے معلوم ہوا کہ مسلمان کہلانے والے اپنے معاملات کے فیصلے سوائے اسلام کے کریں یا کروائیں یہ بھی شیطان کے قدموں پر چلنا ہے۔ مؤلف

شیطان اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے اور ان سے مت ڈرو۔

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ یہ شیطان ہے ڈراتا ہے تم کو دوستوں اپنے سے مت ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ سے اگر ہو تم ایمان والے ۱۷۵

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۷۵)

وضاحت یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب جنگ اُحد کے بعد کافروں کی طرف سے جاسوسوں نے خبر اڑائی کہ کفارِ مکہ لڑائی کے لیے بہت سامان کر کے بدر میں دوسری بار لڑنے کے لیے آرہے ہیں۔ حالانکہ کفار ڈر کے اپنے گھروں میں تھے۔ ان جاسوسوں کو شیطان نے سکھایا تھا۔

ہر نبی کے دشمن شیطانوں اور انسان سے بنائے گئے ہیں۔ جو ایک دوسرے کو دھوکا دینے کی غرض سے ملمع باتیں بتاتے ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ۔ اور اسی طرح کئے ہم نے واسطے ہر نبی کے دشمن شیطان آدمیوں کے اور جنوں کے جی میں ڈالتے ہیں بعضے ان کی طرف بعضے کے ملمع کی ہوئی بات۔ فریب دینے کو اور اگر چاہتا پروردگار تیرا نہ کرتے اس کو پس چھوڑ دے ان کو جو کچھ باندھ لیتے ہیں ۱۱۲ تو کہ جھکیں طرف اس کے دل ان لوگوں کے کہ نہ ایمان لائے ساتھ آخرت کے تو کہ پسند کریں اس کو اور تو کہ کرلیویں جو کچھ کہ وہ کرنے والے ہیں ۱۱۳

(پارہ ۸ سورۃ الانعام ۱۱۲، ۱۱۳)

وضاحت مضح القرآن، حاشیہ ۱۲۱: یہ کئی آیتیں اس پر اتریں کہ کافر کہنے لگے۔ اپنا مارا کھاتے ہیں اور اللہ کا مارا نہیں کھاتے۔ فرمایا ایسے فریب کی باتیں ملمع شیطان سکھلاتے ہیں، انسانوں کو شبہ ڈالنے کو۔ عقل کا حکم نہیں۔ حکم اللہ کا ہے۔ آگے کھول کر سمجھا دیا کہ مارنے والا سب کا اللہ ہے لیکن اس کے نام کو برکت ہے۔ جو اس کے نام پر ذبح ہوا سو حلال ہے۔ جو بغیر اس کے مر گیا سو وہ مُردار۔

شیطان شرارت میں ڈالتا ہے۔ اُس کی شرارت سے بچتے رہنا

ترجمہ۔ اے بیٹو آدمؑ کے! نہ بہکاوے تم کو شیطان جیسے نکال دیا ماں باپ تمہارے کو بہشت سے۔ اُتار لیتا تھا ان سے لباس اُن کا۔ تاکہ دکھلا دے شرمگاہیں اُن کی۔ تحقیق وہ دیکھتا ہے تم کو وہ اور کنبہ اس کا۔ اس طرح سے کہ نہیں دیکھتے تم اُن کو۔ تحقیق کیا ہم نے شیطان کو دوست واسطے ان لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ۲۷ اور جس وقت کرتے ہیں بے حیائی کہتے ہیں پایا ہم نے اوپر اُس کے باپوں اپنوں کو اور اللہ نے حکم کیا ہم کو ساتھ اس کے۔ کہہ تحقیق نہیں حکم کرتا اللہ ساتھ بے حیائی کے۔ کیا کہتے ہو اوپر اللہ کے۔ جو کچھ نہیں جانتے ۲۸ کہہ حکم کرتا ہے پروردگار میرا ساتھ انصاف کے اور سیدھا کرو منہ اپنے کو نزدیک ہر نماز کے اور پکارو اس کو خالص کر کر واسطے اس کے عبادت۔ جیسے پہلے پیدا کیا تم کو پھر آؤ گے ۲۹ ایک فرقے کو ہدایت کی اور ایک فرقہ کہ ثابت ہوئی اوپر ان کے گمراہی۔ تحقیق انہوں نے پکڑا شیطانوں کو دوست سوائے خدا کے، اور گمان کرتے ہیں تحقیق وہ راہ پانے والے ہیں ۳۰

Marfat.com

(پارہ ۸ سورۂ اعراف آیت ۲۷ تا ۳۰)

وضاحت یہ جو بے حیائی درباروں اور امام باڑوں میں کرتے ہیں اور اس کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں یعنی اس کو ثواب سمجھتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ میں بے حیائی کا حکم نہیں کرتا۔ بلکہ عدل و انصاف کا حکم کرتا ہوں اور بے حیائی سے روکتا ہوں۔ بحوالہ

ترجمہ: تحقیق اللہ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینے قرابت والوں کے اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول سے اور سرکشی سے اور نصیحت کرتا ہے تم کو کہ تم نصیحت پکڑو ۹۰ (پارہ ۱۴ سورۂ النحل آیت ۹۰)

اب اس آیت کی "موضح القرآن" کی مدد سے وضاحت پیش خدمت ہے۔

حاشیہ ۹۰: جو لوگ پوجتے ہیں بزرگوں کو وہ بزرگ بے گناہ ہیں۔ ایک شیطان اپنا وہی نام رکھ کر اپنے آپ کو پجواتا ہے اور اسی سے ان کو کہیں گے (بزرگ لوگوں سے کہیں گے) کہ تم جھوٹے ہو۔

فحش کی تشریح فحش کی تشریح قرآن مجید کے پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۳۲ میں مذکور ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

ترجمہ: مت قریب جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہے بے حیائی اور بری راہ۔

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۳۲: یعنی یہ راہ نکلے تو ایک دوسرے کی عورت پر نظر کرے۔ تقریباً ایسا ہی درباروں، امام باڑوں اور سینماؤں میں ہوتا ہے۔ مؤلف

ترجمہ: جب پڑھے تو قرآن پس پناہ مانگ ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے ۹۸ تحقیق شیطان نہیں واسطے اس کے غلبہ اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان لائے اوپر پروردگار اپنے کے وہ توکل کرتے ہیں ۹۹ سوائے اس کے نہیں کہ غلبہ اس کا اوپر ان لوگوں کے ہے کہ دوستی کرتے ہیں اس کی اور وہ لوگ ساتھ خدا کے شریک کرتے ہیں ۱۰۰ (پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۹۸ تا ۱۰۰)

وضاحت حاشیہ ۹۹: دنیا میں کسی آدمی کو کوئی شیطان یعنی جن ستانے لگے تو اس کے رجوع نہ ہو (یعنی اس کی طرف متوجہ نہ ہو) وہ اور سر چڑھتا ہے۔ بلکہ اللہ کی پناہ میں دوڑے۔ اسی کا کلام ہے اسی کے نام ہیں۔

Marfat.com

شیطان مسلمانوں کے ساتھ کافروں کو لڑنے کے لیے اُبھارتا ہے۔

ترجمہ. اور پکڑتے ہیں سوائے اللہ کے معبود تو کہ ہو دیں واسطے اُن کے عزت ۸۱ ہرگز
نہیں یہ البتہ کفر کریں گے ساتھ عبادت اُن کی کے اور ہو دیں گے وہ بُت اُوپر
ان کے مخالف ۸۲ کیا نہیں دیکھا تُو نے یہ کہ بھیجا ہم نے شیطانوں کو اُوپر کافروں
کے. بد کاتے ہیں اُن کو بد کا ناکر ۸۳

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم آیت ۸۱ تا ۸۳)

جنگ بدر میں شیطان کافروں کو بہکا کر مسلمانوں کے مقابلہ میں لایا اور پھر بھاگ گیا شیطان آگے کر کے پیچھے ہٹ جاتا ہے. اس کے کرتوت کا اور دو جگہ بھی بیان ہے.

ترجمہ. اور جب زینت دی واسطے ان کے شیطان نے عملوں ان کے کو اور کہا نہیں غالب
تم پر آج کے دن کوئی لوگوں میں سے اور تحقیق میں حمایتی ہوں تمہارا. پس جب نمودار
ہوئیں جماعتیں پھر گیا اوپر دونوں ایڑیوں اپنی کے اور کہا میں تحقیق بے زار ہوں
تم سے. تحقیق میں دیکھتا ہوں جو کچھ نہیں دیکھتے تم. تحقیق میں ڈرتا ہوں اللہ سے
اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے ۴۸

(پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۴۸)

وضاحت موضح القرآن. حاشیہ ۵: جب کافر جمع ہو کر نکلے لڑائی پر. راہ میں ایک شخص ملا بوڑھا. کہا میں بھی مسلمانوں کا دشمن ہوں تمہاری رفاقت کو آیا ہوں اور جنگ کا بڑا ماہر ہوں. جب لڑائی ہونے لگی. ابوجہل سے ہاتھ چھڑا کر بھاگا. وہ شخص نہ پہلے کسی نے دیکھا تھا نہ پیچھے دیکھا. وہ شیطان تھا. جب اس نے جبرئیل اور میکائیل دیکھے. تب بھاگا.

ترجمہ. مانند ان لوگوں کی کہ پہلے ان سے تھے نزدیک چکھا انہوں وبال کام اپنے
کا اور واسطے ان کے عذاب ہے دردد ینے والا ۱۵ مانند مثال شیطان کی ہے
جس وقت کہا آدمی کو کفر کر. پس جب کفر کیا پس تحقیق میں بیزار ہوں تجھ سے تحقیق
میں ڈرتا ہوں اللہ پروردگار عالموں سے ۱۶ پس ہوا ان دونوں کا یہ کہ وہ دونوں
بیچ آگ کے ہیں ہمیش رہنے والے بیچ اس کے اور یہی ہے بدلہ ظالموں کا

Marfat.com

(پارہ ۲۸ سورۃ الحشر آیت ۱۵ تا ۱۷)

وضاحت منافقین شہر مدینہ والوں نے باہر کے کافروں سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے لڑے تو ہم آپ کے ساتھ مل کر حضورؐ سے لڑیں گے اور اگر آپ کو حضور اکرمؐ نے نکالا تو ہم آپ کے ساتھ مدینہ چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ جب حضور اکرمؐ نے بنو نضیر پر حملہ کیا تو وہ منافق حضور اکرمؐ کے مقابلہ میں لڑنے کے لیے گئے اور حضور اکرمؐ نے جب بنو نضیر کو مدینہ سے نکال کر باہر بھیج دیا وہ ان کے ساتھ نہ گئے۔

قیامت کے دن شیطان کا اپنے ساتھیوں سے بیزار ہونا:۔

ترجمہ۔ اور کہے گا شیطان جب فیصلہ کیا گیا کام۔ تحقیق اللہ نے وعدہ دیا تھا تم کو وعدہ سچا۔ اور وعدہ دیا میں نے تم کو۔ پس خلاف وعدہ کیا میں نے تم سے اور نہیں تھا واسطے میرے اوپر تمہارے کچھ غلبہ یعنی زور مگر یہ کہ پکارا تھا میں نے تم کو پس قبول کر لیا تم نے واسطے میرے۔ پس نہ ملامت کرو مجھ کو اور ملامت کرو اپنے تائیں۔ اور نہ ہوں میں فریاد کو پہنچنے والا۔ اور نہ تم فریاد کو پہنچنے والے میرے۔ تحقیق میں نے کفر کیا ساتھ اس کے کہ شریک کیا تھا تم نے مجھ کو پہلے سے۔ تحقیق ظالم واسطے ان کے عذاب درد دینے والا ہے۔

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۲۲)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱: شیطان کا زور نہیں انسان پر۔ مگر مشورت دیتا ہے بُری (جب) وہ مان (لی) تو اپنا گناہ ہے۔

جب انسان شیطان کے کہنے پر چل پڑتا ہے تو اس کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ بقول شاعر

ہنسی آتی ہے دیکھ کے حضرت انسان پر
گناہ خود کرے۔ لعنت شیطان پر

Marfat.com

جنّوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ جنّوں سے فرمائے گا کہ تم نے بہت سے انسان گمراہ کیئے۔ پھر جنّوں کے دوست انسان کہیں گے کہ ہم نے ایک دوسرے سے نفع حاصل کیا ہے۔ (بحوالہ (پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۲۹)

ترجمہ۔ اور جس دن اکٹھا کرے گا ان کو سب کو اے جماعت جنّوں کی تحقیق تم نے بہت لیے ہیں انسانوں میں سے اور کہا دوستوں اُن کے نے آدمیوں میں سے ہے رب ہمارے فائدہ اٹھایا بعض ہمارے نے بعضوں ان کے سے اور پہنچے ہم وعدے اپنے کو جو مقرر کیا تھا تُو نے واسطے ہمارے کہے گا آگ ہے ٹھکانا تمہارا ہمیش رہو گے ہیچ اس کے۔ مگر جو چاہا اللہ نے تحقیق پروردگار تیرا حکمت والا ہے جاننے والا ہے ۱۲۹

وضاحت موضح القرآن۔ حاشیہ ۱: دُنیا میں انسان بُت پُوجتے ہیں۔ فی الحقیقت جن ہیں۔ اس خیال پر کہ وہ ہماری حاجت دیں گے۔ ان کو نیازیں چڑھاتے ہیں۔ آخرت میں وہ جن اور انسان برابر پکڑے جاویں گے۔ تب یُوں عذر کریں گے کہ ہم نے پُوجا نہیں۔ لیکن آپس کی کارروائی کرلی۔ (اس میں فائدے حاصل کئے۔ ہم نے ان کو نیازیں دیں۔ وہ ہمارا کام کرتے ہے مثلاً بچے، صحتیں وغیرہ۔ مؤلف)

جنّوں اور انسانوں میں سے لوگوں کی طرف پیغام پہنچانے والے آئے ہیں نبوّت اور رسالت محض انسانوں اور بشر کو ملتی ہے۔ جنّوں میں سے نبی اور رسُول نہیں بنے۔ البتہ جنّوں میں سے رسول اور نبی سے استفادہ حاصل کرتے رہے۔ یعنی سُن کر اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہیں۔

نبی کا انسان اور بشر ہونا ضروری ہے۔ اس کے دلائل:۔

ترجمہ۔ نہیں لائق کسی آدمی کے کہ دیوے اس کو اللہ کتاب اور حکمت اور نبوّت پھر

Marfat.com

کہے واسطے لوگوں کے کہ ہو جاؤ تم بندے واسطے میرے سوائے خدا کے لیکن ہو
جاؤ تم اللہ کے لوگ اس واسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب اور اس واسطے کہ ہو تم
پڑھتے ۝ (پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۷۹)

ترجمہ. اللہ تعالیٰ پسند کرلیتا ہے فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں
میں سے. بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۷۵)

جنوں کا حضور اکرمؐ سے وعظ سُن کر اپنی قوم سے وعظ کرنا :۔ بحوالہ

ترجمہ. جس وقت پھیر لائے طرف تیری جماعت جنوں میں سے سُنتے تھے قرآن پس
جب حاضر ہوئے اس کے پاس کہنے لگے آپس میں چپکے رہو پس جب تمام ہوا
پڑھنا. پھر گئے طرف قوم اپنی کے ڈراتے ہوئے ۝ کہا انہوں نے اے قوم ہماری
تحقیق ہم نے ایک کتاب کہ اتاری گئی پیچھے موسےٰ سے سچا کرنے والی اس چیز کو
کہ آگے اس کے ہے راہ دکھاتی ہے طرف حق کی اور طرف راہ سیدھی کی ۝ اے
قوم ہماری قبول کرو واسطے بلانے والے اللہ کے اور ایمان لاؤ ساتھ اس کے بخشے
گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور پناہ دے تم کو عذاب درد دینے والے
سے ۝ اور جو کوئی نہ مانے پکارنے والے اللہ کے کو. پس نہیں عاجز کرنے والا
ہے زمین کے اور نہیں واسطے اس کے سوائے اس کے دوست. یہ لوگ ہیں
ہے گمراہی ظاہر کے ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیت ۲۹ تا ۳۲)

جنوں کا قرآن سُن کر مُسلمان ہونا، اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُورۃ
جن میں اطلاع دی گئی :۔

ترجمہ. کہہ وحی کی گئی ہے طرف میری. یہ سُنا ایک جماعت نے جنوں میں سے.
پس کہا انہوں نے. پس تحقیق سُنا ہم نے قرآن عجب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے
پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے اور ہرگز نہ شریک لاویں گے ہم ساتھ رب اپنے

Marfat.com

کے کسی کو ۱۱ اور یہ کہ بہت بلند ہے عزت پروردگار ہمارے کی بنہیں پکڑی اس نے
بی بی اور نہ اولاد ۲ اور یہ کہا کرتے تھے بے وقوف ہمارے اوپر اللہ کے زیادتی
۳ اور یہ کہ ہم گمان کرتے تھے یہ کہ ہرگز نہ کہیں گے آدمی اور جن اوپر اللہ کے جھوٹ
۴ یہ کہ تھے کئی مرد آدمیوں میں سے پناہ پکڑتے تھے ساتھ مردوں کے جنوں سے
پس زیادہ کیا ان کو تکبر ۵ اور تحقیق گمان کیا تھا جیسا گمان کیا تم نے، ہرگز نہ بھیجے
گا اللہ کسی کو ۶ اور یہ کہ ہم نے ٹٹولا آسمان کو، پس پایا ہم نے اس کو بھرا ہوا چوکیداروں
سخت سے اور شعلوں آگ سے ۷ اور یہ بیٹھا کرتے تھے ہم آسمان میں سے ٹھکانوں
میں واسطے سننے کے، پس جو کوئی سنتا ہے اب پاتا ہے واسطے اپنے شعلہ
گھات لگائے ہوئے ۸ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ برائی ارادہ کی گئی ہے ساتھ
ان لوگوں کے کہ ہیں زمین کے ہیں یا ارادہ کیا ساتھ اُن کے پروردگار ان کے نے
بھلائی کا ۹ اور یہ کہ بعضے ہم میں سے نیک ہیں اور بعضے ہم میں سے سوائے اس
کے ہیں، ہم ہیں گے راہیں مختلف ۱۰ اور یہ کہ مانا ہم نے یہ ہرگز نہ عاجز کریں گے ہم اللہ
کو بیچ زمین کے اور ہرگز نہ عاجز کریں گے اللہ کو بیچ زمین کے اور ہرگز نہ عاجز
کریں گے بھاگ کر ۱۱ اور یہ کہ جب سُنی ہم نے ہدایت ایمان لائے ہم ساتھ اس
کے، پس جو کوئی ایمان لاوے ساتھ رب اپنے کے، پس نہیں ڈر تا کم کر دینے سے
نہ زیادہ رکھ دینے سے ۱۲ اور یہ کہ بعضے ہم میں سے مسلمان ہیں اور بعضے ہم میں
سے ظالم ہیں، پس جو کوئی اسلام لایا پس انہوں نے قصد کیا بھلائی کا ۱۳ رہے
پر ظالم پس ہیں واسطے دوزخ کے لکڑیاں ۱۴

(پارہ ۲۹ سورۂ جن آیت ۲ تا ۱۵)

سلیمانؑ نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حکومت مانگی جو اُس نے کسی کو نہ دی ہو
(جنّوں، پرندوں، انسانوں پر حکومت)۔ بحوالہ

ترجمہ۔ کہا اے پروردگار میرے بخش دے مجھ کو اور دے مجھ کو ملک کہ نہیں ہو لائق
واسطے کسی کے پیچھے میرے، تحقیق تو ہی ہے بخشنے والا ۱۵

Marfat.com

(پارہ ۲۳ سورۂ ص آیت ۳۵)

اجابتِ دُعا

ترجمہ. پس مسخر کیا ہم نے واسطے اس کے باؤ کو چلتی تھی ساتھ حکم اس کے ملائم جہاں پہنچنا چاہتا ہے ۳۶ اور مسخر کیا شیطان ایک عمارت بنانے والا اور دریا میں غوطہ مارنے والا ۳۷ اور اور طرح کے جکڑے ہوئے بیچ زنجیروں کے (یہ سرکش جن ہیں جن کو سلیمان نے زمین کے اندر باندھ دیا ہے) ۳۸ یہ ہے بخشش ہماری پس بخش دے یا بند کر بغیر حساب کے ۳۹ اور اس کو تحقیق نزدیک ہمارے مرتبہ ہے قرب کا اچھی ہے جگہ پھر جانے کی ۴۰

(پارہ ۲۳ سورۂ ص آیت ۳۵ تا ۴۰)

ترجمہ. اور واسطے سلیمانؑ کے مسخر کیا باؤ کو کہ صبح کی سیر اس کی ایک مہینے کی راہ اور بہایا ہم نے واسطے اس کے چشمہ گلے ہوئے تانبے کا اور جنوں میں سے ایک لوگ تھے خدمت کرتے تھے آگے اس کے ساتھ حکم رب اس کے کے اور جو کوئی کجی کرے ان میں سے حکم ہمارے سے چکھا دیں گے ہم اس کو عذاب دوزخ کے ۴۱ بناتے تھے واسطے اس کے جو کچھ چاہتا تھا قلعوں سے اور تصویروں سے اور تصویریں اور لگن مانند تالابوں کی اور دیگیں ایک جگہ دھری رہنے والیں عمل کرو اے آل داؤد کی واسطے شکر کے. اور تھوڑے ہیں بندوں میرے شکر کرنے والے ۴۲ پس جب مقرر کیا ہم نے واسطے اس کے موت کو نہ خبردار کیا ان کو اوپر موت اس کے کی مگر کیڑے نے گھن کے کہ کھاتا تھا عصا اس کا. جب گرپڑا جانا جنوں نے یہ کہ اگر جانتے غائب کو نہیں رہتے بیچ عذاب ذلیل کرنے والے کے ۴۳

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا آیت ۱۲ تا ۱۴)

ترجمہ. اکٹھے کیے گئے واسطے سلیمانؑ کے لشکر اس کے جنوں سے اور آدمیوں سے اور جانوروں سے. پس وہ مثل ساتھ مثل کے کھڑے کیے جاتے ۴۴

Marfat.com

(پارہ ۱۹ سورۃ النمل آیت)

ترجمہ. اور واسطے سلیمانؑ کے باؤ تند کو مسخر کیا چلتی تھی ساتھ حکم اس کے کے طرف
زمین کی برکت دی تھی ہم نے بیچ اس کے اور ہیں ہم ہر چیز کو جاننے والے ۸۱
اور شیطانوں میں سے مسخر کئے وہ جو غوطہ مارتے تھے. واسطے اس کے اور کرتے
تھے کام بہت سوائے اس کے. تھے ہم واسطے اس کے نگہبان ۸۲

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۸۱، ۸۲)

اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنّوں کو شریک مقرر نہیں کرنا چاہیئے. حالانکہ جنّوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے: بحوالہ

ترجمہ. اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے شریک جنّوں کو اور حالانکہ پیدا کیا ہے
ان کو اور باندھ لیے ہیں واسطے اس کے بیٹے اور بیٹیاں بغیر علم کے. پاک
ہے وہ اور بلند اس چیز سے کہ صفت بیان کرتے ہیں اس کی ۱۰۱

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۱۰۱)

Marfat.com

تقدیر سب فعل اللہ کا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بھی اسی نے پیدا کیا۔
ترجمہ۔ کہا کیا عبادت کرتے ہو اس چیز کی کہ آپ ہی تراشتے ہو ۵ اور اللہ نے پیدا کیا تم کو اور جو کچھ کرتے ہو تم ۵

(پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۹۵، ۹۶)

ترجمہ۔ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیرا اور اُجالا۔ پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے ساتھ پروردگار اپنے کے کسی کو برابر کرتے ہیں ۵

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۱)

دُکھ سُکھ اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے خُود بتایا ہے:۔

ترجمہ۔ جہاں کہیں ہو تم کو پالیوے گی تم کو موت۔ اگرچہ ہو تم بیچ برجوں بلند کے اور اگر پہنچتی ہے ان کو بھلائی کہتے ہیں یہ نزدیک خدا کے سے ہے اور اگر پہنچتی ہے اُن کو برائی کہتے ہیں یہ نزدیک تیرے سے ہے۔ کہہ ہر ایک نزدیک اللہ کے سے ہے۔ پس کیا ہے واسطے اس قوم کے کہ نزدیک نہیں کہ سمجھیں بات ۵ جو پہنچتی ہے تجھ کو بھلائی سے۔ پس خدا کی طرف سے ہے اور جو پہنچتی ہے تجھ کو بُرائی سے۔ پس جان تیری سے ہے اور بھیجا ہم نے تجھ کو واسطے لوگوں کے پیغام پہنچانے والا اور کفایت ہے اللہ گواہی دینے والا ۵ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۷۸، ۷۹)

وضاحت آیت ۷۸ حاشیہ ۲: یہ منافقوں کا ذکر ہے۔ گر تدبیر جنگ و ... آئی اور فتح و غنیمت ملی تو کہتے ہیں اللہ کی طرف سے ہوئی یعنی اتفاق بن گیا۔ عسرت کی تدبیر

Marfat.com

کے قائل نہ ہوتے تھے. اگر بگڑ گئی تو الزام رکھتے حضرت کی تدبیر کا. اللہ صاحب نے فرمایا. سب اللہ کی طرف سے ہے پیغمبر کی تدبیر اللہ کا الہام ہے غلط نہیں اور بگڑی کو بگڑا نہ سمجھو. یہ اللہ تم کو سدھاتا ہے تمہاری تقصیر پر. اگلی آیت میں کھول کر فرما دیا ہے.

حاشیہ ۱ آیت ۹۰، بندہ کو چاہیئے کہ نیکی کو اللہ کا فضل سمجھے اور تکلیف کو اپنی تقصیر سے اور رسول پر الزام نہ رکھے. تقصیروں سے اللہ واقف ہے اور وہی جتا دیتا ہے.

حضرت ایوب علیہ السلام نے اللہ سے دُعا کرتے ہوئے اپنی تکلیف کو شیطان کی طرف منسوب کیا: بحوالہ

ترجمہ. یاد کر بندے ہمارے ایوبؑ کو جس وقت کہ پکارا اس نے پروردگار اپنے کو
یہ کہ ہاتھ لگایا ہے مجھ کو شیطان نے ساتھ ایذا اور عذاب کے ۱۵

(پارہ ۲۳ سورۂ ص آیت ۴۱)

حضرت یوسفؑ اور اُن کے بھائیوں کے مابین شیطان نے جھگڑا اُٹھایا تھا. اس طرح حضرت یوسفؑ کو تکلیف ہوئی:-

ترجمہ. اور اُونچا بٹھایا اپنے ماں باپ کو تخت پر، اور سب گرے اس کے آگے
سجدے میں. اور کہا اے باپ! یہ بیان ہے میرے اس پہلے خواب کا. اُس
کو میرے رب نے سچا کیا. اور مجھ سے اس نے خوبی کی، اور جب مجھ کو نکالا قید
سے اور تم کو لے آیا گاؤں سے بعد اس کے کہ جھگڑا اٹھایا شیطان نے مجھ میں اور
میرے بھائیوں میں. میرا رب تدبیر کرتا ہے جو چاہے. بے شک وہی ہے خبردار
حکمتوں والا ۵ (پارہ ۱۳ سورۂ یوسف آیت ۱۰۰)

اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتے. جیسا کیا ویسا ملے گا:-

ترجمہ. اس دن بدلہ دیا جائے گا ہر جی کو جو کچھ کماتا ہے. نہیں ظلم اس دن. تحقیق اللہ
جلد لینے والا ہے حساب کا ۵ (پارہ ۲۴ سورۂ مومن آیت ۱۷)

جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے اور اللہ بہت سے جرائم سے درگزر بھی کرتا ہے:-

Marfat.com

ترجمہ. اور جو کچھ پہنچتی ہے تجھ کو مصیبت سے. پس بسبب. اس چیز کے ہے کہ کمایا ہاتھوں تمہارے نے اور معاف کرتا ہے بہت چیزوں سے ۞

(پارہ ۲۵ سورۂ شوریٰ آیت ۳۰)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۳۰ آیت ۳۰: یہ خطاب، عاقل، بالغ لوگوں کو ہے گنہگاروں یا نیک مگر نبی نہیں داخل اور لڑکے ان کے واسطے کچھ اور ہوگا اور سختی دنیا کی بھی ہوگئی اور قبر کی بھی اور آخرت کی بھی.

ترجمہ. تحقیق ہم نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے اس کو ساتھ اندازے کے ۞

(پارہ ۲۷ سورۃ القمر آیت ۴۹)

ترجمہ. اگر ہوتے بیچ ان دونوں (زمین و آسمان) کے معبود سوائے اللہ کے. البتہ بگڑ جاتے. پس پاکی ہے اللہ پروردگار عرش کے کو اس چیز سے کہ بیان کرتے ہیں ۞ نہیں سوال کیا جاتا اس چیز سے کہ کرتا ہے (اللہ) اور وہ سوال کیے جاتے ہیں ۞

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۲۲، ۲۳)

وضاحت مذکورہ بالا جمیع آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے اس پر سوال نہیں ہو سکتا ہے. جب انسان کو نیکی پہنچے تو اللہ کا احسان سمجھے اور اگر بدی پہنچے تو اپنے نفس کے ذمے لگائے یا شیطان کے. بحوالہ سورۂ ص کی آیت ۴۱ میں پہلے گزر چکا ہے. کہ حضرت ایوبؑ نے اپنی تکلیف کو شیطان کی طرف منسوب کیا. آیئے ایک اور حوالے پر غور کرتے ہیں:۔

ترجمہ. کہا کیا دیکھا تم نے جب جگہ پکڑی تھی ہم نے طرف پتھر کی. پس تحقیق میں بھول گیا مچھلی کو اور نہ بھلا دی مجھ کو وہ مچھلی مگر شیطان نے یہ کہ ذکر کروں اس کا پس پکڑی اس نے راہ بیچ دریا کے عجب ۞

(پارہ ۱۵ سورۂ کہف آیت ۶۳)

علاوہ ازیں حضرت آدم علیہ السلام کا پھسلنا بھی اللہ تعالیٰ نے شیطان کے ذمے لگایا ہے. یہ واقعہ سورۃ البقرہ کی آیت ۳۶ میں مذکور ہے:۔

فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۞

Marfat.com

ترجمہ. پس ڈگایا اُن کو شیطان نے اس سے (بہشت سے) پس نکال دیا اُن دونوں کو اس چیز سے کہ تھے بیچ اس کے ○

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ سے فرمایا کہ جہاں میری آیتوں پر جھگڑا ہو رہا ہو تو اُن سے منہ پھیر لینا. اگر شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر اُن ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھنا ؛ بحوالہ

ترجمہ. جب دیکھے تو اُن لوگوں کو کہ جھگڑا کرتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے. پس منہ پھیر لے اُن سے. یہاں تک کہ بحث کریں بیچ بات کے سوا اس کے. اگر بھلا دے تجھ کو شیطان پس مت بیٹھ پیچھے یاد آنے کے ساتھ قوم ظالموں کے ○

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۶۸)

وضاحت موضح القرآن آیت ۶۸ : جب جاہل دین پر عیب پکڑیں تو اس مجلس سے سرک جائے (اُٹھ جائے) اگر خطرہ ہو باتوں میں مشغول سرکنا بھول جاوے تو سوائے نصیحت کے وقت ان میں بیٹھنا ہی موقوف کرے.

اب ہم ان آیات کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں جن سے تقدیر الٰہی کا ثبوت ملتا ہے :-

ترجمہ. اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ اُٹھاتی ہے ہر عورت اور جو کچھ کہ کم کرتے ہیں رحم اور جو کچھ بڑھاتے ہیں اور ہر چیز نزدیک اس کے اندازے پر ہے ○

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۸)

ترجمہ. نطفے سے پیدا کیا ہے اس کو پھر اندازہ کیا اس کو ○

(پارہ ۳۰ سورۂ عبس آیت ۱۹)

ترجمہ. اور جس نے اُتارا آسمان سے پانی ساتھ اندازے کے ○

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۱۱)

ترجمہ. لیکن اُتارتا ہے ساتھ اندازے کے جو کچھ چاہتا ہے ○

(پارہ ۲۵ سورۂ شوریٰ آیت ۲۷)

Marfat.com

ترجمہ. اور مقدر کی ہے بیچ اس کے قوت (روزی) اس میں بیچ چار دن کے ۞

(پارہ ۲۴ سورہ حم سجدہ آیت ۱۰)

ترجمہ. یہ حکم خداوندِ غالب جاننے والے کا ہے ۞ اور چاند کی مقرر کر دیں ہم نے اس کی منزلیں، جہاں تک کہ ہو جاوے مانند شاخ کھجور سوکھی کے ۞

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین آیت ۳۸، ۳۹)

ترجمہ. اور کیا تھا ہم نے درمیان ان کے اور درمیان ان گاؤں کے کہ برکت دی ہم نے بیچ اُن کے بستیاں ظاہر مقرر کر دیں تھیں ہم نے بیچ اُن کے سرائے اُترنے کی ۞

(پارہ ۲۲ سورۂ سبا آیت ۱۸)

ترجمہ. ہے کام اللہ کا اندازے پر مقرر کیا ہوا ۞

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۸)

Marfat.com

قرآن مجید کا اثر انسانیّت پر

قرآن مجید میں زندگی کے تمام ضابطے موجود ہیں. قرآن مجید مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے جو لوگ آیتوں کے منکر ہیں وہ اس سے مستفید نہیں ہو سکتے. ان کے دلوں پر مہر لگ جاتی ہے. آپ کے درمیان اور ان کے درمیان چھپا ہوا پردہ آجاتا ہے. علاوہ ازیں قیامت کے منکر بھی قرآن مجید کو سمجھ نہیں سکتے اور وہ لوگ دلوں کو ڈھانک لیتے ہیں. پھر اُن کے اندر قرآن مجید کا جانا مشکل ہو جاتا ہے جو دل کھول کر قرآن مجید سُنتے ہیں، وہ اس پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں. بحوالہ

ترجمہ. تحقیق جو لوگ کافر ہوئے برابر ہے ان کے اوپر کیا ڈرائے تو ان کو یا نہ ڈرائے تو اُن کو نہیں ایمان لاتے. مہر کی اللہ نے اُوپر دلوں ان کے کے. اُوپر آنکھوں اُن کی کے پردہ ہے اور واسطے ان کے ہے عذاب بڑا ۶

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۶)

قرآن مجید شفا ہے :-

ترجمہ. اور اُتارتے ہیں ہم قرآن میں سے وہ چیز کہ شفا ہے اور رحمت واسطے ایمان والوں کے. نہیں زیادہ کرتا ظالموں کو مگر ٹوٹا ۸۲

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۲)

جو لوگ آخرت کے منکر ہیں. ان کو قرآن مجید سمجھ نہیں آتا.

ترجمہ. جس وقت پڑھتا ہے تو قرآن کو کر دیتے ہیں ہم درمیان تیرے اور درمیان اُن لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے چھپا ہوا پردہ ۴۵ اور کر دیتے ہیں ہم اُوپر دلوں اُن کے کے پردہ ایسا نہ ہو کہ سمجھیں اس کو اور بیچ کانوں ان کے کے بوجھ ہے اور جس وقت کہ یاد کرتا ہے تو پروردگار اپنے کو بیچ قرآن کے اکیلا پھر جاتے ہیں اُوپر پیٹھوں اپنی کے بھاگتے ہوئے ۴۶

Marfat.com

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۴۵، ۴۶)

دلوں کو لپیٹ لیتے ہیں اِس لیئے اُن کو قرآن مجید سمجھ نہیں آتا :۔

ترجمہ: خبردار ہو تحقیق وہ لپیٹتے ہیں سینے اپنے کہ تو ترکہ چھپ جاویں اس سے خبردار ہو جس وقت وہ لپیٹتے ہیں کپڑے اپنے جانتا ہے جو کچھ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تحقیق وہ جانتا ہے سینے والی بات کو ۞

(پارہ ۱۱ سورۂ ہود آیت ۱)

ترجمہ: آتاری ہوئی بخشنے والے مہربان کی طرف سے کتاب ہے جدا کی گئیں آیتیں اس کی قرآن عربی ہے واسطے اس قوم کے کہ جانتے ہیں ۞ خوشخبری دینے والی اور ڈرانے والی پس منہ پھیر لیا بہتوں ان کے نے پس وہ نہیں سنتے ۞ کہا انہوں نے دل ہمارے بیچ پردوں کے ہیں اس چیز سے کہ پکارتا ہے تو ہم کو طرف اس کی اور بیچ کانوں ہمارے کے بوجھ ہے اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے پردہ ہے پس عمل کر تو تحقیق ہم بھی عمل کرنے والے ہیں ۞

(پارہ ۲۴ سورہ حم السجدہ آیت ۳ تا ۵)

جن لوگوں کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں وہ قرآن مجید نہیں سمجھ سکتے بحوالہ

ترجمہ: یہ لوگ ہیں لعنت کی ہے ان کو اللہ نے، پس بہرہ کر دیا ان کو اور اندھا کر دیا آنکھوں ان کی کر ۞ کیا پس فکر نہیں کرتے بیچ قرآن کے کیا اوپر دلوں کے قفل ہیں ان کے ۞ تحقیق جو لوگ پھر گئے اوپر پیٹھوں اپنی کے پیچھے اس کے کہ کھل گئی ہر ہوئی واسطے ان کے ہدایت شیطان نے زینت دلائی ہے واسطے ان کے اور ڈھیل دلائی واسطے ان کے ۞ یہ بسبب اس کے کہا کہ تھا انہوں نے واسطے ان لوگوں کے ناخوش رکھتے تھے اس چیز کو کہ اتاری ہے اللہ نے، البتہ کہا مانیں گے ہم تمہارا بیچ بعض کام کے اور اللہ جانتا ہے آہستہ بات ان کی کر دیکھ کیا پس حال ہوگا جس وقت قبض کریں گے جان ان کی کو فرشتے مارتے ہوں گے منہ ان کے اور پیٹھیں ان کی ۞ یہ بسبب اس کے ہے کہ پیروی کی

Marfat.com

انہوں نے اس چیز کی ناخوش کرتی اور مکروہ رکھی رضامندی اس کی پس ناپید کر ڈالی (ضائع کر دیئے) اللہ نے عمل ان کے ۝

(پارہ ۲۶ سورۂ محمد آیت ۲۴ تا ۲۸)

کافر قرآن مجید کی آیات کو جادو سمجھ کر ٹال دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تُو نے خود اس کو بنایا ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے واسطے حق کے جب آیا ان کے پاس، یہ جادو ہے ظاہر ۝ کیا یہ کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے اس کو، اگر باندھ لیا ہے میں نے اس کو، پس نہیں تم مالک واسطے میرے اللہ کی طرف سے کسی چیز کے، وہ جانتا ہے اس چیز کو شروع کرتے ہو تم بیچ اس کے کفایت ہے وہ گواہ درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور وہ ہے بخشنے والا مہربان ۝ کہہ نہیں ہوں میں نیا پیغمبروں میں سے، نہیں جانتا میں جو کچھ کیا جاوے گا ساتھ میرے اور نہ ساتھ تمہارے نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری، نہیں میں مگر ڈرانے والا ظاہر ۝ کہہ کیا دیکھا ہے تم نے اگر ہوئی نزدیک اللہ کے اور کفر کیا تم نے ساتھ اس کے اور گواہی دی ایک شاہد نے بنی اسرائیل میں سے اوپر مانند اس کی کے پس ایمان لایا اور تکبر کیا تم نے تحقیق اللہ نہیں ہدایت کرتے والا ظالموں کو ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ الاحقاف آیت ۷ تا ۱۰)

وضاحت موضح القرآن آیت ۱۰: مکے میں کوئی عالم یہود کا آیا تھا۔ کام کو اس سے پوچھا کافروں نے۔ اس نے بتایا کہ ایک رسول اور کتاب آنی مقرر ہے اس شہر میں اور وہی لگتا ہے۔

مومنین پر قرآن مجید کی تاثیر جب قرآن مجید پڑھا جائے تو مومنوں کے چمڑوں کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں اور اُن کا سینہ اللہ تعالیٰ کھول دیتا ہے۔ بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ. کیا پس جو شخص کہ کھولا ہے اللہ تعالیٰ نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر نور کے ہے پروردگار اپنے سے پس وائے ہے واسطے ان لوگوں کے کہ سخت ہیں دل ان کے یاد اللہ کی سے. یہ لوگ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں ۲۲ اللہ تعالیٰ نے اُتاری ہے بہتر بات کتاب ہے یکساں دُہرائی جانے والی. بال کھڑے ہو جاتے ہیں اس سے کھال پر اُن لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے. پھر نرم ہو جاتے ہیں چمڑے اُن کے اور دل ان کے طرف یاد خدا کی. یہ ہے ہدایت اللہ کی ہدایت کرتا ہے ساتھ اس کے جس کو چاہے. جس کو گمراہ کرے اللہ پس نہیں اس کے راہ دکھانے والا ۲۳

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۲۲ تا ۲۳)

جو لوگ بُتوں کی پرستش سے پرہیز کرتے ہیں. اُن کی سمجھ میں قرآن مجید آتا ہے۔ بحوالہ

ترجمہ. جن لوگوں نے پرہیز کیا بُتوں سے کہ عبادت کریں اس کو اور رجوع کرتے ہیں طرف خدا کی. واسطے ان کے خوشخبری ہے. پس خوشخبری دے بندوں میرے کو جو لوگ سنتے ہیں بات (مراد قرآن مجید) پس پیروی کرتے ہیں بہتر اس کی. یہ لوگ ہیں جن کو ہدایت کی اللہ نے. اور یہ لوگ وہی ہیں صاحب عقل خالص کے ۱۸

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۱۷، ۱۸)

وضاحت اس آیت کریمہ سے یہ مضمون روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جو لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں قرآن مجید اُن کی سمجھ سے بالاتر ہے. بعض لوگوں کے اعتقاد سے پتہ چلتا ہے. وہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید سمجھنے والے چلے گئے ہیں. اب لوگوں کو قرآن مجید سمجھ نہیں آسکتا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے حق میں یوں کہا ہے:۔

ترجمہ. پس سوائے اس کے نہیں کہ آسان کیا ہم نے اس کو قرآن کو اوپر زبان تیری کے. تاکہ بشارت دے ساتھ اس کے پرہیزگاروں اور ڈرا دے ساتھ اس کے قوم جھگڑنے والوں کو ۹۷

(پارہ ۱۶ سورۃ مریم آیت ۹۷)

Marfat.com

ترجمہ. سوائے اس کے نہیں کہ آسان کیا ہم نے اس کو (قرآن) اوپر زبان تیری کے
تو کہ وہ نصیحت پکڑیں پس منتظر رہ تحقیق وہ بھی منتظر ہیں ۵۹

(پارہ ۲۵ سورۂ دخان آیت ۵۹)

ترجمہ اور تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی
نصیحت پکڑنے والا ۱۷

(پارہ ۲۷ سورۂ قمر آیت ۱۷)

ترجمہ. البتہ آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے. پس کیا ہے کوئی نصیحت
پکڑنے والا ۲۲

(پارہ ۲۷ سورۂ قمر آیت ۲۲)

ترجمہ. البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے تمہارے نصیحت. پس ہے
کوئی نصیحت پکڑنے والا ۴۰

(پارہ ۲۷ سورۃ قمر آیت ۴۰)

جو لوگ قرآن مجید کی آیتوں کی پوری طرح تشریح کر کے پڑھتے ہیں ان پر حملے کئے جاتے ہیں. حضور اکرمؐ کے زمانے سے لے کر آج تک یہی ہو رہا ہے. بحوالہ

ترجمہ جس وقت پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری روشن پہچانتا ہے تو
بیچ مونہوں ان لوگوں کہ کافر ہیں ناخوشی کو. نزدیک ہے کہ حملہ کریں ان لوگوں پر کہ
پڑھتے ہیں اوپر ان کے نشانیاں ہماری. کہہ پس کیا خبر دوں میں تم کو ساتھ بدتر کے
اس سے آگ ہے. وعدہ کیا ہے اس کا اللہ نے ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے بری
ہے جگہ پھر جانے کی ۷۲

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۷۲)

جس کے لیے اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس کو ہدایت دے. اللہ تعالیٰ
اس کے لیے سینہ کھول دیتا ہے. بحوالہ

ترجمہ. جب آتی ہے ان کے پاس کوئی نشانی کہتے ہیں ہرگز نہ ایمان لاویں گے یہاں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ لائبریری

تک کر دیئے جاویں ہم مانند اُس کی جو دیئے گئے پیغمبر خدا کے
جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے پیغمبری اپنی کو. البتہ پہنچے گا ان لوگوں کو کہ
ذلت ہے نزدیک اللہ کے سے اور عذاب سخت بسبب اس کے کہ تھے
کرتے ۱۲۵ پس جس شخص کو ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ہدایت کرے اس کو کھول دیتا
ہے سینہ اس کا واسطے مسلمانی کے اور جس کو ارادہ کرتا ہے یہ کہ گمراہ کرے اس کو
کرتا ہے سینے اس کے کو تنگ اور بند. گویا کہ زور سے چڑھتا ہے بیچ آسمانوں کے
اس طرح کرتا ہے اللہ تعالیٰ ناپاکی ان لوگوں کے اُوپر. نہیں ایمان لاتے ۱۲۶

(پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۲۵، ۱۲۶)

اللہ تعالیٰ فاسقوں (بدمعاشوں) کو گمراہ کرتا ہے :۔

ترجمہ. تحقیق اللہ نہیں شرماتا یہ کہ بیان کرے مثال کوئی مچھر کی پھر جو اوپر اُس کے
ہے. پس جو لوگ ایمان لائے. پس جانتے ہیں یہ کہ وہ سچ ہے پروردگار ان کے کی
طرف سے اور جو لوگ کہ کافر ہوئے. پس کہتے ہیں کیا چاہا اللہ نے ساتھ اس کے
مثال لانا. گمراہ کرتا ہے ساتھ اس کے بہتوں کو اور نہیں گمراہ کرتا اس کے ساتھ
مگر فاسقوں کو ۲۶ جو لوگ توڑتے ہیں قول اللہ کا پیچھے مضبوط کرنے اس کی کے اور کاٹتے
ہیں جو حکم کیا اللہ نے ساتھ اس کے یہ کہ ملایا جاوے اور بگاڑ کرتے ہیں بیچ زمین
کے. یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانے والے ۲۷

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۲۶، ۲۷)

وضاحت

بعض لوگ اس چیز پر ہٹ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مکھی، مچھر، مکڑے کی مثال
کیوں دی ہے. یہ اللہ کی شایانِ شان نہیں. بحوالہ

ترجمہ. اے لوگو! بیان کی گئی ہے مثال پس سُنو اس کو. تحقیق جن کو پکارتے ہو سوائے
اللہ کے ہرگز نہ پیدا کریں گے ایک مکھی، اگرچہ اکٹھے ہوں واسطے اس کے. اگر چھین لے
ان سے مکھی کچھ نہ چھڑا سکیں اس کو اس سے بودا (ضعیف) ہے مانگنے والا جس سے
مانگتا ہے ۷۳

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۷۳)

Marfat.com

ترجمہ. مثال ان لوگوں کی کہ پکڑتے نہیں سوائے اللہ کے دوست مانند مکڑی کے ہے کہ بناتی ہے گھر اور تحقیق سب سے سست گھروں میں البتہ گھر مکڑی کا ہے کاش ہوتے جانتے ۝

(پارہ نمبر ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت ۴۱)

مذکورہ بالا مثالیں جو اللہ نے بیان کی ہیں ان کو علماء دین ہی سمجھتے ہیں. فاسق، عیاش اور بدمعاش لوگ ان مثالوں سے گمراہ ہوتے ہیں. بحوالہ

ترجمہ. یہ مثالیں ہیں کہ بیان کرتے ہیں ہم ان کو واسطے لوگوں کے اور نہیں سمجھتے اُن کو مگر علم والے ۝

(پارہ نمبر ۲۰ سورۃ العنکبوت آیت ۴۳)

Marfat.com

مذہبی عقائد

عیسائیوں کے اللہ کے متعلق عقائد :۔

عیسیٰؑ یا خود اللہ ہے یا خود خدا کا بیٹا ہے یا تیسرا خدا ہے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہتے ہیں۔ اللہ وہی ہے مسیح بیٹا مریم کا۔ اور کہا مسیح نے اے بنی اسرائیل کے عبادت کرو اللہ کی۔ پروردگار میرا ہے اور پروردگار تمہارا تحقیق بات یہ ہے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے۔ پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اس کے بہشت اور جگہ اس کی آگ ہے اور نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار ۵ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہتے ہیں تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک اور اگر باز نہ رہیں گے اس چیز سے کہ کہتے ہیں۔ البتہ لگے گا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے ان میں سے عذاب درد دینے والا ۵

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۷۲، ۷۳)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱ نصاریٰ میں دو قول ہیں۔ بعضے کہتے ہیں اللہ یہی تھا جو صورت مسیح میں آیا اور بعض کہتے ہیں کہ تین خدے ہو گیا۔ ایک اللہ رہا۔ ایک روح القدس (جبریل) اور ایک مسیحؑ۔ یہ دونوں صورتیں کفر ہیں کاملوں کے حق میں یہ کہتے ہیں جو آگے فرمایا یعنی سورۂ المائدہ کی آیت ۵ میں عیسیٰؑ کے متعلق وضاحت ملتی ہے کہ وہ کیا چیز ہیں :۔

ترجمہ نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گزرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر اور ماں اس کی صدیقہ یعنی ولیہ تھی۔ وہ کھاتے تھے کھانا۔ دیکھ کیونکہ بیان کرتے ہیں ہم واسطے ان کے نشانیاں۔ پھر دیکھ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں ۵

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۵)

اب اسی آیت ۵ کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں :۔

Marfat.com

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۲: یعنی اس سے زیادہ اور کیا نشانی کہ جو شخص کھانا کھاوے اسے حاجتِ بشری لگے۔ اللہ کی ذات پاک اس لائق کب ہے؟ بلکہ اللہ نے سورۃ الانعام کی آیت ۱۴ میں یوں فرمایا:۔

ترجمہ۔ کہہ سوائے خدا کے پکڑوں میں دوست، وہ جو پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا۔ وہی کھلاتا ہے اور نہیں کھلایا جاتا۔ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں یہ کہ ہوں میں اول اس شخص کا جو مسلمان ہوا ہے اور یہ کہ مت ہو شریک لانے والوں سے ۱۴

ترجمہ۔ البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ جو کہتے ہیں تحقیق اللہ وہی ہے مسیح بیٹا مریم کا۔ کہہ کون اختیار رکھتا ہے اللہ کے کام سے کچھ۔ اگر چاہے یہ کہ ہلاک کر ڈالے مسیح بیٹے مریم کے کو اور ماں اس کی کو اور جو بیچ زمین کے ہیں سارے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان دونوں کے ہے۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ کہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز کے اوپر قادر ہے ۱۶

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱۷)

عزیرؑ کو یہودی اور عیسیٰؑ کو عیسائی خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ کہا یہود نے عزیرؑ کو بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاریٰ نے مسیحؑ اللہ کا بیٹا ہے یہ ہے بات ان کی ساتھ مونہوں اپنے کے۔ مشابہ ہوتے ہیں بات سے ان لوگوں کے جو کافر ہوئے پہلے ان لوگوں سے۔ ماریو ان لوگوں کو اللہ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں ۵

(پارہ ۱۰ سورۃ توبہ آیت ۳۰)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۴: یعنی اہل کتاب ہو کر مشرکوں کی ریس کرنے لگے۔ یہودیوں اور عیسائیوں نے عالموں اور درویشوں کو رب بنالیا۔ اس امر کی وضاحت پارہ ۱۰ سورۃ توبہ کی آیت ۳۱ میں موجود ہے:۔

ترجمہ۔ پکڑا انہوں نے عالموں اپنوں اور درویشوں کو پروردگار سوائے اللہ کے اور مسیح بیٹے مریم کے کو اور نہیں حکم کئے گئے مگر یہ کہ بندگی کریں ایک معبود کو۔ نہیں کوئی معبود مگر وہ۔ پاکی ہے اس کو اس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں ۱۷

Marfat.com

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱۰، ان کے عالم یا درویش جو اپنی عقل سے ٹھہرا دیتے ہیں. وہ جانتے ہیں خدا کے ہاں ہم کو چھٹکارہ ہوگیا اور ٹھہراتے ہیں خاطر کو یا طمع کو سو عالم کا قول عوام کو سند ہے جب تک وہ شرح سے سمجھ کر کہے. جب معلوم ہو کہ طمع سے کہا. وہ سند نہیں (آج کل باطل فرقوں کے راہنما طمع اور پیٹ کی خاطر نئے مسائل بناتے ہیں اور ان کی اشاعت کرتے ہیں).

یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو خدا کا بیٹا اور محب سمجھتے ہیں: بحوالہ

ترجمہ. اور کہا یہود نے اور نصاریٰ نے ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور پیارے ہیں اس کے. پس کہہ کیوں عذاب کرتا ہے تم کو (اللہ) ساتھ گناہوں تمہارے کے. بلکہ تم آدمی ہو اس چیز سے کہ پیدا کیا ہے. بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے اور عذاب کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی اور جو کچھ درمیان ان دونوں کے ہے طرف اسی کے ہے پھر جانا ۵

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱۸)

قریش مکہ کے مذہب میں فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں:۔

ترجمہ. مقرر کرتے ہیں اللہ کے واسطے بیٹیاں. پاک ہے اس کو واسطے اُن کے ہے جو کچھ چاہتے ہیں ۵ اور جب خبر دیا جاتا ہے ایک ان کا ساتھ بیٹی کے ہو جاتا ہے منہ اس کا سیاہ اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہے ۵ چھپتا پھرتا ہے قوم سے یعنی لوگوں سے برائی اس چیز کی سے کہ بشارت دیا گیا ہے ساتھ اس کے. آیا نگاہ رکھے اس کو اوپر ذلت کے یا گاڑھے اس کو بیچ مٹی کے. خبردار ہو برا ہے جو کچھ کہ حکم کرتے ہیں ۵ واسطے ان لوگوں کے نہیں ایمان لاتے صفت. بری ہے اور واسطے اللہ کے ہے صفت بلند اور وہ ہے غالب حکمت والا ۶

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۵۷ تا ۶۰)

ترجمہ. پس پوچھو ان سے کیا واسطے رب تیرے کے بیٹیاں ہیں اور واسطے ان کے بیٹے ہیں ۵ کیا پیدا کیا ہے فرشتوں کو ہم نے عورت اور وہ حاضر تھے ۵ خبردار ہو تحقیق وہ طرفان اپنے سے البتہ کہتے ہیں ۵ کیا جنایا ہے خدا نے اور تحقیق وہ البتہ

Marfat.com

جھوٹے ہیں ۱۵۱ کیا پسند کر لیا ہے بیٹوں کو اُوپر بیٹیوں کے ۱۵۲ کیا ہے واسطے
تمہارے کیونکر حکم کرتے ہو ۱۵۳ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے تم ۱۵۴ یا واسطے تمہارے
دلیل ہے ظاہر ۱۵۵ پس لے آؤ تم کتاب اپنی کو اگر ہو تم سچے ۱۵۶ اور تحقیق ثابت کیا
انہوں نے درمیان خدا کے اور درمیان جنوں (فرشتے) کے ناتا۔ البتہ تحقیق جانتے
ہیں جن کہ تحقیق وہ البتہ حاضر کیے جاویں گے عذاب میں ۱۵۸ پاکی ہے اللہ کو اس
چیز سے کہ بیان کرتے ہیں ۱۵۹ مگر بندے اللہ کے خالص کیے گئے ۱۶۰

(پارہ ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت ۱۴۹ تا ۱۶۰)

ترجمہ کیا پس دیکھا تم نے لات اور عزّٰے کو ۱۹ اور منات تیسرے پچھلے کو ۲۰ کیا
واسطے تمہارے مرد ہیں اور واسطے اس کے عورتیں ۲۱ یہ اس وقت بانٹنا ہے
بہت بُرا ۲۲ نہیں یہ مگر یہ نام مقرر کر لیا ہے تم نے ان کو اور باپوں تمہارے نے
نہیں اُتاری اللہ نے ساتھ اس کے کچھ دلیل نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور اس چیز
کی کہ چاہتے ہیں جی اور البتہ تحقیق آئی ان کے پاس پروردگار ان کے سے ہدایت ۲۳

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم آیت ۱۹ تا ۲۳)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۳۰: یہ نام ہیں بتوں کے۔ کافر کہتے تھے یہ بیٹیاں ہیں اللہ کی
اُن کی ماں جنوں کی بیٹیاں۔

بعض موجودہ لوگوں کا عقیدہ یُوں ہے۔ وہ ایسے کہتے ہیں۔ جو اُن کی تقریروں
میں سُنا گیا:۔

؎ آدم کو خدا مت کہو آدم خدا نہیں لیکن خدا کے نُور سے آدم جُدا نہیں

حضور اکرمؐ کے متعلق اُن کا عقیدہ یہ ہے:۔

؎ تو ہستی عرش خدا کا ہو کر اُتر آیا زمیں پر مصطفےٰ ہو کر
؎ صلوٰۃ و سلام ہے [illegible] کہ ظاہر بشر تُو ہے باطن خدا

پنجابی میں وُہ یُوں کہتے ہیں:۔

بندہ بن کے وچ گنواہ چلا دے عرش معلّٰی تے حق پاک سڈا دے گھر عبداللہ دے جم پیا

Marfat.com

یعنی اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہندوؤں (بنگال کا آیا ہوا کالی
چرا تا رہا۔ پھر عرشِ معلیٰ پر جا کر خدا بن گیا اور عبداللہ کے گھر پیدا ہو گیا۔

پنجابی میں ایک اور فقرے کا مطلب ملاحظہ ہو:

"دن قیامت دے اللہ سائیں سوہنے محمد نوں فرمائے گا میرے محبوب تیرا ہندو جنگی
بندگی کیتی اے۔ میں عرش توں لہہ بہناں تے توں عرش تے چڑھ بہو۔ یعنی جیویں تیری مرضی آوے
اونویں کر"

بعض لوگوں کا عقیدہ یہ بھی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

؎ جے رب میم دا پردہ نہ کردا تے خدائی بھل جاندی

جے خاک ہوندی تے ڈل جاندی

؎ صورت عکسِ محمد ہے۔ صورت۔ خدا دی

اے نقشہ میرے دل توں بھلا کوئی نئیں سکدا

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ شوریٰ کی آیت ۱۱ میں فرمایا:۔

ترجمہ: نہیں مانند اس کی کوئی چیز اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے:

بلکہ مذکورہ بالا عقیدہ کے مقابلہ میں یوں عقیدہ رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نہ کسی کا
باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی جیسا ہے: بحوالہ

ترجمہ: کہہ اے محمدؐ وہ اللہ ایک ہے ۱ اللہ تعالیٰ بے احتیاج ہے ۲ نہیں جنا
اس نے اور نہ جنا گیا ۳ اور نہیں ہے واسطے اس کے برابری کرنے والا کوئی ۴

(پارہ ۳۰ سورۂ اخلاص)

موضح القرآن آیت ۲ حاشیہ ۳۔ یعنی کھاتا پیتا نہیں۔

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۲ آیت ۴ یعنی اس کی قسم کا کوئی نہیں۔ جو دوسرے کہے
اللہ کے بندوں کو اللہ کا جزو بنانا کفر ہے: بحوالہ

ترجمہ: مقرر کیا انہوں نے واسطے حق تعالیٰ کے بندوں اس کے سے ایک جزو۔
یعنی اولاد۔ تحقیق آدمی البتہ ناشکر گزار ظاہر ۵ کیا پکڑیں اللہ تعالیٰ نے اس چیز

Marfat.com

ہے کہ پیدا کی ہیں بیٹیاں اور برگزیدہ کیا تم کو ساتھ بیٹوں کے ۱۵ اور جس وقت خبر دیا جاتا ہے ایک اُن کا ساتھ اس چیز کے بیان کیا ہے واسطے خدا کے مثال ہو جاتا ہے منہ اس کا کالا اور وہ غم سے بھرا ہوتا ہے ۱۶ کیا جو شخص پالا جاتا ہے زیور گہنے کے وہ زیور جھگڑے کے ظاہر نہیں ہوتا ۱۷ مقرر کیا انہوں نے فرشتوں کو وہ جو بندے اللہ کے ہیں عورتیں۔ کیا حاضر ہوئے تھے وقت پیدا ان کے کے۔ البتہ لکھی جاوے گی گواہی ان کی اور سوال کئے جاویں گے ۱۹

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۱۵ تا ۱۹)

وضاحت

موضح القرآن حاشیہ ۲ آیت ۱۹ :

یہ جو فرمایا کہ بندے رحمٰن کے ہیں یعنی بیٹیاں نہیں۔ اور معلوم ہوا کہ فرشتے نہ مرد نہ عورت پر بولی مردانی بولیئے۔

Marfat.com

قرآن عنوان ہے حضورؐ اس کا بیان ہیں۔

قرآن مجید میں ایسے احکام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت اختصار سے بیان کیا ہے۔ مثلاً اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔ قرآن مجید میں صرف اتنا ہے کہ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو۔ علاوہ ازیں نماز وقت پر قائم کی گئی ہے۔ ب۔ قرآن مجید میں رکعتوں کی وضاحت نہیں نہ زکوٰۃ کے نصاب کا بیان ہے، نہ اس کی مقدار کا بیان ہے اور نہ ہی نماز کے اوقات کی ابتدا اور انتہا کا بیان ہے۔ غرضیکہ نماز کی رکعتوں، زکوٰۃ کا نصاب اور مقدار اور نماز کے اوقات کا بیان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تو فرمایا ہے۔ خبیث اور طیب چیزوں کی تشریح بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:۔

ترجمہ۔ وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسول کی جو نبی ہے ان پڑھا۔ وہ جو پاتے ہیں اس کو لکھا ہوا نزدیک اپنے پاس توریت کے اور انجیل کے حکم کرتا ہے ان کو ساتھ بھلائی کے اور منع کرتا ہے ان کو ساتھ کرنا معقول چیز سے اور حلال کرتا ہے ان کے واسطے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں [۱۵۷]

(پارہ ۹ سورۂ اعراف آیت ۱۵۷)

قرآن شریف میں چار حرام چیزوں کا ذکر ہے:۔

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں حرام کیا ہے اوپر تمہارے مردار اور لہو اور گوشت خنزیر کا اور جو کوئی پکارا جاوے اوپر اس کے واسطے غیر اللہ کے [۱۷۳]

اب دیکھا جائے کہ اہلی گدھے کا گوشت کھانا قرآن مجید میں کہیں منع نہیں۔ بذریعہ حدیث ۷ھ جنگ خیبر کے موقع پر حرام کیا گیا۔

آپ کو اور آپ کے ... انھیوں کو اللہ تعالیٰ نے مفسر قرآن ہونے کا تمغہ دیا ہے بحوالہ نزلہ جو کچھ دیوے تم کو رسول سو لے لو اس کو اور جو کچھ منع کرے تم کو اس سے باز رہو [۷]

Marfat.com

(پارہ ۲۸ سورۃ الحشر آیت ۷)

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور صاحبوں حکم کے تم میں سے ۵۹

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۵۹)

ترجمہ۔ نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر مگر واسطے اس کے فرمانبرداری کیا جاوے ساتھ حکم اللہ کے ۶۴

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۴)

ترجمہ۔ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی۔ پس یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے کہ نعمت کی اللہ نے اوپر ان کے ۶۹

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۹)

ترجمہ۔ پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاویں گے جہاں تک حاکم بنائیں[1] تجھ کو پیچ اس چیز کے جو جھگڑا پڑے درمیان ان کے۔ پھر نہ پاویں پیچ جیوؤں اپنے کے تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان لیویں مان لینے کر ۶۵

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۵)

ترجمہ۔ اور جو کوئی کہا مانے رسول کا۔ پس تحقیق کہا مانا اللہ کا۔ جو کوئی پھر جاوے پس نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو اوپر ان کے نگہبان ۸۰

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۸۰)

ترجمہ۔ کہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو۔ پس پیروی کرو میری۔ چاہے گا تم کو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۳۱

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۳۱)

ترجمہ۔ پس اگر ایمان لاویں ساتھ اس چیز کے کہ ایمان لائے ہو تم ساتھ اس کے۔ پس تحقیق راہ پائی اور اگر پھر جاویں سوائے اس کے نہیں وہ بیچ خلاف کے ہیں ۳۷

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۳۷)

---

[1] حاکم مانیں۔

Marfat.com

ترجمہ. جو کوئی برخلاف کرے رسُول کے. پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کے متوجہ کرینگے ہم اس کو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں. بُری جگہ ہے پھر جانے کی ۵" (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۵)

ترجمہ. آگے بڑھ جانے والے پہلے ہجرت کرنے والوں سے اور مدد دینے والوں سے اور وہ لوگ پیروی کرتے ہیں ان کی ساتھ نیکی کے راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ اس سے. اور تیار کی ہیں واسطے ان کے بہشتیں چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں. ہمیش رہیں گے بیچ ان کے ہمیشہ. یہ ہے مراد پانا بڑا ۵"

(پارہ ۱۱ سورۂ توبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ. اور اگر شدت کریں تجھ سے اوپر اس کے کہ شریک لا ساتھ میرے اس چیز کو کہ نہیں واسطے تیرے ساتھ اس کے کچھ علم پس مت کہا مان ان دونوں کا اور صحبت رکھ اُن سے بیچ دُنیا کے اچھی طرح اور پیروی کر راہ اس شخص کی کہ رجوع کرتا ہے طرف میری ۵" (پارہ ۲۱ سورۂ لقمان آیت ۱۵)

ترجمہ. البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی واسطے اس شخص کے کہ اُمید رکھتا ہے خُدا کی اور دن پچھلے کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت ۵"

(پارہ ۲۱ سورۂ احزاب آیت ۲۱)

ترجمہ. تحقیق ہے واسطے تمہارے پیروی نیک بیچ ابراہیمؑ اور ان لوگوں کے کہ ساتھ اس کے تھے ۵" (پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ آیت ۴)

مندرجہ مذکورہ بالا جمیع آیات سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے ساتھی یعنی صحابہ کرامؓ اور مومنین کے راستہ کی پیروی کرنے کی اللہ تعالیٰ تلقین فرماتا ہے، اور ان لوگوں کو ایمان اور عمل کی دوسرے لوگوں کے لیے کسوٹیاں بنایا ہے. یعنی اپنے ایمان اور عمل کو ان لوگوں کے ایمان اور عمل پر پرکھو اور حدیث شریف میں ہے. فرمایا نبی اکرمؐ نے کہ میرے صحابہ کرامؓ ستاروں کی مانند ہیں جس کے پیچھے چلو گے راہ پاؤ گے. (مناقب صحابہ کرامؓ، مشکوٰۃ شریف).

Marfat.com

اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی اُس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ میری بنائی چیز کے تابع نہ ہو جائے" (باب الاعتصام وکتب السنہ۔ مشکوٰۃ شریف)

اہلِ قرآن کے ساتھ مکالمہ

لاہور سے ایک آدمی آیا اور خان غلام شبیر خان ڈاہا کے ڈیرے پر خانیوال میں آ بیٹھا۔ اور خان غلام شبیر خان ڈاہا نے مولانا محمد حسن صاحب کو بلایا۔

جب آپ ڈیرے پر پہنچے تو اُس کے ہاتھ میں دو قرآن اور برق جیلانی لکھی ہوئی ایک کتاب تھی۔ جب آپ گئے تو آپ نے پوچھا۔ کیا حکم ہے؟

تو اس آدمی نے جواب دیا۔ "حضور اکرم کی کوئی حدیث نہیں۔ صرف قرآن ہی قرآن ہے"

آپ نے لطیفہ آرائی کے طور پر جواب دیا "قرآن بھی نہیں ہے"

وہ کہنے لگا۔ وہ کیسے؟

تو آپ نے جواب دیا "بغیر گواہ کے کوئی دعوے ثابت نہیں ہوتا"

آپ فرمائیں کہ قرآن نے کب کہا کہ میں قرآن ہوں اور کس سے اس نے کلام کی ہے۔ آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے ہی غارِ حرا سے واپس آنے کے بعد فرمایا۔ آج میرے اوپر قرآن کی یہ پانچ آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ اگر ہمارے اندر رسولؐ موجود نہ ہوتے اور نہ بتلاتے تو ہمیں کیا خبر تھی کہ یہ قرآن ہے۔ قرآن مجید کے وجود کو ثابت کرنے کے لیے آپ کی احادیث کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر آپ کی حدیث نہ ہو تو قرآن کبھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ آپ کا یہ کہنا تھا وہ کتابیں بند کر کے چل دیئے۔

اللہ تعالیٰ کے نبی معصوم ہوتے ہیں: بحوالہ

ترجمہ۔ اگر نہ ثابت رکھتے ہم تجھ کو۔ البتہ تحقیق نزدیک تھا تو کہ جھک جاوے طرف اُن کی کچھ تھوڑا ۸۴ اس وقت البتہ چکھاتے ہم تجھ کو دوگنا عذاب زندگانی دنیا کا اور دوگنا عذاب موت کا۔ پھر نہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر ہمارے مدد دینے والا ۸۵

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۴، ۸۵)

ترجمہ۔ قسم ہے تارے کی جب گرے ۱ نہیں بہک گیا یار تمہارا اور نہ راہ سے پھر گیا ۲

Marfat.com

اور نہیں بولتا خواہش اپنی سے ۵ نہیں وہ مگر وحی بھیجی جاتی ہے ۶ سکھایا اس کو
سخت قوت والے نے ۵

(سورۂ نجم پارہ ۲۷ آیت ۱ تا ۵)

وضاحت "نہیں بہک گیا یا ممتا را" سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کبھی راہِ راست سے وہ ہٹے نہیں. بلکہ وہ صراطِ مستقیم پر قائم رہے ہیں. مؤلف

Marfat.com

تحریفات

یہود کا زبان مروڑنا :۔

علماء سُوء بدعت پرست اور شرک پرست بھی ایسا کر رہے ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ بعضے اُن میں سے البتہ ایک فرقہ ہے۔ مروڑتے ہیں زبانوں اپنی کو ساتھ کتاب کے تو کہ جانو تم اس کو کتاب سے اور نہیں وہ کتاب سے۔ اور کہتے ہیں وہ نزدیک اللہ کے سے ہے اور نہیں وہ نزدیک اللہ کے سے۔ اور کہتے ہیں اُوپر اللہ کے جھوٹ اور اور وہ جانتے ہیں ۵

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۷۸)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۳ : یعنی بن پڑھوں کو دِگا دیتے ہیں، اپنی عبارت بنا کر قرآن کی طرح پڑھنے لگے کہ اللہ نے یُوں فرمایا ہے۔

ترجمہ۔ تحقیق جو لوگ مول لیتے ہیں بدلے عہد اللہ اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا۔ یہ لوگ نہیں حصہ واسطے اُن کے پیچ آخرت کے۔ نہ بولے گا اُن سے اللہ تعالیٰ۔ نہ دیکھے گا طرف اُن کی دن قیامت کے اور نہ پاک کرے گا اُن کو۔ واسطے ان کے عذاب ہے درد دینے والا ○

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۷۷)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۴ : یہود میں صفت تھی کہ اُن سے اللہ نے اقرار لیا تھا اور قسمیں دی تھیں ہر نبی کے مددگار ہیو۔ پھر غرض دُنیا کے دے سے پھر گئے اور جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے دُنیا ملنے کے واسطے اس کا یہی حال ہے۔

تحریفِ یہود :۔

ترجمہ۔ اے رسول نہ غمگین کریں تجھ کو وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہیں پیچ کفر کے [illegible]
میں سے کہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم ساتھ مونہوں اپنے کے اور نہ ایمان [illegible]

Marfat.com

اُن کے اور ان لوگوں میں سے کہ یہودی ہوئے سننے والے ہیں واسطے جھوٹ کے سننے والے ہیں واسطے قوم دوسری کے کہ نہ آئی تیرے پاس. بدل ڈالتے ہیں باتوں پیچھے جگہ ان کی سے. کہتے ہیں اگر دیئے جاؤ تم یہ پس لے لو اس کو اور اگر نہ دیئے جاؤ وہ پس بچو. جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ گمراہ کرنا اس کا. پس ہرگز نہ مالک ہوگا تو واسطے اس کے اللہ کی طرف سے کچھ. یہ وہ لوگ ہیں کہ نہ ارادہ کیا اللہ نے. یہ کہ پاک کرے دلوں ان کے کو. واسطے ان کے ہے. بیچ آخرت کے رسوائی اور واسطے اُن کے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا ۝ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۴۱)

ترجمہ. اور بعضے وہ لوگ جو یہودی ہیں بدل ڈالتے ہیں باتوں کو جگہ اس کی سے اور کہتے ہیں کہ سُنا ہم نے اور نہ مانا ہم نے اور سُن نہ سُنایا جائیو اور رَاعِنَا پیچ دے کر زبان اپنی کو اور طعن کر کر بیچ دین کے. اگر وہ کہتے سُنا ہم نے اور مانا ہم نے اور سُن اور نظر کر ہم پر. البتہ ہوتا بہتر واسطے ان کے اور بہت سیدھا. ولیکن لعنت کی ہے اُن کو اللہ نے ساتھ کفر ان کے کے. پس نہیں ایمان لاتے مگر تھوڑے ۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۴۶)

وضاحت اس آیت سے دو چیزیں ثابت ہیں. ایک تحریف یہود اور دوسرا اُن کا زبان مروڑنا.

یہود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کبھی کبھی لفظ "راعنا" بولتے تھے. جس کے معانی دو بنتے ہیں. ایک یہ کہ "ہماری رعایت کرو" اور دوسرا معنی "احمق" یا "چرواہا" یہ دوسرا معنی حضور اکرمؐ کی توہین ہے. اللہ نے اس لفظ "راعنا" پر پابندی لگا دی کہ حضور اکرمؐ کی مجلس میں یہ لفظ نہ کہا کرو. اس میں انہیں رسول اکرمؐ کی توہین کا موقع ملتا تھا. اس بدلے میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو لفظ "انظرنا" کہنے کا حکم فرمایا. تاکہ یہودی حضور اکرمؐ کی توہین نہ کر سکیں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بتا دینا بھی ضروری ہے. کہ اگر "بشر" یا "رجل" کا لفظ حضور اکرمؐ کی توہین ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس لفظ کے کہنے سے مسلمانوں کو روک دیتا. حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کے لیے یہ لفظ قرآن مجید میں ذکر کیا ہے. اس سے ثابت ہوا کہ بشر کا لفظ حضور اکرمؐ کی توہین کا نہیں ہے. بلکہ یہ عزت کا ہے. جو لوگ ان لفظوں کو حضور اکرمؐ کی توہین سمجھتے ہیں وہ منکر قرآن ہیں. مؤلف

Marfat.com

اب آگے بعض فرقوں کی تحریف کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو قرآن پڑھ کر غلط نظریہ لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں. عوام بے چارے دھوکے میں آجاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھا جارہا ہے اور ہمارے لیڈر بہت سچے ہیں۔ وہ بزرگوں کے ہمدرد اور عزت کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو خوب سمجھنے والے اور بیان کرنے والے ہیں۔

تحریفِ اوّل :-

ترجمہ۔ خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہیں ڈر اوپر اُن کے نہ وہ غمگین ہوں گے ۝ وہ لوگ جو ایمان لائے تھے پرہیزگاری کرتے ۝ واسطے ان کے خوشخبری ہے زندگانی دُنیا کے اور ہے آخرت کے۔ نہیں بدلنا کلام خدا کے کو۔ یہی ہے مراد پانا بڑا ۝

(پارہ ۱۱ سورۂ یونس آیت ۶۲ تا ۶۴)

وضاحت ان لوگوں کی زبانی سُنا گیا ہے کہ یہ آیت پڑھ کر وہ یہ خلاصہ پیش کرتے ہیں کہ ہر مشکل کی کنجی ولیوں کے ہاتھ میں ہے. حالانکہ اس آیت میں سے کسی لفظ کا یہ مطلب یا معانی نہیں۔ اس آیت سے وہ لوگ تمام شرک اور بدعت جو درباروں پر ہوتا ہے یہ آیت پڑھ کر ثابت کرتے ہیں۔ اس آیت میں کہاں یہ مطلب نکلتا ہے؟ کہ اونچی چمکیلی مزار بناؤ اور اس کے اُوپر عمارت بناؤ، غلاف ڈالو، چراغاں کرو۔ یہ سب بدعتی اُمور ہیں۔ بزرگانِ دین نے یہ کب کہا ہے؟

مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ خواجہ محمد راشد اللہؒ اپنی زندگی میں فرمایا کرتے تھے کہ میری قبر پر سرکا کا نانہ گاڑھنا۔ وہ یُوں فرماتے کہ بزرگوں کی قبروں کے گنبد ان کی اولادوں کے مانگنے کے پیالے ہیں.

قبروں کو سجدہ گاہ بنانا منع ہے: بحوالہ

باب مواقع الصلوٰۃ. مشکوٰۃ شریف. فصل اولی کی حدیث ۱۹

ترجمہ۔ جندبؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ خبردار اور تحقیق جو شخص تھے پہلے تم سے تھے پکڑتے قبروں نبیوں اپنی کو اور نیکوں اپنوں کو مسجدیں یعنی سجدہ گاہیں. تحقیق میں منع کرتا ہوں تم کو اس سے۔

(رواہ مسلم)

Marfat.com

مشکوٰۃ شریف باب مواضع الصلوٰۃ فصل اول حدیث ۱۸)

ترجمہ. حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اس مرض میں کہ جس سے نہ اُٹھے (یعنی دنیا سے رخصت ہو گئے) لعنت کرے اللہ یہود کو اور نصاریٰ کو کہ پکڑا انہوں نے قبروں نبیوں کی کو مساجد یعنی سجدہ گاہیں۔

مشکوٰۃ شریف باب مواضع الصلوٰۃ فصل ثانی حدیث ۱۹)

ترجمہ. حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے، کہا اس نے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور چراغاں کرتے ہیں۔

سوال : بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ بی بی عائشہ صدیقہؓ آنحضرتؐ کی قبر پر جاتی تھیں اور امام حسنؓ کی عورت چھ ماہ اپنے لڑکے کی قبر پر بیٹھی رہی؟

الجواب : چونکہ یہ عورتیں نہایت تعلیم یافتہ تھیں اور دربار رسالتؐ سے علم کی روشنی سے مستفید ہو چکی تھیں۔ ان کا عقیدہ آج کل کی عورتوں جیسا نہیں تھا۔ دوسری بات یہ کہ وہ اپنے ذاتی طور پر گئیں ہیں لیکن یہ قانونِ شریعت نہیں جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں گزر چکا ہے کہ عورتوں کو قبروں کی زیارت کے لیے نہیں جانا چاہیئے۔ بلکہ رسول اللہؐ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے۔

چنانچہ اس ضمن میں مولانا احمد علی لاہوریؒ کا ایک واقعہ آپ کے گوش گزار تا ہوں:

حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ (یہ مولانا احمد علی لاہوریؒ کے بیٹے ہیں) نے مولانا محمد حسن صاحب (یہ میرے اُستاد ہیں اور پُرانے خانیوال میں مقیم ہیں) سے فرمایا کہ مجھے بہت سے امیروں نے فرمایا ہے کہ ہم آپ کے والد ماجد مولانا احمد علی لاہوریؒ کی قبر پر گنبد بنا دیتے ہیں۔

مولانا عبید اللہ انور صاحبؒ نے جواب دیا "ہم ابا جی کی ہڈیاں بیچنا نہیں چاہتے۔ اس لیے ہم ابا جی کی قبر پر گنبد بنانے یا بنوانے سے معذور ہیں۔ اس مفہوم کو علامہ اقبالؒ نے کچھ یوں واضح کیا ہے۔

ہو کے نیک نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے تم جو مل جائیں صنم پتھر کے؟

Marfat.com

تحریف دوم:

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ڈھونڈو طرف اس کی وسیلہ اور محنت کرو بیچ راہ اس کی کے تو کہ تم فلاح پاؤ ○ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۳۵)

وضاحت بعض لوگ اس آیت مبارکہ کو پڑھ کر درباروں سے وسیلہ ثابت کرتے ہیں۔ اس آیت میں کہیں ثابت نہیں کہ دربار بنائے جائیں، عرس و میلے لگائے جائیں اور ان کو وسیلہ پکڑا جائے اور یہ کہنا کہ ہمارا سوال اُن سے ہے اور ان کا خدا کے آگے ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے پارہ ۱۱ سورۂ یونس کی آیت ۱۸ میں دیا ہے۔

ترجمہ۔ اور عبادت کرتے ہیں سوائے اللہ کے اس چیز کو نہیں ضرر دیتی ان کو اور نہ نفع دیتی اُن کو اور کہتے ہیں یہ شفاعت کرنے والے ہیں ہماری نزدیک خدا کے۔ کہہ خبر دیتے ہو اللہ کو ساتھ اس چیز کو نہیں جانتا بیچ آسمانوں اور نہ بیچ زمین کے۔ پاکی ہے اس کو اور بلند ہے اس چیز سے کہ شریک مقرر کرتے ہیں ○

وضاحت موضح القرآن سورۂ یونس کی آیت ۱۸: جو مشرک ہے سو یہی کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے۔ اور یہ شریک اس کی طرف سے ہم پر مختار ہیں۔ سو فرمایا کہ اگر اس نے مختار کیے ہوتے تو آپ کو ان سے کیوں منع کرتا۔

آگے بھی سورۃ الزمر کی آیت ۲ تا ۳ میں لوگوں کے اس سوال کا جواب دیا گیا ہے۔

ترجمہ۔ تحقیق اُتاری ہم نے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے۔ پس بندگی کرو اللہ کو خالص کر کر واسطے اُس کے عبادت کو ○ خبردار! واسطے اللہ کے ہے عبادت خالص۔ جن لوگوں نے پکڑے ہیں سوائے اس کے دوست۔ کہتے ہیں نہیں عبادت کرتے ہم ان کو مگر تو کہ نزدیک کریں ہم کو طرف اللہ کے نزدیک کرنے کر۔ تحقیق حکم کرے گا اللہ درمیان ان کے بیچ اس چیز کے کہ وہ بیچ اس کے اختلاف کرتے ہیں۔ تحقیق اللہ نہیں راہ دکھاتا اس شخص کو کہ وہ جھوٹا ہے کفر کرنے والا ○

وسیلہ وسیلہ کے لفظی معانی "قرب" کے ہیں۔ یا نزدیک چیز کے ہیں۔ جیسا کہ اللہ نے مقام محمود کو جو حضور اکرمؐ کے لیے مخصوص ہے۔ اذان کے بعد کی دُعا میں اس مقام کو وسیلہ کہا گیا۔ جس کو

Marfat.com

مقام محمود بھی کہا گیا ہے۔

سورۃ المائدہ کی آیت ۳۵ میں وابتغوا علیہ وسیلۃ کے دو معانی ہوئے۔ ایک معنی یہ کہ حضور اکرمؐ کو وسیلہ جو مقام محمود ملے گا۔

آپ اتنی کوشش کریں کہ آپؐ کے ساتھ مقام وسیلہ تک پہنچ جائیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی مانگو جنت الفردوس مانگو (جو عرش کے نیچے سب سے اونچا بہشت ہے)۔

نبیوں کی بہشت کی معیت (ساتھ ہونا) قرآن مجید سے ثابت ہے، بحوالہ

ترجمہ۔ اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی۔ پس یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں۔ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اُن کے پیغمبروں سے۔ صدیقوں سے، شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق ۝ یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے کفایت ہے اللہ تعالیٰ جاننے والا ۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۹-۷۰)

مفسرین نے ان کے معانی القرب یا الطاعت لکھا ہے۔

تحریف سوم:

ترجمہ۔ پاکی بیان کرتا ہے واسطے اللہ کے جو کچھ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہے وہ ہے غالب حکمت والا ۝ واسطے اسی کے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے ۝ وہ ہے سب سے اول، سب سے پیچھے، سب سے ظاہر اور سب سے چھپا ہوا اور وہ سب کچھ جانتا ہے ۝ وہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو بیچ چھ دن کے پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے جانتا ہے جو کچھ داخل ہوتا بیچ زمین کے اور جو کچھ نکلتا ہے اس سے اور جو کچھ اترتا ہے آسمانوں سے اور جو کچھ چڑھتا ہے اس میں اور وہ ساتھ تمہارے ہے جہاں ہو تم اور اللہ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے ۝ واسطے اسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ طرف اللہ کے پھیرے جاتے ہیں سب کام ۝ داخل کرتا رات کو بیچ دن کے اور داخل کرتا ہے دن کو بیچ رات کے اور وہ جانتا ہے۔

Marfat.com

سینے والی بات کو لے (پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۱ تا ۶)

وضاحت مذکورہ بالا آیت ۳ کے متعلق احمد رضا خانصاحب نے رسالہ میں لکھا ہے کہ اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ "یعنی اور وہی اوّل ہیں اور وہی آخر ہیں" اس رسالے کو مکہ کے گورنر جو ترکوں کی طرف سے شریف حسین مکہ تھا۔ اس کو یہ رسالہ پیش کیا گیا۔ اس نے احمد رضا خانصاحب کو گرفتار کر لیا۔ پھر احمد رضا خانصاحب نے جھوٹ بولا کہ لفظ "مظہر" ہو اوّل سے پہلے تھا۔ جو کاتب نے چھوڑ دیا۔ یعنی معنی یہ بنتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی کارکردگی کا ایک نشان ہیں۔

(منقول از الشہاب الثاقب تصنیف مولانا حسین احمد مدنی ص ۲۴ تا ۲۵)

تحریف چہارم:

ترجمہ۔ اے اہلِ کتاب تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا۔ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے بہت اس چیز سے کہ تھے تم چھپاتے کتاب میں سے اور درگزر کرتا ہے بہت سے۔ تحقیق آئی تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب بیان کرنے والی ۱۵ ہدایت کرتا ہے ساتھ اس کے اللہ اُس شخص کو کہ پیروی کرتا ہے رضامندی اُس کی کی راہیں سلامتی کی اور نکالتا ہے ان کو تاریکیوں سے طرف روشنی کے۔ ساتھ حکم اپنے کے اور ہدایت کرتا ہے ان کو طرف راہ سیدھی کے ۱۶

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱۵، ۱۶)

وضاحت مذکورہ بالا آیتوں میں ہمارا مطمع نظر آیت ۱۵ ہے۔ اس میں بعض لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح آخری حصہ (قد جاءکم من اللہ نورٌ وکتٰب مبین) پڑھتے ہیں۔ اس آیت کا اوّل حصہ نہیں پڑھتے۔ جس میں رسالت کا بیان "عن کثیر" تک ہے۔ یہاں پر رسالت کا بیان اس طرح "ٹھ" بند کر دیا گیا ہے۔ آگے بیان کتاب کا ہے۔

مخالفین کا اعتراض "نور" اور "کتٰب" کے مابین واؤ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ واؤ نور اور کتاب میں مغائرت ہے یعنی ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔

الجواب: اس کے کئی جواب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کتاب کو نور کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نور رسولؐ کہیں نہیں کہا۔ دلائل ملاحظہ ہوں:۔

Marfat.com

ترجمہ۔ اے لوگو! تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے اور اُتاری ہم نے
طرف تمہارے روشنی ظاہر[۱۷۵]

(پارہ ۶ سورۃ النساء آیت ۱۷۵)

وضاحت یہاں بھی برھان (دلیل) اور نُور (روشنی) ایک ہی چیز ہے، لیکن درمیان میں واؤ عطف تفسیری ہے۔ یہ واؤ ہر جگہ مغائرت کے لیے نہیں ہوتی۔

ترجمہ۔ تحقیق اُتاری ہم نے تورات بیچ اس کے ہدایت ہے اور روشنی۔ حکم کرتے تھے ساتھ اس کے پیغمبر جو مطیع تھے خدا کے۔ واسطے ان لوگوں کے کہ یہودی ہوئے اور حکم کرتے تھے خدا کے لوگ اور عالم ساتھ اس چیز کے کہ یاد رکھوائے گئے تھے کتاب اللہ کی سے اور تھے اوپر اس کے گواہ۔ پس مت ڈرو لوگوں سے اور ڈرو مجھ سے اور مت مول لو بدلے نشانیوں میری کے مول تھوڑا۔ اور جو کوئی نہ حکم کرے ساتھ اس چیز کے کہ اُتاری ہے اللہ نے پس یہ لوگ وہ ہیں کافر[۴۴]

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۴۴)

اور اب اسی سورۃ المائدہ کی آیت ۴۶ کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :۔

ترجمہ۔ اور پچھاڑی بھیجا ہم نے اوپر پیروں[۱] اُن کے کے عیسیٰ بیٹے مریم کے کو۔ سچا کرنے والا اس چیز کو کہ آگے اس کے ہے تورات سے اور ہدایت اور نصیحت واسطے پرہیزگاروں کے

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۴۶)

نیچے آیت ۴۸ کا ترجمہ مذکور ہے :۔

ترجمہ۔ اور اُتاری ہم نے طرف تیری کتاب ساتھ حق کے سچا کرنے والی اس چیز کو کہ آگے اس کے ہے کتاب سے اور نگہبان اُوپر اس کے۔

نوٹ :۔ یہ ترجمہ اس آیت کے لفظ "عَلَیْہِ" تک ہے۔

وضاحت آیت ۴۴ میں ھدٰی و نور، آیت ۴۶ میں دو جگہ ھدی و نور۔ ایک تورات کے لیے اور دوسرا انجیل کے لیے ہے اور آیت ۴۸ میں "مصدقاً لما بین" کے درمیان

---

[۱] یعنی پیچھے اُن کے۔

Marfat.com

لفظ "واؤ" ہے۔ حالانکہ یہ لفظ "واؤ" تینوں جگہ مغائرت کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ عطف تفسیر ہے۔

سورۃ المائدہ کی آیت ۱۵، آیت ۴۴ اور آیت ۴۶ میں "نُور" سے مراد کتاب ہے۔ اس کی وضاحت سورۃ النساء کی آیت ۱۷۵ میں مذکور ہے۔ جو پیچھے گزر چکی ہے اور سورۂ تغابن کی آیت ۸ میں بھی قرآن مجید کو نُور کہا گیا ہے۔

ترجمہ۔ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسُول اس کے کے اور نُور اس کے کے کہ نازل کیا
ہم نے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو تم خبردار اور اللہ جانتا ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو نُور کے علاوہ کتاب، ہدایت، بُشریٰ اور رحمت کہا ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ جس دن کہ کھڑا کریں گے ہم بیچ ہر اُمت کے گواہ اُوپر ان کے جانوں اُن کی سے اور لاویں گے ہم تجھ کو گواہ اوپر ان لوگوں کے اور اُتاری ہم نے اُوپر تیرے کتاب بیان کرنے والی ہر چیز کو اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری واسطے مسلمانوں کے ۸۹

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۸۹)

تحریف پنجم

بعض لوگ مندرجہ ذیل آیتوں سے حضورِ اکرمؐ کا حاضر ناظر ہونا ثابت کرتے ہیں:۔

ترجمہ۔ اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو اُمت بیچ کی یعنی بہتر تاکہ ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے اور ہووے پیغمبر اوپر تمہارے گواہ ۴۳

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳)

ترجمہ۔ اے نبی! تحقیق ہم نے بھیجا تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ۴۵
پکارنے والا طرف اللہ کی ساتھ حکم اس کے کے اور چراغ روشن ۴۶

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۵، ۴۶)

ترجمہ۔ تحقیق ہم نے بھیجا طرف تمہاری پیغمبر گواہی دینے والا اُوپر تمہارے، جیسے بھیجا ہم نے طرف فرعون کی پیغمبر ۱۵

(پارہ ۲۹ سورۃ المزمل آیت ۱۵)

Marfat.com

الجواب، حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے ہر جگہ شاہد کے معنی گواہ کے کیے ہیں اور حاضر ناظر نہیں کیے ہیں۔ اب ہم ان تحریفات کا جواب قرآن مجید کی آیات سے دیتے ہیں :۔

ترجمہ پس کیونکہ ہوگا جس وقت لاویں گے ہم ہر امت سے ایک گواہی دینے والا اور لاویں گے ہم تجھ کو اوپر ان کے گواہ ۝ اس دن آرزو کریں گے وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور نافرمانی کی پیغمبر کی، کاش! کہ برابر کی جاوے ساتھ ان کے زمین اور نہ چھپاویں گے اللہ سے کچھ بات ۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۴۱، ۴۲)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱؎ یعنی ہر امت اور ہر عہد کے لوگوں کا احوال اس وقت کے پیغمبر سے اور نیک بختوں سے بیان کروا دیں گے۔ منکروں کا انکار اور اطاعت والوں کی اطاعت بیان ہوگی۔ تب منکر آرزو کریں گے کہ ہم انسان نہ ہوتے مٹی میں مل کر ہم بھی خاک ہو جاتے۔

ترجمہ جس دن کھڑا کریں گے ہم بیچ ہر امت کے گواہ اوپر ان لوگوں کے اور اتاری ہم نے اوپر تیرے کتاب بیان کرنے والی ہر چیز کی اور ہدایت اور رحمت اور خوشخبری واسطے مسلمانوں کے ۝

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۸۹)

ترجمہ یہ خبروں غائب کی سے ہے، وحی کرتے ہیں ہم اس کو طرف تیرے۔ نہ تھا تو پاس ان کے جس وقت ڈالتے تھے قلموں اپنیوں کو، کون ان میں سے پالے مریم کو اور نہ تھا تو پاس ان کے جب جھگڑتے تھے (مریم کی پرورش کے معاملے میں) ۝

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۴۴)

ترجمہ نہ تھا تو طرف غربی طور کے جس وقت کہ فیصلہ کیا ہم نے طرف موسےٰ کی حکم اور نہ تھا تو حاضروں سے ۝ لیکن پیدا کیے ہم نے قرن (صدیاں) پس دراز ہوئی اوپر ان کے عمر ان کی۔ اور نہ تھا تو رہنے والوں مدین کے سے پڑھا کرتا اوپر ان کے آیتیں ہماری لیکن ہیں ہم پیغمبر بھیجنے والے ۝ اور نہ تھا تو بیچ کنارے طور کے جس

Marfat.com

وقت پکارا ہم نے. لیکن رحمت پروردگار اپنے کی ہے. بھیجا گیا تُو تو کہ ڈراوے اس قوم کو. نہیں آئے ان کے پاس ڈرانے والے پہلے تجھ سے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں ۵

(پارہ ۲۰ سورۂ قصص آیت ۴۴ تا ۴۶)

وضاحت بعض لوگ جو مذکورہ بالا آیات پڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت کرتے ہیں۔ ان آیات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت نہیں ہوتا. بلکہ یہ صریح تر آیتیں قیامت کے متعلق ہیں کہ اُس دن حضورؐ حاضر ہوں گے. اس کا جواب قرآنی آیات سے ہی دیا جا چکا ہے. جس میں اللہ تعالیٰ نے روزِ روشن کی طرح واضح کر دیا ہے. کہ اے نبیؐ! تو حاضر ہونے والوں سے نہیں. بلکہ یہ سارا معاملہ جو آیات میں مذکور ہے. قیامت کے متعلق ہے. ایک حدیث کی روشنی میں یہ مضمون کچھ اس طرح واضح ہوتا ہے. بحوالہ

مشکوٰۃ شریف باب الحساب والقصاص والمیزان ص۴۵۸ حدیث ۵ فصل اوّل :۔

ترجمہ. ابی سعیدؓ سے روایت ہے اس نے کہا حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوحؑ لائے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا کیا تُو نے میرا پیغام پہنچایا وہ جواب دیں گے میں نے آپ کا پیغام پہنچایا ہے. پھر اس کی اُمت سے پوچھا جائے گا. کیا تمہیں نوحؑ نے میرے پیغام پہنچائے ہیں. وہ جواب دیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا. پھر نوحؑ اللہ تعالیٰ سے فرمائے گا. اب تیرا کون گواہ ہے جواب میں عرض کریں گے. میرے گواہ حضرت محمد مصطفےٰؐ اور اُن کی اُمت ہے. پھر تم اُمت کو میدانِ محشر میں لایا جائے گا. پھر آپؐ گواہی دیں گے کہ نوحؑ نے اللہ کا پیغام پہنچایا ہے. پھر حضور اکرمؐ نے یہ بات بیان کرنے کے بعد یہ آیت، شریفہ وکذلک جعلنٰکم امۃ وسطاً لتکونوا پارہ ۲ رکوع ۱۰ تلاوت فرمائی. یعنی رسول تمہاری قیامت کے دن صفائی کے گواہ پیش ہوں گے.

تحریف ششم

اب ایک اور تحریف جس کا گوش گزار کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ تحریفِ اذان ہے. اس اذان کے اوّل اوّل چار گواہ یہ ہیں :۔

Marfat.com

عبداللہ بن زید بن عبد ربہ۔ اس کو خواب آیا کہ ایک آدمی گھڑیال لیے ہوئے ہے۔ اس نے پوچھا کیا تو گھڑیال بیچتا ہے؟ اس نے کہا تم کیا کرو گے؟ اس نے کہا ہم نماز باجماعت کے لیے لوگوں کو اس کے ساتھ بلائیں گے۔ اس آدمی نے کہا تم کو اس سے بہتر چیز بتاتا ہوں۔ اس نے اذان کے الفاظ پڑھنے شروع کر دیئے۔ اوّل لفظ اللہ اکبر تھا۔ غرض ساری اذان پڑھی۔ جب صبح ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضورؐ سے اس خواب کا ذکر کیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تیرا خواب سچا ہے اب تو بلالؓ کی طرف جا۔ اس کو ایک ایک لفظ بتاتا جا اور وہ کہتے جائیں۔ اس لیے کہ ان کی آواز بلند ہے۔ اب میں نے ان کو لفظ بتانے شروع کر دیئے اور اس نے ان لفظوں کے ساتھ اذان دینا شروع کر دی۔

اب حضرت عمرؓ اذان سُن کر گھر سے بھاگے بھاگے آئے اور اُوپر کی چادر سنبھالنی یاد نہ رہی۔ وہ آپ کے ساتھ لٹکتی ہوئی آرہی تھی۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اللہ کی حمد کی کہ اللہ نے نماز کے لیے جمع کرنے کا آسان طریقہ بتا دیا۔

وضاحت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر پاکستان بننے کے بعد کافی مدت تک ہر مسجد میں وہی اذان حضورؐ کے زمانے والی آتی رہی۔

اب کچھ نئے صاحب دانشمندوں نے حضورؐ و مہاجرین و انصار اور خیر القرون کے زمانہ کے سب لوگوں کو جھٹلا دیا اور اذان سے پہلے کئی رنگوں میں صلوٰۃ وسلام شروع کر دی۔ اب اگر کوئی صلوٰۃ وسلام نہ پڑھے، اس قسم کے مسلک سے تعلق رکھنے والے لوگ ان کو بُرا جانتے ہیں۔ بلکہ مسجد سے بھی بھگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب فرمائے۔

اکثر وہ درود پڑھتے ہیں جو حضور اکرمؐ سے منقول نہیں۔ بلکہ من گھڑت درود پڑھتے ہیں۔ درود وہ پڑھنا چاہیئے جو احادیث کی معتبر کتابوں میں موجود ہے۔ حدیث شریف میں جتنے درود آئے ہیں۔ ہر درود کے شروع میں اللّٰھم ہے اور اکثر درود صلّی علیٰ سے شروع کرتے ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اللہ کے نام ضد ہے اور اللّٰھم کا نام زبان پر لانا نہیں چاہتے۔

لفظ اللّٰھم سے زبان پاک ہو جاتی ہے۔ بحوالہ

قد افلح من تزکّٰی وذکر اسم ربہ فصلّٰی۔ (پارہ نمبر ۳۰ سورۂ اعلیٰ)

ترجمہ۔ کامیاب ہوا جو صاف ہوا جس نے رب کے نام کا ذکر کیا اور نماز پڑھی۔

Marfat.com

صلّی کے معانی درود کے بھی ہو سکتے ہیں۔ پہلے اللہ کا ذکر کیا جائے پھر درود پڑھا جائے۔
ہم چونکہ اکثر لغویات میں مصروف رہتے ہیں، اس لیے ہمیں پہلے لفظ اللّٰھم سے زبان پاک کرنی چاہیئے پھر اللہ کے پیارے حبیب پر درود پڑھا جائے۔ اب نماز کا معاملہ بھی ایسا ہے۔ نماز اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے اور جب دو رکعت کے بعد نمازی التحیات (تشہد) پر بیٹھتے ہیں۔ پھر السلام علیک ایھا النبی پڑھتے ہیں۔ یعنی دو رکعت میں نمازی خوب پاک ہو جاتا ہے اور صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی خوب یاد رہے کہ السلام بھی نام اللہ کا ہے اور اس کے معنی رحمت کے ہیں۔

مولانا محمد حسن صاحب کافی عرصہ تک اس بات میں مستغرق رہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھے گا وہ قیامت کے دن میرے زیادہ قریب ہو گا۔
چونکہ یہ لوگ بہت زیادہ درود پڑھتے دکھائی دیتے تھے۔ اس لیے یہ گمان گزرتا تھا۔ کہ شاید یہ حضورؐ کے بہت مقرب ہیں۔ ایک جمعہ کے روز انہوں[1] نے صل علیٰ بغیر اللّٰھم کے پڑھا تو استاد مولانا محمد حسن صاحب نے کہا، "کنگ بجا اور راگ سمجھا"، فوراً زبان حال سے یہ بات نکلی کہ یہ تو درود ہی نہیں، بلکہ یہاں درود پڑھنے کا امر دیا جا رہا ہے اور ایک دوسرے سے یہی کہتے رہتے ہیں صل علیٰ، صل علیٰ، تُو درُود پڑھ تُو درود پڑھ۔ کسی کو صحیح درود پڑھنا نصیب نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ استاد مولانا محمد حسن صاحب بڑی جامع مسجد پُرانے خانیوال میں (یہ اسی زمانے کی بات ہے جب سے یہ صلوٰۃ وسلام اُونچی آواز سے پڑھنا شروع ہوا ہے) صبح کی نماز پڑھ کر مصلّے پر سو گئے۔ خواب میں مسجد کے شمالی دروازے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے مصلّے کے پاس آدمی بہت زیادہ تھے۔ انہوں نے شور مچانا، ہاتھ ہلانا، اُٹھنا بیٹھنا شروع کر دیا۔ آپ نے خواب کی حالت میں کہا کہ واقعی حضور اکرم تشریف لا چکے ہیں۔ آپ کے سامنے ہاتھ ہلانا اور شور وغوغا کرنا کہاں ثابت ہے تو آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ شاباش۔ شاباش۔ شاباش۔

یہ بات خوب یاد رکھو کہ درود پڑھنے کا اعلیٰ ادب یہی ہے کہ جگہ پاک ہو، رُخ باقبلہ ہو اور التحیات کی شکل میں بیٹھا ہو، نہایت خشوع وخضوع سے آہستہ آہستہ درود شریف پڑھے۔ اگرچہ ویسے

---

[1] مراد دوسرے لوگوں سے سُنا۔

Marfat.com

چلتے پھرتے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ ایک شاعر اپنی حسرت کچھ یُوں ظاہر کرتا ہے۔ ؎

ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبیت

ترجمہ۔ اگر میں اپنے مُنہ کو ہزار بار گلاب کے عرق سے دھوؤں۔ لیکن اب بھی اگر حضورؐ کا نام لوں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی گستاخی ہے۔

تحریف ہفتم :

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کا نُور آپؐ کے والد اور والدہ کے آباء و اجداد سے لے کر حضرت آدمؑ و حوّاؑ سب میں آیا ہے اور وہ سب سجدہ کرنے والے تھے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اور پھرنا تیرا بیچ سجدہ کرنے والوں کے ○
(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۲۱۹)

وضاحت

سوال : وہ لوگ اس آیت سے دلیل پکڑتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نُور سجدہ کرنے والوں میں پھرتا آیا ہے؟

الجواب : اس آیت میں نور النبی کا کوئی لفظ نہیں ہے۔ ان لوگوں نے پتہ نہیں "نور" کا لفظ کہاں سے لیا ہے۔ اس آیت سے یہ مطلب اخذ کرنا قرآن پر زیادتی ہے۔ اس آیت میں تقلبك کا لفظ آیا ہے۔ اس کا اصلی معنی یُوں ہے۔ یعنی "چلنا پھرنا تیرا نمازیوں میں"

علاوہ ازیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پُشتوں اور رحموں میں خود پھرتے آئے ہیں۔ پشتوں اور نسلوں کا سیر پھیر اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ کیا نہ تھا ایک بُوند منی کی سے کہ ڈالی جاتی ہے شکم میں ۳۷ پھر تھا لہو جما ہوا پس پیدا کیا پس تندرست کیا ۳۸ پس کئے اس میں سے دو جوڑے نر اور مادہ ۳۹
(پارہ ۲۹ سورۃ قیامۃ آیت ۳۷ تا ۳۹)

ترجمہ۔ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو ایک بُوند سے یعنی نطفے ملے ہوئے سے کہ آزمائش کیا چاہتے ہیں ہم اس کو۔ پس کیا ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا ؏

Marfat.com

(پارہ ۲۹ سورۃ الدہر آیت ۲)

ترجمہ. وہی ہے جو صورتیں بناتا ہے بیچ رحموں کے جیسی چاہے. نہیں کوئی معبود مگر وہ غالب ہے حکمت والا ۶

(پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۶)

ان مذکورہ بالا جمیع آیات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ رحموں کے اندر صورتیں اللہ ہی منتقل کرتا ہے اور اس قسم کا عقیدہ رکھنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بخود رحموں میں منتقل ہوتے آئے. یہ عقیدہ ان آیات کے صریح تر خلاف ہے.

اس آیت ۲۱۹ سے اوپر والی آیات ۲۱۳ تا ۲۱۸ تک حضور اکرمؐ کی عین حیات کے متعلق ہیں. نہ کہ یہ آیات پشتوں اور رحموں کے زمانہ کے متعلق ہیں. اب ان آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو ان لوگوں کی اس تحریف سے خوب واقفیت حاصل ہو:۔

ترجمہ. مت پکار ساتھ اللہ کے معبود اور کو. پس ہو جاوے گا تو عذاب کئے گیوں سے ۲۱۳

آیت ۲۱۴ حاشیہ ۱: یہ فرمایا رسولؐ کو اور سنایا اوروں کو. (موضح القرآن)

ترجمہ. اور ڈرا قبیلے اپنے نزدیک والوں کو ۲۱۴

آیت ۲۱۴ حاشیہ ۲: جب یہ آیت اتری تو حضرتؐ نے سارے قریش کو پکار کر سنا دیا اور اپنی پھوپھی تک اور اپنی بیٹی تک اور چچا تک کہہ سنایا کہ اللہ کے ہاں اپنا فکر کرو. خدا کے ہاں میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتا. (موضح القرآن)

ترجمہ. اور نیچا کر بازو اپنا واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرتا ہے تیری ایمان والوں میں سے ۲۱۵

آیت ۲۱۵ حاشیہ ۳: یعنی شفقت میں رکھ ایمان والوں کو اپنے ہوں یا پرائے. (موضح القرآن)

ترجمہ. پس اگر نافرمانی کریں تیری پس کہہ تحقیق میں بیزار ہوں اس چیز سے کہ کرتے ہو تم ۲۱۶

آیت ۲۱۶ حاشیہ ۴: یعنی خلافِ حکم خدا جو کوئی کرے اس سے تو بیزار ہو جا اپنا ہو یا پرایا. (موضح القرآن)

ترجمہ. اور توکل کر اوپر اس غالب مہربان کے ۲۱۷ جو دیکھتا ہے تجھ کو جس وقت

Marfat.com

اُٹھتا ہے تُو[۲۱۸] اور پھرنا تیرا بیچ سجدہ کرنے والوں کے[۲۱۹] تحقیق وہ ہے سننے والا
اور جاننے والا ہے[۲۲۰]

حاشیہ ۵: یعنی جب تو تہجد کو اُٹھتا ہے اور یاروں کی خبر لیتا ہے۔ کہ اللہ کی یاد میں ہیں کہ غافل۔ (موضح القرآن)

تحریف ہشتم:

ترجمہ۔ جو کوئی کرے کام اچھا، مردوں سے ہو یا عورتوں سے اور وہ ایمان لانے والا ہے پس البتہ زندہ کریں گے ہم اس کو زندگی پاکیزہ۔ البتہ بدلہ دیں گے ہم اُن کو ثواب اُن کا بہتر اس چیز سے کہ عمل کرتے ہیں[۹۷]

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۹۷)

آیت ۹۷ حاشیہ ۱۰۰: اچھی زندگی قیامت کو جلاویں گے۔ یا دنیا میں قسم کی محبت میں اور لذت میں۔ (موضح القرآن)

وضاحت پُرانے خانیوال میں ایک مولوی صاحب آیا۔ اس نے اس آیت سے برزخ (مرنے کے بعد جی اُٹھنے تک) کی زندگی ثابت کی۔ حالانکہ شاہ عبدالقادرؒ نے موضح القرآن میں "اچھی زندگی قیامت کی جلاویں گے" فرمایا ہے۔ اور اس مولوی صاحب نے اس آیت کی تحریف کرکے حیاتی برزخ کی ثابت کی ہے۔ حالانکہ عالم برزخ میں نیک لوگ آرام کی نیند فرما رہے ہیں۔ حدیث میں بھی یہی ثابت ہے۔ بحوالہ

(باب اثبات عذابِ قبر فصل ثانی کی حدیث اوّل)

"سو جا تُو مثل سو جانے دُلہن کے"

یہ مذکورہ بالا حدیث پڑھ کر فرمایا، دیکھو بزرگ اپنی قبروں میں حیاتِ برزخ ان کو حاصل ہے اور لوگ ان کی قبروں کو چُوم رہے ہیں۔ حالانکہ اس آیت سے قبروں کا چُومنا کسی لفظ سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ حدیث میں قبروں کا چُومنا ثابت ہوتا ہے۔

ہم حیران ہیں ان لوگوں کو قرآن مجید کی تحریف کا کتنا شوق پڑا ہوا ہے۔ اگر یہ مولوی صاحب دیانتداری کرتا تو یہ کہتا۔ سوا حجرِ اسود کے کسی چیز کو چُومنا حدیث سے ثابت نہیں اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ قرآن

Marfat.com

وحدیث کے منکر ہیں یعنی خلاف کرتے ہیں. علاوہ ازیں سورۃ النحل کی آیت ۹۷ میں جس زندگی کا بیان ہے وہ آخرت کی زندگی ہے۔ بحوالہ

ترجمہ. تحقیق گھر آخرت کا. البتہ وہ ہے زندگانی ○ ۶۴

(پارہ ۲۱ سورۃ العنکبوت آیت ۶۴)

تحریفِ شیعہ

تحریف اوّل:

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ○ (پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۱۱)

ترجمہ. کہا یہ راہ ہے اُوپر میرے سیدھی.

وضاحت مولانا محمد حسن صاحب کے ایک شاگرد نذر صاحب نے کہا کہ حضرت علیؓ کا نام قرآن مجید میں ہے. مولانا صاحب نے کہا. کہاں ہے؟ اس پر انہوں نے مذکورہ بالا آیت تلاوت کر دی اور کہا یہ علیؓ کا نام نامی ہے. شیعہ حضرات علیؓ سے مراد علیؓ لیتے ہیں. حالانکہ علیؓ کے معنی اُوپر کے لیتے ہیں. جیسا کہ آیت کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

شیعہ حضرات کے خطوط دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اُن کے اوپر یہی آیت لکھی ہوتی ہے.

ترجمہ. اور تحقیق وہ بیچ لوحِ محفوظ کے نزدیک ہمارے بلند قدر حکمت بھرا ہے ۴

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۴)

وضاحت کبیر والا بنی پور ترگڑ کے مناظرہ میں مولوی محمد اسماعیل صاحب گوجرے والا نے کہا کہ حضرت علیؓ کا نام قرآن مجید میں ہے. انہوں نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ آیت ۴ میں ہے. اُن کے مدِ مقابل مولانا محمد حیات صاحب مرحوم نے کہا. آپ جو قرآن مجید لیے بیٹھے ہیں اسی سے اس آیت کا اردو ترجمہ پڑھ دیں. تو مولوی محمد اسماعیل صاحب چُپ ہو کر کرسی پر بیٹھ گئے اور رنگ سیاہ ہو گیا. تو ثالث غلام قادر صاحب چیئرمین مارکیٹ کمیٹی کبیر والا نے کہا کہ مولوی محمد اسماعیل صاحب شکست کھا گیا ہے۔

Marfat.com

تحریف دوم:

ان اللہ کان علیًا کبیرًا ۝ ۳۴

ترجمہ. تحقیق اللہ ہے بلند بڑا (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۳۴)

وضاحت کئی شیعہ حضرات سے سُنا گیا ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے تو وہاں عرشِ بریں پر کھانا پیش کیا گیا. آپؐ کے سامنے سے ایک ہاتھ نکلا. جس میں انگوٹھی پہنی ہوئی تھی. حضور اکرمؐ پہچان گئے کہ یہ علیؓ کا ہاتھ ہے. دلیل اُن کی اُوپر والی آیت ہے. یہ سراسر جھوٹ ہے. حضور اکرمؐ کا معراج پر جانا قرآن مجید میں دو جگہ ثابت ہے اور علیؓ کا آسمان پر پہنچنا قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں. یہ محض اُن کا ڈھکوسلا ہے.

واقعہ معراج کے مقام:

① ——— سورۂ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ آیت ۱

② ——— سورۂ نجم پارہ ۲۷ آیت ۱ تا ۱۸

تحریف سوم:

جواز متعہ کے لیے شیعہ حضرات اس آیت کو دلیل پکڑتے ہیں. بحوالہ

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو. مت حرام کرو پاکیزہ اس چیز کو کہ حلال کیا اللہ نے واسطے تمہارے. مت نکل جاؤ حد سے. تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا ہے حد سے نکل جانے والوں کو ۸۷

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۸۷)

وضاحت اُوپر والی آیت سے اُن کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پاکیزہ چیزوں کو مت حرام بناؤ. سو متعہ بھی ایک پاکیزہ چیز ہے. اس کو حرام نہیں سمجھنا چاہیئے. اور پارہ ۲ کی آیت ۲۳۶ ہر لفظ "متعوھن" سے بھی وہ متعہ ثابت کرتے ہیں. حالانکہ اس آیت میں متعہ کا ذکر تک نہیں ہے. یہاں تو طلاق شدہ عورت کے متعلق احکامات ہیں اور "متعوھن" سے مراد عورت کو کپڑے وغیرہ دے کر عزت سے واپس کرنا ثابت ہے.

متعہ بذریعہ قرآن اور حدیث منع ہے اور طیب کیسے بن گیا؟ بحوالہ

Marfat.com

قرآن مجید میں آیا ہے کہ عورت سے نکاح ہمیشہ کے لیے کرو اور تھوڑی دیر مستی نکالنے کے لیے نہ کرو۔ بحوالہ

پارہ ۵ میں سورۃ النساء کی آیت ۲۴ میں یہ کہ طلب کرو بدلے مالوں اپنے کے قید میں رکھنے والے، نہ پانی ڈالنے والے۔ اسی طرح پارہ ۵ میں سورۃ النساء کی آیت ۲۵ میں مذکور ہے:۔

ترجمہ۔ پس نکاح کرو اُن کو ساتھ حکم مالکوں اُن کے کے اور دو ان کو مقرر ان کا ساتھ اچھی طرح کے۔ قید میں رکھی ہوئیں نہ بدکاری کرنے والیں نہ پکڑنے والیں یار چھپے ○

بعینہٖ پارہ ۶ سورۃ المائدہ کی آیت ۵ میں درج ہے:۔

ترجمہ۔ جب تم اُن کو دو مہر اُن کے نکاح میں لانے والے۔ نہ بدکاری کرنیوالے نہ پکڑنے والے چھپے آشنا ○

اِن جمیع آیات سے یہ واضح آیات سے یہ واضح ہوگیا کہ متعہ ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار فرما رہا ہے کہ تم عورت کو ہمیشہ کے لیے نکاح میں رکھو نہ کہ مستی نکالنے کے لیے۔ جیسا کہ متعہ میں ہوتا ہے۔ میعادِ متعہ ختم ہونے کے بعد اس عورت کی کوئی عدت نہیں۔ اس سے نسل انسانی کی تذلیل ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں ہے کہ بچہ ماں کا وارث بنتا ہے اور اس کے باپ کا کچھ پتہ نہیں۔

متعہ کی حدیث میں ممانعت

مشکوٰۃ شریف۔ باب اعلان النکاح ص۲۶۲۔ فصل اول کی آخری سے پہلی حدیث

ترجمہ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور کریمؐ نے خیبر کے دن متعہ عورت کے ساتھ کرنا اور اہلی گدھے کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ علیؓ کی پیروی کا دم بھرنے والے حضرت علیؓ کی چھ مسائل میں سراسر مخالفت کرتے ہیں:۔

① شبیہیں توڑنا۔ جو علیؓ کا مشن ہے

② کعبہ کے سوا دوسرے مقامات کو متبرک سمجھ کر منہائی بانٹنی اور جانور ذبح کرنا۔

③ متعہ جس کے حضرت علیؓ ممانعت کے راوی ہیں، اور یہ لوگ حضرت علیؓ کی مخالفت کر کے

Marfat.com

متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں اور امام باڑوں میں نذر و نیاز مانتے ہیں.

④ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا حضرت علیؓ سے بخاری شریف میں اور تمام فقہ کی کتب کے چاشیے پر یہ روایت لکھی گئی ہے کہ حضرت علیؓ ناف کے نیچے ہاتھ باندھا کرتے تھے لیکن یہ حضرات ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں.

⑤ حضرت علیؓ سے وتر تین ثابت ہیں اور یہ ایک پڑھتے ہیں (مشکوٰۃ شریف ص۱۱۳ باب الوتر. فصل ثالث کی حدیث ۵)

⑥ حضرت علیؓ پاؤں کو آخر میں دھوتے تھے اور یہ حضرات پاؤں شروع میں دھوتے ہیں حوالہ دیکھیں (باب الوضو. مشکوٰۃ شریف. فصل ثانی. حدیث ۷)

سوال: شیعہ کہتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ حلالہ جائز ہے. حالانکہ یہ بھی متعہ کی مانند ہے؟

الجواب:

وضاحت جس عورت کو تین طلاقیں ہو جائیں اور وہ پہلے مرد کی جانب جانا چاہتی ہے وہ پہلے مرد کی طرف بغیر اس شرط کے نہیں جا سکتی. یہ کہ وہ دوسرے آدمی سے نکاح کرے. پھر اس سے جماع ہو اور وہ مرد ثانی اپنی مرضی سے طلاق دے دے. تب پہلے کی طرف جا سکتی ہے. اگر ثانی مرد فوراً طلاق دے دے تو عورت کو تین حیض یا تین ماہ عدت گزارنا پڑے گی پھر پہلے مرد کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے.

متعہ میں ان کی کتابوں میں عدت نہیں ہے. حلالہ تو قرآن مجید سے ثابت ہے. آیئے دیکھیں:

ترجمہ. پس اگر طلاق دی اس کو. پس نہیں حلال ہوتی واسطے کے پیچھے اس کے جہاں تک نکاح کرے اور خصم سے سوائے اس کے. پس اگر طلاق دے اس کو. پس نہیں گناہ اوپر ان دونوں کے. یہ کہ پھر آویں آپس میں. اگر جانیں یہ کہ قائم رکھیں گے حدیں اللہ کی. اور یہ ہیں حدیں اللہ کی. بیان کرتا ہے ان کو واسطے اس قوم کے کہ جانتی ہے ۲۳۰

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰)

آیت ۲۳۰ حاشیہ ۲: یعنی تیسری طلاق کے بعد پھر نہیں سکتی. بلکہ دونوں کی خوشی ہو تو بھی نکاح بندھ نہیں سکتا. جب تک بیچ میں اور خاوند کی صحبت نہ ہو چکے.

Marfat.com

علاوہ ازیں حدیث مبارکہ میں ہے۔ کہ ایک عورت کو تین طلاقیں دی گئیں۔ پھر اس نے دوسرے آدمی سے نکاح کیا۔ پھر کہا کہ میں پہلے مرد کی طرف جانا چاہتی ہوں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تک تُو اس کا شہد نہ چکھے اور وہ تیرا شہد نہ چکھے اور وہ طلاق نہ دے تو پہلے خاوند کی طرف نہیں جا سکتی۔

(باب الطلاق۔ مشکوٰۃ شریف)

شیعوں کی ایک کتاب "تحفۃ العوام" میں لکھا گیا ہے۔ کہ حلالہ جائز ہے۔ بحوالہ (تحفۃ العوام ص۳۱۵ باب سترہواں بیان طلاق وغیرہ مطبوعہ لکھنؤ)

تحریف چہارم:

اب ہم ان آیات کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں جن میں صحابہ کرامؓ کی شان بیان ہے۔ لیکن یہ شیعہ حضرات ان آیات کو پڑھتے ہوئے بھی صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور اُن کو منافق کہتے ہیں۔ آیات کو ملاحظہ فرمائیں:۔

ترجمہ۔ تحقیق جو لوگ ایمان لائے اور جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے۔ یہ لوگ اُمیدوار ہیں مہربانی خدا کی کے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲۱۸

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۱۸)

ترجمہ۔ جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور نکالے گئے گھروں اپنے سے اور ایذا دیئے گئے بیچ راہ میری کے اور لڑے اور مارے گئے۔ البتہ دور کروں گا اُن سے برائیاں ان کی اور البتہ داخل کروں گا ان کو بہشتوں میں۔ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں۔ ثواب نزدیک خدا کے سے اور اللہ نزدیک اس کے ہے اچھا ثواب ۱۹۵

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵)

ترجمہ۔ جو لوگ کہ ایمان لائے اور وطن چھوڑا اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے۔ جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ یہ لوگ وہی ہیں ایمان والے سچے۔ واسطے ان کے بخشش ہے اور رزق ہے باکرامت ۷۴

(پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۷۴)

ترجمہ۔ اور آگے بڑھ جانے والے پہلے ہجرت کرنے والوں سے اور مدد دینے

Marfat.com

والوں سے۔ اور وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں ان کی ساتھ نیکی کے راضی ہوا اللہ
ان سے اور راضی ہوئے اس سے۔ تیار کی ہیں واسطے ان کے بہشتیں چلتی ہیں
نیچے ان کے نہریں ہمیش رہیں گے بیچ ان کے ہمیشہ یہ ہے مراد پانا بڑا ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۰۰)

وضاحت آیت ۱۰۰ حاشیہ ۱ موضح القرآن: جنگ بدر تک جو مسلمان ہیں وہ قدیمی ہیں۔ باقی ان کے تابع ہیں۔

ترجمہ۔ تحقیق ساتھ رحمت کے پھر آیا اللہ اوپر نبی کے اور وطن چھوڑنے والوں پر اور مدد دینے والوں پر۔ جنہوں نے پیروی کی اس کی بیچ وقت سختی کے پیچھے اس کے کہ نزدیک تھا کہ کج ہو جاویں (ٹیڑھے) دل ایک جماعت کے۔ ان میں سے پھر پھر آیا اوپر ان کے تحقیق وہ ساتھ ان کے شفقت کرنے والا مہربان ہے ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۱۷)

وضاحت آیت ۱۱۷ سورۃ التوبہ موضح القرآن: مہاجر اور انصار کو معاف کیا دل کے کھڑوں سے دو بار فرمایا۔ مہربان ہوا۔

ترجمہ۔ اور جانو یہ کہ بیچ تمہارے رسول اللہ کا ہے۔ اگر کہا مانا کرے تمہارا بیچ بہت باتوں سے۔ البتہ ایذا میں پڑھو تم۔ لیکن اللہ نے پیارا کیا ہے طرف تمہاری ایمان کو اور زینت دی اس کو بیچ دلوں تمہارے کے اور مکروہ کیا طرف تمہاری کفر کو اور فسق کو اور نافرمانی کو یہ لوگ وہ ہیں بھلائی پانے والے ۝ فضل کر اللہ کی طرف سے اور نعمت کر اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝

(پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۷، ۸)

ترجمہ۔ نہ پاوے گا تو کسی قوم کو کہ ایمان لائے ہوں ساتھ اللہ کے دن پچھلے کے، دوستی کریں اس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ کا اور رسول اس کے کا اگرچہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے اُن کے یا بھائی اُن کے یا کنبہ ان کا یہ لوگ۔ لکھ دیا ہے اللہ نے بیچ دلوں ان کے ایمان اور قوت دی ہے ان کو ساتھ روح کے اپنی طرف سے

Marfat.com

اور راضی رہے گا ان کو بہشتوں میں کہ چلتی ہیں کہ نیچے ان کے سے نہریں ہمیش رہنے والے ہیں اُن کے. راضی ہوا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے اور راضی ہوئے وہ اس سے یہ لوگ ہیں گروہ خدا کے خبردار ہو کہ تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں فلاح پانیوالے ۲۲

(پارہ ۲۸ سورۂ مجادلہ آیت ۲۲)

ان مذکورہ بالا جمیع آیات میں، اللہ تعالیٰ نے بار بار صحابہ کرامؓ کی شان بیان فرمائی ہے اور ان کی صداقت کی تصدیق کی ہے اور ان کے متعلق فرمایا ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے. میں اُن سے راضی ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہیں.

اب شیعہ حضرات صحابہ کرامؓ کی شان مبارکہ میں جو روزِ روشن کی طرح واضح ہے، اس میں نکتہ چینی کرتے ہیں، اور یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، حفصہؓ اور عائشہؓ منافق ہیں اور ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم خلیفہ نہیں تھے اور حفصہؓ اور عائشہؓ نااہل بیویاں تھیں. چونکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادہ ہے اسے پتہ تھا کہ ایسے بدبخت بھی ایک زمانہ میں آئیں گے جو ان حضرات کو بُرا بھلا کہیں گے اللہ تعالیٰ نے ان حضرات گرامی کے لیے قرآن مجید میں خصوصی آیات نازل فرمائیں. اگر ان آیات کو پڑھتے ہوئے بھی نہ سمجھیں تو اُن کی بدبختی اور بدنصیبی ہے. کسی کا کیا ہے اپنا ہی کچھ کھوتے ہیں.

تحریف چہارم:

سوال: شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ عید غدیر کے موقع پر یعنی اٹھارہویں ذوالحجہ سے لے کر بیس ذوالحجہ تک اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ شیعوں کے گناہ نہ لکھو؟ بحوالہ

(کتاب تحفۃ العوام ص۱۷۰ باب انیسواں حصہ اول عید غدیر)

الجواب: ہم یہ بات ثابت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو ہر وقت فرشتوں سے لکھواتے ہیں اور گناہ ہر وقت لکھے جاتے ہیں. ہر وقت ہر فعل لکھنے کے لیے انسان کے کندھوں پر دو فرشتے (کراماً کاتبین) بیٹھے ہوئے ہیں. جو ہر انسان کی چھوٹی بڑی بات کو لکھتے ہیں. گویا اس لحاظ سے شیعہ حضرات قرآن و حدیث کی تحریف کرتے ہیں.

پہلے یہ سمجھو کہ عید غدیر کسے کہتے ہیں؟

براء بن عازبؓ اور زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غدیر خُم پر

Marfat.com

پر آ ترے تو علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ میں مومنوں کو ان کی جانوں سے ان کو زیادہ پیارا ہوں تین بار کہا۔ پھر فرمایا کہ اے اللہ! جس کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔ پھر فرمایا۔ اے اللہ! دوست بن اُس کا جو علیؓ کا دوست ہے اور دشمن بن اس کا جو علیؓ کا دشمن ہے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ جب حضرت علیؓ سے ملے تو اُن کو مبارک باد دی کہ تُو سب مسلمانوں کا محب اور دوست ہے۔

(باب مناقب علیؓ مشکوٰۃ شریف۔ غدیر خُم۔ فصل ثالث کی حدیث ۳)

وضاحت اس دن کے نام کو شیعہ حضرات عید غدیر کہتے ہیں۔ اس حدیث میں لفظ "مولا" کا استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی "دوست اور محب" یا "چچازاد" کے ہوتے ہیں۔ "خلیفہ" کے معنوں میں "مولا" کا لفظ استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر اس کے معنی "خلیفہ" کے ہوتے۔ تو حضرت علیؓ پہلے خلیفہ ہوتے۔

قرآن مجید میں آیا ہے کہ ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ عید غدیر کے دنوں میں نہیں لکھی جاتی۔ یہ قرآن مجید کی تحریف ہے۔

آیئے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں :۔

ترجمہ۔ اور جو چیز کہ کی ہے انہوں نے بیچ کتاب کے ہے ۵۲ ہر چھوٹا بڑا کام لکھا ہوا ہے ۵۳

(پارہ ۲۷ سورۃ قمر آیت ۵۲، ۵۳)

ترجمہ۔ جس وقت لیتے ہیں دو لینے والے ایک داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے بیٹھے ۱۷ نہیں بولتا کچھ بات مگر نزدیک اس کے نگہبان ہیں تیار ۱۸

(پارہ ۲۶ سورۃ قٓ آیت ۱۷، ۱۸)

وضاحت آیت ۱۷ حاشیہ ۲ : جو بات اس کے منہ سے نکلے لکھ لیتے ہیں۔ نیکی والے والا اور بدی بائیں والا۔

آیت ۱۸ حاشیہ، یعنی لکھنے کو۔

ترجمہ۔ اور تحقیق اُوپر تمہارے نگہبان ہیں ۱۰ بزرگ لکھنے والے ۱۱ جانتے ہیں جو کچھ کرتے ہو تم ۱۲

(پارہ ۳۰ سورۃ الانفطار آیت ۱۰ تا ۱۲)

Marfat.com

مذکرہ بالا جمیع آیات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اعمال کو لکھا جاتا ہے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور یہ کہنا کہ فلاں دِنوں میں یا فلاں وقت میں نہیں لکھا جاتا ہے یہ قرآن مجید کی تحریف ہے۔ ایسی باتوں سے باز رہنا چاہیئے۔

سوال : اَب شیعوں کے نزدیک یہ سوال اُبھرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضؓ کے گناہوں سے درگزر کرتا ہے؟

الجواب :

ترجمہ۔ پس جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور نکالے گئے وطن اپنے سے اور ایذا دیئے گئے بیچ راہ میری کے اور لڑے اور مارے گئے۔ البتہ دور کروں گا ان سے بُرائیاں ان کی البتہ داخل کروں گا ان کو بہشتوں میں[۱۹۵]

(پارہ ۴ سورۂ آلِ عمران آیت ۱۹۵)

ترجمہ۔ یہ لوگ ہیں کہ قبول کرتے ہیں ہم ان سے بہتر اس چیز کا کہ انہوں نے کیا، اور درگزر کرتے ہیں ہم برائیاں ان کی سے بیچ رہنے والوں بہشت کے۔ وعدہ سچا ہے جو تھے وہ وعدہ دیئے گئے[۱۶]

(پارہ ۲۶ سورۂ احقاف آیت ۱۶)

مذکورہ بالا آیات سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ فرشتے نہیں لکھتے۔ فرشتے لکھتے تو ہیں۔ لیکن معاف کرنے والی اللہ کی ذات ہے۔ جس کو چاہیں معاف کردیں۔

Marfat.com

شیعہ حضرات کے سوالات کا جواب

سوال: شیعوں کے نزدیک خلافت کا حق علیؓ کے سوا کسی کو نہیں کیونکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی تھے؟

الجواب: شیعوں کا خلفاء ثلاثہ کی خلافت، کا انکار اور یہ کفر ہے خلافت رشتہ داری کی بنا پر تقسیم نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ جو سب سے بڑا عالم اور مومن ہو گا وہی خلیفہ اوّل ہو گا۔ اگر خلافت رشتہ داری کی بنا پر تقسیم ہوتی تو خلیفہ اوّل آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ ہوتے۔ کیونکہ وراثت کا قانون ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے چچازاد وارث نہیں ہوتا۔ حالانکہ حضرت علیؓ چوتھے خلیفہ ہوئے اور حضرت عباسؓ بالکل خلافت سے محروم رہے۔

خلافت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے کیا ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں تم میں سے اور کام کئے اچھے۔ البتہ خلیفہ کرے گا ان کو بیچ زمین کے۔ جیسا کہ خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے اُن سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا واسطے اُن کے دین اُن کا جو پسند کر دیا ہے واسطے اُن کے اور البتہ بدل دے گا اُن کو پیچھے ڈر اُن کے سے امن عبادت کریں گے میری نہیں شریک کریں گے ساتھ میرے کچھ اور جو کوئی کفر کرے پیچھے اس کے پس یہ لوگ وہی ہیں فاسق ۵۵

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۵۵)

آیت ۵۵ حاشیہ ۱۰۱: خطاب فرمایا حضرتؐ کے وقت اُن لوگوں کو جو ان میں تھے ایک ہی پیچھے ان کو حکومت دے گا اور جو دین پسند ہے اُن کے ہاتھ سے قائم کرے گا اور وہ بندگی کریں گے بغیر شرک یہ چار واں خلیفوں سے ہوا، پہلے خلیفوں سے اور زیادہ۔ پھر جو کوئی اس نعمت کی ناشکری کرے ان کو بے حکم فرمایا یعنی کافر۔ اور جو کوئی ان کی خلافت سے منکر ہوا ان کا مال سمجھا گیا۔

Marfat.com

وضاحت اس آیت میں خلافت کا وعدہ مومنوں سے ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے گا وہ مومن ہوگا اور اس کے اعمال اچھے ہوں گے اور وہ خدا کے ساتھ شریک نہ کرتا ہوگا۔ حضور اکرمؐ کے بعد چار خلیفے ایسے ہی تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ۔

(حدیث ۵ باب کتاب وسنت بروایت عرباض بن ساریہ)

ترجمہ: تم پر میری سنت اور میرے خلفاء بھلائی والوں اور ہدایت یافتوں کی سنت لازم ہے اس کو پکڑو اور ان کو مضبوط داڑھوں سے پکڑو۔

اسی حدیث کے حاشیہ ۵ پر درج ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت میرے بعد تیس سال ہوگی۔ جو ان چاروں خلیفوں (ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم) نے کی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قرآن وحدیث میں عظمت و بزرگی

اب ہم یہاں یہ ثابت کریں گے کہ حضرت ابوبکرؓ کی قرآن وحدیث میں کیا شان ہے اور دراصل وہی خلیفہ اول بننے کے مستحق تھے نہ کہ حضرت علیؓ۔

ترجمہ: البتہ ایک طرف کیا جاوے گا اس سے بڑا پرہیزگار ۱۷ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوتا ہے ۱۸ اور نہیں واسطے اس کے کسی کے نزدیک اس کے نعمت جس کا بدلہ دیا جاوے گا ۱۹ مگر واسطے چاہنے رضامندی پروردگار اپنے بلند کی ۲۰ اور البتہ شتاب راضی ہوگا ۲۱ (سورۃ اللیل پارہ ۳۰ آیت ۷ تا ۲۱)

وضاحت: ان آیات میں شانِ ابوبکر صدیقؓ بیان ہے۔

ترجمہ: اے لوگو! تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو ایک مرد سے اور عورت سے اور کیا ہے ہم نے تم کو کنبے اور قبیلے تو کہ ایک دوسرے کو پہچانو۔ تحقیق بہت بزرگ تمہارا پاس اللہ کے پرہیزگار تمہارا ہے۔ تحقیق اللہ جاننے والا خبردار ہے ۵

(پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

ترجمہ: اگر نہ مدد دو گے تم اس کو پس تحقیق مدد دی ہے اس کو اللہ نے جس وقت نکال

Marfat.com

دیا تھا اس کو ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے دوسرا دو میں کا جس وقت کہ وہ دونوں بیچ غار میں تھے ○ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۴۰)

ترجمہ۔ اور نہ قسم کھاویں صاحب بزرگی کے تم میں سے اور کشائش کے۔ یہ کہ دیویں صاحبِ قرابت کو اور فقیروں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کے اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ کیا نہیں دوست رکھتے تم یہ کہ بخش دیوے تم کو اللہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(پارہ ۱۸ سورۂ نور آیت ۲۲)

وضاحت آیت ۲۲ حاشیہ ۱: جب (بی بی عائشہ رضؓ پر) طوفان بولنے والے جھوٹے پڑے اور اُن کو حد ماری گئی اسی کوڑے جو ان میں دو تین مسلمان تھے۔ ایک شخص تھا مسطح ابوبکر کا بھانجا مفلس یہ اس کی خبر لیتے تھے۔ اب اس نے قسم کھائی کہ اس کو میں کچھ نہ دوں گا اللہ نے اس کی سفارش کر دی۔ وہ تھا مہاجرین سے اہل بدر سے۔ بڑائی والے کہا صدیق اکبرؓ کو۔ جو ان کی بڑائی نہ مانے وہ اللہ سے جھگڑے۔ پھر انہوں نے قسم کھائی جو دیتا تھا کبھی بند نہ کروں گا۔

ان آیاتِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ سب سے بڑے متقی ابوبکرؓ ہیں۔ اس لیے خلیفۂ اوّل بننے کا بھی انہیں حق حاصل ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میں نے ہر شخص کا احسان اتار دیا ہے لیکن ابوبکرؓ کا احسان نہیں اتار سکا۔

حضرت ابوبکرؓ سب سے بڑے عالم ہیں: بحوالہ

ترجمہ۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ ایک آدمی کو اللہ نے اختیار دیا ہے کہ وہ اپنی آخرت چن لے یا دنیا۔ تو اس اللہ کے بندے نے آخرت چن لی ہے۔ ابوبکرؓ رو پڑے۔ لوگوں نے تعجب کیا کہ یہ آدمی کیوں روتا ہے حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد پتہ چلا کہ وہ عبد مختار سے مراد حضور اکرمؐ ہیں اور حضرت ابوبکرؓ ہم میں سے بڑے عالم تھے۔

(باب وفات النبی۔ فصل ثالث کی باب فصل اوّل)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۂ والتین کے آخر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق

Marfat.com

میں "یرضیٰ" کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی ہیں وہ راضی ہوگا۔ اور حضور اکرمؐ کو سورۃ الضحیٰ میں "فترضیٰ" یعنی تو راضی ہوگا کہا ہے۔ اس سے حضرت ابوبکرؓ کی کس قدر شان واضح ہوتی ہے یعنی اللہ تعالیٰ حضور اکرمؐ کی شان کے بھی طالب ہیں اور ابوبکرؓ کی شان کے بھی طالب ہیں۔

ترجمہ۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ سخت مریض ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو کہ وہ نماز پڑھائے یعنی ابوبکرؓ نے سترہ نمازیں پڑھائیں تو پھر آپؐ کو مرض سے کچھ افاقہ ہوا۔ تو آپ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسجد میں صف کی جانب آرہے تھے تو حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پیچھے نہ ہٹو۔ تو ابوبکرؓ وہیں کھڑے رہے۔ تو حضور اکرمؐ حضرت ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضور اکرمؐ کی اقتداء کی اور لوگوں نے حضرت ابوبکرؓ کی اقتداء کی اور یہی حدیث فصل ثالث میں عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے۔

(مشکوٰۃ شریف باب ما علی الماموم من المتابعۃ وحکم المسبوق صـ۱۰۱، ۲ فصل کی حدیث ۴)

سوال: شیعوں کے نزدیک حفصہؓ اور عائشہؓ اچھی نہیں تھیں؟

الجواب: اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا۔ کہ حضور اکرمؐ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی تعمیل فرماتے ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ ایمان لایا پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اُس کے، پروردگار اُس کے سے اور مسلمان ۝ ۲۸۵

(پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۸۵)

قرآن مجید میں ہے کہ مشرک عورت سے نکاح نہ کرو۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اور مت کرو نکاح شرک کرنے والیوں کو جہاں تک کہ ایمان لاویں اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے شرک کرنے والی سے۔ اور اگرچہ خوش لگے تم کو۔ اور مت نکاح کرو شرک کرنے والوں کو جہاں تک کہ ایمان لاویں اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے شرک کرنے والے سے اگرچہ خوش لگے تم کو۔ یہ لوگ بلاتے ہیں طرف آگ کے۔

Marfat.com

اور اللہ بُلاتا ہے طرف بہشت کے اور بخشش کے ساتھ حکم اپنے کے اور بیان کرتا
ہے اللہ نشانیاں اپنی واسطے لوگوں کے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں ۲۲۱

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱)

وضاحت آیت ۲۲۱ حاشیہ ۱ موضح القرآن: پہلے مسلمان اور کافر میں رشتہ ناطہ جاری تھا۔ اس آیت سے حرام ٹھہرا۔ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا، اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے۔ مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے۔ مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے اس کو مختار جان کر۔ باقی یہود و نصاریٰ کی عورت سے نکاح درست ہے۔ اُن کو مشرک نہیں فرمایا۔

(دیکھیں حوالہ، پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۵)

علاوہ ازیں زانی عورت زانی مرد سے نکاح کرتی ہے۔ خبیث عورت خبیث مرد کے لیے اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہوتی ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ خبیث عورتیں واسطے خبیث مردوں کے ہیں اور خبیث مرد واسطے خبیث عورتوں کے ہیں۔ پاک عورتیں واسطے پاک مردوں کے ہیں پاک مرد واسطے پاک عورتوں کے ہیں۔ یہ لوگ پاک ہیں اس چیز سے کہ کہتے ہیں واسطے ان کے بخشش ہے اور روزی ہے باکرامت ۲۶

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۲۶)

وضاحت موضح القرآن۔ آیت ۲۶ حاشیہ ۲: ابن عباسؓ نے کہا کسی پیغمبر کی عورت بدکار نہیں ہوئی۔ یعنی اللہ اُن کی ناموس تھامتا ہے۔

ترجمہ۔ زنا کرنے والا نہیں نکاح کرتا مگر زنا کرنے والی کو یا بُت پرست کو۔ اور زنا کرنیوالی نہیں نکاح کرتی، مگر زنا کرنے والے کو یا بُت پرست۔ حرام کیا گیا ہے اُوپر مسلمانوں کے ۰

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۳)

Marfat.com

وضاحت مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے۔ دو واسطے ایک یہ کہ اس کا کفو[1] نہیں۔ اس کو عار ہے دوسرے یہ کہ ایک دوسرے کو لعنت نہ لگ جاوے لیکن اگر کرے تو درست ہے۔ مگر مرد کو عورت بدکار نہیں درست جب تک بدکاری کرتی رہے۔ اور اگر توبہ کرتی رہے تو درست ہے۔

آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات کی پاکیزگی کا بیان

ترجمہ۔ اور رہو بیچ گھروں اپنے کے۔ مت بناؤ کرو بناؤ جہلیت پہلی کا۔ اور قائم کیا کرو نماز کو اور دیا کرو زکوٰۃ کو اور فرمانبرداری کرو اللہ اور رسول اس کے کی سوائے اس کے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تو کہ دور کرے تم سے پلیدی اے اس گھر والو اور پاک کرے تم کو خوب پاک کرنا ۳۳

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۴)

حضور اکرمؐ اپنی ازواجِ مطہرات کو طلاق بھی نہیں دے سکتے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ نہیں حلال واسطے تیرے عورتیں پیچھے اُن کے۔ نہ یہ کہ بدل ڈالے تُو اُن سے اور بیبیاں۔ اور اگرچہ خوش لگے تجھ کو حسن ان کا۔ مگر جن کے مالک ہوئے داہنے تیرے اور ہے اللہ اوپر ہر چیز کے نگہبان ۵۲

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۲)

حضورؐ اکرمؐ کی ازواج سے دوسرا آدمی نکاح نہیں کر سکتا۔ بحوالہ

ترجمہ۔ نہیں لائق واسطے تمہارے یہ کہ ایذا دو رسولؐ خدا کے کو اور نہ کہ نکاح کرو بی بیوں اس کی کو پیچھے اس کے کبھی بیشک یہ ہے نزدیک اللہ کے بڑا گناہ ۵۳

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۳)

نبی اکرمؐ کی بی بیاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ نبیؐ بہت شفقت کرنے والا ہے مسلمانوں پر جانوں اُن کی سے اور بی بیاں

---

[1] ہم مثل

Marfat.com

اُس کی مائیں ہیں تمہاری ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت ۶)

ان جمیع آیات سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی پاکیزگی ثابت ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح ہے کہ جیسا ہر شوہر ویسی عورت تی ہے تو جیسی شان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے ویسی آپؐ کی بیویاں ہیں اور یہ کہنا کہ حفصہؓ اور عائشہؓ اچھی نہیں تھیں، یہ خبیث النفس لوگوں کا کام ہے ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

سوال : شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ نے باغِ فدک چھین لیا تھا؟

الجواب : باغِ فدک کسی شخص کی ملکیت نہیں تھا۔ بلکہ سرکاری فارم تھا جس سے ضرورت مندوں کو دیا جاتا ہے۔ اس باغ کے منتظم اعلیٰ حضور اکرمؐ تھے۔ اور حضور اکرمؐ کے بعد جو خلفاء رہے وہ اسی طریقہ پہ لوگوں پر خرچ کرتے رہے اس کو پانچ جگہوں پر خرچ کیا جاتا تھا جو آگے قرآن مجید کی آیت سے ثابت ہوگا۔

آپؐ کے پاس کافروں کے دو طرح کے مال آتے تھے :

① مالِ غنیمت ② مالِ فَے

① مالِ غنیمت

مالِ غنیمت جو کافروں سے لڑ کر حاصل کرتے تھے اس کے پانچ حصے کئے جاتے تھے۔ چار حصے غازیوں پر استعمال ہوتے تھے اور ایک حصہ پانچ جگہوں پر استعمال کیا جاتا تھا۔ شروع میں مجاہد اسلحہ، سواری اور خورد و نوش کے سامان کا خود انتظام کرتا تھا۔ مالِ غنیمت کو اس طرح تقسیم کرتے تھے۔ سوار کو دو حصے اور پیدل کو ایک حصہ۔ یہ طریقۂ کار حضرت عمرؓ تک رہا۔ جب فتوحات زیادہ ہوگئیں تو چھاؤنیوں، تھانوں، چوکیوں اور اسلحہ وغیرہ کی ضرورت پڑی تو تمام صحابہ کرامؓ کے اتفاق سے بیت المال بنایا گیا۔ اس سے فوجیوں کو تنخواہ دی جاتی تھی اور اس میں سے اسلحہ، خورد و نوش اور اس کے بال بچوں کو خرچ دیا جاتا تھا اور ہر سپاہی کو تین ماہ کے بعد چھٹی دی جاتی تھی اور تنخواہ کنبہ کے لحاظ سے دی جاتی تھی۔ پارہ ۹ سورۂ انفال کی آیت ۴۱ میں مالِ غنیمت کی تقسیم کا ذکر ہے۔

ترجمہ۔ اور جانو تم یہ کہ جو کچھ لوٹ لو کسی چیز سے پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اس کا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابتیوں رسول کے اور واسطے یتیموں واسطے مسافروں کے ۝

② مالِ فَے

یہ وہ مال ہے جو بغیر لڑائی کے حاصل ہوتا ہے، اور کافر دہشت کے مارے چھوڑ جاتے ہیں اس کی تشریح اور تقسیم کا ذکر پارہ ۲۸ سورۃ الحشر اور آیت ۶، ۷ میں مذکور ہے۔

Marfat.com

ترجمہ. جو کچھ پھیرلایا اللہ اُو پہ رسول اپنے کے اُن میں سے. پھر نہیں دوڑائے تم نے اُو پہ اس کے گھوڑے اور نہ اُونٹ. اور لیکن اللہ مسلط کرتا ہے رسولوں اپنے کو اُو پر جس کے چاہتا ہے اور اللہ او پہ ہر چیز کے قادر ہے ۵ اور جو کچھ پھیرلایا اللہ رسول اپنے کے اُن بستیوں والوں سے پس واسطے خدا کے واسطے رسول کے واسطے قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور فقیروں کے اور مسافروں کے ۵

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۲: یعنی فئے پر قبضہ رسولؐ کا اور رسولؐ کے پیچھے سردار کا. سردار پہ یہ خرچ کرتے ہیں. اللہ سب ہی کا مالک ہے. مگر کعبہ کا خرچ اور مسجدوں کا بھی اس میں آگیا.

آپؐ نے اپنی ملکیت میں پیچھے کچھ نہیں چھوڑا :

(باب وفات النبی فصل ثالث میں باب فصل اول کی حدیث ۱)

ترجمہ. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ کوئی مال نہیں چھوڑ گئے تھے. اور دوسری حدیث میں عمر بن حارثؓ حضرت جویریہؓ کے بھائی کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کوئی چیز نہیں چھوڑ گئے تھے مگر سفید خچر اور ہتھیار اور زمین کو آپؐ نے صدقہ کر دیا تھا.

حدیث ۳: ترجمہ. حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میرے ورثاء درہم و دینار تقسیم نہیں کریں گے. میری عورتوں کے خرچے کے بعد میرے کارکنوں کے خرچے کے بعد باقی جو بچے وہ صدقہ ہے.

حدیث ۴: ترجمہ. حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا. ہماری وراثت جاری نہیں ہوتی. جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے.

باب اللئے میں مشکوٰۃ شریف کی فصل ثالث کی حدیث ۳۵۶ ملاحظہ فرمائیں :-

ترجمہ. عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ جب خلیفہ بنے تو اپنے تمام رشتہ داروں کو کھٹا کیا اور کہا. یہ فدک آپؐ کے لیے تھا. اس سے آپؐ بنو ہاشم کے کمزوروں پر خرچ کرتے تھے. اس سے بیوہ اور بالغوں کی شادی کرتے تھے. بی بی فاطمہؓ نے حضور اکرمؐ سے یہ فدک مانگا تھا کہ یہ مجھے دے دو. تو حضور اکرمؐ نے دینے سے انکار کر دیا. اسی طریقہ پر یہ مال خرچ ہوتا رہا. یہاں تک کہ حضورؐ اللہ کو پیارے ہو گئے. حضورؐ کے بعد حضرت

Marfat.com

ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے رہے جیسا حضور اکرمؐ نے کیا۔ وہ بھی اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت امیر عثمانؓ متولی بنے۔ ماں کی اس زمانہ میں بہتات تھی، تو مروان نے اپنی جاگیر بنالی۔ اب عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ جس مال کو حضور اکرمؐ نے فاطمہؓ کو نہیں دیا اب میرے لئے میں کوئی حق نہیں اب میں متولی گواہ بناتا ہوں اس کو رد کرتا ہوں اسی حال پر جیسا حضور، ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کے زمانہ میں رہا تھا۔

سوال شیعوں کا سوال ہے کہ حضور اکرمؐ کے صحابہ کرامؓ جنگ احد سے بھاگ گئے تھے اور جنگ سے بھاگنا بہت بڑا جرم ہے۔

الجواب: اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے دو دفعہ ان بھاگنے والوں کو معاف فرمانے کے تیسری دفعہ حضور اکرمؐ سے فرمایا کہ آپ بھی ان کو معاف فرمائیں علماء کہتے ہیں کہ جو بھاگنے والوں کا درجہ ٹھہرنے والوں سے بڑھ گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نہیں کہی بلکہ معافی دی ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

ترجمہ پھر پھیر دیا تم کو ان سے تاکہ آزمادے تم کو اور البتہ تحقیق معاف کیا تم سے اور اللہ صاحب فضل کا ہے اوپر ایمان والوں کے ○[۱۵۲]

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۵۲)

ترجمہ تحقیق جو لوگ پیٹھ موڑ گئے تم میں سے اس دن کہ ملیں دو جماعتیں سوائے اس کے نہیں کہ ڈگایا ان کو شیطان نے بعض اس چیز سے کہ کمایا تھا انہوں نے اور تحقیق معاف کیا اللہ نے ان سے تحقیق اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے ○[۱۵۵]

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۵۵)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ میں اس سے معلوم ہوا کہ اس جنگ میں جو لوگ ہٹ گئے ہیں ان پر گناہ نہیں رہا۔

ترجمہ پس ساتھ رحمت اللہ کی سے نرم ہوا تو واسطے ان کے اور اگر ہوتا تو سخت خو سخت دل یعنی بے رحم البتہ بھاگ جاتے گرد تیرے سے پس معاف کر ان سے بخشش مانگ واسطے ان کے اور مصلحت کر ان سے ہر کام کے پس جب قصد مقرر کرے تو پس اعتماد کر اوپر اللہ کے تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے توکل کرنے والوں کو ○[۱۵۹]

Marfat.com

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۶۹)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۲: شاید حضرت کا دل مسلمانوں سے خفا ہوا ہو گا، اور چاہا ہو گا کہ اب سے ان کی مشورت نہ پوچھیے۔ سو حق تعالیٰ نے سفارش کی اور فرمایا کہ اوّل مشورت یعنی بہتر ہے جب ایک بار ٹھہرا چکے پھر پس و پیش نہ کرے۔

جو صحابہ کرامؓ کے خلاف خبر دے وہ فاسق ہے اسکی تفتیش کر لیا کرو، تاکہ بعد میں پشیمانی نہ ہو۔ بحوالہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ایک قوم کی طرف بھیجا۔ اس آدمی کو اس قوم سے دشمنی تھی۔ اس نے سمجھا کہ میں حضور اکرمؐ کا معتمد ہو گیا ہوں۔ اب میں جو کچھ کہوں گا حضورؐ اس کو مان لیں گے۔ اس نے جھوٹی خبر دی کہ وہ مرتد ہو گئے ہیں۔ تاکہ رسول مقبولؐ کارروائی کر کے انہیں ختم کر دیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر پس تحقیق کر لو۔ ایسا نہ ہو کہ ایذا پہنچاؤ تم کسی قوم کو ساتھ نادانی کے۔ پس ہو جاؤ اوپر اس چیز کے کہ کی ہے تم نے پشیمان ۶ (پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۶)

سوال: ایک شیعہ نے مولانا محمد حسن صاحب پر سوال کیا کہ حضرت خالدؓ بن ولید نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا اور اس کا قصاص کیوں نہیں لیا گیا؟

الجواب: جواباً عرض کیا کہ اب پاکستان میں صدر ضیاء الحق صاحب قانون کے مطابق قاتل کو معافی دے سکتا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ تمام کائنات کا مالک کیا حضرت خالدؓ[1] بن ولید کو معافی نہیں دے سکتا بعینہٖ قرآن مجید سورۂ قصص میں حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے قتل معاف کیا ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے وحشی کو حضرت امیر حمزہؓ کا قتل معاف کر دیا تھا۔ وحشی کا یہ واقعہ سورۃ الزمر آیت ۵۳، ۵۴ میں مذکور ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کی لغزش معاف فرما دیتے ہیں اور ان کو اس لغزش پر تنبیہ فرما دیتے ہیں بلکہ لغزش کی وجہ سے ان کا مرتبہ بلند ہو جاتا ہے اور ایماندار ہونا ان کا پکا ہو جاتا ہے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جس وقت چلو تم بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق کر لو اور

---

[1] خالد بن ولیدؓ کو اللہ تعالیٰ باوجود آدمی قتل کرنے کے بعد مومن کہا ہے اور خالد بن ولیدؓ کے قصاص لینے کا حکم نہیں فرمایا۔ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۹۴)

Marfat.com

مت کہو واسطے اس کے کہ ڈالے طرف تمہاری سلام علیک. نہیں تو مسلمان چاہتے ہو تم اسباب
زندگانی دُنیا کا پس نزدیک اللہ کے ہیں غنیمتیں بہت. اسی طرح تھے تم پہلے اس سے
پس احسان کیا اللہ نے اوپر تمہارے پس تحقیق کرلو. تحقیق اللہ ہے ساتھ اُس کے
کہ کرتے ہو تم خبردار ۹۴ ○

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۹۴)

سوال : شیعہ حضرات کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ آپس میں دشمن تھے؟

الجواب : اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کے متعلق فرما رہا ہے کہ وہ آپس میں رحمدل تھے. اُلفت کرنے والے تھے. ہاں البتہ کافروں پر سخت تھے. بحوالہ

ترجمہ. اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے اور مت متفرق ہو اور یاد کرو نعمت اللہ کی اُوپر تمہارے جس وقت تھے تم دشمن. پس اُلفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اُس کی کے بھائی. اور تھے تم اُوپر کنارے گڑھے کے آگ سے. پس چھڑایا تم کو اُس سے ۱۰۳ ○

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۳)

ترجمہ. اور اُلفت ڈالی درمیان دلوں اُن کے کے. اگر خرچ کرتا تو جو کچھ بیچ زمین کے ہے سب. نہ اُلفت ڈالتا درمیان دلوں اُن کے کے. لیکن اللہ تعالیٰ نے اُلفت ڈالی درمیان اُن کے. تحقیق وہ غالب ہے حکمت والا ۶۳ ○

(پارہ ۱۰ سورۃ انفال آیت ۶۳)

ترجمہ. محمدؐ رسول اللہ کا ہے. اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہیں سخت ہیں اُوپر کفار کے. رحمدل ہیں درمیان اپنے ○

(پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹)

ترجمہ. سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں. پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیوں اپنے کے. اور ڈرو اللہ سے تو کہ رحم کیئے جاؤ ○

(پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۱۰)

Marfat.com

ان سب آیات سے واضح ہو گیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب ساتھی آپس میں دوست تھے ۔ صحابہ کو کسی سے کوئی دشمنی نہ تھی۔

سوال : شیعوں کے نزدیک فتح مکہ کے وقت کے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ اس لیے بنو امیہ کو شیعہ کہتے پھرتے ہیں؟

الجواب : اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں کو کئی نوٹس دیئے کہ اگر تم باز آجاؤ گے تو تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔ بحوالہ

ترجمہ۔ پس اگر باز رہیں پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۲)

ترجمہ۔ کہہ تو واسطے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے اگر باز آویں بخشا جاوے گا واسطے اُن کے جو کچھ کہ گزرا۔ جو پھر کریں پس تحقیق گزری ہے عادت پہلوں کی ۝

(پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۳۸)

اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۹۲ اور سورۃ انفال کی آیت ۳۸ میں مکہ والوں کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اگر تم باز آجاؤ گے تو تمہیں معاف کر دیا جائے گا۔ چنانچہ وہ باز آگئے اور ۸ھ میں سب مسلمان ہو گئے۔ والہ کے لیے توجہ فرمائیں۔

ترجمہ۔ جب آوے مدد خدا کی اور فتح ہو مکہ اور دیکھے تو لوگوں کو داخل ہوتے دین اللہ کے فوج فوج ۝ پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کی اور بخشش مانگ اس سے۔ تحقیق وہ ہے پھر آنے والا ۝

(پارہ ۳۰ سورۃ النصر آیت ۲، ۳)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱ یعنی قرآن میں ہر جا وعدہ ہے فیصلے کا اور کافر شتابی کرتے تھے۔ حضرتؐ کی آخر عمر میں مکہ فتح ہو چکا۔ ملک عرب مسلمان ہونے لگے دل کے دل۔ وعدہ سچا ہوا۔ اب امت کے گناہ بخشوایا کر۔ درجہ شفاعت کا ملے۔ یہ سورت اتری آخر عمر میں حضرتؐ نے پہچانا کہ میرا کام جو تھا دنیا میں سو کر چکا۔ اب سفر ہے آخرت کا

۹ھ میں مشرکین کا بیت اللہ میں بالکل داخلہ بند کر دیا گیا۔ بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ ہوائے اس کے نہیں کہ مشرک ناپاک ہیں پس نہ نزدیک آویں مسجد حرام کے. پیچھے برس اُن کے کے جو یہ ہے ۵

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۲۸)

سوال: خلفاء ثلاثہ ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کسی سے لڑے نہیں ہیں؟

الجواب: اوّل تو وہ جنگ لڑے ہیں اور بہت سی فتوحات کیں ہیں اور کئی آدمی اُن کے ہاتھوں سے قتل ہوئے ہیں. ویسے بھی مہاجر کے لیے لڑائی یا قتل کرنا شرط نہیں ہے. بلکہ بغیر لڑائی کے بھی مہاجر ہو سکتا ہے. بحوالہ

ترجمہ. اور جن لوگوں نے وطن چھوڑا بیچ راہ اللہ کے پیچھے اُس کے کہ ظلم کیے گئے البتہ جگہ دیں گے ہم اُن کو بیچ دُنیا کے اچھی. یعنی مہاجرین کو البتہ ثواب آخرت کا بہت بڑا ہے کاش کہ ہوتے جانتے ۵

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۴۱)

ترجمہ. جن لوگوں نے وطن چھوڑا بیچ راہ اللہ کے پھر مارے گئے یا مر گئے. البتہ رزق دیوے اُن کو اللہ رزق اچھا. اور تحقیق اللہ البتہ وہ ہے بہتر روزی دینے والا ۵۸ البتہ داخل کرے گا ان کو اس جگہ کہ پسند کرے گا اس کو اور تحقیق اللہ جاننے والا تحمل والا ہے ۵۹

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۵۸، ۵۹)

سوال: صحابہ کرامؓ یعنی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ کو شیعہ منافق کہتے ہیں؟

الجواب: اللہ کی جانب سے حضور اکرمؐ کو کافروں اور منافقوں سے لڑائی کا حکم ہے تو آپؐ کے جانشین اور خلفاء راشدین کیسے منافق ہو سکتے ہیں. بحوالہ

ترجمہ. اے نبی! جہاد کر کافروں سے اور منافقین سے اور سختی کر اُوپر ان کے جگہ رہنے ان کے کی دوزخ ہے اور بُری ہے جگہ پھر جانے کی ۳

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۳)

ترجمہ. اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور سختی کر اُوپر ان کے جگہ رہنے اُن کی کی دوزخ ہے اور بُری ہے جگہ پھر جانے کی ۹

Marfat.com

(پارہ ۲۸ سورۃ التحریم آیت ۹)

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے ہو جاؤ ساتھ سچوں کے ۱۱۹

(سورۃ توبہ پارہ ۱۱ آیت ۱۱۹)

مندرجہ مذکورہ بالا آیات میں آپؐ کو کافروں اور منافقوں کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے اور یہ بھی اللہ نے فرمایا کہ آپؐ سچوں کے ساتھ رہیں. اس طرح آپؐ کے ساتھی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ بالکل سچے تھے. آپؐ نے ان کے ساتھ اپنی زندگی گزاری. آپؐ کے ساتھی کیسے منافق ہو سکتے ہیں. اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ خود ہی اچھے نہیں ہیں.

سوال : شیعہ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کی صرف ایک بیٹی تھی؟

الجواب :

ترجمہ. اے نبی! کہہ دو اپنی بیویوں اپنی کے اور بیٹیوں اپنی کے اور بی بیوں مسلمانوں کی کے نزدیک کر لیں اوپر اپنے بڑی چادریں اپنی ۵۹

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۹)

وضاحت "بَنٰت" لفظ جمع کا ہے اور یہ "بِنْت" کی جمع ہے اور بَنٰت کا لفظ قرآن کریم میں کئی جگہ آیا ہے اور اس کے معنی بیٹیاں ہیں. اس لفظ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی بیٹیاں تھیں نہ کہ صرف ایک.

شیعوں کی کتاب "اصولِ کافی" کے باب بنات النبی کتاب الحجج جزو سوم کے صفحہ ۱۴۶ میں درج ہے کہ حضور اکرمؐ کی چار بیٹیاں ہیں. اور شیعوں کی ایک اور کتاب "تحفۃ العوام" جو لکھنؤ کی چھپی ہوئی ہے اس میں حضور اکرمؐ کی تین بیٹیاں بتائی گئیں ہیں. (صفحہ ۱۱۳ حصہ اوّل باب سترہواں)

سوال : شیعوں کا سوال ہے کہ سُنّی پاؤں دھوتے ہیں. حالانکہ قرآن مجید میں مسح آیا ہے؟

الجواب : ابی حیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے علیؓ کو دیکھا کہ وضو فرما رہے تھے اور پاؤں کو آخر میں دھویا. (مشکوٰۃ شریف باب الوضو فصل ثانی حدیث ۷)

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو. جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھوؤ منہ اپنوں اور ہاتھوں اپنوں کو کہنیوں تک اور مسح کرو سروں اپنوں اور دھوؤں پاؤں اپنوں

Marfat.com

کوٹھنوں تک ہے (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۶)

ترجمہ. حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ان ایڑیوں کے لیے دوزخ ہے جن کو پانی نے نہیں چھوا۔ (باب سنن الوضو حدیث ۵ فصل اول)

ترجمہ. ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کے مابین خلال کرنا چاہیئے (حدیث ۵ فصل ثانی)

سوال: شیعوں کے نزدیک نماز میں ہاتھ باندھنا درست نہیں؟

الجواب: نماز میں قیام کرنا فرض ہے اور ہاتھ باندھنا نماز کا ادب ہے. قرآن مجید میں آیا ہے "قُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ" یعنی کھڑے ہو اللہ کے سامنے مؤدب ہو کر. نماز کا اصل ادب یہی ہے کہ نماز میں حالتِ قیام میں ہاتھ باندھے جائیں.

پہلے وقتوں میں فاتح بادشاہوں کے سامنے مفتوح بادشاہ جب حاضر ہوتا تھا تو وہ مفتوح بادشاہ فاتح بادشاہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا تھا اللہ کی ذات تو احکم الحاکمین ہے. کیا اس کے سامنے ایسے کھڑے ہونا کوئی گناہ کی بات ہے؟

علاوہ ازیں پارہ ۳۰ سورۂ کوثر میں بعض نے "وانحر" کے معنی قربانی اور بعض نے نماز میں ہاتھ باندھنا لکھا ہے.

مشکوٰۃ شریف باب صفت الصلوٰۃ حدیث ۹ بروایت وائل بن حجرؓ اور سہل بن سعد ان حدیثوں میں ثابت ہے حضور اکرمؐ نے نماز میں ہاتھ باندھے ہیں.

نماز میں ہاتھ باندھنا حضرت علیؓ سے ثابت ہے. (حاشیہ بخاری شریف ص ۱۵۹ حاشیہ ۷)

Marfat.com

دینِ اسلام کامل اور مکمّل ہے۔

دین اسلام کامل اور مکمّل ہے۔ اس میں کمی بیشی کی اجازت نہیں۔ نہ ہی اُس کے نقشے اور حدودِ اربعہ توڑنے اور ٹیڑھا کرنے کی اجازت ہے۔ ہاں! مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسلام کو اپنے اُوپر اور غیروں پر غالب کریں یہ اللہ کا حکم ہے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ آج کے دن پُورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا۔ اور پُوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی۔ اور پسند کیا واسطے تمہارے اسلام کو دین ۵

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۳)

ترجمہ۔ لڑو اُن سے جہاں تک کہ نہ رہے فتنہ اور ہووے دین تمام واسطے اللہ کے ۹

(پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۳۹)

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اس کو اوپر دین سب کے اگرچہ ناخوش رکھیں مشرک ۵ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۳۳)

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دینِ حق کے تاکہ غالب کرے اس کو اُوپر دین سب کے۔ اگرچہ ناخوش رکھیں مشرک ۹ (پارہ ۲۸ سورۃ الصف آیت ۹)

مندرجہ مذکورہ بالا ان جمیع آیات میں اسلام کو سب دینوں پر غالب کرنے کا حکم ہے

اب یہ بات بھی خُوب سمجھ لی جائے کہ جو لوگ اسلام میں ٹیڑھا پن لے کر داخل ہوتے ہیں۔ وہ دین مقبول نہیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اور کون شخص ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیوے اُوپر اللہ کے جھوٹ یہ لوگ رُوبرُو لائے جاویں گے اُوپر رب اپنے کے اور کہیں گے گواہ۔ یہ لوگ ہیں۔ کہ جھوٹ بولتے تھے اوپر پروردگار اپنے کے۔ خبردار ہو۔ لعنت ہے اللہ کی اُوپر ظالموں کے ۸ وہ جو بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے اور چاہتے اس کے کجی (ٹیڑھا پن) اور وہ ساتھ آخرت کے وہی ہیں کافر ۹ یہ لوگ نہ تھے عاجز کرنے والے پیچ زمین کے اور نہ تھا

Marfat.com

واسطے ان کے سوائے اللہ کے کوئی دوست، دونا کیا جاوے گا واسطے اُن کے
عذاب. نہ تھے کر سکتے سننا اور نہ تھے دیکھتے ۝ یہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں
اپنی کو اور کھویا گیا ان سے جو کچھ کہ تھے باندھ لیتے ۝ نہیں شک یہ کہ وہ بیچ آخرت
کے وہی ہیں ٹوٹا پانے والے ۝

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود آیت ۱۸ تا ۲۲)

ترجمہ. وہ لوگ کہ جو دوست رکھتے ہیں زندگانی دُنیا کو اُوپر آخرت کے اور بند کرتے
ہیں راہ خدا کی سے اور چاہتے ہیں واسطے اُس کے کجی، یہ لوگ بیچ گمراہی دُور کے
ہیں ۝ (پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم آیت ۳)

ترجمہ. کیا پس غیر دین خُدا کے چاہتے ہیں، واسطے اس کے مطیع ہوئے ہیں جو کوئی بیچ
آسمانوں اور زمین کے ہے خوشی سے اور ناخوشی سے اسی کی طرف پھیرے جاویں گے ۝

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۸۳)

ترجمہ. جو کوئی چاہے سوائے اسلام کے دین پس ہرگز نہ قبول جاوے گا اس سے
اور وہ بیچ آخرت کے ٹوٹا پانے والوں سے ہے ۝

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۸۵)

ان جمیع آیات سے ثابت ہوا کہ دینِ حق اسلام مکمل دین ہے اس کے علاوہ کوئی دین نہیں۔ جو لوگ دین میں کج روی اختیار کرتے ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور ٹیڑھا پن قبول نہیں ہوگا۔ بحوالہ

نوٹ: یہ حوالے مشکوٰۃ شریف سے لیے گئے ہیں۔

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ. فصل اوّل کی تین احادیث شروع والی۔ ب ان احادیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:۔

ترجمہ. حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جو دین میں ایسی چیز داخل کرے گا جو دین میں سے نہ ہو وہ ردّ ہے۔ متفق علیہ

حدیث ۲: ترجمہ. حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ بہترین باتوں سے اچھی کتاب اللہ کی ہے اور بہترین سیرتوں سے سیرت محمدؐ کی ہے۔ بُرے کام وہ ہیں جو دین میں نئے

Marfat.com

بنائے جاتے ہیں اور نئی چیز شریعت میں بنائی ہوئی گمراہی ہے۔ (مسلم)

حدیث ۳: ترجمہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک تین شخص ناپسند ہیں، حرم میں بے دینی کرنے والا، اسلام میں جہالت کے کام کرنے والا، ناحق خون کرنے والا۔ (بخاری)

جو لوگ دین میں کفر لے کر داخل ہوتے ہیں وہ دین بھی اللہ کے ہاں قبول نہیں بحوالہ

ترجمہ۔ اور جب آتے ہیں تیرے پاس، کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور تحقیق داخل ہوئے ہیں ساتھ کفر کے اور وہ تحقیق نکل گئے ہیں ساتھ اس کے اور اللہ خوب جانتا ہے اس چیز کو کہ چھپاتے ہیں وہ اور دیکھتا ہے تو بہتوں کو ان میں سے جلدی کرتے ہیں بیچ گناہ کے اور تعدی کے اور کھانے ان کے حرام کو۔ البتہ برا ہے جو کچھ تھے وہ کرتے ۝ کیوں نہیں منع کیا ان کو درویشوں نے اور عالموں نے، بولنے ان کے سے جھوٹ کو اور کھانے ان کے حرام کو۔ البتہ برا ہے جو کچھ تھے وہ کرتے ۝

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۶۱ تا ۶۳)

دین میں جبر نہیں یعنی کافر کو جبراً مسلمان نہیں کیا جا سکتا۔ بحوالہ

ترجمہ۔ نہیں زبردستی بیچ دین کے۔ تحقیق ظاہر ہو گیا ہے راہ پانا گمراہی سے، پس جو کوئی کفر کرے ساتھ شیطان کے اور ایمان لاوے ساتھ اللہ کے، پس تحقیق پکڑ رکھا اس نے کڑا مضبوط نہیں ٹوٹنا واسطے اس کے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۝

(پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۶)

ترجمہ۔ کیا پس تو زبردستی کرتا ہے لوگوں کو یہاں تک کہ ہو جاویں مسلمان ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۹۹)

اسلامی رواداری

رواداری ۱: اگر کافر ہمارے پاس پناہ لینے آئے تو ہم پناہ دیں گے اس کو اور قرآن مجید سنائیں گے۔ اگر مسلمان ہو جائے تو بہتر ورنہ اُسے امن کی جگہ پہنچائیں گے۔ بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ. اور اگر کوئی مشرکوں میں سے پناہ مانگے تجھ سے. پس پناہ دے اس کو یہاں تک کہ سُنے کلام اللہ کا. پھر پہنچا دے اس کو جگہ امن اس کی میں. یہ اس واسطے ہے کہ وہ ایک قوم ہے کہ نہیں جانتے ۵

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۶)

رواداری ۲ :

ترجمہ. مگر وہ لوگ کہ جا ملیں طرف قوم کے درمیان تمہارے اور درمیان اُن کے عہد ہے یا آویں تمہارے پاس رُک گئے ہیں سینے ان کے اس سے کہ لڑیں تم سے یا لڑیں قوم اپنی سے اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ، البتہ مسلط کرتا ان کو اُوپر تمہارے پس البتہ لڑتے تم سے. پس اگر ایک طرف ہو جاویں تم سے. پس نہ لڑیں تم سے اور ڈالیں طرف تمہارے صلح. پس نہیں کی اللہ نے واسطے تمہارے اُوپر ان کے راہ ۵

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۹۰)

رواداری ۳ :

ترجمہ. اور اگر جھکیں واسطے صلح کے پس جھک تو واسطے اس کے اور توکل کر اوپر اللہ کے. تحقیق وہی سننے والا جاننے والا ہے ۵ اور اگر ارادہ کریں یہ کہ فریب دیں تجھ کو. پس تحقیق کفایت کرنے والا تیرا اللہ ہے. وہی ہے جس نے قوت دی تجھ کو ساتھ مدد اپنی کے اور ساتھ مسلمانوں کے ۵

(سورۃ انفال پارہ ۱۰ آیت ۶۱، ۶۲)

رواداری ۴ :

ترجمہ. نہیں منع کرتا اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کہ نہیں لڑتے تم سے بیچ دین کے اور نہیں نکالا دیا تم کو گھروں تمہارے سے یہ کہ احسان کرو تم اُن سے اور انصاف کرو طرف اُن کی. تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو ۵

(پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ آیت ۸)

Marfat.com

تخلیقِ انسان اُس کا کِردار اور اُس کی شان

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش دو طرح سے کی ہے: ۱. مٹی سے ۲. پانی سے

مٹی سے انسان کی تخلیق: بحوالہ

ترجمہ. البتہ پیدا کیا ہم نے آدمی کو بجنے والی مٹی سے ۲۶

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۲۶)

ترجمہ. جب کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے ۲۸ پس جب درست کرلوں میں اس کو اور پھونک دوں بیچ اس کے رُوح اپنی سے. پس گر پڑو واسطے اس کے سجدہ کرنے والے ۲۹

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۲۸، ۲۹)

وضاحت حاشیہ ۱: بشر وہ جو بدن رکھے اور ہاتھ سے پکڑا جاوے اور رُوح رکھے ہوشیار اگلی مخلوقات یا حیوان تھے جن کو ہوش نہیں. یا فرشتے یا جن تھے جن کا بدن نہ پکڑا جاوے۔

ترجمہ. جس وقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں انسان کو مٹی سے ۷۱ پس جس وقت درست کروں اس کو اور پھونکوں بیچ اُس کے روح اپنی میں سے. پس گر پڑو واسطے اس کے سجدہ کرتے ہوئے ۷۲

(پارہ ۲۳ سورۂ صٓ آیت ۷۱، ۷۲)

وضاحت اپنی ایک جان یعنی آب و خاک کی نہیں بنی، غائب سے آئی۔

حاشیہ ۷۲ موضح القرآن)

ترجمہ. پیدا کیا آدمی کو بجنے والی مٹی سے مانند ٹھیکری کی ۱۴

(پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۱۴)

Marfat.com

مٹی اور پانی سے انسان کی تخلیق بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو! اگر ہو تم بیچ شک کے بیچ جی اُٹھنے کے پس تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے تم کو مٹی سے پھر نطفے سے۔ پھر لہو جمے ہوئے سے۔ پھر بوٹی صورت بنی ہوئی اور بن بنی ہوئی سے تو کہ بیان کریں واسطے تمہارے اور ٹھہراتے ہم اس کو بیچ رحم کے جتنا چاہیں ایک وقت مقرر تک۔ پھر نکالتے ہیں تم کو بچہ۔ پھر تو کہ پہنچو جوانی اپنی کو اور بعض تم میں سے وہ شخص ہے کہ قبض کیا جاتا ہے اور بعض تم میں سے وہ ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف ناکاری عمر کی۔ تو کہ نہ جانے پیچھے جاننے کے کچھ ۵

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۵)

ترجمہ۔ اور تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو سنی ہوئی یعنی بجتی ہوئی مٹی سے ۱۱ پھر کیا ہم نے اس کو ایک قطرہ منی کا بیچ جگہ مضبوط کے ۱۲ پھر کیا ہم نے منی کو لہو جما ہوا۔ پس پیدا کیا ہم نے لہو جمے ہوئے کو بوٹی گوشت کی۔ پس پیدا کیا ہم نے بوٹی کو ہڈیاں۔ پھر پہنا دیا ہم نے ہڈیوں کو گوشت۔ پھر پیدا کیا ہم نے اس کو پیدائش۔ پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنے والوں کا ۱۳ پھر تحقیق تم پیچھے اس کے البتہ مرنے والے ہو ۱۴ پھر تحقیق تم دن قیامت اُٹھائے جاؤ گے ۱۵

(پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون آیت ۱۲ تا ۱۶)

ترجمہ۔ اور وہ ہے جس نے پیدا کیا پانی سے آدمی۔ پس کیا واسطے اس کے ناطہ سسرال اور ہے پروردگار تیرا قادر ۵۴

(پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت ۵۴)

ترجمہ۔ پس چاہیئے دیکھے آدمی کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ۵ پیدا کیا گیا ہے پانی اُچھلنے والے سے ۶ نکلتا ہے ہڈیوں پیٹھ باپ کی سے اور چھاتی ماں کی سے ۷

(پارہ ۳۰ سورۃ الطارق آیت ۵ تا ۷)

ترجمہ۔ پھر کی اولاد اُس خلاصے پانی حقیر سے ۸

(پارہ ۲۱ سورۃ السجدہ آیت ۸)

Marfat.com

ترجمہ. اور اللہ نے پیدا کیا تم کو مٹی سے. پھر نطفے سے. پھر کیے واسطے تمہارے جوڑے
اور نہیں اٹھاتی کوئی عورت اور نہیں جنتی مگر ساتھ علم اس کے کے ۱۱

(پارہ ۲۲ سورۂ فاطر آیت ۱۱)

ترجمہ. تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو ایک بُوند سے یعنی نطفے ملے ہوئے سے کہ آزمائش
کیا چاہتے ہیں ہم اُسکو پس کیا ہم نے اس کو سننے والا دیکھنے والا ۲

(پارہ ۲۹ سورۃ الدہر آیت ۲)

ترجمہ. کیا نہ تھا ایک بُوند منی سے کہ ڈالی جاتی تھی شکم میں ۳۷ پھر تھا لہو جما ہوا پس پیدا
کیا تندرست کیا ۳۸ پس کئے اس میں دو جوڑے نر اور مادہ ۳۹

(پارہ ۲۹ سورۂ قیامۃ آیت ۳۷ تا ۳۹)

ترجمہ. وہی ہے جو صُورتیں بناتا ہے تمہاری بیچ رحموں کے جیسی چاہے ۶

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۶)

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے انسان کو تین اندھیروں میں پیدا کیا ہے. بحوالہ

ترجمہ. پیدا کرتا ہے تم کو بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے ایک پیدائش پیچھے دوسری پیدائش
بیچ اندھیروں تین کے ۶

(پارہ ۲۳ سورۃ الزمر آیت ۶)

وضاحت حاشیہ ۳ آیت ۶:
ایک پیٹ، ایک رحم، ایک جھلی، وہ جھلی جو ساتھ نکلتی ہے.

ترجمہ. البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بیچ اچھی ترکیب کے ۶

(پارہ ۳۰ سورۃ التین آیت ۴)

کردارِ انسان. حوالہ جات

ترجمہ. جب لگتی ہے آدمی کو سختی پکارتا ہے ہم کو. پھر جب دیتے ہیں ہم اس کو نعمت
اپنی طرف سے. کہتا ہے سوائے اس کے نہیں کہ دیا گیا ہوں میں اس کو اُوپر علم کے.

Marfat.com

بلکہ یہ آزمائش ہے لیکن کثر ان کے نہیں جانتے ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ لزمر آیت ۴۹)

ترجمہ۔ پیدا کیا گیا ہے آدمی جلدی سے شتاب دکھاؤں گا تم کو نشانیاں اپنی پس نہ جلدی کرو مجھ سے ۝ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۳۷)

ترجمہ۔ اور پکارتا ہے انسان ساتھ برائی کے مانند دعا کرنے اس کے کے ساتھ نیکی کے اور ہے آدمی جلد کار ۝

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۱)

وضاحت آیت ۱۱ حاشیہ ۲ موضح القرآن: یعنی گھبراتا ہے کہ میری دعا شتاب قبول کیوں نہیں ہوتی اور اس کی دعا یعنے اس کے حق میں بری ہے اگر قبول ہو تو نادان خراب سو ہر طرح اللہ بہتر دانا ہے، اسی کی رضا پر شاکر رہیئے۔

ترجمہ۔ اگر ہو تم مالک خزانوں رحمت پروردگار میرے کے اس وقت البتہ بند رکھو تم ڈر خرچ ہو جانے کے سے اور ہے آدمی تنگی کرنے والا ۝

(پارہ ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۰)

ترجمہ۔ البتہ تحقیق طرح طرح سے بیان کیا ہم نے بیچ اس قرآن کے واسطے لوگوں کے ہر مثال سے اور ہے آدمی زیادہ ہر چیز سے جھگڑنے میں ۝

(پارہ ۱۵ سورۂ کہف آیت ۵۴)

ترجمہ۔ تحقیق انسان پیدا کیا گیا ہے حریص ۝ جب لگتی ہے اس کو برائی مضطراب کرنے والا ہے ۝ اور جب لگتی ہے اس کو بھلائی منع کرنے والا ہے ۝ مگر نماز پڑھنے والے ۝ وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے ہیں ۝ اور وہ لوگ جو بیچ مالوں اُن کے کے حصہ ہے معلوم ۝ واسطے مانگنے والے کے اور بن مانگنے والوں کے ۝ اور وہ لوگ کہ تصدیق کرتے ہیں دن جزا کے کو ۝ اور وہ لوگ کہ وہ عذاب پروردگار اپنے کے سے ڈرتے ہیں۔ تحقیق عذاب پروردگار ان کے کا نہیں کوئی نڈر کیا گیا ۝ اور جو لوگ کہ وہ واسطے شرمگاہ اپنی کے نگہبانی کرنے والے ہیں ۝ مگر اوپر اپنی جوروؤں اپنی کے یا جن کے

Marfat.com

ہوئے داہنے ہاتھ اُن کے پس تحقیق نہیں وہ ملامت کیے گئے ۳۱ پس جو کوئی چاہے سوائے اس کے پس یہ لوگ وہی ہیں حد سے نکل جانے والے ۳۲ اور وہ لوگ کہ واسطے امانتوں اپنی کے اور عہد اپنے کے رعایت کرنے والے ہیں ۳۳ اور وہ لوگ کہ وہ ساتھ شہادتوں اپنی کے قائم رہنے والے ہیں ۳۴ اور وہ لوگ کہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرنے والے ہیں ۳۴ اور یہ لوگ بیچ بہشتوں کے ہیں تعظیم کیے گئے ۳۵

(پارہ ۲۹ سورۃ المعارج آیت ۱۹ تا ۳۵)

ترجمہ. تحقیق آدمی البتہ بیچ زیاں کے ہے ۲ مگر جو لوگ ایمان لائے عمل کیے اچھے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ حق کے اور ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے ۳

(پارہ ۳۰ سورۃ العصر آیت ۲، ۳)

ترجمہ. کیا گمان کرتا ہے آدمی یہ کہ چھوڑا جاوے بے کار ۳۶

(پارہ ۲۹ سورۃ القیامۃ آیت ۳۶)

ترجمہ. اور اپر جو انسان ہے جب آزماتا ہے اس کو پروردگار اس کا. پس عزت دیتا ہے اس کو اور نعمت دیتا ہے اس کو. پس کہتا ہے رب میرے نے بزرگ کیا ہے مجھ کو ۱۵ اور اپر جب آزماتا ہے اس کو پس تنگ کرتا ہے اوپر اس کے رزق اس کا پس کہتا ہے رب میرے نے ذلیل کیا مجھ کو ۱۶ ہرگز نہیں. بلکہ تم حرمت نہیں کرتے یتیم کی ۱۷ اور نہیں رغبت کرتے تم اوپر کھلانے فقیر کے ۱۸ اور کھاتے ہو تم میراث کو کھانا پے در پے ۱۹ اور دوست رکھتے ہو تم مال کو دوست رکھنا بہت ۲۰

(پارہ ۳۰ سورۃ الفجر آیت ۱۵ تا ۲۰)

نوٹ: آیت ۲۰ سے آگے آیت ۳۰ تک بھی انسانی حالات ہیں.

ترجمہ. البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بیچ محنت کے ۴ کیا گمان کرتا ہے یہ کہ ہرگز نہ قادر ہو گا اوپر اس کے کوئی ۵ کہتا ہے خرچ کیا میں نے مال تہہ بہ تہہ ۶ کیا گمان کرتا ہے یہ کہ نہیں دیکھا اس کو کسی نہیں ۷ کیا نہیں کیں ہم نے واسطے اس کے دو آنکھیں ۸ اور زبان اور ہونٹ ۹ اور ہدایت دی ہم نے اس کو دونوں راہیں ۱۰ پس نہ بیٹھا بیچ گھاٹی

Marfat.com

کے[۱۱] اور کیا تو جانے کیا ہے گھاٹی[۱۲] چھڑا دینا گردن کا[۱۳] یا کھانا کھلانا بیچ دن بھوک
والے کے[۱۴] یتیم قرابت والے کو[۱۵] یا فقیر خاک افتادہ کو[۱۶] پھر ہوا ان لوگوں سے
جو ایمان لائے ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ صبر کے اور ایک دوسرے
کو نصیحت کرتے ہیں ساتھ رحمت کرنے کے[۱۷] یہ لوگ ہیں صاحب یمین کے[۱۸] اور جو
لوگ کافر ہوئے ساتھ نشانیوں ہماری کے، یہ ہیں لوگ شامت[۱۹] کے اوپر ان کے
آگ ہے بند کی ہوئی[۲۰]

(پارہ ۳۰ سورۃ البلد آیت ۴ تا ۲۰)

ترجمہ۔ اور اٹھا لیا اس کو انسان نے۔ تحقیق وہ تھا بے باک نادان[۲۱]

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۷۲)

نوٹ: اس سے آگے سورۃ الاحزاب کی آیت ۷۳ میں انسان کی جزا و سزا کا تذکرہ ہے۔

ترجمہ۔ جب نعمت بھیجتے ہیں ہم اوپر انسان کے منہ پھیر لیتا ہے دور کر لیتا ہے کروٹ
اپنی اور جب لگتی ہے اس کو برائی ہوتا ہے ناامید[۸۳]

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۳)

ترجمہ۔ ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے[۸۴] اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے
تئیں بے پرواہ اور غنی[۸۵]

(پارہ ۳۰ سورۂ علق آیت ۶ تا ۷)

ترجمہ۔ جب پہنچتی ہے تم کو سختی بیچ دریا کے کھوئے جاتے ہیں جن کو پکارتے ہیں۔ مگر
وہی۔ پس جب نجات دیتا ہے تم کو طرف خشکی کی منہ پھیر لیتے ہو۔ اور ہے آدمی
ناشکر گزار[۸۶]

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۹)

ترجمہ۔ البتہ طرح طرح بیان کئے ہم نے واسطے لوگوں کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے
پس انکار کیا لوگوں نے اکثر مگر کفر کرنا[۸۹]

---

[۱۱] بائیں ہاتھ کے یعنی اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔

Marfat.com

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۹)

نوٹ: اس آیت سے آگے آیت ۹۴ تک لوگوں نے آپؐ پر طرح طرح کے سوال کئے ہیں۔

ترجمہ. ہر آدمی کو لگا دیا ہم نے اس کو عمل نامہ اس کا بیچ گردن اس کی کے اور نکالیں گے ہم واسطے اس کے دن قیامت کے ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی ۱۳ پڑھ کتاب اپنی کفایت ہے جان تیری اوپر تیرے حساب لینے والی ۱۴

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۱۳، ۱۴)

ترجمہ۔ اگر پکڑے اللہ لوگوں کو ساتھ ظلم اُن کے نہ چھوڑے اوپر روئے زمین کے کوئی چلنے والا لیکن ڈھیل دیتا ہے ان کو ایک وقت مقرر تک۔ پس جب آوے گا وقت ان کا نہ پیچھے رہیں ایک ساعت نہ پہلے چلیں گے ۱۵ اور مقرر کرتے ہیں واسطے اللہ کے جو کچھ ناخوش رکھتے ہیں اور بیان کرتی ہیں زبانیں ان کی جھوٹ یہ کہ واسطے ان کے ہے اچھی چیز نہیں شک یہ کہ واسطے ان کے ہے آگ اور وہ یہ کہ آگے چلائے گئے ہیں ۱۶

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۶۱، ۶۲)

وضاحت آیت ۶۲ حاشیہ ۱ موضح القرآن: یہ ان کو فرمایا جو ناکارہ چیزیں اللہ کے نام دیں اور اس پر یقین کریں کہ ہم کو بہشت ملے اور وہ روز بروز دوزخ میں بڑھتے ہیں۔

ترجمہ. کہہ واسطے بندوں میرے کے کہیں وہ بات کہ وہ بہت اچھی ہے تحقیق شیطان وسوسہ ڈالتا ہے درمیان اُن کے تحقیق شیطان ہے واسطے آدمی کے دشمن ظاہر ۵۳

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۵۳)

ترجمہ. اور نہیں بہت لوگ اگرچہ حرص کرے تو ایمان لانے والے ۱۰۳

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف آیت ۱۰۳)

ترجمہ. پیدا کیا انسان کو نطفے سے پس ناگہاں جھگڑنے والا ہے ظاہر ۴

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۴)

ترجمہ. کیا نہیں دیکھا آدمی نے یہ کہ پیدا کیا ہم نے اس کو پانی منی کی سے پس ناگہاں وہ جھگڑنے والا ہے کھلا ۷۷ اور بیان کی واسطے ہمارے ایک مثال اور بھول گیا پیدائش

Marfat.com

اپنی۔ کہا کہ کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو اور وہ گل گئی ہوں گی ۷۸ کہہ زندہ کرے گا اُن
کو جس نے پیدا کیا ان کو پہلی بار اور وہ سب پیدا کئے گیوں کے جاننے والا ہے ۷۹
جس نے پیدا کی واسطے تمہارے درخت سبز سے آگ۔ پس اس وقت تم اس میں
سے روشن کرتے ہو ۸۰ کیا نہیں وہ جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو قدرت والا
اوپر اس کے کہ پیدا کرے مانند اُن کی۔ البتہ وہی ہے پیدا کرنے والا جاننے والا ۸۱
سوائے اس کے نہیں کہ حکم اُس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے واسطے
اس کے ہو پس ہو جاتی ہے ۸۲ پس پاکی ہے اس ذات پاک کو کہ ہیچ ہاتھ اس کے ہے
بادشاہی سب چیزوں کی اور طرف اسی کے پھیرے جاؤ گے ۸۳

(پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین آیت ۷۷ تا ۸۳)

ترجمہ۔ جس وقت نعمت رکھتے ہیں ہم اُوپر آدمی کے منہ پھیر لیتا ہے اور دور کر لیتا ہے
کروٹ اپنی کو۔ اور جب لگتی ہے اس کو بُرائی پس دعا مانگتا ہے چوڑی ۵۱

(پارہ ۲۵ سورۂ حٰمٓ سجدہ آیت ۵۱)

Marfat.com

تمام انبیاءؑ بشر، رجل، عبد ہوتے ہیں:

بشر، رجلؑ، عبد اور انسان لفظ قرآن مجید میں جگہ جگہ بیان کئے گئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کو استعمال کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے کہے ہوئے انبیاء کے متعلق ان الفاظ کا استعمال کرنا انبیاء کی توہین نہیں۔ بلکہ انبیاءؑ نے اپنی زبان سے انسان ہونے کا اقرار کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اقرار کروایا ہے۔

انبیاء بشر ہوتے ہیں اور تمام انبیاء کا اپنے بشر ہونے پر اقرار: بحوالہ

ترجمہ۔ کہا انہوں نے نہیں تم مگر آدمی مانند ہماری اور ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ بند کرو تم ہم کو اُس چیز سے کہ تھے عبادت کرتے باپ ہمارے۔ پس لے آؤ ہمارے پاس دلیل ظاہرؑ کہا واسطے اُن کے پیغمبروں اُن کے نے نہیں ہم مگر آدمی مانند تمہاری۔ ولیکن اللہ احسان کرتا ہے اوپر جس کے چاہے بندوں اپنے سے اور نہیں واسطے ہمارے یہ کہ لے آویں تمہارے پاس کوئی دلیل مگر ساتھ حکم اللہ کے۔ پس چاہیئے کہ توکل کریں ایمان والےؑ اور کیا ہے واسطے ہمارے یہ کہ نہ توکل کریں ہم اوپر اللہ کے اور تحقیق دکھلائیں اس نے ہم کو راہیں ہماری اور البتہ صبر کریں گے ہم اوپر اُس کے کہ ایذا دیتے ہو تم ہم کو اور اوپر اللہ کے پس چاہیئے کہ توکل کریں توکل کرنے والےؑ کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے تھے واسطے پیغمبروں اپنوں کے البتہ نکال دیں گے ہم تم کو دین اپنی سے یا البتہ پھر آؤ گے تم بیچ دین ہمارے کے۔ پس وحی کی طرف اُن کے پروردگار اُن کے نے۔ البتہ ہلاک کریں گے ہم ظالموں کوؑ اور البتہ بسا دیں گے ہم تم کو دین میں پیچھے ان کے۔ یہ واسطے اس شخص کے ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے روبرو میرے اور ڈرتا ہے ڈرانے میرے سےؑ

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۱۰ تا ۱۴)

Marfat.com

وضاحت کفار نے (اسی سورۂ ابراہیم کی آیت ۱۰ میں مذکور ہے) کہا کہ ہم آپ کی باتیں نہیں مانتے کیونکہ تم تو ہماری طرح انسان ہو۔ آگے انبیاءؑ نے جواب دیا کہ بلاشبہ ہم آپ کی طرح انسان ہیں لیکن یہ اللہ کا احسان ہے۔ مؤلف

اللہ تعالیٰ رسُول، انسانوں اور فرشتوں سے چنتا ہے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ پسند کرلیتا ہے فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں سے
بیشک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۵

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۷۵)

ترجمہ۔ نہیں لائق واسطے کسی آدمی کے یہ کہ دیوے اس کو اللہ کتاب اور حکمت اور
پیغمبری، پھر وہ کہے واسطے لوگوں کے ہو جاؤ بندے واسطے میرے سوائے خدا کے اور
لیکن ہو جاؤ تم اللہ کے لوگ، اس واسطے کہ ہو تم سکھاتے کتاب اور اس واسطے کہ ہو
تم پڑھتے ۵

(پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۷۹)

جو بشر کی نبوت نہیں مانتے۔ وہ اللہ کی قدر و منزلت بھی نہیں کرتے: بحوالہ

ترجمہ۔ اور نہ قدر کی اللہ کی حق قدر اس کے کا جس وقت کہا انہوں نے نہیں اتارا اللہ
نے اوپر کسی آدمی کے کچھ کہہ کس نے اتارا کتاب کو۔ وہ جو لایا تھا اُس کو موسیٰ روشنی
اور ہدایت واسطے لوگوں کے۔ کرتے ہو تم اس کو ورق ورق ظاہر کرتے ہو تم اُس کو۔
اور چھپاتے ہو تم بہت ۵

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۹۱)

نبی کے لیے مرد ہونا ضروری ہے۔ اس کی اللہ تعالیٰ نے دلیل بیان فرمائی

ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ۔ اور کہا انہوں نے کیوں نہیں اتارا گیا اوپر اُس کے فرشتہ اور اگر اتارتے ہم فرشتہ
البتہ فیصل کیا جاتا کام اُن کا پھر نہیں ڈھیل دیئے جاتے ۵ اور اگر کرتے ہم اس کو
فرشتہ البتہ کرتے ہم اس کو بصورت مرد کے اور البتہ شبہ ڈالتے ہم اوپر ان کے جو
شبہ کرتے ہیں اب ۵

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۹)

Marfat.com

ترجمہ کیا تعجب کرتے ہو تم یہ کہ آئی ہے تمہارے پاس نصیحت رب تمہارے کی
طرف سے اوپر ایک مرد کے تم میں سے تاکہ ڈراوے تم کو۔ تاکہ بچو تم تاکہ رحم کیئے
جاؤ تم ۝ (پارہ ۸ سورۂ اعراف آیت ۶۳)

ترجمہ کیا تعجب کرتا ہے تم نے یہ کہ آئی ہے تمہارے پاس نصیحت رب تمہارے
کی طرف سے اوپر ایک مرد کے تم میں سے تاکہ ڈراوے تم کو ۝

(پارہ ۸ سورۂ اعراف آیت ۶۹)

ترجمہ البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر نفس تمہارے سے۔ شاق ہے اوپر اس کے یہ
کہ ایذا میں پڑو تم۔ حرص کرنے والا اوپر بھلائی تمہاری کے ساتھ مسلمانوں کے
شفقت کرنے والا مہربان ہے ۝

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸)

ترجمہ کیا ہوا واسطے لوگوں کے تعجب یہ کہ وحی بھیجی ہم نے طرف ایک مرد کے اُن میں
سے یہ کہ ڈرا لوگوں کو اور خوشخبری دے لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں یہ کہ واسطے اُن کے
ہے قدم راستی کا یعنی مرتبہ نزدیک پروردگار اُن کے کہا کافروں نے یہ البتہ جادوگر
ہے ظاہر ۝ (پارہ ۱۱ سورہ یونس آیت ۲)

کافر مرد کی نبوت پر تعجب کرتے تھے:

ترجمہ نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے مگر مرد کہ وحی بھیجتے تھے طرف اُن کی رہنے والوں
بستیوں اُن کے سے۔ کیا پس نہیں سیر کی ہے زمین کے پس دیکھتے کیونکر ہوا آخر کام اُن
لوگوں کا پہلے ان سے تھے اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ڈرتے
ہیں۔ کیا پس نہیں سمجھتے تم ۝

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف آیت ۱۰۹)

ترجمہ البتہ تحقیق بھیجے ہم نے پیغمبر پہلے تجھ سے اور کیں ہم نے واسطے ان کے بی بیاں
اور اولاد۔ نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے یہ کہ لے آوے کوئی نشانی مگر ساتھ حکم اللہ کے واسطے
ہر ایک وعدے کے ایک لکھت ہے ۝

Marfat.com

(پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۳۸)

تمام انبیاء کا اپنی بشریت پر اقرار اور کفار کا نبیوں کے بشر ہونے پر انکار: بحوالہ

ترجمہ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی پیغمبر مگر ساتھ زبان قوم اس کی کے تو کہ بیان کرے واسطے ان کے پس گمراہ کرتا ہے اللہ جس کو چاہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے اور وہ ہے غالب حکمت والا ۵

(پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم آیت ۴)

ترجمہ۔ اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے مگر مرد کہ وحی بھیجتے تھے ہم طرف ان کی پس سوال کرو یاد والوں کو۔ اگر ہو تم جانتے ۵۸

(پارہ ۱۴ سورۃ النحل آیت ۴۳)

ترجمہ۔ کہہ البتہ اگر اکٹھے ہو دیں آدمی اور جن اوپر اس بات کے کہ لاویں مانند اس قرآن کی نہ لاسکیں گے مانند اس کی۔ اگرچہ ہو دیں بعضے ان کے واسطے بعضوں کے مددگار ۸۸ اور البتہ طرح طرح سے بیان کیا ہم نے واسطے لوگوں کے بیچ اس قرآن کے ہر مثال سے پس انکار کیا اکثر لوگوں نے مگر کفر کرنا ۸۹ اور کہا انہوں نے ہرگز نہ مانیں گے ہم واسطے تیرے جہاں تک کہ پھاڑ دیوے تو واسطے ہمارے زمین میں چشمہ ۹۰ یا ہووے واسطے تیرے باغ کھجوروں کا اور انگوروں کا۔ پس پھاڑ لاوے تو نہریں درمیان اس کے پھاڑ لانے کر یا ڈال دے تو آسمان کو جیسا کہا کرتا ہے تو اوپر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے یا لے آوے تو اللہ کو اور فرشتوں کو مقابل ۹۱ یا ہووے واسطے تیرے گھر سونے کا۔ یا چڑھ جاوے تو بیچ آسمان کے اور ہرگز نہ مانیں گے ہم چڑھ جانے تیرے کو جہاں تک کہ اتار لاوے اوپر ہمارے کتاب کہ پڑھیں ہم اس کو۔ کہہ پاک ہے پروردگار میرا نہیں ہوں میں مگر آدمی پیغام پہنچانے والا ۹۲ اور نہیں منع کیا لوگوں کو یہ کہ ایمان لاویں جس وقت آئی ان کے پاس ہدایت مگر یہ کہا انہوں نے کیا بھیجا اللہ نے آدمی کو پیغام پہنچانے والا ۹۳ کہہ ہوتے اگر بیچ زمین کے فرشتے چلتے آرام سے۔ البتہ اتارتے ہم اوپر ان کے آسمان سے فرشتے کو پیغام پہنچانے والا ۹۴ کہہ کفایت ہے اللہ کو گواہ درمیان

Marfat.com

میرے اور درمیان تمہارے تحقیق وہ ہے ساتھ بندوں اپنے کے خبردار دیکھنے والا ہے

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۸۸ تا ۹۶)

وضاحت

اس پارہ ۶ سورۃ المائدہ کی آیت ۱۵ میں نور و کتب کی پوری وضاحت ہو گئی۔ بشرٌ از سولاً قرآن مجید میں ہے اور نورٌ از سولاً قرآن مجید میں کہیں نہیں۔ لقد جاءکم نور و کتب مبین سے مراد قرآن مجید ہے۔ اس کے دلائل بحوالہ قرآن ہم تحریفات کے باب میں بیان کر چکے ہیں۔ مؤلف۔

ترجمہ۔ کہہ سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہاری۔ وحی کی جاتی ہے طرف میری یہ کہ معبود تمہارا معبود ایک ہے پس جو کوئی امید رکھتا ہے ملاقات رب اپنے کی پس چاہیے کہ عمل کرے عمل اچھے اور نہ شریک لاوے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسی کو ۞ (پارہ ۱۶ سورۂ کہف آیت ۱۱۰)

نوٹ: یہی مضمون پارہ ۲۴ سورۂ حم آیت ۶ میں مذکور ہے۔

ترجمہ۔ اور نہیں بھیجے ہم نے پہلے تجھ سے مگر مرد۔ وحی بھیجتے تھے طرف ان کی پس سوال کرو ذکر والوں سے (علماء سے) اگر ہو تم نہیں جانتے ۞ اور نہیں کیا تھا ہم نے ان کو ایسا بدن کہ نہ کھاتے کھانا۔ نہ تھے ہمیش رہنے والے ۞ پھر سچا کیا ہم نے ان سے وعدہ۔ پس نجات دی ہم نے ان کو اور جس کو چاہا۔ اور ہلاک کیا ہم نے حد سے نکل جانے والوں کو ۞ (پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۷ تا ۹)

کافروں کا سوال

ترجمہ۔ کہا انہوں نے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ کھاتا ہے کھانا اور چلتا ہے بیچ بازاروں کے کیوں نہ اتارا گیا طرف اس کی فرشتہ پس ہوتا ساتھ اس کے ڈرانے والا ۞ یا ڈالا جاوے طرف اس کی گنج (خزانہ) یا ہووے واسطے اس کے باغ کہ کھاوے اس میں سے۔ اور کہا ظالموں نے نہیں پیروی کرتے تم مگر ایک جادو کیے گئے کی ۞ دیکھ کیونکر بیان کیں انہوں نے واسطے تیرے مثالیں پس گمراہ ہوئے پس نہیں پا سکتے راہ ۞

(پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت ۷ تا ۹)

Marfat.com

الجواب

ترجمہ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبر سب مگر تحقیق البتہ وہ کھاتے تھے کھانا اور چلتے تھے بیچ بازاروں کے اور کیا ہم نے بعضوں تمہاروں کو واسطے بعضوں کے آزمائش آیا صبر کرتے ہو تم اور ہے پروردگار تیرا دیکھنے والا ؎

(پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت ۲۰)

وضاحت

موضح القرآن آیت ۲۰ حاشیہ ۳۲: پیغمبر ہیں کافروں کا ایمان جانچنے کو اور کافر ہیں پیغمبروں کا صبر جانچنے کو۔

"سورۃ الرعد کی آیت ۳۸ میں ذکر ہے کہ پیغمبروں کی بی بیاں اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ سورۂ یوسف کی آیت ۱۰۹ میں کہ نبی ہمیشہ بستی کے رہنے والوں سے ہوتے ہیں۔ سورۂ ابراہیم کی آیت ۴ میں ہے کہ نبی قوم کے ہم زبان ہوتے ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۹۴ میں ثابت ہے کہ رسول بشر ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں اللہ نے اسی سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۹۵ میں فرمایا ہے کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو ان میں نبی بھی فرشتہ ہوتا سورۃ الانبیاء کی آیت ۷ اور آیت ۸ میں انبیاء مرد ہوتے ہیں محض تصویری انسان نہیں ہوتے جو کھانا نہ کھائیں۔ اور دنیا میں ہمیشہ رہنے والے بھی نہیں ہوتے۔ سورۃ الفرقان پارہ ۱۸ میں جو کافروں کے سوال اللہ کا کافروں کو جواب جو پیچھے لکھا جا چکا ہے۔ اس میں ہے کہ نبی انسان ہوتے ہیں۔ کھانا بھی کھاتے ہیں۔ بازاروں میں بھی چلتے ہیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ بعض لوگ جو نبیؐ کے متعلق بلکہ تمام انبیاءؑ کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ انسان نہیں تھے۔ بلکہ محض تصویری انسان تھے کسی جاندار کی تصویر اس جاندار جیسا کام نہیں کر سکتی جس کی تصویر بنائی گئی۔ اس سے ثابت ہوا کہ لوگوں نے تصویر بشر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کر مذکورہ بالا قرآنی آیات کا انکار کیا۔ حالانکہ حضور اکرمؐ نے اس دنیا میں شادی کی۔ آپؐ کی اولاد ہوئی آپؐ نے جہاد کیے۔ آپؐ زخمی ہوئے، ہجرت کی، معراج کیا۔

الغرض یہ سارے کام جو انسان حقیقی کے کام ہیں نہ کہ تصویری انسان کے کام۔ خلاصہ یہ کہ جن لوگوں کا اس قسم کا عقیدہ ہے، یہ باطل عقیدہ ہے کیونکہ اس میں آپ کے بشر ہونے کے متعلق جو قرآنی آیات ہیں وہ لوگ ان کا صریح انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاحزاب میں فرمایا:۔

البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی واسطے اس شخص کے کہ

Marfat.com

اُمید رکھتا ہے خدا کی اور دن پچھلے کی، اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۲۱)

ترجمہ. کہہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۝

(پارہ ۳ سورۃ آل عمران آیت ۳۱)

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید قانونِ اسلام ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل قرآن ہیں. مؤلف

حضرت ابراہیمؑ نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ کا رسولؐ مکہ والوں سے پیدا ہو: بحوالہ

ترجمہ. اے رب ہمارے اور بھیج بیچ اُن کے پیغمبر انہی میں سے. پڑھے اُن کے اوپر آیتیں تیری اور سکھلاوے اُن کو کتاب اور حکمت اور پاک کرے اُن کو تحقیق تُو ہی ہے غالب حکمت والا ۝[۱۲۹]

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹)

حضرت ابراہیمؑ کی دُعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے رسُول مکہ والوں سے بھیجا، بحوالہ

ترجمہ. جیسا بھیجا ہم نے بیچ تمہارے پیغمبر تم میں سے. پڑھتا ہے اُوپر تمہارے آیتیں ہماری اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھاتا ہے تم کو کتاب اور حکمت اور سکھاتا ہے تم کو جو کچھ کہ نہیں جانتے تم ۝[۱۵۱]

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۱)

ترجمہ. اور البتہ تحقیق احسان کیا اللہ نے اوپر ایمان والوں کے جس وقت بھیجا بیچ اُن کے پیغمبر آپس اُن کے سے پڑھتا ہے اوپر اُن کے نشانیاں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت، اور تحقیق تھے پہلے اس سے. البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ۝[۱۶۴]

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴)

ترجمہ. وہ ہے جس نے بھیجا بیچ اَن پڑھوں کے پیغمبر انہی میں سے پڑھتا ہے اُوپر

Marfat.com

اُن کے نشانیاں س کی اور پاک کرتا ہے اُن کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور
حکمت۔ اور تحقیق تھے پہلے اس سے بیچ گمراہی ظاہر کے ۵

(پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ آیت ۲)

ترجمہ۔ کہہ سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہاری وحی کی جاتی ہے طرف
میری ۵

پارہ ۱۶ سورۃ الکہف آیت ۱۱۰)

Marfat.com

آپؐ کو اللہ نے تمام جہانوں کیلئے رحمۃ بنا کر بھیجا ہے۔

بشیر، نذیر آپؐ کی ذات گرامی ہے۔ آپؐ کے آنے سے قبل دُنیا کی حالتِ زار:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے قبل کفار اپنے بچوں کو بزرگوں کے نام پر ذبح کرتے تھے اور اولاد کو بھوک کے ڈر سے قتل کر دیتے تھے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اور اسی طرح زینت دی ہے واسطے بہتوں کے مشرکوں سے مار ڈالنا اولاد اُن کی کا شریکوں ان کے نے تو کہ ہلاک کریں اُن کو تو کہ ملا دیویں اوپر اُن کے دین اُن کا اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے یہ۔ پس چھوڑ دے ان کو جو کچھ باندھ لیتے ہیں [۳۸]

(پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۳۸)

ترجمہ۔ تحقیق ٹوٹا پایا اُن لوگوں نے کہ مار ڈالا اولاد اپنی کو بے وقوفی سے بغیر علم کے اور حرام کیا اس چیز کو کہ دیا تھا ان کو اللہ نے۔ جھوٹ باندھ کر اُوپر اللہ کے۔ تحقیق گمراہ ہوئے۔ نہ ہوئے راہ پانے والے [۴۱]

(پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۴۱)

ترجمہ۔ کہہ آؤ پڑھوں میں اُوپر تمہارے جو حرام کیا ہے رب تمہارے نے اوپر تمہارے یہ کہ نہ شریک لاؤ ساتھ اس کے کچھ اور ساتھ ماں باپ کے احسان کرنا اور مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس کے سے۔ ہم روزی دیتے ہیں تم کو اور اُن کو اور مت نزدیک جاؤ بے حیائیوں کے جو کچھ ظاہر ہے اس میں سے اور جو کچھ چھپا ہے اور مت مار ڈالو اس جی کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے۔ یہ بات نصیحت کرتا ہے تم کو ساتھ اُس کے تو کہ تم سمجھو [۱۵۲]

(پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۵۲)

ترجمہ۔ مت مار ڈالو اولاد اپنی کو ڈر افلاس سے۔ ہم رزق دیتے ہیں ان کو اور تم کو تحقیق

Marfat.com

مارڈالنا اُن کا ہے خطا بڑی ۝

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۱)

نوٹ: اس رکوع ۴ سورۃ بنی اسرائیل میں اور بھی اصلاحی کام ہیں۔

جب حالات زور شور سے بگڑ چکے تھے۔ انسانیت کی قدر ان لوگوں کے قلب ونظر سے نکل چکی تھی اور خدا کی قدر ومنزلت ان لوگوں کے دلوں سے مٹ چکی تھی۔ تو ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے مصلح اعظم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا۔ جن کو رحمۃ للعالمین کے نام سے موسوم فرمایا۔ مؤلف

ترجمہ۔ اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ کو مگر رحمت واسطے عالموں کے ۝

(پارہ ۱۷ سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

آپؐ کو اللہ نے تمام جہانوں کے لیے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ بہت برکت والا ہے جس نے اُتارا قرآن اوپر بندے اپنے کے تو کہ ہووے واسطے عالموں کے ڈرانے والا ۝

(پارہ ۱۸ سورۃ الفرقان آیت ۱)

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو شاہد، مُبشّر، نذیر، سِراجٌ منیرا، داعیًا الی اللہ فرمایا ہے:

ترجمہ۔ اے نبی! تحقیق ہم نے بھیجا ہے تجھ کو گواہ اور خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا ۴۵ اور پکارنے والا طرف اللہ کی ساتھ حکم اس کے کے اور چراغ روشن ۴۶

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۵، ۴۶)

ترجمہ۔ نہیں ہے محمدؐ! باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے لیکن پیغمبر خدا کا ہے، اور ختم کرنے والا تمام نبیوں کا اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۰)

آپؐ کے دو نام نامی قرآن مجید میں آئے ہیں۔ "محمد"، قرآن مجید میں چار جگہ اور "احمد" ایک جگہ ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ نہیں ہیں محمد مگر رسول۔ الآیہ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۴۴)

Marfat.com

ترجمہ: نہیں ہے محمدؐ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے۔ الآیہ

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۴۰)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور کام کئے اچھے۔ ایمان لائے ساتھ اس چیز کے اتاری گئی گئی ہے اوپر محمدؐ کے اور وہ حق ہے پروردگار ان کے سے ہ

(پارہ ۲۶ سورۃ محمد آیت ۲)

ترجمہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں الآیہ

(پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲۹)

ترجمہ: اور خوشخبری دینے والا ساتھ رسول پیغمبر کے کہ آوے گا پیچھے مجھ سے نام اسکا احمدؐ ہے

(پارہ ۲۸ سورۃ صف آیت ۶)

نوٹ: یہ خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔

فضائلِ سیدالمرسلینؐ

① ——— فصل اول کی پانچویں حدیث مشکوٰۃ شریف

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا میری اور دوسرے نبیوں کی مثال ایک محل کی سی ہے جس کی تعمیر اچھی کی گئی اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ باقی ہے۔ دیکھنے والے اس کے حسن عمارت پر بہت خوش ہوتے تھے۔ مگر اینٹ کی کمی پر متحیر ہو جاتے تھے۔ میں نے اس اینٹ کی جگہ کو بند کیا میرے ساتھ نبوت کی عمارت ختم کی گئی۔ میرے بعد رسولوں کا سلسلہ بند کیا گیا اور میں خاتم النبیین ہوں یعنی آخری نبی۔

② ——— مشکوٰۃ شریف فصل اول کی ساتویں حدیث

ترجمہ: مجھے پانچ چیزیں دی گئیں جو پہلی امتوں کو نہیں دی گئیں۔ میرے رعب سے ایک مہینہ کی مسافت سے کافر بھاگ جاتے ہیں۔ تمام زمین میرے لیے مسجد بنائی گئی ہے اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے یعنی تیمم زمین سے کیا جا سکتا ہے مجھے مقام شفاعت عطا کیا گیا ہے پہلے نبی فقط ایک قوم کے لیے آئے تھے اور میں تمام زمانوں کیلئے آیا ہوں۔

Marfat.com

④ ——— مشکوٰۃ شریف، فصل اول کی آٹھویں حدیث۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں پر فضیلت دی گئی ہے جو دوسرے نبیوں کو نہیں ملیں۔ جوامع الکلام دیا گیا رُعب کے ساتھ مدد دی گئی۔ میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا۔ زمین مسجد بنائی گئی پانی کی جگہ زمین کو پاک کرنے والا بنایا۔ میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں، اور میرے بعد نبوت بند ہوگئی اور اب نبی نہیں آئیں گے۔

④ ——— (باب فضائل سید المرسلینؐ۔ فصل ثانی کی حدیث ۲)

ترجمہ۔ عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ میں اللہ کے ہاں خاتم النبیین لکھا گیا ہوں۔ ابھی آدمؑ گارے میں پڑے ہوئے تھے۔

⑤ ——— (باب مناقب علیؓ۔ فصل اول کی حدیث ۱)

ترجمہ۔ بروایت حضرت سعد بن وقاصؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے فرمایا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے ہارونؑ موسیٰؑ سے تھے یعنی اس کا معاون (بعد میں رہنے والا)۔ درخبردار! میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

⑥ ——— (باب اسماء النبیؐ۔ فصل اول کی حدیث ۱)

ترجمہ۔ جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میرے کئی نام ہیں میں محمدؐ ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔ میں جمع کرنے والا ہوں یعنی لوگ میرے پیچھے چلیں گے اور میں سفارش کے لیے ہوں گا۔ متفق علیہ

⑦ ——— (باب فضائل سید المرسلین۔ فصل ثانی حدیث ۱)

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں رسولوں کا امام ہوں گا، فخر کی بات نہیں میں خاتم النبیین ہوں۔

○

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے بارے عقائد

مرزائیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ مر چکے ہیں۔ البتہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰؑ مرنے کے بعد زندہ ہوئے ہیں اور اب بھی زندہ ہیں۔

اسلام میں عیسیٰؑ زندہ ہیں اور چوتھے آسمان پہ ہیں اور قیامت کے نزدیک جامع مسجد دمشق کے شرقی مینار پر اُتریں گے اور دُنیا کو عدل سے بھر دیں گے صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے۔ ۴۵ یا ۴۷ سال ان کی حکومت ہوگی۔ شادی کریں گے۔ اُن کے بچے بھی ہوں گے۔ حج کر کے مدینہ شریف جا رہے ہوں گے۔ راستہ میں ان کو موت آجائے گی اور اُٹھا کر روضۂ اطہر میں دفن کیئے جائیں گے۔

(بحوالہ نزول عیسیٰ۔ مشکوٰۃ شریف)

سوال: علاوہ ازیں سورۂ آل عمران کی آیت ۵۵ میں لفظ "متوفیک" سے مرزائی دلیل پکڑتے ہیں کہ عیسیٰؑ مر چکے ہیں؟

① اذ قال یٰعیسٰی انّی متوفّیک ورافعک الیّ۔

ترجمہ۔ جس وقت کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق میں لینے والا ہوں تجھ کو اور اُٹھانے والا ہوں تجھ کو طرف اپنی۔

الجواب: متوفّی کے معنی "لینے" اور "قبض کرنے" کے ہیں۔ "موت" کے نہیں۔ بحوالہ

وھو الّذی یتوفّٰکم باللّیل والنّھار ویعلم ما جرحتم باللّیل۔

ترجمہ۔ وہی ہے جو قبض کرتا ہے تم کو رات کے اور جانتا ہے جو کماتے ہو تم دن کے۔ (پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۶۰)

② اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا ج فیمسک الّتی قضٰی علیھا الموت ویرسل الاخرٰی الٰی اجلٍ مسمّٰی د انّ فی ذٰلک لاٰیٰت لّقوم یتفکّرون ۴۲

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۴۲)

Marfat.com

ترجمہ۔ اللہ قبض کرلیتا ہے جانوں کو نزدیک موت اُن کی کے اور جو نہیں موئے قبض کرلیتا ہے ان کو بیچ نیند اُن کی کے۔ پس بند رکھتا ہے جن کو مقرر کی ہے اُوپر ان کے موت۔ اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وقت مقرر تک۔ تحقیق بیچ اس کے نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں۔

وضاحت "متوفّی" صیغہ اسم فاعل ہے اور علم صرف و نحو کے مطابق اس میں زمانہ استقبال کا ہوتا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ نہ قتل ہوئے ہیں، نہ سُولی پر چڑھائے گئے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف اُٹھالئے ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اور سبب کہنے اُن کے کہ تحقیق ہم نے مارڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کے رسول اللہ کا تھا اور نہیں مارا اس کو نہ سُولی دی اس کو لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے اُن کے اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم مگر پیروی کرنا گمان کا اور نہ مارا اُس کو بالیقین ۱۵۷ بلکہ اُٹھالیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت والا ۱۵۸

پارہ ۶ سورۃ النساء آیت ۱۵۷، ۱۵۸)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱۵۷ آیت ۱۵۷، ۱۵۸: یہود کہتے ہیں ہم نے مارا عیسیٰؑ کو اور مسیحؑ اور رسول خدا نہیں کہتے۔ یہ اللہ نے ان کی خطا ذکر فرمائی اور فرمایا کہ اس کو ہرگز نہیں مارا جو تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بنادی۔ اس صورت کو سولی چڑھایا۔ پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی اول سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں وہ زندہ ہے لیکن تحقیق نہیں سمجھتے کئی باتیں کہتے ہیں۔ بعضے کہتے ہیں بدن کو مارا اُن کی روح اللہ کے پاس چڑھ گئی۔ بعضے کہتے ہیں مارا تھا پھر تین روز کے بعد زندہ ہو کر بدن سے چڑھ گئے۔ ہر طرح وہ بات نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا سو یہ خبر اللہ کی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک گئے تھے اور یہود بھی نہ پہنچے تھے۔ اس آن کی خبر نہ ان کو نہ اُن کو۔

حضرت عیسیٰؑ کی حیات کی دلیل: بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ: نہیں کوئی اہل کتاب سے۔ مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت
اس کی کے اور دن قیامت کے ہو گا وہ پر ان کے گواہ ۵۹

(پارہ ۶ سورۃ النساء آیت ۱۵۹)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱ آیت ۱۵۹: حضرت عیسیٰ ابھی زندہ ہیں۔ جب یہود میں دجال پیدا ہوگا۔ تب اس جہاں میں آکر اس کو ماریں گے۔ یہود و نصاریٰ سب اس پر ایمان لاویں گے کہ یہ نہ مرے تھے۔

ترجمہ: اور تحقیق وہ البتہ علامت قیامت کی ہے۔ پس مت شک لاؤ ساتھ اس کے اور پیروی کرو میری۔ یہ ہے راہ سیدھی ۱۵

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۶۱)

وضاحت موضح القرآن۔ حاشیہ ۲ آیت ۶۱:
حضرت عیسیٰ کا آنا نشان ہے قیامت کا۔

Marfat.com

اسلام میں افسوس جائز نہیں۔

قبل از اسلام لوگ کسی کی موت پر نوحہ پڑھتے تھے، بال نوچتے تھے، گریبان پھاڑ ڈالتے تھے اور منہ پر طمانچے مارتے تھے اور نہایت بے صبری کا مظاہرہ کرتے تھے۔ جب اللہ کی طرف سے کسی پر موت طاری ہو جاتی تھی تو اللہ پر وہ سخت ناراض ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کے اس امر کے خلاف یا وہ گوئیاں کرتے تھے۔ انسان کو اللہ کے ہر امر پر راضی ہونا چاہیئے کیونکہ وہ مطلق مالک الملک ہے اپنے ملک میں جو چاہے کرے۔ انسان کو کیا مجال ہے کہ اس پر طعنہ زنی اور ہٹ کرے۔ لہٰذا اس گندی رسم کو ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کئی آیات نازل فرمائیں۔ جن سے ان کی اس بے صبری کا سدباب کیا اور مصیبت پہنچنے پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ ہاتھوں سے جو گریبان پھاڑتے اور منہ سے لغویات کہتے تھے ان کو بذریعہ قرآن و حدیث بند کر دیا گیا اور صحیح طریقہ صبر اور بولنے کا بیان فرما دیا۔

موت کے علاوہ اگر کسی قسم کا اور کوئی نقصان ہو جائے مثلاً کوئی چیز گر جائے، مکان جل جائے تو بھی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہیئے۔ اس کے پڑھنے سے اس شخص کی گمشدہ چیز واپس آجائے گی یا اس سے بہتر چیز مل جائے گی۔ یا پھر اس نقصان کی اللہ تعالیٰ تلافی کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ام سلمہؓ کا خاوند ابوسلمہؓ جب فوت ہوا تو اس نے کہا ابوسلمہ سے بہتر کون شخص ہے جو اس کی تلافی کرے۔ یہی وہ شش و پنج میں پڑھ گئی کہ اب میں ابوسلمہؓ کی موت پر انا للہ پڑھوں۔ تاکہ نقصان کی تلافی ہو جائے۔ بالآخر میں نے پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہؓ سے بہتر خاوند عطا فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے خطبہ کر کے مجھے اپنے نکاح میں لے لیا جو ابوسلمہؓ سے افضل تھے۔

(مشکوٰۃ شریف)

شہیدوں پر بھی افسوس نہیں کرنا چاہیئے بلکہ صبر اور نماز سے اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرنی چاہیئے۔ سحوالہ

Marfat.com

ترجمہ۔ درمدد چاہو ساتھ صبر کے اور نماز کے۔ (آیہ

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۴۵)

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مدد چاہو ساتھ صبر کے اور نماز کے تحقیق اللہ ساتھ صبر کرنے والوں کے ۱۵۳

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۳)

ترجمہ۔ خوشخبری سنا صبر کرنے والوں کو ۱۵۵

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۵)

ترجمہ۔ وہ لوگ کہ جب پہنچتی ہے ان کو مصیبت۔ کہتے ہیں تحقیق ہم واسطے اللہ کے ہیں اور تحقیق ہم طرف اس کے پھر جانے والے ہیں ۱۵۶ یہ لوگ اوپر ان کے ہیں درود پروردگار ان کے سے اور رحمت، اور یہ لوگ وہی ہیں راہ پانے والے ۱۵۷

مصیبت پر غم اور کام میں سستی نہیں ہونا چاہیئے

بحوالہ

ترجمہ۔ مت سستی کرو۔ درمت غم کھاؤ اور تم ہی بلند ہو یعنی غالب اگر ہو تم ایمان والے ۱۳۹

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۳۹)

ترجمہ۔ تو کہ نہ غم کھاؤ کہ چوک گئی تم سے جو نہ پہنچی تم کو۔ اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم ۱۵۳

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۵۳)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱۵۳: یعنی تم نے رسول کا دل تنگ کیا اس کے بدلے تم پر تنگی آئی تاکہ آگے کو یاد رکھو حکم پر چلنے کچھ ہاتھ سے جاوے یا کچھ بلا سامنے آوے۔

ترجمہ نہیں پہنچتی کوئی مصیبت بیچ زمین کے نہ بیچ جانوں تمہاری مگر بیچ کتاب کے لیے لکھی ہے پہلے اس سے کہ پیدا کریں ہم اس کو تحقیق یہ اوپر اللہ کے آسان ہے ۲۲ تو کہ نہ غم کھاؤ تم اوپر اس چیز کے کہ چوک گئی تم سے، اور نہ خوش ہو ساتھ اس چیز کے کہ آئی تم کو، اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہر بیک تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو ۲۳

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۲۲، ۲۳)

Marfat.com

① ——— (باب البکاء علی المیت . فصل اوّل کی حدیث ۲)

ترجمہ. حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جو مارے رخساروں کو اور پھاڑے گریبانوں کو اور پکارے ساتھ پکار جہالت کے.

② ——— (باب البکاء علی المیت . فصل اوّل کی حدیث ۵)

ترجمہ. حضرت ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ ابو موسیٰؓ پہ بے ہوشی طاری ہوئی. اس کی عورت اُمّ عبداللہؓ شور مچانے لگی. جب ابو موسےٰؓ کو ہوش آیا تو اس نے کہا کیا نہیں جانتی تُو یعنی ابو موسیٰؓ نے حدیث بیان کرنا شروع کی جس میں یہ لفظ فرمایا رسول اللہؐ نے. میں بَری ہوں اُس شخص سے جو بال منڈائے اور اُونچی آواز رونے کی نکالے اور اور کپڑے پھاڑے.

④ ——— (باب البکاء علی المیت . فصل اول کی حدیث ۶)

ترجمہ. ابی مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بین کرنے والی عورت موت آنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو اُسے قیامت کے دن کھڑا کیا جائے گا اس پہ کُرتہ ہو گا گندھک کا اور اندر کا کُرتہ کھجلی کا.

④ ——— (باب البکاء علی المیت . فصل ثالث کی پہلی حدیث)

ترجمہ. ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت پر اور سُننے والی پر.

Marfat.com

سکون

انسانی سکون کے لیے چار چیزیں ہیں ۔

① عورت ② بچے ③ رات ④ نیند

عورت اور بچے : بحوالہ

ترجمہ. وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے اور کیا اس سے جوڑا اس کا تاکہ آرام پکڑے طرف اس کی ○

(پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت ۱۸۹)

ترجمہ. اور وہ لوگ کہ کہتے ہیں اے رب ہمارے بخش ہم کو جورؤں ہماری سے اور اولاد ہماری سے ٹھنڈک (ٹھنڈک) آنکھوں کی اور کر ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا ○

(پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت ۷۴)

ترجمہ. اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ پیدا کیا واسطے تمہارے آپس تمہارے سے جوڑا. تو کہ آرام پکڑو طرف اس کی. اور کیا درمیان تمہارے پیار اور مہربانی. اور تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانیاں ہیں واسطے اس قوم کے کہ فکر کرتے ہیں ○

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم آیت ۲۱)

رات اور نیند : بحوالہ

ترجمہ. کیا نہیں دیکھا انہوں نے یہ کہ کی ہم نے رات تو کہ آرام پکڑیں بیچ اس کے. اور دن کو دکھلانے والا ○

(پارہ ۲۰ سورۃ النمل آیت ۸۶)

Marfat.com

ترجمہ. اور کیا ہم نے نیند تمہاری کو سبب آرام کا ۵ اور کیا ہم نے رات کو پردہ ۶ اور کیا ہم نے دن کو وقت معاش ۱۱

(پارہ نمبر ۳۰ سورۃ النبا آیت ۹ تا ۱۱)

اللہ کے ذکر سے بھی سکون ہوتا ہے: بحوالہ

ترجمہ. جو لوگ ایمان لائے اور آرام پکڑتے ہیں دل اُن کے ساتھ یاد اللہ کے. خبردار رہو ساتھ یاد اللہ کے. آرام پکڑتے ہیں دل ۲۹

(پارہ نمبر ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۲۹)

وضاحت دُنیا بے سکونی میں بے چین ہے اور سکون کے لیے لوگ چاروں طرف مارے مارے پھر رہے ہیں. کوئی گانے بجانے میں سکون حاصل کرنا چاہتا ہے. کوئی تھیٹر اور سینما میں سکون سمجھتا ہے. کوئی مال میں سکون سمجھتا ہے. کوئی نشہ پینے میں سکون سمجھتا ہے، کوئی چوری، ڈاکہ زنی اور ظلم کرنے میں سکون خیال کرتا ہے، کوئی لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے میں سکون سمجھتا ہے. کوئی لوگوں کی عصمت دری کرنے پر سکون سمجھتا ہے. کوئی اغلام بازی کرنے کرانے میں سکون سمجھتا ہے، کوئی محفل سماع میں سکون خیال کرتا ہے. کوئی کفر و شرک اور غیر اللہ کی پوجا پاٹ سننے میں سکون سمجھتا ہے یا پوجا پاٹ کے سامان مہیا کرنے یا پوجا کی جگہ بنانے کو سکون کی دنیا سمجھتا ہے.

یہ سب مذکورہ باتیں اللہ کو ناپسند ہیں اور ان امور میں انسان کی بہتری نہیں، بلکہ ہلاکت ہے. سکون کے لیے وہی چار چیزیں ہیں جو اوپر بیان ہوئیں. اور پانچواں اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے دل کو سکون ملتا ہے.

لیکن یہ بھی خوب یاد رہے کہ بعض اوقات مال و اولاد انسان کے لیے فتنہ بھی بن جاتے ہیں بجائے سکون کے بے سکونی ہو جاتی ہے. بحوالہ

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تحقیق بعض بیبیاں تمہاری اور اولاد تمہاری دشمن ہیں واسطے تمہارے پس بچو ان سے اور اگر معاف کرو تم اور درگزر کرو اور بخش دو ان کو پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۱۴ سوائے اس کے نہیں مال تمہارے اور اولاد تمہاری آزمائش ہے اور نزدیک اس کے ثواب بڑا ۱۵

Marfat.com

(پارہ نمبر ۲۸ سورۃ تغابن آیت ۱۴، ۱۵)

خلاصہ یہ کہ خالص اللہ کی یاد میں سکون ہے۔ اللہ کی یاد کا ہر پہلو سکون ہی سکون ہے۔ اور یہ حقیقت بھی ہے۔ جنہوں نے اس گلستانِ زیست میں اللہ کا ذکر کیا۔ انہوں نے اس فانی دُنیا میں جی لگایا ہی نہیں۔ علامہ اقبالؒ نے بھی کیا خوب کہا ہے۔ ؎

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر خوب کرنے والے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے

؎ ہر خیال غیرِ حق را دور دار دور دار
این ریاضت فرض داں بر سالکان

ترجمہ۔ سوائے اللہ کے خیال کے جو بھی دل میں خیال اُبھرے اس کو چور سمجھ۔ یہ عبادت اللہ کے راستے میں چلنے والوں پر فرض ہے۔

Marfat.com

انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

انبیاء کی معصومیت کے متعلق حوالہ جات :-

① یوسفؑ کے متعلق

سورۃ یوسف آیت ۲۳ تا ۲۴

② حضور اکرمؐ کے متعلق

۱۔ پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۴ تا ۷۵

۲۔ پارہ ۲۷ سورۃ النجم آیت ۳ تا ۵

نبی خدا کے حکم کے دیدہ دانستہ خلاف نہیں کرتے۔ اگر سہواً ہو جائے۔ تو اور بات ہے۔ ہاں کبھی نبی کی رائے اللہ کی رائے کے خلاف ہو جاتی ہے اس پر اللہ تعالیٰ استغفار کرنے کا حکم دیتا ہے اور کچھ تنبیہ بھی کرتا ہے اور اسی کو قرآن کریم میں "عفا اللہ عنک" سے تعبیر کیا گیا ہے : بحوالہ

ترجمہ تحقیق نازل کی ہم نے طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے تو کہ حکم کرے تو درمیان لوگوں کے ساتھ اس چیز کے کہ دکھلاتا ہے تجھ کو اللہ اور مت ہو خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والا ۵ اور بخشش مانگ اللہ سے تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان ۵ اور مت جھگڑ تو ان لوگوں کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہیں جانوں اپنی کو تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا، اس شخص کو کہ ہے خیانت کرنے والا گنہگار ۵ چھپتے ہیں لوگوں سے نہیں چھپ سکتے اللہ سے، وہ ساتھ ان کے ہے جس وقت مصلحت کرتے

Marfat.com

ہیں وہ چیز کہ نہیں پسند کرتا بات سے۔ اور ہے اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں گھیرنے
والا ۵ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا اوپر تیرے اور رحمت اس کی۔ البتہ قصد کیا تھا ایک
جماعت نے اُن میں سے کہ بہکا دیں تجھ کو اور نہ بہکا دیں مگر جانوں اپنی کو اور نہ ضرر
پہنچا دیں تجھ کو کچھ اور اُتاری اللہ نے اُوپر تیرے کتاب اور حکمت اور سکھایا تجھ کو جو
کچھ نہ تھا تو جانتا اور ہے فضل اللہ کا اُوپر تیرے بڑا ۱۵

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۰۵ تا ۱۰۸، ۱۱۳)

آیت ۱۰۵ تا ۱۱۳ کا شانِ نزول یہ ہے:۔

وضاحت مرضح ترجمان حاشیہ ۵: یہ اوں آخر کئی آیت میں ذکر ہے ایک قصے کا حضرتؐ کے وقت ایک انصاری کی زرہ آٹے میں دھری گم ہوئی۔ صبح کو تلاش کی۔ آٹے کا خط دیکھا ایک شخص کے گھر تک۔ اس کا نام طعمہ بن ابیرق تھا وہاں جھاڑا لیا تر نہ پائی۔ وہ خط آگے دیکھا ایک یہودی کے گھر تک دید نام وہاں پائی۔ اس یہودی نے کہا مجھ کو طعمہ نے سپرد کی۔ طعمہ نے کہا میں نہیں چور یہی ہے۔ طعمہ کی قوم نے رات کو مشورت کی۔ ہم حضرتؐ کے پاس سب مل کر گواہی دیں گے کہ طعمہ بری ہے تو حضرتؐ ہماری حمایت کریں گے اور یہودی چور ٹھہرے گا۔ صبح کو سبھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں کہ حضرتؐ کو خبردار کر دیا۔ فی الحقیقت چور یہی تھا طعمہ۔

موسیٰ کو جب فرعون کی طرف جانے کا حکم دیا موسیٰؑ نے چند عذر پیش کیئے: بحوالہ

ترجمہ جس وقت پکارا پروردگار تیرے نے موسیٰؑ کو یہ کہ جا قوم ظالموں کے پاس ۵ قوم فرعون کی
کیا نہیں ڈرتے ہیں۔ وہ ۱۱ کہا اے رب میرے تحقیق میں ڈرتا ہوں۔ اس
سے کہ جھٹلاویں مجھ کو ۱۲ تنگی کرتا ہے سینہ میرا اور نہیں چلتی زبان میری پس بھیج
طرف ہارونؑ کی بھی ۱۳ اور ان کو اوپر میرے ایک گناہ ۱ ہے۔ پس ڈرتا ہوں یہ کہ مار
ڈالیں مجھ کو ۱۴ کہا ہرگز نہ ماریں گے پس جاؤ تم دونوں ساتھ نشانیوں ہماری کے تحقیق
ہم ساتھ تمہارے سننے والے ہیں ۱۵

(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۱۰ تا ۱۵)

---

۱ گناہ یہ کہ مصر سے ایک آدمی قتل ہوا جس کا ذکر پارہ ۲۰ سورۃ القصص آیت ۳۳ میں ہے۔

Marfat.com

ترجمہ. پس صبر کر بتحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہے بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور
ہمدیا کی بیان کر ساتھ تعریف پروردگار اپنے کی تیسرے پہر اور صبح کو ۵۵

(پارہ ۲۴ سورۃ المومن آیت ۵۵)

ترجمہ. پس جان تو یہ کہ نہیں معبود مگر اللہ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے
اور واسطے ایمان والوں کے اور ایمان والیوں کے. اور اللہ جانتا ہے جگہ پھر جانے
تمہارے کی اور جگہ رہنے تمہارے کی ۵

(پارہ ۲۶ سورۃ محمد آیت ۱۹)

ترجمہ. تو کہ بخشے واسطے تیرے خدا جو کچھ ہوا تھا پہلے گناہوں تیرے سے اور جو کچھ پیچھے
ہوا اور تو کہ تمام کرے نعمت اپنی اوپر تیرے اور دکھلاوے تجھ کو راہ سیدھی ۵

(پارہ ۲۶ سورۃ الفتح آیت ۲)

ترجمہ. پس پاکی بیان کر ساتھ پروردگار اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے بیشک
وہ ہے پھر آنے والا ۵

(پارہ ۳۰ سورۃ النصر آیت ۳)

مندرجہ مذکورہ بالا آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو استغفار بہت پسند ہے. نبیوں
کو بھی استغفار کرنے کا حکم بار بار دیتا ہے. اس لیے استغفار کو لازم پکڑنا چاہیئے

Marfat.com

مُشرک کے لیے دُعائے استغفار منع ہے.

مشرک کے لیے دُعائے استغفار منع ہے. اگرچہ مسلمان یا نبی کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو: بحوالہ

ترجمہ. نہیں تھا لائق واسطے نبی کے اور واسطے ان لوگوں کے ایمان لائے ہیں. یہ کہ بخشش مانگیں واسطے مشرکوں کے اور اگرچہ ہوں صاحب قرابت کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوا واسطے اُن کے. یہ کہ وہ رہنے والے دوزخ کے ہیں کلا اور نہیں تھا بخشش مانگنا ابراہیمؑ کا واسطے باپ اپنے کے مگر بسبب وعدے کے کہ وعدہ کیا تھا اس سے یہ پس جب ظاہر ہوا واسطے اس کے یہ کہ تحقیق وہ دشمن ہے واسطے خدا کے بیزار ہوا اس سے تحقیق ابراہیمؑ البتہ دردمند تھا تحمل والا ہے[۱۱۴]

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۱۳، ۱۱۴)

ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لیے دو دفعہ دُعا مانگی ہے. دعا قرآن مجید میں مذکور ہے. حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

ترجمہ. اے میرے رب بخش مجھ کو اور ماں باپ میرے کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہووے حساب[۴۱]

(پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۴۱)

ترجمہ. بخش واسطے باپ میرے کے تحقیق وہ تھا گمراہوں سے اور رسوا نہ کیجیو مجھ کو اس دن کہ اُٹھائے جاویں گے[۸۷]

(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۸۶، ۸۷)

سورۂ مریم میں مذکور ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے وعدۂ استغفار کیا تھا. اس لیے اُنہوں نے دُعا مانگی تھی: بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ. کہا سلام ہے اُوپر تیرے. البتہ بخشش مانگوں گا میں واسطے تیرے رب اپنے سے. بتحقیق وہ ہے ساتھ میرے مہربان ؏

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم آیت ۴۷)

ہمیں حضرت ابراہیمؑ کی ہر معاملہ میں اتباع کرنی ہے لیکن والدین مشرک کے لیے دُعا کرنے میں اتباع نہیں کرنی: بحوالہ

ترجمہ. بتحقیق ہے واسطے تمہاری پیروی نیک بیچ ابراہیمؑ کے اور ان لوگوں کہ ساتھ اس کے تھے. جس وقت کہا انہوں نے واسطے قوم اپنی کے بتحقیق ہم بیزار ہیں تم سے اور اس چیز سے عبادت کرتے ہو تم سوا خدا کے کافر ہوئے ہم ساتھ تمہارے ظاہر ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے عداوت اور بغض ہمیش کو جہاں تک کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ اکیلے کے. مگر کہنا ابراہیمؑ کا واسطے باپ اپنے کے البتہ بخشش مانگوں گا واسطے تیرے اور نہیں اختیار رکھتا میں واسطے تیرے اللہ سے کچھ. اے رب ہمارے اوپر تیرے توکل کیا ہم نے اور طرف تیرے رجوع کی ہم نے اور طرف تیری ہے پھر جانا ؏

(پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ آیت ۴)

حدیث شریف حضرت ابراہیمؑ کے باپ آذر کے بارے میں:

ترجمہ. قیامت کے روز حضرت ابراہیمؑ کا باپ جب ان سے ملے گا تو اس کے منہ پر سیاہی اور غبار ہوگا. تو حضرت ابراہیمؑ باپ سے کہیں گے کہ میں نے تجھ سے کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر. تو اس کے جواب حضرت ابراہیمؑ کا باپ ابراہیمؑ سے کہے گا اب میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا. پھر ابراہیمؑ اللہ کو مخاطب ہو کر کہیں گے کہ اے اللہ تو نے کہا تھا ولا تخزنی یوم یبعثون (پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۸۷ تا ۸۹) اب اس سے بڑی کون سی شرمساری ہوگی کہ میرا باپ دوزخ میں جانے والا ہے. اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرمائیں گے کہ میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے. پھر حضرت ابراہیمؑ کو فرمایا جائے گا کہ دیکھ کہ تمہارے پاؤں کے نیچے کیا ہے؟ پھر جب دیکھیں گے تو وہ باپ بجو کی شکل میں خون میں لتھڑا ہوا ہوگا. پھر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا.

Marfat.com

(بروایت ابوہریرہؓ فصل اوّل مشکوٰۃ شریف۔ حدیث ۶، بخاری باب الحشر)

حضرت ابراہیمؑ اس بُل بوتے پر دعا فرمائیں گے۔ ذرا قرآنی حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ۔ اس دن نہ رسوا کرے اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ اس کے ۵

(پارہ ۲۸ سورۃ التحریم آیت ۸)

مذکورہ بالا آیات اور واقعاتِ ابراہیمؑ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ شرک کسی کو معاف نہیں کرتا۔ اگرچہ نبی کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو تاکہ دنیا پر واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بات وانہٗ لقولٌ فصل (سورۃ الطارق پارہ ۳۰) یعنی اس کی بات میں لچک نہیں، نبیوں اور دوسرے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا شرک کے معاملہ میں ایک ہی قانون ہوتا ہے۔

نبیوں کو شرک معاف نہیں ہے اگرچہ وہ شرک نہیں کرتے: بحوالہ

ترجمہ۔ یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھاتا ہے ساتھ اس کے جس کو چاہے بندوں اپنے سے اور اگر شریک کرتے البتہ کھوئے جاتے ان سے جو کچھ تھے وہ عمل کرتے ۸۹

نوٹ ۱۔ سورۃ الانعام کی آیت ۸۴ تا ۹۱ تک انبیاء کا ذکر ہے اور آیت ۸۹ میں انبیاء کو لوٹس دیا گیا ہے کہ اگر یہ شرک کریں گے تو ان کے اعمال ضبط ہو جائیں گے۔ مؤلف

ترجمہ۔ البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیری اور طرف ان لوگوں کی جو پہلے تجھ سے تھے اگر شریک لاوے گا تو تو البتہ کھوئے جاویں گے عمل تیرے۔ اور البتہ ہو گا تو زیاں پانے والوں سے ۶۵ بلکہ اللہ ہی کو پس عبادت کر اور ہو شکر کرنے والوں سے ۶۶

(پارہ ۲۴ سورۃ الزمر آیت ۶۵ تا ۶۶)

برادرانِ اسلام کو یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ شرک بہت بُرا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کو معاف نہیں فرمائیں گے: بحوالہ

ترجمہ۔ اور عبادت کرو اللہ کی، مت شریک لاؤ ساتھ اس کے کسی چیز کو ۳۶

(پارہ ۵ سورۃ النساء، آیت ۳۶)

ترجمہ۔ تحقیق اللہ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے سوائے اس کے واسطے جس کے چاہے۔ جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا

Marfat.com

گمراہی دور ۱۱۶ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۶)

ترجمہ۔ اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا گر پڑا آسمان سے پس اُچک لے جاتے ہیں اس کو جانور۔ یا پھینک دیتی ہے اس کو باد بیچ مکان دُور کے ۳۱

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۳۱)

ترجمہ۔ اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے۔ پس گویا گر پڑا آسمان سے۔ پس اُچک لے جاتے ہیں اس کو جانور۔ یا پھینک دیتی ہے اس کو باد بیچ مکان دُور کے ۳۱

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۳۱)

Marfat.com

انبیاءؑ کی حیات فی القبر والبرزخ

① حیاتِ موسےٰؑ

ترجمہ. البتہ تحقیق دی ہم نے موسےٰ کو کتاب. پس مت رہ تو بیچ شک کے ملاقات اس کی سے. اور کیا ہم نے اس کو ہدایت واسطے بنی اسرائیل کے ۵۴

(پارہ ۲۱ سورۃ السجدۃ آیت ۲۳)

وضاحت سوال: "من لقائہ" سے مراد بعض مفسر کتاب لیتے ہیں؟

الجواب: کتاب کا موسےٰ کو ملنا اتینا موسی الکتٰب میں آچکا ہے. فلا تکن سے آگے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موسےٰ کے ساتھ ملاقات ہے جو احادیث سے واضح ہوتا ہے. احادیث آگے مذکور ہیں لقاء کے معنی ملاقات کے ہیں. کتاب ملنے کے نہیں ہیں. سورۃ کہف کی آیت ۱۱۰ میں بھی لقاء کے معنی ملاقات کے ہیں.

② حیاتِ سلیمانؑ

ترجمہ. جب مقرر کیا ہم نے اوپر اس کے موت کو. نہ خبردار کیا ان کو مگر کیڑے نے گھن کے ۵۴

(پارہ ۲۲ سورۃ سبا آیت ۱۴)

وضاحت اگرچہ سلیمانؑ پر موت جاری ہو چکی تھی. لیکن ان پر حیات کے آثار موجود تھے اس لیے ان کو مردہ کسی نے نہیں کہا. مؤلف

③ حیاتِ جمیع پیغمبرانؑ

ترجمہ. سوال کر ان سے کہ بھیجا ہم نے پہلے تجھ سے پیغمبروں ہمارے سے. کیا مقرر کیے

Marfat.com

ہیں ہم نے سوائے اللہ کے معبود اور کہ عبادت کیے جاویں ۵؎

(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۴۵)

وضاحت اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا کہ ان سے سوال کرو۔ حضور اکرمؐ کو نہ شک تھا اور نہ ہی سوال کیا۔ کیونکہ کثر سورتوں میں نبیوں کا اللہ تعالیٰ نے مشن بیان کیا ہے۔ کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کی تلقین کرتے ہیں۔ اس لیے حضور اکرمؐ نے سوال نہ کیا۔ اس آیت سے انبیاءؑ کی حیات ثابت ہوتی ہے۔

شہیدوں کو مُردہ مت کہو اور مُردہ گمان نہ کرو : بحوالہ

ترجمہ۔ اور مت کہو واسطے اُن لوگوں کے مارے جاتے ہیں بیچ راہ اللہ کے کہ مُردے ہیں بلکہ زندہ ہیں۔ لیکن نہیں تم سمجھتے ۵؎

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ۔ اور مت گمان کرو اُن لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مُردے۔ بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے رزق دیئے جاتے ہیں ۵؎ خوش ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ان کو اللہ نے فضل اپنے سے اور خوشخبری لیتے ہیں ساتھ ان لوگوں کے کہ نہیں ملے ساتھ ان کے پیچھے اُن کے سے یہ کہ نہیں خوف اوپر ان کے نہ وہ غمگین ہوں گے۔ خوشخبری لیتے ہیں ساتھ نعمت اللہ کی اور فضل کے اور تحقیق اللہ نہیں ضائع کرتا ثواب ایمان والوں کا ۵؎

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ تا ۱۷۱)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱۲ : شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے۔ مُردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی اُن کو پوری ہے اوروں کو قیامت کے بعد ہوگی۔

سوال : پارہ ۲۳ سورۃ الزمر کی آیت ۳۰ انک میتٌ وانھم میتون ۵ ترجمہ تحقیق تو مرنے والا ہے اور تحقیق وہ بھی مرنے والے ہیں) میں حضور اکرمؐ کو اللہ نے میت کہا ہے؟

الجواب : انبیاء علیہم السلام کی حیاتی اور موت عوام سے علیحدہ قسم کی ہوتی ہے۔ انک میت و

Marfat.com

انعم معینون کے درمیان "د" ہے یہ مغائرت پر دلالت کرتی ہے یعنی نیندوں کی موت اور قسم کی ہوتی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجئے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ نیند کے آنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپؐ سو گئے اور آپؐ اٹھے اور وضو نہ فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ آپؐ سو گئے تھے لیکن آپؐ نے وضو نہ فرمایا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ تنام عیناي ولا ینام قلبي[1]۔ یعنی میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ ایکم مثلي ابیت یطعمني ربي ویسقین[2]۔ یعنی تم میرے جیسے نہیں ہو۔ تم روزہ کی افطاری کیا کرو۔

آپؐ کی حیات فی القبر پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں۔ بعضے لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ عالم برزخ میں ہیں، قبر میں نہیں ہیں۔ اُن کا جواب یہ کہ "برزخ" کے معنی پردہ کے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ الرحمٰن کی آیت بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ[3] ہے ترجمہ۔ درمیان اُن کے پردہ ہے ایک دوسرے پر زیادتی نہیں کرتے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے "برزخ" کا لفظ استعمال فرمایا۔ برزخ دراصل ایک پردہ کا نام ہے موت بھی ایک پردہ ہے جب وہ آجاتی ہے تو عالم برزخ شروع ہو جاتا ہے۔ علماء مشائخ دیوبند، شاگرد صادقین اور ائمہ اربعہ (جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں درج ہے) حیاتُ النبی فی القبر کے قائل ہیں:۔

احادیث

① ——— (باب، موضع الصلوٰۃ فصل اول حدیث ۱۸ بروایت ابی ذرؓ۔ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اوپر میری امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں نیک اور بُرے۔ نیک کاموں میں لکھا ہوتا ہے کہ اس نے راستہ سے ایذا دینے والی چیز ہٹائی ہے اور بُرے کاموں میں دیکھتا ہوں کہ اُس نے مسجد میں تھوکا اور اس پر مٹی نہیں ڈالی۔ (مسلم)

---

[1] بت بن عباسؓ باب صلوٰۃ اللیل ص۱۰۶ فصل اوّل حاشیہ پر دیکھیں۔ دل کے جاگنے سے آپؐ کا وضو نہ ٹوٹنا ہے [2] باب فضل دل ص۱۷۵ بروایت ابوہریرہؓ

Marfat.com

② ——— (باب صلوۃ علی النبیؐ مشکوٰۃ شریف فصل ثانی کی حدیث نمبر ۲ صفحہ ۸۲)

ترجمہ: ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں سیاح فرشتے رکھے ہوئے ہیں جو مجھے میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، دارمی)

③ ——— (باب الصلوۃ علی النبیؐ مشکوٰۃ شریف فصل ثانی کی حدیث نمبر ۳ صفحہ ۸۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب بھی کوئی میرے اوپر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس بھیج دیتا ہے تاکہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

وضاحت

مذکورہ بالا احادیث میں درود کے معنی یہ ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے دیدار میں مشغول ہوتے ہیں درود و سلام کے جواب دینے کی [illegible] اس شغل سے تھوڑا سا افاقہ ہو جاتا ہے۔

نوٹ: یہی بات مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث کے حاشیہ پر بھی لکھی ہوئی ہے وہاں سے عبارت میں ملاحظہ فرمائیں۔

④ ——— (باب الصلوۃ علی النبیؐ فصل اول کی حدیث نمبر ۷۵ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کے پاس درود پڑھنے میں خود سنتا ہوں، جو شخص دور سے پڑھے وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے

⑤ ——— (باب الجمعہ مشکوٰۃ شریف فصل ثانی کی حدیث نمبر ۲ صفحہ ۱۲۰)

ترجمہ: اوس بن اوسؓ سے روایت ہے کہ سب سے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا دن ہے اسی دن آدمؑ پیدا کیے گئے اسی دن قبض کیے گئے اسی دن صور پھونکا جائے گا (اور تمام لوگ) اسرافیل بیہوش ہو جائیں گے اسی دن میں نفخہ ہوگا پس میرے اوپر بہت زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود میرے اوپر پیش کیا جاتا ہے صحابہؓ نے (عرض کیا) کہ اے اللہ کے رسول! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو بوسیدہ ہو جائیں گی یعنی آپ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی حضور کریمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

کو منع کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو نقصان پہنچائے۔

⑥ ——— (باب الجمعہ فصل ثانی حدیث نمبر ۳ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۱)

ترجمہ۔ حضرت ابی الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میرے اُوپر زیادہ درود پڑھا کرو۔ یہ دن مشہود ہے۔ اسی دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جب کوئی میرے اُوپر درود پڑھتا ہے تو وہ میرے اُوپر پیش ہو جاتا ہے صحابی ابی الدرداءؓ نے سوال کیا کہ بعد موت کے بھی آپؐ پر درود پہنچے گا تو رسولِ خداؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو منع کر دیا کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

(ابن ماجہ)

⑦ ——— (باب حرم المدینہ مشکوٰۃ شریف فصل ثالث کی حدیث نمبر ۲ صفحہ ۲۴)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے حج کیا اور پھر میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے گویا اس نے مجھے حیاتی میں دیکھا ہے۔

(رواہ بیہقی)

⑧ ——— (باب حرم المدینہ مشکوٰۃ شریف فصل ثالث کی حدیث نمبر ۳ صفحہ ۲۴)

ترجمہ۔ اجل من الخطاب سے روایت ہے کہ جو میرے پاس محض زیارت کے لیے آکر زیارت کرے وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مدینہ میں رہا اور اس کی تکالیف پر صبر کیا تو اس کا قیامت کے دن میں سفارشی اور گواہ بنوں گا جو شخص دو حرموں کے درمیان موت آئی وہ امن والوں سے ہے۔

وضاحت دو حرموں سے مراد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔

(مؤلف)

⑨ ——— (باب مواقیت الصلوٰۃ والمساجد مشکوٰۃ شریف فصل ثانی کی حدیث نمبر ۴)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اُوپر میری امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں یہاں تک کہ مسجد سے جو تنکا نکالتا ہے وہ بھی میرے ہاں پیش کیا جاتا ہے اور میری امت کے گناہ بھی میرے اُوپر

Marfat.com

پیش کئے جاتے ہیں۔ ان میں سب سے بڑا گناہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی سُورت یا آیت یاد کر کے بُھلا دے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت چونکہ نبیوں کے جسموں پر موت کے بعد عوام کی طرح کوئی نشانات یا تبدیلی نہیں ہوتی اس لیے وہ زندوں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے وصال کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میان سے تلوار نکال کر کہا۔ کہ جس نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے ہیں میں اُس کو قتل کر دوں گا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو سمجھایا اور آپؓ نے یہ آیت پڑھ کر وضاحت کی۔ وما محمدٌ الا رسول الآیۃ۔ کہ جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا۔ وہ تو اس دُنیائے فانی سے رحلت فرما گئے ہیں اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ اللہ زندہ ہے۔

سوال: اہلِ حق پر سوال ہے کہ موت کے معنی اخراجِ روح من الجسد نکلنا رُوح کا جسم سے۔ اس کو موت کہتے ہیں؟

الجواب: کسی چیز کی ایک حس ختم ہونے کو بھی موت کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے دابۃٌ لھما الارض المیتۃ احیینٰہ[1] الآیۃ۔ یعنی یہاں خشک زمین کو بھی مُردہ کہا گیا۔ حالانکہ اس زمین کی حسِ سماع باقی ہے۔ دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی وضاحت کی۔ یومئذ تحدث اخبارھا پارہ نمبر ۳۰ سورۂ زلزال، یعنی قیامت کے روز اپنی خبریں بتلائے گی۔ حالانکہ زمین سوکھی تھی۔ اس پر کھیتی وغیرہ نہیں تھی۔ اومن کان میتًا فاحییٰنٰہ (پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۲۲) اس آیت مبارکہ میں کافروں کو مردہ کہا گیا جس کی حسِ فہم ختم ہو چکی تھی۔ اب اس کو اسلام کی رُوح سے زندہ کیا گیا سورۂ فاطر کی آیت[2] میں خشک شہر کو مُردہ کہا گیا۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے۔ فبنی اللہ حیًّ یرزقون۔ کہ ہر کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔ اس لیے اس سے بڑی ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہم اس حدیث پر شبہ نہیں کرتے۔

انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں: بحوالہ

(۱۰) ——— (باب المعراج مشکوٰۃ شریف۔ باب اول حدیث ۵)

---

[1] پارہ ۲۳ سورۂ یٰسین۔

Marfat.com

[illegible]

[illegible] باب کرامت علی ثانی کی حدیث ۲ ۵۲۵ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ سعید بن عبد عزیز کہتے ہیں کہ وہ تنوخی جن دنوں میں یزید نے مدینہ پر حملہ کیا تھا میرے ہمسایہ تھے وہ کہتے تھے کہ مدینہ میں اذان نہ ہوئی مجھے نماز کے وقت کا اس وقت پتہ لگتا تھا جب مجھے آپ کی قبر سے ہلکی سی آواز سنائی دیتی تھی۔

(رواہ الدارمی)

(باب ہر انبیاء کا ذکر اور انبیاء کی حدیث ۵ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سامنے تمام انبیاء کو پیش کیا گیا یعنی مجھے دکھایا گیا کہ موسیٰ شنوٗ قوم کے مردوں جیسے تھے اور عیسیٰ بن مریم عروہ بن مسعودؓ کے مشابہ تھے اور ابراہیمؑ میرے مشابہ تھے اور

---

۵ بیت اللہ کا شمالی حصہ جس پر چھت نہیں ہے۔

Marfat.com

جبریل کو دیکھا تو دحیہ بن خلیفہ کی شکل کے تھے۔ (مسلم)

(۱۳) ——— (باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء فصل اول حدیث ۱۸ ص ۵۰۸)

ترجمہ۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول خداؐ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے، ہم ایک وادی سے گزرے حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے۔ لوگوں نے کہا یہ وادی ازرق ہے۔ فرمایا حضور اکرمؐ نے کہ میں موسےٰ کو دیکھ رہا ہوں اس کے رنگ اور بالوں کا ذکر فرمایا اور موسےٰ اپنے کانوں میں دو انگلیاں رکھے ہوئے ہیں، اس کو اللہ کا پکارنا تلبیہ کی وجہ سے حاصل ہے اسی حال میں یہ وادی ازرق عبور کر رہے ہیں پھر ہم چل پڑے کہ ثنیہ پر (ثنیہ اس راستہ کو کہتے ہیں جو پہاڑوں کے مابین ہو) پر گزر رہے تھے تو فرمایا کہ یہ کون سا ثنیہ ہے۔ لوگوں نے کہا ہرشیٰ یا لفت کہا فرمایا گویا کہ یونسؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ انہوں نے اون کا کوٹ پہنا ہوا ہے اور اونٹنی کی مہار کھجال کی ہے اور اسی میدان میں تلبیہ پڑھتے ہوئے جا رہے ہیں۔ (مسلم)

اور بھی بہت سی احادیث حیات الانبیاءؑ پر دلالت کرتی ہیں۔ یہ چند یک احادیث میں نے لکھی ہیں سب کا احاطہ اس مختصر سے دشوار ہے تسلیم کرنے کے لیے یہی کافی ہیں۔

Marfat.com

مساجد

اللہ تعالیٰ کی مساجد کو مومن آباد کرتے ہیں اور ظالم مسجدوں میں جانے سے منع کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں چار پاکیزہ مسجدوں کا ذکر ہے اور ایک ناپسند مسجد کا ذکر ہے جس کا نام ضرار ہے۔

ترجمہ۔ کون ہے بہت ظالم کہ منع کرتا ہے مسجدوں اللہ کی سے۔ یہ کہ ذکر کیا جاوے بیچ ان کے نام اُس کا اور سعی کرتا ہے بیچ ویران کرنے ان کے کے۔ یہ لوگ نہیں لائق تھا واسطے اُن کے یہ کہ داخل ہوں اس میں مگر ڈرتے ہوئے [1]

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۱۴)

① مسجد حرام ② مسجد اقصیٰ

ان دونوں مسجدوں کا ذکر پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ۱ میں مذکور ہے۔ مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے سے پچاس ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد جمعہ میں پانچ سو نمازوں اور مسجد قبیلہ میں ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

③ مسجد قبا

یہ مسجد کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں لمسجدٌ اسس علی التقویٰ (پارہ ۱۱ سورۂ توبہ آیت ۱۰۸) فرماتا ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جہاں شروع ہجرت کے وقت آپؐ مدینہ منورہ میں بیٹھے تھے۔ جہاں مسجد تعمیر کی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد قبا ہے۔ اس مسجد میں دو نفل پڑھنے سے عمرہ کا ثواب ملتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد میں کبھی پیدل اور کبھی سواری پر جایا کرتے تھے اور اکثر ہفتہ کے دن جاتے تھے۔

④ بیت المعمور

بیت المعمور کا ذکر سورۂ طور کی آیت ۴ میں ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جو ساتویں آسمان پر فرشتوں کا

Marfat.com

کعبہ ہے۔

⑤ مسجد ضرار

یہ وہ مسجد ضرار ہے جو یہود نے ظاہری مسلمان ہو کر بنوائی تھی اور وہاں ابو عامر نامی ایک شخص تھا اس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاوطن کر دیا تھا۔ وہ یہود اس مسجد میں اس کو نام نہاد مسلمان بنا کر امام رکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ ہم اپنے عبادت خانہ، کلیساؤں اور گرجوں میں بیٹھ کر پادری اور فادر بن کر اسلام پر کامیاب حملہ نہیں کر سکتے اگر حملہ کریں گے بھی تو کامیاب نہیں ہوگا کیونکہ یہودیت اور عیسائیت کے نام سے مسلمان متنفر تھے یعنی صلیب اور گائے کی پوجا اور مرغی کی پوجا کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے انہوں نے ایک تجویز بنائی کہ مسجد کے نام کا ایک مرکز بناؤ اور مسجد میں بیٹھ کر غیر اللہ کی پکار، حیوانات کی پوجا، لکڑیوں اور پتھروں کی پوجا کی جائے اور ان کے پوجنے کے جواز کے لیے نام نہاد عالم اور صوفی بن کر فتوے دیا جائے۔ لہٰذا یہودیوں کی اس مسجد کو اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے مسمار کروا دیا۔

حوالہ (پارہ ۱۱ سورۂ توبہ آیت ۱۰۷ تا ۱۱۰)

مشرکوں پر پابندی لگائی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ وہ مسجد حرام کے قریب بھی نہ آئیں۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ سوائے اس کے نہیں کہ مشرک ناپاک ہیں پس نہ نزدیک آویں مسجد حرام کے۔ پیچھے برس اُن کے جو یہ ہے [۲۸]

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۲۸)

Marfat.com

رزق، ایمان تقویٰ اور اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔

اکثر لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کمیٔ رزق کی شکایت کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو کمیٔ رزق نہیں دیتا ہے بلکہ اللہ کے ذکر سے اعراض کرنے والوں کے رزق کو تنگ کرتا ہے اور آخرت میں اندھا کر کے اُٹھائے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اللہ نے اپنے عبادت گزار بندوں کے لیے سب چیزیں بنائی ہیں۔ بحوالہ

ترجمہ وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کچھ ہے زمین کے ہے سارا ۲۹

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۲۹)

ترجمہ کہہ کس نے حرام کی ہے زینت، اللہ کی جو نکالی ہے واسطے اپنے بندوں کے اور پاکیزہ چیزیں رزق سے۔ کہہ وہ واسطے ان لوگوں کے ہے کہ ایمان لائے ہیں زندگانی دنیا کے خالص ہیں دن قیامت کے ۳۲

(پارہ ۸ سورۃ الاعراف آیت ۳۲)

اللہ تعالیٰ نے تمام چیزیں انسانوں کے لیے بنا رکھی ہیں۔ اُن کے حاصل اور دوام رہنے کے لیے کچھ شرطیں ہیں:۔

① ——— ایمان اور تقوےٰ۔

② ——— قرآن کریم پر عمل پیرا ہونا۔

③ ——— ذکر

ان مندرجہ بالا چیزوں سے رزق میں فراوانی رہتی ہے اس موضوع پر چند آیات شاہد ہیں:۔

ترجمہ۔ اور اگر تحقیق وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے۔ البتہ ایک ثواب اللہ کے نزدیک اللہ کے سے بہتر اگر ہوتے جانتے ۱۰۳

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۱۰۳)

Marfat.com

ترجمہ۔ اور اگر قائم رکھتے تورات کو اور انجیل کو اور جو کچھ اُتارا گیا ہے طرف ان کی پروردگار
اُن کے سے البتہ کھاتے اوپر اپنے سے اور نیچے پاؤں اپنے کے سے ۶۶

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۶۶)

ترجمہ۔ اور اگر لوگ ان بستیوں کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے۔ البتہ کھولتے ہم
اُوپر ان کے برکتیں آسمان سے اور زمین سے۔ لیکن جھٹلایا انہوں نے پس پکڑا ہم نے
ان کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے وہ کماتے ۹۶

(پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۹۶)

ترجمہ۔ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرے گا واسطے اس کے راہ نکلنے کی مشکل سے ۲
اور رزق دے گا اس کو اس جگہ سے کہ نہیں گمان کرتا اور جو کوئی توکل کرے اوپر اللہ
کے۔ پس وہ کفایت ہے اُس کو تحقیق اللہ پہنچنے والا ہے ارادے اپنے کو تحقیق مقرر
کیا اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ ۳

(پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت ۲،۳)

رزق کو بڑھانے کا طریقہ

رزق بڑھانے کے لیے استغفار کرنا چاہیئے بحوالہ

ترجمہ۔ پس کہا میں نے بخشش مانگو پروردگار اپنے سے تحقیق وہ ہے بخشنے والا ۱۰
بھیجے گا مینہ کو آسمان سے اوپر تمہارے بہت برسنے والا ۱۱ اور مدد دے گا تمہارے
ساتھ مالوں اور بیٹوں کے اور کرے گا واسطے تمہارے باغ اور واسطے تمہارے
نہریں ۱۲

(پارہ ۲۹ سورۃ نوح آیت ۱۰،۱۲)

زکوٰۃ اور صدقات دینے سے رزق بڑھتا ہے بحوالہ

ترجمہ۔ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے خیراتوں کو اور اللہ نہیں دوست
رکھتا ہر کفر کرنے والے گنہگار کو ۲۷۶

(پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۶)

Marfat.com

ترجمہ. جو کچھ دیتے ہو تم سُود کو تو کہ بڑھے بیچ مالوں لوگوں کے بس نہیں بڑھتا نزدیک اللہ کے اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ سے اور ارادہ کرتے ہو تم رضامندی خدا کی کا پس یہ لوگ وہی ہیں دوگنا کرنے والے ۝[۳۹]

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم آیت ۳۹)

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق کو قائم ودائم رکھنے کے لیے چند الفاظ کا ذکر: بحوالہ

جب آدمی اپنے کاروبار کو شروع کرے تو حدیث میں آیا ہے کہ بسم اللہ پڑھے اور جو کام بسم اللہ پڑھے بغیر شروع کیا جائے بے برکتا ہوتا ہے اور یہ دُعا پڑھنی چاہیئے:۔

ماشاء اللہ ولا قوۃ الّا باللہ.

ترجمہ. جو چاہا خُدا نے نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے.

علاوہ ازیں کاروبار کرتے ہوئے بھی اللہ کا ذکر کرنا چاہیئے:

ترجمہ. یاد کرو اللہ کو بہت تو کہ تم فلاح پاؤ ۝[۱۱۴]

(پارہ ۲۸ سورۃ الجمعہ آیت ۱۰)

رزق تنگ ہونے کی وجہ: بحوالہ

ترجمہ. جس نے منہ پھیرا یاد میری سے پس تحقیق واسطے اس کے معیشت ہے تنگ اور اٹھاویں گے ہم اس کو دن قیامت کے اندھا ۝[۱۲۴] اور کہے گا اے رب میرے کیوں اٹھایا تو نے مجھ کو اندھا اور تحقیق تھا میں دیکھنے والا ۝[۱۲۵] کہے گا اسی طرح آئی تھیں تیرے پاس نشانیاں ہماری پس بھول گیا تو ان کو اور اسی طرح آج بھلا دیا جاوے گا ۝[۱۲۶]

(پارہ ۱۶ سورۂ طٰہٰ آیت ۱۲۴ تا ۱۲۶)

رزق حاصل کرنے کی دُعا (جو حضرت عیسیٰؑ نے مانگی تھی): بحوالہ

ترجمہ. کہا عیسیٰ بیٹے مریمؑ کے نے یا اللہ اے پروردگار ہمارے اُتار اُوپر ہمارے خوان آسمان سے ہووے واسطے ہمارے عید اوّل ہمارے کو اور آخر ہمارے کو اور نشانی تیری اور رزق دے ہم کو اور تو بہتر رزق دینے والا ہے ۝[۱۱۴]

Marfat.com

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۱۱۴)

اگر انسان خالصتاً اللہ کا ذکر کرے اور پھر اللہ سے مانگے۔ تو کوئی بات نہیں کہ انسان کے مال و رزق میں برکت نہ ہو۔ انسان مانگنے والا تو بنے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی دیکھے کہ اللہ کیسے اپنی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے بھی کیا خوب کہا ہے۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی رہروِ منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے جوہرِ قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دُنیا بھی نئی دیتے ہیں

Marfat.com

بُری مجلس سے پرہیز کرنا چاہیئے

صحبت کا اثر انسان پر ضرور ہوتا ہے۔ اس لیے جہاں بُری سوسائٹی ہو وہاں ہرگز جی نہیں لگانا چاہیئے بلکہ اس سے پرہیز بہتر ہے۔ جہاں قرآن کریم کا انکار ہو رہا ہو اس مجلس میں نہیں بیٹھنا چاہیئے بحوالہ

ترجمہ۔ اور تحقیق اُتارا اُوپر تمہارے بیچ کتاب کے جب کہ سُنو تم نشانیوں اللہ کی کہ کفر کیا جاتا ہے ساتھ اُن کے اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے ساتھ اُن کے۔ پس مت بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ بحث کریں بیچ بات کے سوائے اس کے تحقیق تم اس وقت مانند ان کے ہو۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جمع کرنے والا ہے منافقوں کو اور کافروں کو بیچ دوزخ کے سب کو ۱۴۰

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۴۰)

ترجمہ۔ اور جب دیکھے تو اُن لوگوں کو جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں ہماری کے۔ پس منہ پھیر لے اُن سے۔ یہاں تک کہ بحث کریں بیچ بات سوائے اس کے اور اگر بھلا دے تجھ کو شیطان۔ پس مت بیٹھ پیچھے یاد آنے کے ساتھ قوم ظالموں کے ۶۸

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۶۸)

بُری مجلس میں بیٹھنے سے انسان جہنم رسید ہو جاتا ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ بیچ بہشتوں کے پُوچھتے ہوں گے ۴۰ گنہگاروں سے ۴۱ کیا چیز لے گئی تم کو بیچ دوزخ کے ۴۲ کہیں گے کہ نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے ۴۳ اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیروں کو ۴۴ اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ بحث کرنے والوں کے ۴۵

(پارہ ۲۹ سورۃ المدثر آیت ۴۰ تا ۴۵)

جن لوگوں نے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا ہے اُن کو چھوڑ دو: بحوالہ

ترجمہ۔ اور چھوڑ دے ان لوگوں کو کہ پکڑتے ہیں دین اپنے کو کھیل اور تماشا ۷۰

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۷۰)

Marfat.com

بہشت کی چیزیں کافروں پر حرام ہیں جنہوں نے اسلام کو کھیل تماشا بنا لیا ہے: بحوالہ

ترجمہ تحقیق اللہ نے حرام کیا ہے ان دونوں کو یعنی پانی اور کھانا ۵ جنہوں نے پکڑا دین
اپنے کو تماشا اور کھیل ۵۱ (پارہ ۸ سورۂ اعراف آیت ۵۰، ۵۱)

سچوں کی مجلس میں بیٹھنا چاہیئے: بحوالہ

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچوں کے ۱۱۹

(پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۱۹)

اس لیے اس آیت ۱۱۹ کی وضاحت سورۂ فاتحہ میں موجود ہے،

ترجمہ. دکھا ہم کو راہ سیدھی ۵ راہ ان لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تُو نے اُوپر ان کے ۶
سو اُن کے جو غصہ کیا گیا ہے اُوپر ان کے اور نہ گمراہوں کا ۷

انعام یافتہ لوگ یہ ہیں:

ترجمہ. اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس یہ لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے اُوپر ان کے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق ۶۹ یہ فضل ہے اللہ کی طرف سے اور کفایت ہے اللہ جاننے والا ۷۰

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۹، ۷۰)

بدترین دشمن مومنوں کے یہود اور مشرک ہیں اور عیسائی قدرے مسلمانوں کے کچھ قریب ہیں: بحوالہ

ترجمہ. البتہ پاوے گا تو زیادہ سب لوگوں سے عداوت میں واسطے ان لوگوں کے ایمان لائے ہیں یہود کو اور ان لوگوں کو شریک کرتے ہیں اور البتہ پاوے گا تو نزدیک اُن کا دوستی میں واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں ان لوگوں کو کہ کہتے ہیں تحقیق ہم نصارے ہیں۔ یہ اس واسطے ہے کہ بعضے اُن میں سے پڑھے ہیں اور عبادت کرنے والے ہیں یہ کہ وہ نہیں تکبر کرتے ۸۲

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۸۲)

Marfat.com

شراب اور جُوا

زیست فانی کے اس جہاں میں طرح طرح کے انسان آئے. کچھ تو شیطانی جال میں ملوث ہو کر فرامین خداوندی کو ترک کرتے ہوئے اس جہاں کو خیرباد کہہ گئے. ان لوگوں نے اپنے آپ کو جہنم رسید کیا.

اس کے برعکس جنہوں نے وقت کے نبی کی بات کو مان لیا اور اللہ تعالیٰ کے فرامین کو سمجھنے میں ہمہ تن گوش رہے. وہ اس جہاں میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی کامیاب. لیکن کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اجی! کچھ وقت بھی تو گزارنا ہوتا ہے شاید ہمارے مقدر میں یہی لکھا ہے. ایسے لوگوں کی غلط فہمی دُور کرنے کے لیے یہ شعر عرض ہے.

؎ اپنی کوتاہی سے تقدیر کو بدنام نہ کر
عزم و ہمت سے مقدر بھی بدل جاتے ہیں

مطلب یہ کہ اگر آپ تھوڑی سی کوشش کریں تو آپ دین اسلام کا ہر کام آسانی سے سرانجام دے سکتے ہیں.

اب میں آپ کے سامنے جن کھیلوں کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں وہ درج ذیل ہیں :-

۱. کیرم بورڈ ۲. تاش ۳. لُڈو ۴. شطرنج

اگر ان کھیلوں پر پیسے مقرر کر لیے جائیں تو ان کے حرام ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں اور یہ کھیلیں کھیلتے ہوئے جُوا کہلائیں گی. اس کے برعکس اُن پر کوئی رقم مقرر نہ بھی کی جائے یعنی دیسے ہی وقت گزارنے کی غرض سے ہار جیت کی بنا پر کھیلی جائیں، تب بھی یہ کھیلیں جُوئے کے زُمرے میں آتی ہیں لہٰذا اب جہاں بھی جُوا کا لفظ استعمال کروں گا وہاں میری مراد مذکورہ بالا کھیلیں ہوں گی.

زمانۂ جاہلیت میں لوگ شراب پیتے تھے پھر شراب سے نشہ آور ہو کر اپنے اُونٹوں کو ذبح کر ڈالتے تھے. پھر اسی گوشت پر جُوا کھیلتے تھے اور ہر شخص جتنا گوشت جیتتا تھا وہ اس گوشت کو غریبوں اور نادار لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے. لوگ اس طرح کی ترکیبیں سُن کر پہلے ہی جمع ہو جاتے تھے. جو لوگ اس طرح کی ترکیبیں

Marfat.com

منعقد کرتے اُن کو بُرا سخی سمجھا جاتا تھا جو ان تقریبوں میں شرکت نہ کرتے یعنی جُوا نہ کھیلتے، اُن کو اس زمانے کے لوگ بخیل کہتے تھے۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضرت عمرؓ اور حضرت معاذؓ نے شراب کی بابت از خود دریافت کرنا شروع کر دیا کہ ایسی چیز جو عقل اور مال دونوں کو غارت اور برباد کر دینے والی ہو۔ اس کے بارے کیا حکم ہے۔

لیکن بعض لوگوں نے یہ بھی سوال اُٹھایا کہ جُوا کھیل کر غریبوں اور فقیروں کی مدد ہوتی ہے۔ آخر ان کھیلوں کے کھیلنے میں کیا حرج ہے؟ جیسے آج کل کے زمانے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ آخر ان کھیلوں کے کھیلنے میں کیا حرج ہے؟ اس حرج کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔

یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۱۹)

ترجمہ:۔ اے میرے نبیؐ آپ سے یہ لوگ شراب اور جُوئے کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور اس میں لوگوں کے لیے کچھ فوائد بھی ہیں۔ مگر ان دونوں کا گناہ ان کے فوائد کے مقابلہ میں زیادہ بڑا ہے۔

اس ارشاد خداوندی سے یہ بات روز روشن کی طرح ہمارے سامنے آشکار ہے کہ ان دونوں میں یعنی شراب اور جوئے میں کچھ فوائد ہیں اور گناہ بہت زیادہ ہے۔

اب آپ دنیا کی کوئی چیز لیجئے کہ انسان ہمیشہ اس طرف جاتا ہے جہاں اسے زیادہ نفع حاصل ہو اب ایک عاقل دانشمند کو یہ بات ہرگز ہرگز زیب نہیں دیتی کہ قلیل فائدے کی خاطر کبیرہ گناہوں کو خریدے۔

جُوئے کا دوسرا نام قمار بازی بھی ہے:

جیسے زمانہ جاہلیت میں لوگ سوال کرتے تھے ویسے ہی آج کل آپ کو کئی ایسے ملیں گے جو اس قسم کے سوال اُٹھاتے ہیں کہ جی ہم کھیلیں کھیل کر جو نفع حاصل ہوتا ہے۔ وہ غریبوں میں تقسیم کرتے ہیں یا خیرات کر دیتے ہیں، نہیں تو اپنے مصارف میں لے آتے ہیں کچھ نہیں کیرم بورڈ کا جوا کھیل کر گرم بورڈ کے لیے ٹیمیں ہی منگوا لیتے ہیں۔ چہ جائیکہ ان لوگوں کو کچھ سمجھ ہوتی؟ بعض لوگ قحط، زلزلہ اور مصیبت زدہ

Marfat.com

لوگوں کی مدد کے لیے فنڈ جمع کرنے کی خاطر رقص و سرود کی محفلیں منعقد کرتے ہیں یا سینما میں شو دکھاتے ہیں یا فلم سٹاروں کے مظاہرے یا میچ کرواتے ہیں۔ ایسے لوگ غرباء کو حرام مال کھلا کر بجائے سکھ چین کے مصیبت میں ڈال دیتے ہیں کاش! ایسے لوگ احکاماتِ الٰہی سمجھنے کی کوشش کرتے۔ ہوشمند حضرات فرمانِ الٰہی سے بخوبی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ انہیں ان کھیلوں کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے

ویسے شراب اور قمار بازی دیرینہ عادات ہیں جن کو چھوڑنے کا واحد حل یہی ہے کہ احکام الٰہی کی پیروی کرتے ہوئے ان کو یک دم چھوڑ دیا جائے۔ ماہر نفسیات بھی اس چیز سے بخوبی آگاہ ہیں کہ کسی چیز کو ترک کرنے کے لیے احکام الٰہی کی پیروی کی جائے

حرمت خمر اور قمار کے بارے میں دوسری آیتیں جو کہ صریح تر ہیں نہ بھی موجود ہوتیں جب بھی یہ اکیلی آیت ان دونوں کی حرمت ثابت کرنے کے لیے کافی تھی۔ کیونکہ عقل سلیم کے نزدیک یہ دونوں چیزیں قابلِ ترک اور واجب الاحتراز ہیں اور پھر کسی عمل پہ لفظ "رجس" کا اطلاق ہی اسے حرام کر دینے کے لیے کافی ہے اس اعتبار سے خمر اور میسر دونوں کے حق میں لفظ "رجس" کا استعمال قرآن کے اعجاز اور اُس کی بلاغت کا بین ثبوت ہے۔ قرآن نے بتایا کہ ان سے سوسائٹی کو جو نقصانات پہنچتے ہیں وہ ان کے فوائد سے کہیں زیادہ ہیں۔ اللہ رب العزت نے نشے کے ساتھ ساتھ جوئے کی بھی قطعی ممانعت فرما دی:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝۹۰ (سورۃ المائدہ آیت ۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور معبودانِ باطل کے استھان (نشان) اور پانسے شیطانی کاموں کی گندگی ہے۔ پس تم اس گندگی سے بچو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔

آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے اس بات کو خوب احسن طریقہ سے بیان فرمایا:۔

انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ۝۹۱

(سورۃ المائدہ آیت ۹۱)

ترجمہ: سوائے اس کے نہیں شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض (کینہ) ڈال دے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز

Marfat.com

سے روک دے. سو (بتلاؤ ایسی برائیوں سے) تم اب بھی باز آؤ گے کہ نہیں؟

حرمتِ شراب اور قمار بازی کے سلسلہ میں یہ آخری اور قطعی اللہ کا فیصلہ ہے۔ اب اگر کوئی اس فیصلے کو نہ مانے گا۔ اللہ تعالیٰ خود پوچھ لیں گے۔ اللہ کو کیا جواب دیں گے

تاریخ شاہد ہے کہ شراب اور قمار بازی کی لت میں پڑے ہوئے بڑے بڑے جاگیردار اپنے آبرو کی بازی لگا بیٹھے۔ بالآخر ذلیل و خواری اُن کا مقدر بنی۔

قصۂ مختصر شرابی اور جواری کو انتہاری ذلت کا لقب دیا گیا۔ آیئے ہم عزم بالجزم سے ارادہ کریں کہ ان چیزوں کو اختیار نہیں کریں گے۔

نیچے خیر المدارس کے مفتی محمد انور صاحب کا فتوے درج ہے۔ جو کہ انہی کھیلوں (کیرم بورڈ تاش لڈو اور شطرنج) کے بارے میں ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب :

مذکورہ کھیلوں میں ہار جیت پر کوئی شرط مقرر ہو تو اُن کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں شرط نہ بھی مقرر ہو تو بھی ان کھیلوں میں نہ کوئی ذہنی فائدہ ہے اور نہ جسمانی۔ بسا اوقات ان میں ایسی مشغولیت ہوتی ہے کہ نماز اور جماعت وغیرہ کا خیال تک نہیں رہتا۔ اگر ان چیزوں کا اہتمام بھی کر لیا جائے تو بھی اضاعت وقت تو بہرحال ہے اور کسی عقلمند سے ممکن نہیں کہ وہ وقت جیسی قیمتی نعمت کو ضائع کر دے

الحاصل یہ بے فائدہ کام ہیں۔ ایک مومن کے شایانِ شان نہیں۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ اھ.

؎ غیرتِ یوسف ہے یہ وقت عزیز
میر اس کو رائے گان کھوتا ہے کیا

فقط واللہ اعلم

محمد انور نائب مفتی خیر المدارس ملتان ۱۴۰۷ھ

Marfat.com

اِنشاءَ اللّٰہ

آئندہ زمانہ میں اگر کوئی کام کرنا مقصود ہو تو انشاء اللہ کہنا چاہیئے۔ مکہ شریف میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ مکہ میں سے قریش کا ایک وفد مدینہ منورہ میں گیا۔ تاکہ یہود سے کچھ سیکھ آئیں اور پھر اُن کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کریں۔ وہ جواب نہ دے پائیں گے اور آپؐ کو بند کر دیں گے۔ چنانچہ یہودیوں نے قریش کو چار سوال سکھائے۔

① ——— قصہ اصحابِ کہف

② ——— قصہ ذوالقرنین

③ ——— قصہ موسےٰ اور خضر علیہم السلام

④ ——— رُوح کیا چیز ہے؟

قریش مکہ نے واپس آکر یہی سوال آپؐ پر پیش کر دیئے تو آپؐ نے اس خیال سے کہ جبریلؑ میرے پاس آئیں گے میں اُن سے ان سوالوں کے متعلق پوچھ لوں گا۔ اس وثوق پر کہہ دیا کہ کل جواب دُوں گا۔ تو انشاء اللہ نہ کہا۔ پس جبریلؑ نہ آئے اور قریشِ مکہ تالیاں بجانے لگے کہ اللہ نے حضور اکرمؐ کو چھوڑ دیا ہے اور تعلقات منقطع کر لیے ہیں۔ آپؐ بھی بہت پریشان ہو گئے کہ کیا بنا، وحی آتے آتے بند ہو گئی اور وحی نہ آنے پر کفار سر چڑھ رہے ہیں۔ اب کیا کریں؟ اٹھارہ دن کے بعد سورۂ کہف میں یہ آیات نازل ہوئیں:۔

ترجمہ: ہرگز مت کہیو کسی چیز کو کہ البتہ کرنے والا ہوں میں یہ کل کو ۲۳ مگر یہ کہ چاہے اللہ اور یاد کر اپنے پروردگار کو جب بھول جاوے اور کہہ شتاب ہے یہ کہ ہدایت کرے مجھ کو رب میرا طرف نزدیک زیادہ کی اس سے بھلائی میں ۲۴

سورۃ الضحیٰ اور سورۂ الم نشرح بھی اس معاملہ میں نازل ہوئیں۔ خلاصہ یہ کہ پہلی آیت ۲۳ میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ زمانہ میں جو کام کرنا ہو تو انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) ضرور کہنا چاہیئے۔ اگر بھول بھی جائے تو جب یاد آئے تو انشاء اللہ کہہ دے۔

Marfat.com

سورۃ الضحیٰ میں اللہ نے دو قسمیں اُٹھائیں یعنی دو شہادتیں پیش کیں. جیسے دھوپ اور رات دونوں قطعی چیزیں ہیں ان کا ہونا یقینی ہے. میں نے آپ کو چھوڑا نہیں اور نہ میں آپ سے بیزار ہوں اور ہر آخری گھڑی تیرے لیے پہلی گھڑی سے بہتر ہے. ویسے بھی ضرب المثل مشہور ہے. جتنی لذت انتظار میں ہے دیدار میں نہیں. یعنی اللہ تعالیٰ کا مقصد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو انتظار وحی کی لذت میں اٹھارہ دن رکھنا چاہتا تھا. اسی قسم کا ملتا جلتا واقعہ ایک اور آپ کے گوش گزار کروں کہ حضرت ابو ہریرہؓ آپ کے پاس اکثر بیٹھے رہتے تھے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ کبھی کبھی آیا کرو. اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے.

حضرت اسماعیلؑ نے باپ کے ساتھ ذبح ہونے کا عہد کیا اور چونکہ یہ مستقبل کا کام تھا. تو انہوں نے انشاء اللہ ساتھ کہا. بحوالہ

ترجمہ. اے باپ میرے کہ جو کچھ حکم کیا جاتا ہے تو شتاب پاوے گا تو مجھ کو اگر چاہا اللہ نے صبر کرنے والوں سے ۝

(پارہ ۲۳ سورۂ صٰفّٰت آیت ۱۰۲)

حضرت سلیمانؑ نے کسی مہم پہ فوج بھیجی تو انہوں نے تسلی بخش کام نہ کیا تو آپ کی اولاد نہیں تھی تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنی ننانوے بیویوں کے پاس آج رات جاؤں گا اور ننانوے شہسوار پیدا ہوں گے اور انشاء اللہ کہنا بھول گئے. تو آپ کی ایک بیوی سے صرف اور صرف ایک لوتھڑا سا پیدا ہوا. اس واقعہ کو قرآن مجید نے ان الفاظ سے ذکر فرمایا ہے:۔

ترجمہ. اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمانؑ کو اور ڈال دیا ہم نے اوپر کرسی اس کے ایک بدن پھر رجوع کیا جو ۝

(پارہ ۲۳ سورۂ ص آیت ۳۴)

حدیث شریف میں حضرت سُلیمانؑ کا واقعہ

ترجمہ. ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا سلیمانؑ نے کہ آج رات ننانوے عورتوں پر پھروں گا یا ایک سو پر، سب سے شہسوار پیدا ہوں

Marfat.com

گے جو اللہ کی راہ میں لڑیں گے. حضرت سلیمانؑ کو فرشتہ نے تلقین کی کہ انشاء اللہ کہو انہوں نے نہ کہا اور بھول گئے. رات کو تمام عورتوں پر پھرے. ایک عورت سے ایک بکڑا آدمی کا پیدا ہوا. رسول اللہؐ فرماتے ہیں میں اس ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر سلیمانؑ انشاء اللہ کہہ لیتے. البتہ وہ تمام لڑکے شہسوار ہو کر جہاد کرتے.

(باب بدأ الخلق وذکر الانبیاء صفحہ ۵۰۸ تا ۵۰۹ مشکوٰۃ شریف)

ایک باغ والوں کا قصہ قرآن کریم میں مذکور ہے. کہ انہوں نے انشاء اللہ نہ کہا اور ان کا باغ جل کر راکھ ہو گیا. بحوالہ

ترجمہ. تحقیق آزمایا ہے ہم نے ان کو جیسا آزمایا ہم نے باغ والوں کو جس وقت قسم کھائی انہوں نے. البتہ کاٹ ڈالیں گے اُس کو صبح ہوتے ۱۷ اور انشاء اللہ بھی نہ کہتے تھے ۱۸ پس پھر گیا اُوپر اس کے ایک پھر جانے والا یعنی عذاب اسی پروردگار تیرے کی طرف سے اور وہ سوتے تھے ۱۹ اور صبح کو ہو گیا جیسے جڑ سے کٹا ہوا ۲۰

(پارہ ۲۹ سورۃ القلم آیت ۱۷ تا ۲۰)

ان آیات قرآنی اور حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ آئندہ زمانہ میں کسی سے کوئی عہد کرنا ہو یا بذات خود کوئی کام کرنا ہو تو انشاء اللہ ضرور کہے. کیونکہ انسان کو اپنے مستقبل کی کوئی خبر نہیں.

Marfat.com

عورت کی تخلیق کی غرض وغایت اور اُس کے احکام

عورت کی تخلیق کا مقصد تسکین مرد ہے :

ترجمہ. وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے اور کیا اس سے جوڑا اُس کا تو کہ آرام پکڑیں ۝ (پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت ۱۸۹)

ترجمہ. اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ پیدا کیا تم کو مٹی سے اور پھر ناگہاں تم انسان ہو چلتے پھرتے ۝ اور نشانیوں اس کی سے ہے یہ کہ پیدا کیا واسطے تمہارے آپس تمہارے سے جوڑا. تو کہ آرام پکڑو تم طرف اُس کی اور کیا تمہارے درمیان تمہارے پیار اور مہربانی ۝ (پارہ ۲۱ سورۃ الروم آیت ۲۰،۲۱)

ترجمہ. اے لوگو! ڈرو پروردگار اپنے سے. جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے اور پیدا کیا اس سے جوڑا اُس کا اور پھیلائے ان دونوں سے مرد بہت اور عورتیں ۝ (پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۱)

سورۃ النساء کی آیت ۱ سے معلوم ہوا کہ ایک جان سے جوڑا پیدا ہوا. یعنی حضرت آدمؑ سے حضرت حوّا پیدا ہوئیں۔ حضرت حوا کی پیدائش اس حدیث میں مذکور ہے : بحوالہ

ترجمہ. ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں. کہ میں تمہیں عورتوں کے متعلق خیر کی وصیت کرتا ہوں. یہ آدمؑ کی بائیں پسلی سے اُوپر والی پسلی سے پیدا ہوئی ہیں. اگر تُو اسے سیدھا کرنے لگے تو توڑ دے تُو اس کو. اگر چھوڑ دے تو اُس کو ٹیڑھی رہے گی. پس تمہیں عورتوں کے ساتھ خیر کی وصیت کرتا ہوں.

(باب عشرۃ النساء. فصل اوّل حدیث ۱ مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۰)

اسلامی معاشرے میں مرد اور عورت کو باہم منطبق کرنے کے لیے درج ذیل شرائط ہیں :

① مرد مومن ہو.

Marfat.com

① عورت، مومن یا کم از کم اہل کتاب، ہو یعنی یہودی یا عیسائی۔
(دیکھیں حوالہ: پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۵)

② دو گواہوں کے رُوبرو دونوں عورت مرد کا آپس میں ایجاب قبول ہونا ضروری ہے۔
مذکورہ بالا شرائط کے دلائل ملاحظہ فرمائیں:۔

ترجمہ۔ مت نکاح کرو شرک کرنے والیوں کو یہاں تک کہ ایمان لاویں البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے شرک کرنے والی سے اور اگرچہ خوش لگے تم کو۔ مت نکاح کرو شرک کرنے والوں کو کہ ایمان لاویں اور البتہ غلام ایمان والا بہتر ہے شرک کرنے والے سے۔ اگرچہ خوش لگے تم کو۔ یہ لوگ بُلاتے ہیں طرف آگ کے۔ اور اللہ بُلاتا ہے طرف بہشت کے اور بخشش کے ساتھ حکم اپنے کے اور بیان کرتا ہے اللہ نشانیاں اپنی واسطے لوگوں کے تو کہ وہ نصیحت پکڑیں ۲۲۱

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۱)

گواہ کی دلیل

ترجمہ۔ نکاح میں لانے والے نہ بدکاری کرنے والے نہ پکڑنے والے چھپے آشنا ۵

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۵)

وضاحت سورۃ المائدہ کی آیت ۵ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ شادی کے لیے گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

شادی میں مرد اور عورت کا ایک دوسرے کے لیے پسندیدہ ہونا چاہیئے: بحوالہ

ترجمہ۔ پس نکاح کرو جو خوش لگے تم کو سوائے[1] ان کے عورتوں سے دو دو تین تین چار چار۔ پس اگر ڈرو تم یہ کہ نہ عدل کرو۔ پس ایک ہے ۵

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۳)

عورت کے لیے مہر بھی ضروری ہے: بحوالہ

---

[1] سوائے۔ ان عورتوں سے مراد یتیم عورتیں ہیں۔ جن کا تذکرہ اس آیت کے شروع میں ہے۔

Marfat.com

ترجمہ۔ اور دو عورتوں کو مہر اُن کے خوشی سے پس اگر خوشی سے دیں وہ تمہارے کچھ چیز سے اس میں سے جی سے پس کھاؤ اس کو سہتا پچتا ۝

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۴)

ضروری مقدارِ مہر: بحوالہ

ترجمہ۔ اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے جو کچھ سوائے اس کے ہے یہ کہ طلب کرو بدلے مالوں اپنے کے قید میں رکھنے والے نہ پانی ڈالنے والے یعنی بدکار پس جو مال کہ فائدہ اُٹھایا تم نے بدلے اس کے اُن میں سے پس دو اُن کو جو مقرر کیا ہے واسطے ان کے موافق مقرر کے گئے اور نہیں گناہ اوپر تمہارے بیچ اس چیز کے کہ راضامند ہو تم ساتھ اس کے پیچھے مقرر کرنے کے ۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۲۴ : ۲۵)

وضاحت

سورۃ النساء کی آیت ۲۴ میں باموالکم کے لفظ سے واضح ہے کہ مہر جمع کا لفظ ہے۔ چاندی کی زیادہ سے زیادہ وزن والے بات کی مقدار تین ہزار یعنی چاندی کا زیادہ سے زیادہ وزن کا بات ایک تولہ کا ہوتا ہے یعنی کم از کم تین تولہ چاندی مہر میں لازمی ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

عورت کے شرائطِ استعمال

حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ حیض اس خون کا نام ہے جس کی میعاد کے اندر کم از کم مقدار تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے اور اس میعاد کے اندر جہاں ختم ہو جائے۔ نفاس وہ خون حیض ہے جو بچے کی خوراک سے بچ جاتا ہے۔ حیوانی بچہ کو خوراک بذریعہ منہ دی جاتی ہے اور انسانی بچہ کو بذریعہ ناف کے۔ اب سوال اُبھرتا ہے کہ وہ خون حیض و نفاس نجس ہوتا ہے اور نجاست والی خوراک بچہ کو کیوں دی جاتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک خون بدن سے باہر نہ نکلے پلید نہیں ہوتا۔ نفاس دراصل اس خون کو کہتے ہیں جو بچہ پیدا ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کی میعاد چالیس دن ہے، اس کے اندر جب بھی ختم ہو جائے، مذکورہ بالا تحقیق سے واضح ہے کہ حیض اور نفاس ایک ہی چیز ہے یہ دی جب کسی

Marfat.com

عورت کو حیض آجاتا تھا اُس سے جُدا ہو جاتے تھے۔ جس چیز کو وہ عورت ہاتھ لگا دیتی، اس کو پلید سمجھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انتہا پسندی کو ختم کیا۔

ترجمہ۔ انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ یہود میں جب عورت کو حیض آجاتا تھا تو اس سے مل کر نہ کھاتے تھے اور گھروں میں اپنے ساتھ نہ رکھتے تھے۔ تو اس پر صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے سوال کیا ہمیں حائضہ عورت کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے۔ تو اس کے جواب میں یہ آیت اُتری۔ ترجمہ" اور سوال کرتے ہیں تجھ کو حیض سے۔ کہہ وہ ناپاک ہے پس کنارہ کرو عورتوں سے بیچ حیض کے اور مت نزدیک جاؤ ان کے یہاں تک کہ پاک ہوں۔ پس جب نہالیں پس جاؤ ان کے پاس اس جگہ سے کہ حکم کیا تم کو اللہ نے بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں اور دوست رکھتا ہے پاکی کرنے والوں کو"

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲) تو حضور اکرمؐ نے فرمایا تم عورت کے ساتھ ہر کام کر سکتے ہو۔ مثلاً مل کر کھانا کھانا، ہاتھ لگانا اور مل کر سونا۔ فقط جماع منع ہے۔

مقامِ استعمال:

عورت کے دو مقاموں میں سے، اس مقام کو استعمال کرنا چاہیئے جہاں سے اولاد ہو سکتی ہے: بحوالہ ترجمہ۔ بیبیاں تمہاری کھیت ہیں واسطے تمہارے۔ پس جاؤ کھیت اپنے میں جس طرح چاہو تم اور آگے بھیجو واسطے جانوں اپنی کے

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۳)

وضاحت اس آیتِ مبارکہ میں فأتوا حرثکم سے عورت کی جائے استعمال متعین ہوتی ہے یعنی پیشاب کی جگہ اور رانیں شہوت سے بعض لوگ "دُبر" کی جگہ استعمال کرنے کا جواز نکالتے ہیں یہ بذریعہ قرآن و حدیث منع ہے۔ کیونکہ قرآن کے لفظ حرث میں مقام استعمال کی تعیین ہو چکی ہے اور حدیث میں دُبر کی جگہ کو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

ترجمہ۔ علی بن طلقؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوا نکلے کسی تمہارے کی تو اس کو وضو کرنا چاہیئے اور عورتوں اپنیوں کو دُبر سے استعمال نہ کرو۔

(باب ما یوجب الوضو، فصل ثانی کی حدیث ۳ صفحہ ۴۰)

Marfat.com

ترجمہ. ابن عباسؓ سے روایت ہے. اتبل وا دبر واتی الدبر والحیضۃ. آگے سے آؤ یا پیچھے کی طرف سے آؤ. لیکن حیض میں یعنی جو مقام قرآن نے متعین کر دیا اور بچ تو دُبر سے اور حیض سے (لفظ ادبر سے پہلے یہ شبہ آتا تھا کہ کہیں دبر زنی جائز ہو لیکن حضور اکرمؐ نے لفظ واتی الدبر کہہ کر تشریح فرما دی. کہ دبر سے بچ کے رہ یعنی دُور رہ.

(باب المباشرت فصل ثانی حدیث ۱ صفحہ ۲۶۶)

ترجمہ. خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا. اللہ حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا عورت کو دُبر سے استعمال نہ کرو.

(باب المباشرت. فصل ثانی کی حدیث ۲)

ترجمہ. ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اپنی عورت کو دُبر سے استعمال کرے وہ لعنتی ہے.

(باب المباشرت. فصل ثانی کی حدیث ۳)

ترجمہ. اسی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو اپنی عورت کی دُبر استعمال کرے اللہ اس کو نہیں دیکھے گا

(باب المباشرت صفحہ ۲۶۶ فصل ثانی کی حدیث ۴ مشکوۃ شریف)

عورت سے عزل کرنا

عزل کے معنی جُدا ہونے کے ہیں اور یہاں مراد یہ ہے کہ عورت سے جماع کرتے وقت جب منی نکلنے لگے تو اپنی منی کو مقام مخصوص سے باہر پھینک دے تاکہ اولاد نہ ہو. جو لہ

ترجمہ. حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے آزاد عورت سے بغیر اجازت کے عزل کرنے سے منع فرمایا ہے.

(باب المباشرت صفحہ ۲۶۶ مشکوۃ شریف)

عزل کا یہ دستور تھا کہ عورت کو حمل کی حالت میں اور جب بچہ کو دودھ پلاتی ہوتی تو اس

Marfat.com

حالت میں استعمال نہیں کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ باپ اپنے بیٹے کا قاتل ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اس کے متعلق اور عزل کے بارے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

ترجمہ۔ سعد بن وقاصؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضورؐ کی طرف آیا۔ اس نے کہا میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ حضور اکرمؐ نے اس کو عزل کرنے سے منع فرمایا تو وہ کہنے لگا کہ میں بچے کی صحت کے لیے کرتا ہوں اگر عزل نہ کروں تو بچہ بیمار ہو جائے گا تو حضورؐ نے فرمایا اگر حمل کی حالت کا جماع ضرر دیتا تو فارس و روم کو بھی ایذا دیتا یعنی تطعی دوران شیرگی جماع کرنا منع نہیں۔

(باب المباشرت فصل اول ص ۲۷۶)

ترجمہ۔ جذامہ بنت وہبؓ سے روایت ہے اس نے کہا میں حضور اکرمؐ کے پاس چند آدمیوں میں حاضر ہوئی۔ آپؐ فرما رہے تھے میں لوگوں کو چانک قتل سے منع کر دوں۔ یعنی حالت حمل اور دوران شیرگی جماع منع کر دوں۔ پھر میں نے رومیوں اور ایرانیوں کو دیکھا ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں لیکن ان کی اولاد کو یہ چیز ضرر نہیں دیتی پھر لوگوں نے آپؐ سے عزل کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ عزل چھپا ہوا زندہ درگور کرنا یہ اس کی مانند ہے۔ یعنی آپؐ نے اس کام کو مکروہ سمجھا۔

(باب المباشرت۔ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حضورؐ سے پوچھا کیا ہم عزل کر لیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا تم پر خاص گناہ تو نہیں ہے لیکن جو چیز ہونے والی ہے ہو کر رہے گی قیامت تک۔

(باب المباشرت ص ۵۷۵ مشکوٰۃ شریف)

اگرچہ دورانِ حمل اور دورانِ شیرگی مباشرت کرنے کی ہی احادیث میں ممانعت نہیں آئی لیکن ان احادیث کے برعکس یہ حدیث بھی بیان فرمائی:

ترجمہ۔ اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا۔ فرماتے تھے کہ اپنی اولادوں کو خفیہ قتل نہ کرو کیونکہ غیلہ کبھی شہسوار کو پکڑتا اور اسے گھوڑے سے گرا دیتا ہے۔

Marfat.com

مُباشرت کرنے کی دُعا

ترجمہ. ابن عباسؓ سے روایت ہے. کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے تو یہ کہے. اللّٰھم جنّبنا الشیطٰن و جنّب الشیطٰن ما رزقتنا یعنی ہم اللہ کے نام سے مدد چاہتے ہیں ہم کو شیطان سے دُور رکھ اور شیطان کو اس اولاد سے دُور رکھ جو تو ہم کو نصیب فرمائے. اس حالت میں یہ بات بیوی سے جو بچہ پیدا ہوگا اس کو شیطان بھی تکلیف نہیں دے سکتا. (متفق علیہ)

(باب مختلف اوقات کی دعائیں مترجم مشکوٰۃ شریف صـ۵۳۳ حدیث ۲۳)

مرد عورت پر حاکم ہیں اور عورت گھر کی محافظہ ہے: بحوالہ

ترجمہ. مرد قائم رہنے والے ہیں یعنی حاکم ہیں بسبب اس کے کہ بزرگی دی اللہ نے بعضے اُن کے کو اُوپر بعض کے اور بسبب اس کے کہ خرچ کرتے ہیں مالوں اپنے سے پس نیک بخت عورتیں فرمانبردار ہیں نگہبانی کرنے والی ہیں بیچ غائب کے ساتھ محافظت اللہ کے اور جو عورتیں ڈرتے ہو تم چڑھائی ان کی سو ہیں نصیحت کرو ان کو اور چھوڑ دو ان کو بیچ خواب گاہ کے اور مارو ان کو پھر اگر کہا مانیں تمہارا پس ڈھونڈو اُوپر ان کے راہ. تحقیق اللہ ہے بلند بڑا ۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۳۴)

ترجمہ. اور ٹکی رہو بیچ گھروں اپنے کے اور مت بناؤ کر بناؤ جاہلیت پہلی کا ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۳)

ان دونوں آیات سے ثابت ہوا کہ عورتوں کی رہائش گاہ ہی ہے یعنی گھر میں قائم کرنا

عورت مرد کے اختلاف کی صُورت میں عورت اور مرد کے متولیوں سے ایک ایک منصف مقرر کیا جائے اور پھر وہ دونوں کے بیان لیں. اگر منصفوں کی اصلاح کی نیت ہے تو اللہ تعالیٰ اُن دونوں کے درمیان ملاپ کر دے گا: بحوالہ

ترجمہ. اور اگر ڈرو تم خلاف سے درمیان ان دونوں کے پس مقرر کرو ایک منصف مرد

Marfat.com

کے لوگوں میں سے اور ایک منصف عورت کے لوگوں میں سے۔ اگر ارادہ کریں دو منصف صلح کرنا توفیق دے گا اللہ درمیان اُن دونوں کے بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا خبردار ہے ۳۵

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۳۵)

جو عورت شروع اسلام میں بدکاری کرتی تھی۔ اس کے چار گواہ لے کر اُس کو گھر میں بند کر دیا جاتا تھا: بحوالہ

ترجمہ۔ وہ عورتیں جو آتی ہیں بے حیائی کو عورتوں تمہاری سے پس گواہ مانگو اوپر ان کے چار گواہ اپنے میں سے۔ پس اگر گواہی دیں پس بند رکھو اُن کو بیچ گھروں کے یہانتک اُٹھا لے اُن کو موت یا کرے اللہ واسطے اُن کے کچھ راہ ۱۵

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۱۵)

اگر دو مرد بدکاری کریں تو اُن کو پیٹو۔ یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں۔ توبہ کروانے کے بعد اُن سے درگزر کرو: بحوالہ

ترجمہ۔ اور جو دو مرد آویں اس بے حیائی کو تم سے۔ پس ایذا دو اُن کو۔ پس اگر توبہ کریں اور نیکی پر آویں پس مُنہ پھیر لو اُن سے۔ بیشک اللہ ہے پھر آنے والا مہربان ۱۶

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۱۶)

اس مسئلے کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ نُور میں حل فرمایا: بحوالہ

ترجمہ۔ زنا کرنے والی اور زنا کرنے والا پس مارو ہر ایک کو اِن دو میں سے سو دُرّے اور نہ پکڑے تم کو بیچ حق اُن کے مہربانی بیچ دین خُدا کے۔ اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور چاہیئے کہ حاضر ہو عذاب کرنے پر ان دونوں کے ایک جماعت مسلمانوں میں سے ۲

(پارہ ۱۸ سورۂ نُور آیت ۲)

وضاحت یہ قانون کنواری عورت اور کنوارے مرد کا ہے جب ان کے چار گواہ ثابت ہو جائیں۔ ہاں شادی شدہ کے متعلق حدیث میں ہے کہ ماعزؓ اسلمی کو زنا کی پاداش میں

Marfat.com

چار دفعہ اقرار کرنے پر رجم کر دیا گیا۔

پاک دامن عورتوں پر اگر کوئی زنا کی تہمت لگائے تو اُس کو چار گواہ ثابت کرنے ہوں گے۔ اگر وہ چار گواہ ثابت نہیں کر سکتا تو اُس کو اسّی کوڑے لگائے جائیں گے اور اور اس سے ہمیشہ کے لیے بعد میں گواہی نہ لی جائے گی۔ اگرچہ تہمت کا گناہ توبہ سے معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن گواہی کے قابل نہیں رہتا : بحوالہ

ترجمہ۔ اور جو لوگ کہ تہمت لگاتے ہیں پاک دامنوں کو اور پھر نہیں لاتے چار شاہد پس مارو اُن کو اسّی کوڑے اور مت قبول کرو اُن کی شہادت کبھی۔ اور یہ لوگ وہی ہیں فاسق ۵ مگر جنہوں نے توبہ کی پیچھے اس کے اور سنور گئے۔ پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۵ (پارہ ۱۸ سورۂ نور آیت ۴، ۵)

جو لوگ اپنی عورتوں پر تُہمت لگاتے ہیں اور چار گواہ نہیں پیش کر سکتے۔ تو عورت مرد کے درمیان لعان کیا جائے گا یعنی عورت نے دعویٰ دائر کیا کہ میرے اُوپر مرد نے زنا کی تہمت لگائی ہے اور مرد گواہ نہ ثابت کر سکا۔ جانبین سے پانچ پانچ قسمیں لے کر اُن کو قاضی جُدا کر دے گا : بحوالہ

ترجمہ۔ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں جورُوں اپنیوں کو نہیں واسطے ان کے شاہد مگر جانیں اُن کی۔ پس گواہی ایک کی ان میں سے چار بار گواہیاں ساتھ قسم اللہ کے تحقیق وہ شخص البتہ سچوں سے ہے ۵ اور پانچویں بار یہ کہ لعنت خدا کی ہے اوپر اُس کے اگر ہو یہ جھوٹوں سے ۵ اور دفع کرتا ہے اُس سے عذاب کو یہ کہ گواہی دیوے چار گواہیاں ساتھ قسم خُدا کے تحقیق یہ البتہ جھوٹوں سے ہے ۵ اور پانچویں بار یہ کہ غضب خُدا کا ہے اُوپر اس کے اگر ہو یہ شخص سچوں سے ۵

(پارہ ۱۸ سورۃ نُور آیت ۶ تا ۹)

خُلع

خُلع اس کو کہتے ہیں جب عورت اور مرد کی نا چاکی ہو جائے اور مرد پیسے لے کر طلاق دینے پر

Marfat.com

رضی ہو جائے۔ یہی خُلع کہلاتا ہے۔ خلع کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے: بحوالہ

ترجمہ: نہیں حلال واسطے تمہارے یہ کہ لے لو اس چیز سے کہ دیا تم نے اُن کو کچھ۔ مگر یہ کہ ڈریں یہ کہ نہ قائم رکھیں گے حدیں اللہ کی کو۔ پس نہیں گناہ اوپر ان دونوں کے۔ بیچ اس چیز کے بدلہ دے عورت ساتھ اُس کے۔ یہ حدیں اللہ کی ہیں مت گزرو ان سے اور جو کوئی گزر جاوے حدیں اللہ کی سے پس یہ لوگ وہ ہیں ظالم ۞

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

ایلاء

عورت سے جُدا رہنے کی قسم اُٹھانا۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ایلاء چار ماہ کے اندر کی مدت کا ہے۔ یہ کہ قسم اُٹھائے کہ میں اس میعاد میں عورت کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اگر اس نے چار ماہ کی اندر جو میعاد مقرر کی ہے نبھاہ لیا تو عورت اس کے لیے جائز ہے اور قسم بھی پُوری ہو گئی اور کفارہ بھی نہیں آئے گا۔

دوسری قسم یہ کہ چار ماہ پُورے یا چار ماہ سے زائد کی قسم اُٹھائی کہ میں عورت کے نزدیک نہیں جاؤں گا۔ اگر چار ماہ کے اندر اس کے پاس چلا گیا تو عورت اس کے لیے جائز ہو جائے گی اور قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا اور عورت اس کے نکاح میں رہے گی۔ اگر چار ماہ کی میعاد پُوری کر لی اور اس میعاد میں عورت کے پاس نہیں گیا تو عورت کو طلاق بائن ہو جائے گی یعنی عورت اُس مرد سے جُدا ہو جائے گی یعنی اس کی نہیں رہے گی۔ کفارہ کی قسم یہ ہے:۔

ترجمہ: پس کفارہ اس کا کھلا دینا دس فقیروں کا درمیان سے اس چیز کے کھلاتے ہو تم لوگوں اپنوں کو یا پہنانا اُن کا یا آزاد کرنا ایک گردن کا۔ اگر یہ تین چیزیں اُسے میسّر نہ ہوں تو تین دن کے روزے ہیں یہ کفارہ ہے قسموں تمہاری کا ۞

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۸۹)

ظہار

اپنی عورت کو ماں سے تشبیہ دینی یا کسی مُحرّمات عورتوں میں سے کسی کے ساتھ تشبیہ دینا یعنی یہ

Marfat.com

کہنا کہ اب تیرا جسم میرے لیے میری ماں کی طرح ہے یا یوں کہنا کہ تُو میری ماں بن گئی. تو اس کو شریعت میں ظہار کہتے ہیں. اس لفظ کے کہنے سے ماں تو نہیں بن جاتی لیکن عورت کو استعمال کرنے سے پہلے کفارہ حسب ذیل ادا کرنا پڑے گا :-

ایک غلام آزاد کرنا. اگر نہ ملے تو دو مہینے لگاتار روزے رکھے. اگر لگاتار روزے نہ رکھ سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا.

ظہار کا قرآن مجید میں دو جگہ ذکر ہے : بحوالہ

ترجمہ. اور نہیں کیا بی بیاں تمہاری کو جن کو ماں کہہ لیتے ہو اُن میں سے مائیں تمہاری ہیں

(پارہ ۲۱ سورۃ الاحزاب آیت ۴)

ترجمہ. جو لوگ کہ ظہار کرتے ہیں تم میں سے بی بیوں اپنی سے نہیں ہو جاتی وہ مائیں اُن کی نہیں مائیں اُن کی مگر جنہوں نے جنا ہے اُن کو اور تحقیق وہ البتہ کہتے ہیں نامعقول بات اور جھوٹ اور تحقیق اللہ البتہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے ۔ اور جو لوگ کہ ظہار کرتے ہیں بی بیوں اپنی سے. پھر پھر جاتے ہیں طرف اُس چیز کی کہ کہا تھا پس آزاد کرنا ہے ایک گردن کا پہلے اس سے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں. یہ نصیحت دیئے جاتے ہو تم ساتھ اس کے اور اللہ تعالیٰ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے ۔ پس جو کوئی نہ پاوے پس روزے ہیں دو مہینے کے پے در پے پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاویں. پس جو کوئی نہ رکھ سکے پس کھانا کھلانا ہے ساٹھ فقیروں کو. یہ اس واسطے ہے کہ ایمان لاؤ تم ساتھ اللہ اور رسول اس کے کے اور یہ ہیں حدیں اللہ کی اور واسطے کافروں کے عذاب ہے درد دینے والا ۔

(پارہ ۲۸ سورۃ المجادلہ آیت ۲ تا ۴)

اگر عورت مرد کی سرکشی سے ڈرے تو بہتر یہ ہے کہ آپس میں صلح کرلیں : بحوالہ

ترجمہ. اگر ایک عورت ڈرے خاوند سے لڑنا یا منہ پھیرنا. پس نہیں گناہ اوپر اُن کے یہ کہ صلح کرلیں درمیان اپنے صلح اور صلح بہتر ہے اور حاضر کی گئیں جانیں بخیلی پر (یعنی انسان حریص ہے اور اپنا حق نہیں چھوڑتا یعنی صلح کرنا دشوار سا نظر آتا ہے) اور اگر احسان کرو

Marfat.com

[illegible] کرو پھر جتنی عورتوں سے چاہو نکاح کر لو دو دو تین تین چار چار ﴿۳﴾

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۱۲۸)

اگر کسی آدمی کی چار یا چار سے کم عورتیں ہوں تو اُن کو خرچہ مساوی تقسیم کرے۔ البتہ محبت میں وہ آدمی بے اختیار ہے۔ ہاں دوسری عورت جس سے دل کا لگاؤ نہیں ہے۔ اُس کو بالکل نہ چھوڑ دے۔ گاہے بگاہے اس کے پاس بھی جاتا رہے: بحوالہ

ترجمہ۔ ہرگز نہ کر سکو گے تم یہ کہ عدل کرو تم درمیان عورتوں کے اور اگرچہ حرص کرو تم۔ پس مت جھک جاؤ تم جھک جانا پس چھوڑ دو ان کو جیسے لٹکی ہوئی۔ اگر صلح کر لو تم اور ڈرو پس بیشک اللہ ہے بخشنے والا مہربان ﴿۱۲۹﴾

(پارہ ۶ سورۃ النساء آیت ۱۲۹)

اگر مرد اور عورت ایک دوسرے سے جُدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دونوں کو غنی کر گا یعنی دونوں کو رشتے دے دے گا۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اگر جدا ہو جاویں دونوں بے پرواہ کر دے گا اللہ ہر ایک کو کشائش اپنی سے اور ہے اللہ کشائش والا (اگر ایک دوسرے سے) تنگ ہیں تو ایک دوسرے سے جُدا ہو جائیں) ﴿۱۳۰﴾

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۳۰)

عورت سے اچھے طریقے سے گزران کرو۔ بحوالہ

ترجمہ۔ اور صحبت رکھو اُن کے ساتھ اچھی طرح پس اگر ناپسند رکھو اُن کو پس شاید کہ مکروہ رکھو تم کچھ چیز کو اور کرے اللہ بیچ اس کے بھلائی بہت ﴿۱۹﴾

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۱۹)

وضاحت یعنی اگر عورت کے حُسن اور اخلاق میں کوئی کمی بیشی ہو تو درگزر کرے تو اس میں بہتری ہوگی۔ دراصل اللہ رب العزت کا منشاء ہے کہ میری بنی ہوئی چیز کام میں آتی رہے اس کو ناپسند نہ کیا جائے۔

مردوں کے عورتوں پر اور عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔ البتہ مردوں کا درجہ زیادہ ہے، بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ۔ اور واسطے اُن کے ہے مانند اس کے جو اوپر ان کے ہے ساتھ بھلی طریق کے
اور واسطے مردوں کے اُوپر ان کے درجہ ہے اور اللہ ہے غالب حکمت والا ؏

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸)

اگر عورت کو بدلنا چاہو تو اُس سے دیا ہُوا مال واپس نہ لو اگرچہ بہت خزانہ دیا ہو بحوالہ

ترجمہ۔ اور اگر چاہو تم بدل لینا ایک جورو کا جگہ ایک جورو کے اور دیا ہے تم نے ایک کو ان
میں سے خزانہ۔ پس مت لو اس میں سے کچھ۔ کیا لو گے تم اس کو بہتان کر اور گناہ ظاہر ؏ اور
کیونکر لو گے اس کو اور تحقیق ملے ہیں بعض تمہارے طرف بعض کی اور لیا ہے انہوں
نے تم سے قول گاڑھا ؏

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۲۱، ۲۲)

کسی مرد کے مرنے کے بعد اس کی عورت کو جبراً وراثت میں رکھنا جائز نہیں۔ البتہ
اگر وہ اپنی مرضی سے میت کے متولیوں سے نکاح کر لے تو جائز ہے ؛ بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو نہیں حلال واسطے تمہارے یہ کہ وارث ہو جاؤ
عورتوں کے زبردستی اور مت منع کرو اُن کو تو کہ لے لو بعضے وہ چیز کہ دی ہے تم
نے اُن کو۔ مگر یہ کہ لاویں بے حیائی ظاہر ؏

(پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۱۹)

نوجوان لڑکی کی جلد شادی کی جائے۔ مبادا کہ وہ زنا پر مجبور ہو جائے ؛ بحوالہ

ترجمہ۔ مت جبر کرو لونڈیوں اپنیوں کو (یعنی اپنے قبضے میں جو لڑکی ہو۔ خواہ وہ بیٹی ہو یا
کسی اور طرح سے اس کے قبضے میں ہے) اُوپر بدکاری کے۔ اگر چاہیں بچے رہنا تو کہ
طلب کرو تم اسباب زندگانی دنیا کا۔ اور جو کوئی جبر کرے گا اُن کو۔ پس تحقیق اللہ
پیچھے جبر کرنے کے اُن پر بخشنے والا مہربان ہے ؏

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۳۳)

حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ نے فرمایا کہ اگر کسی لڑکی کے والدین لڑکی کی شادی سترہ برس تک
نہیں کرتے تو وہ لڑکی اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہے۔ کیونکہ والدین اس کے متولی نہیں رہے ۔ ظاہر

Marfat.com

ہیں. کیونکہ اتنی مدت تک وہ اُس کا انتظام نہیں کر سکے.

بیواؤں کا نکاح عدّت گزرنے کے بعد فوراً کر دو۔

وضاحت قبل از اسلام یہ رواج تھا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کو مرد کے ساتھ جیتے جی جلا دیتے تھے یا زمین میں دبا دیتے تھے. تو اللہ تعالیٰ نے اس رسم کی تردید فرمائی. کیونکہ وہ عورت قابل استعمال ہے اور اس کو استعمال میں لانا چاہیئے نہ کہ بے کار کر دینا چاہیئے. آج کل کی عورتیں نکاح کو عیب سمجھتی ہیں اور تن بخشی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے. یعنی ایک عورت بغیر دو گواہوں کے کسی مرد کے اپنے آپ کو سپرد کر دیتی ہے. ان عورتوں کی رسم تن بخشی کے دو گواہ ہیں. ایک مولانا محمد حسن صاحب اور دوسرے مولانا دوست محمد صاحب. مولانا محمد حسن صاحب سے ایک بیوہ عورت ترجمہ پڑھتی تھی. اس نے آپ پر سوال کیا کہ مولوی صاحب تن بخشی جائز ہے. آپ نے کہا نہیں. اس کے مُنہ پر پسینہ آگیا یعنی متحیّر ہو گئی.

اور دوسرا واقعہ مولانا دوست محمد صاحب نے مولانا محمد حسن صاحب کو بتایا کہ ایک آدمی کسی بیوہ سے زنا کرتا تھا. تو مولانا دوست محمد صاحب نے اُس آدمی سے کہا کہ آپ اس عورت سے نکاح کر لیں. کیونکہ ایسے تو زنا ہے. تو اس نے جواب دیا کہ مولوی صاحب میں نے تو تن بخشی کر رکھی ہے. اس میں زنا نہیں. تو مولانا صاحب نے پُوچھا کہ کیا تُو نے اپنے تعلقات قائم کرنے سے پہلے اس کے دو گواہ بنائے ہیں؟ اس نے کہا نہیں. تو مولانا نے فرمایا یہ تو صریح زنا ہے. تو مولانا صاحب نے کہا کہ آپ اس عورت کو میرے پاس لائیں. میں ایک اور آدمی بٹھا کر تمہارا نکاح کر دوں گا. تو مولانا صاحب نے دوسرا آدمی گواہ کے لیے بُلایا. تو اُس عورت نے کہا کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ تو مولانا صاحب نے کہا کہ ہم دو گواہ بیٹھ جائیں گے اور آپ ایجاب قبول کر لیں. اس طرح آپ کا نکاح ہو جائے گا اور تم زنا سے بچ جاؤ گے. عورت اُٹھ کر چلی گئی. اس نے کہا کہ میں نکاح تو نہیں کرتی، وہی سابقہ تن بخشی جاری رہے گی.

ترجمہ. اور نکاح کرو رنڈوں کو اپنے میں سے اور لائق والوں کو غلاموں اپنے میں سے اور لونڈیوں اپنی میں سے. اگر ہوں گے فقیر حاجت روائی کرے گا اُن کی اللہ فضل اپنے سے اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے ۳۲ ۵

Marfat.com

(پارہ ۱۸ سورۃ النّور آیت ۳۲)

اگر کسی مرد کو عورت اور عورت کو مرد نہ مل سکے. تو اُس کو زنا کرنے کی کسی صورت میں اجازت نہیں ہے : بحوالہ

ترجمہ. اور چاہیئے کہ پاک دامنی کریں وہ لوگ کہ نہیں مقدور پاتے نکاح کا. یہاں تک کہ غنی کرے گا اللہ ان کو فضل اپنے سے ۵

(پارہ ۱۸ سورۃ النّور آیت ۳۲)

وضاحت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. ایسا آدمی جس کو عورت کوئی نہیں ملتی. وہ روزے رکھے اور مسجد میں رہائش پذیر رہے. تاکہ وبال میں نہ پڑے.

پردہ

اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومن عورتوں سے فرماتا ہے کہ وہ آنکھیں بند رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں عورتیں اپنے گریبانوں پر اوڑھنیاں ڈال لیں اور اپنی زیب و زینت خاوند یا محرموں کے سامنے ظاہر کریں : بحوالہ

ترجمہ. کہہ واسطے مسلمان مردوں کے کہ بند کریں آنکھیں اپنی اور محافظت کریں شرمگاہوں اپنی کی. یہ بہت پاکیزہ ہے واسطے اُن کے. تحقیق اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہیں ۵ کہہ واسطے مسلمان عورتوں کے بند کریں آنکھیں اپنی اور محافظت کریں شرمگاہ اپنی کی اور نہ ظاہر کریں بناؤ اپنا مگر جو ظاہر ہے اس میں سے. اور چاہیئے کہ ڈالیں اوڑھنیاں اپنی اُوپر گریبانوں اپنے کے اور نہ ظاہر کریں بناؤ اپنا مگر واسطے خاوندوں اپنے کے یا باپوں اپنے یا واسطے باپوں خاوندوں کے یا بیٹوں اپنوں کے یا بیٹوں خاوندوں اپنے کے یا جن کے مالک ہوئے داہنے ہاتھ اُن کے یا جو ساتھ رہنے والے ہیں غیر حاجت والے مردوں سے (یعنی وہ مرد جن میں قوت شہوت نہیں ہے) یا لڑکوں سے جو نہیں واقف اُوپر چھپی باتوں عورتوں کے اور نہ ماریں پاؤں اپنے سے تو کہ جانا جاوے جو کچھ چھپاتی ہیں زینت اپنی سے اور توبہ کرو طرف اللہ

Marfat.com

کے سب۔ اے مسلمانوں تو کہ تم فلاح پاؤ ۵

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۳۰، ۳۱)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۲ آیت ۳۱، شنگار میں سے کھلی چیز یا ایسی چیز کو کہا جیسے چتے کپڑے اور نئی پاپوش یا یہ کہا کہ عورت کو منہ تھوڑا سا اور ہاتھ کی انگلیاں، پاؤں کا پنجہ کھولنا درست ہے ناچاری کو۔ پھر ہاتھ کی مہندی کھلے گی یا آنکھ کا کاجل یا انگلی کا چھلا اور باقی بدن کا گہنا ڈھانکنا ضرور ہے غیر سے۔ مگر اپنے محرموں سے چھاتی سے زانوں تک اور اپنی عورتیں جو نیک چال کی ہوں اُن سے بھی اتنا ضرور ہے اور بدراہ عورتوں سے کنارہ پکڑنا اور کمیرے جن کو غرض نہیں اور رود کھانے سونے میں غرق ہیں شوخی نہیں رکھتے اور لڑکا دس برس تک اور اپنا غلام بھی محرم ہے بہت علماء کے نزدیک اور پاؤں کی دھمکی سے معلوم ہوتے ہیں گھنگرو یا گوجری اور باریک کپڑا جس سے بدن نظر آوے وہ ننگے برابر ہے اور اتنا بھی نہ کھلے تو بہتر۔ رسولؐ نے فرمایا کہ علیؓ تین کام میں دیر نہ کر۔ نماز فرض کا جب وقت آوے۔ جنازہ جب موجود ہو۔ رانڈ عورت جب ملے اس کی ذات کا۔ جو کوئی دوسرا خاوند کرنے کو عیب دے اُس کا ایمان سلامت نہیں۔ اور جو نیک ہوں لونڈی غلام یعنی بیاہ دینے سے مغرور نہ ہو جاویں کہ ہمارا کام چھوڑ دیں۔

تین وقت جو گھر میں آنے جانے والے ہیں وہ اجازت مانگ کر گھر میں آئیں: بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ چاہیئے کہ اذن مانگیں تم سے وہ لوگ کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھ تمہارے یعنی غلام اور جو لوگ نہیں پہنچے بلوغ کو تم میں سے تین بار۔ پہلے نماز فجر کے اور جس وقت اُتار رکھتے ہو کپڑے اپنے دوپہر کو اور پیچھے نماز عشاء کے تین وقت پردے کے ہیں واسطے تمہارے۔ نہیں اُوپر تمہارے نہ اُوپر ان کے گناہ پیچھے اُن کے پھرنے والے ہیں بعض تمہارا اُوپر بعض کے۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۵۸ اور جس وقت کہ پہنچیں لڑکے تم میں سے بلوغ کو پس چاہیئے کہ اذن مانگیں جیسا اذن مانگتے ہیں وہ لوگ کہ پہلے اُن سے تھے۔ بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۵۹

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۵۸، ۵۹)

Marfat.com

بُوڑھی عورتوں پر پردے کی شدید سختی نہیں رہتی : بحوالہ

ترجمہ. اور بیٹھ رہنے والیاں عورتوں میں سے. وہ جو نہیں امید رکھتی نکاح کی پس نہیں اوپر اُن کے گناہ یہ کہ اُتار رکھیں کپڑے اپنے نہ ظاہر کرنے والیاں ساتھ بناؤ کے. اگر بچیں اس سے بہتر ہے واسطے اُن کے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۶۰

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۶۰)

ترجمہ. اے نبیؐ! کہہ واسطے بی بیوں اپنی کے اور بیٹیوں اپنی کے اور بی بیوں مسلمانوں کی کے نزدیک کرلیں اوپر اپنے بڑی چادریں اپنی یہ بہت نزدیک ہے اس سے کہ پہچانی جاویں پس نہ ایذا دی جاویں اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان ۵۹

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۹)

طلاق

طلاق کی تین قسمیں ہیں :-

۱. طلاق رجعی ۲. طلاق بائن ۳. طلاق مغلظہ

طلاق رجعی

یہ وہ طلاق ہے کہ شادی شُدہ عورت کو دو دفعہ فقط طلاق کہے یا ایک دفعہ کہے تو طلاقِ رجعی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ عدت ختم ہونے کے اندر اس عورت کو واپس رکھ لے تو بلا نکاح جدید اور مہر کے لیے سکتا ہے اور اگر عدت گزر جائے تو نکاح جدید کرنا پڑے گا.

طلاق بائن اور طلاق مغلّظہ

اس کے معنی جُدا ہونے کے ہیں. جب مرد عورت سے کہے تُو مجھ سے جدا ہو گئی ہے اور تو میرے نکاح میں نہیں رہی اس سے طلاقِ بائن واقع ہو جاتی ہے. اس کا حکم یہ ہے. اگر مرد عورت کو دوبارہ رکھنا چاہیئے تو نکاح دوبارہ کرنا پڑے گا. خواہ عدت کے اندر کرے یا عدت گزر جائے. غیر شادی شُدہ عورت

Marfat.com

کو اگر طلاق دے تو ایک بار لفظ طلاق کہنے سے طلاق بائن ہو جائے گا۔ اس کا حکم پہلے ہو چکا ہے۔ ہاں اگر غیر شادی شدہ عورت کو تین طلاق بیک لفظ دے دے یعنی یہ کہے۔ میں نے تجھے تین طلاق دے دیں یہ طلاق مغلظہ ہوگی۔ طلاق مغلظہ والی عورت پہلے مرد کی جانب جانا چاہتی ہے تو شریعت کی رو سے کسی دوسرے مرد سے شادی کرے پھر اس سے جماع ہو۔ پھر وہ طلاق دے۔ تب پہلے کی طرف لوٹ سکتی ہے۔

ترجمہ۔ یہ طلاق دو بار ہے پس بند رکھنا ہے ساتھ اچھی طرح کے یا نکال دینا ہے ساتھ اچھی طرح کے ۱۲۹

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

ترجمہ۔ پس اگر طلاق دے دی اس کو۔ پس نہیں حلال ہوتی واسطے اس کے پیچھے اس کے یہاں تک کہ نکاح کرے اور خصم سے سوائے اس کے۔ پس اگر طلاق دے اس کو پس نہیں گناہ اوپر ان دونوں کے یہ کہ پھر آویں آپس میں۔ اگر جانیں یہ کہ قائم رکھیں گے حدیں اللہ کی اور یہ ہیں حدیں اللہ کی۔ بیان کرتا ہے ان کو واسطے اس قوم کے کہ جانتی ہے ۱۳۰

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰)

جس عورت کا خاوند مر جائے تو اس کی دو عدتیں ہیں چار ماہ دس دن:

چار ماہ دس دن اس بیوہ کی عدت ہے جس کو حمل نہیں ہے۔ حاملہ بیوہ کی عدت کا ذکر سورۂ طلاق پارہ ۲۸ میں ہے:۔

ترجمہ۔ اور جو لوگ کہ مر جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بی بیاں اپنی۔ وہ انتظار دیویں جان اپنی کو چار مہینے اور دس دن کا۔ پس جب پہنچیں وعدے اپنے کو پس نہیں گناہ اوپر تمہارے بیچ اس چیز کے کرتی ہیں بیچ جانوں اپنی کے ساتھ اچھی طرح کے۔ اور اللہ ساتھ اس چیز کے کرتے ہو تم خبردار ہے ۱۳۲

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۴)

وضاحت حدیث شریف میں آیا ہے۔ الایم احق بنفسہا۔ بیوہ اپنے نفس کی خود مالک ہے یعنی جہاں چاہے اپنی مرضی سے شادی کر سکتی ہے۔ ہاں دوران عدت عورت سے نکاح کا عہد نہیں کرنا چاہیئے البتہ اشاروں سے کچھ باتیں کر لی جائیں تو جائز ہے۔

ترجمہ۔ نہیں گناہ اوپر تمہارے بیچ اس چیز کے کہ پردہ کیا تم نے ساتھ اس کے منگنے

Marfat.com

عورتوں کے سے اپھیار کھا تم نے بیچ جانوں اپنے کے۔ جانتا ہے اللہ یہ کہ البتہ تم ذکر کرو گے اُن کا اور لیکن مت وعدہ دو اُن کو چھپے ہوئے مگر یہ کہو ان کو ایک بات اچھی اور مت محکم کرو گرہ نکاح کی یہاں تک کہ پہنچے حکم خدا کا وقت اپنے کو (یعنی عدت میں نکاح نہ کرو) اور جانو تم یہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ بیچ جی تمہارے کے ہے۔ پس ڈرو اس سے اور جانو یہ کہ اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے ۱۵

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۰)

اگر نکاح کے وقت حق مہر مقرر نہیں ہوا اور بغیر شادی کے طلاق دے دی تو اُس عورت کو مرد تین کپڑے دے کر رخصت کر دے: بحوالہ

ترجمہ۔ نہیں گناہ اُوپر تمہارے یہ کہ طلاق دو تم عورتوں کو جب تک نہ ہاتھ لگایا اُن کو یا نہیں مقرر کیا واسطے اُن کے مقرر کرنا اور فائدہ دو اُن کو یعنی تین کپڑے اور فائدہ دو اُن کو اُوپر کشائش والے کے لیے قدر اُس کی اُوپر تنگی والے کے ہے قدر اُس کی۔ فائدہ دینا ہے ساتھ اچھی طرح کے حق ہوا اوپر نیکی کرنے والے کے ۲۳۶

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۶)

اگر نکاح کیا اور حق مہر بھی مقرر کیا ہے اور پھر بغیر شادی کے طلاق دے دی تو اُس عورت کو آدھا مہر دینا پڑے گا۔ ہاں اگر آپس میں معافی تلافی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اللہ معافی تلافی کا مشورہ دیتا ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ اور اگر طلاق دو اُن کو پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ ان کو اور تحقیق مقرر کر لیا ہے واسطے اُن کے کچھ مقرر کرنا پس آدھا اس چیز کا کہ مقرر کیا ہے تم نے مگر یہ کہ معاف کر دیں وہ یا معاف کر دے۔ وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اس کے ہے گرہ نکاح کی اور یہ کہ معاف کرد تم نزدیک تر ہے واسطے پرہیزگاری کے اور مت بھول جاؤ بزرگی درمیان اپنے تحقیق اللہ ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے ۲۳۷

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۳۷)

عورت جس کو خواہ کسی قسم کی طلاق دی گئی ہو، کچھ سامان دیکر رخصت کرنا چاہیئے: بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ۔ واسطے طلاق والیوں کے فائدہ دینا ہے ساتھ اچھی طرح کے لازم ہوا پرہیزگاروں کے ۲۴۱ اسی طرح بیان کرتا اللہ تعالیٰ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی کہ تم سمجھو ۲۴۲

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۴۱، ۲۴۲)

مطلقہ عورت کی مدّت عدّت تین حیض ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ اور طلاق والیاں انتظار کریں ساتھ جانوں اپنے کے تین حیض تلک ۲۲۸

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۸)

اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے یا کسی عورت کو طلاق ہو جائے اور وہ دونوں حاملہ ہوں تو اُن کی عدّت ایک ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ اور حمل والیاں وقت اُن کا یہ کہ رکھ لیں حمل اپنا یعنی جن لیویں ۴

(پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت ۴)

وضاحت اُن عورتوں کی مدت عدّت وضع حمل ہے۔ خواہ ایک دن میں ہو خواہ تین سال، یا دس ماہ لگ جائیں۔ اتنی ہی یہ عدّت گزارے گی۔

جس عورت کو بالکل حیض نہیں آیا یا حیض آنے کے بعد حیض آنا ختم ہو گیا ہے۔ ان دونوں کی عدّت تین ماہ ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ وہ عورتیں جو ناامید ہو گئیں ہیں حیض سے بی بیوں تمہاری ہیں سے اگر شک میں ہو تم پس عدت ان کی تین مہینے ہے اور اسی طرح وہ جو نہیں حائض ہوئیں ۴

(پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت ۴)

عورت کا بالغ ہونا۔

اُوپر والی آیت میں یہ بات واضح ہے کہ بعض لڑکیوں کو حیض نہیں آتا۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ ابھی وہ جوان نہیں ہوئیں۔ اگر عورت کے پوشیدہ بال سیاہ ہو جائیں تو وہ عورت جوان ہو جاتی ہے یا یہ کہ خواب میں کسی سے اپنے آپ کو صحبت کراتے دیکھا اور مزا آیا تو بھی وہ لڑکی جوان ہو گئی۔ اگر کوئی بھی نشانی جوان ہونے کی ظاہر نہیں ہوئی تو سترہ برس کی عمر میں حکماً اُسے جوان قرار دیں گے۔

Marfat.com

مُسلمانوں میں لڑائی کی ممانعت اور لڑائی ختم کرنے کا طریقہ

مسلمانوں میں لڑائی کی ممانعت: بحوالہ

ترجمہ. مت مارو آپس اپنے کو تحقیق ہے اللہ ساتھ تمہارے مہربان ۲۹

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۲۹)

ترجمہ. جو کوئی مار ڈالے مسلمان کو جان کر پس سزا اُس کی دوزخ ہے ہمیش رہنے والا بیچ اس کے اور غصے ہوا اللہ اوپر اس کے اور لعنت کی اس کو اور تیار کر رکھا ہے واسطے اس کے عذاب بڑا ۱۵

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۹۳)

ترجمہ. اور مت مار ڈالو اس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے یعنی مسلمان کو مگر ساتھ حق کے ۳۳

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۳)

جو شخص بلا وجہ اسلامی ظُلماً قتل کیا جائے تو اُس کا قصاص فرض ہے. ہاں اگر متولّی مقتول کے پیسے لینے پر راضی ہو جائیں یا بالکل معاف کر دیں تو جائز ہے. مُلک کا سربراہ بغیر متولیوں کی اجازت کے معاف نہیں کر سکتا: بحوالہ

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو. لکھا گیا ہے اوپر تمہارے برابری کرنا بیچ مارے گیوں کے آزاد بدلے آزاد کے. غلام بدلے غلام کے. عورت بدلے عورت کے. پس جو کوئی معاف کیا جاوے واسطے اس کے خون بہا بھائی اس کے سے کچھ. پس پیروی کرنا ساتھ اچھی طرح کے اور ادا کرنا ہے طرف اس کے ساتھ نیکی کے. یہ آسانی ہے پروردگار تمہارے کی طرف سے اور رحمت. پس جو کوئی زیادتی کرے پیچھے اس کے پس واسطے اُس کے عذاب ہے درد دینے والا ۱۷۸ اور واسطے تمہارے بیچ برابری کے زندگی ہے اے عقل والو! تو کہ تم بچو ۱۷۹

Marfat.com

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۷۸، ۱۷۹)

جو لوگ اللہ اور رسول سے لڑائی کرتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں۔ اُن کی سزا قتل اور سُولی ہے اور اگر قتل نہیں کرتے اور مال لُوٹ لیتے ہیں تو اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جائیں۔ اگر محض دُرائے یعنی نہ لڑائی کرتے ہیں، نہ مال لُوٹتے ہیں اُن کو وہاں سے جلاوطن کیا جاوے : بحوالہ

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں بدلہ ان لوگوں کا کہ لڑتے ہیں اللہ سے اور رسول اس کے سے، دوڑتے ہیں بیچ زمین کے فساد کو یہ کہ قتل کیے جاویں یا سُولی دیئے جاویں یا کاٹے جاویں ہاتھ اُن کے اور پاؤں اُن کے اور واسطے ان کے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا ۳۵

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۳۴)

ہاں اگر یہ لوگ اپنے آپ کو سرکاری فوجوں کے سپرد کر دیں تو ان کو پھر یہ سزائیں نہیں دی جائیں گی : بحوالہ

ترجمہ۔ مگر جن لوگوں نے توبہ کی پہلے اس سے کہ قدرت پاؤ تم اُوپر ان کے۔ پس جانو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے ۳۴

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۳۸)

چور مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹے جائیں : بحوالہ

چوری

چوری دراصل اس چیز کا نام ہے کہ چھپے ہوئے مال کو چھپا کر اٹھا لینا۔ اگر جبراً ہاتھ سے چھین لے تو اُس کو ڈاکہ زنی اور عربی میں "نہبت" کہتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی قبر سے کفن چُرا لے اس کو نبّاش کہتے ہیں۔ ہاتھ کاٹنے کی سزا محض چوری کرنے پر ہے۔ دوسری سزائیں حکومت کی مرضی کے مطابق ہیں۔ جیسی مرضی دیں۔

مقدار مال مسروقہ اور سزا

تین تولے چاندی ہو یا اس کی قیمت کے برابر کوئی چیز ہو، چُرالی اور دو گواہ ثابت ہو جائیں یا چور خود اقرار کر لے تو اس پر ہاتھ کاٹنا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔ پہلی بار چوری کرے تو دایاں ہاتھ

Marfat.com

کاٹا جائے۔ اگر دوسری بار چوری کرے تو بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ اگر سہ بار چوری کرے تو نفی مسکا۔ ہیں اس کو ہمیشہ کے لیے قید کر دیا جائے گا اگر چوری کی سزا پر چور باز نہ آئے اور چوروں کی کثرت ہو جائے تو حکومتِ وقت اُن کو قتل بھی کر سکتی ہے۔

مکالمہ ایک دفعہ خان لیاقت علی خاں صاحب نے علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹنا بد تہذیبی ہے۔ علامہ شبیر احمد صاحبؒ نے فرمایا چوری کرنا کون سی تہذیب کی بات ہے اگر ایک بد تہذیبی سے سو بد تہذیبیاں بند ہو جائیں۔ وہ بد تہذیبی اچھی ہے۔

(بروایت مولانا احمد علی لاہوریؒ۔ اور اُن سے یہ بات مولانا محمد حسن صاحب نے سُنی)

اگر مسلمانوں کے مابین خانہ جنگی ہو جائے۔ اس کے بند کرنے کا حکم اور صُلح کی تلقین : بحوالہ

ترجمہ۔ اگر دو جماعتیں مسلمانوں میں سے لڑیں آپس میں پس صلح کرو درمیان ان دونوں کے پس اگر سرکشی کرے ایک اُن میں سے اوپر دوسری کے پس لڑو اُن سے جو سرکشی کرتے ہیں یہاں تک کہ پھر آویں طرف حکم خدا کے پس اگر پھر آویں پس صلح کرو درمیان اُن کے ساتھ عدل کے اور انصاف کیا کرو بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو ۞ سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان بھائی ہیں پس اصلاح کرو درمیان دو بھائیوں اپنے کے اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم رحم کیے جاؤ ۞

(پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۹، ۱۰)

جنگ بندی کے بعد ایک دوسرے پر طعن و تشنیع، گالی گلوچ اور غیبت وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیئے تاکہ بجھا ہوا فتنہ بحال نہ ہو جائے۔ اس لیے اہل سنّت والجماعت جو مسلمانوں میں پچھلے ناگفتہ بہ حالات ہوئے ہیں۔ ان کا حال اسٹیجوں پہ بار بار بیان کرنے کا اہتمام ہر سال نہیں کرتے۔ جیسا کہ فرقہ اثنا عشری نے اہتمام کر رکھا ہے۔ اس آڑ میں مسلمانوں سے آتش پرستی اور حیوان پرستی کرواتے ہیں اور جلیل القدر خلفاء راشدینؓ تک طعن و تشنیع اور سب و شتم کرتے ہیں۔ بلکہ کربلا کے واقعہ کا اُن خلفاء ثلثہ کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ یہ ان کا سفید جھوٹ ہے۔ یہ خلفاء ثلثہ ۳۴ھ میں اس جہان کو خیرباد کہہ کر اللہ کو پیارے ہو گئے یہ کربلا کا واقعہ ۶۱ھ میں ہوا ہے۔ غیر مسلموں کی تجویز ہے۔ تاکہ مسلمانوں میں بُت پرستی اور یہ خانہ جنگی جاری رہے۔

Marfat.com

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ ٹھٹھا کرے کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں اُن سے۔ نہ بی بیاں کسی بی بی سے شاید کہ وہ بہتر ہوں اُن سے اور مت عیب لگاؤ آپس میں اپنے کو اور مت بدنام کرو ساتھ بُرے لقبوں کے۔ بُرا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی۔ پس یہ لوگ ہیں ظالم ۱۱

مسلمانوں میں بدگمانی، جاسوسی اور گلہ نہیں ہونا چاہیئے: بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو بچو بہت گمانوں سے۔ تحقیق بعض گمان گناہ ہیں اور مت جاسوسی کرو اور نہ غیبت کرے بعض تمہارے بعض کی۔ کیا دوست رکھتا ہے تم میں سے کوئی یہ کہ کھاوے گوشت بھائی اپنے مُردے کا۔ پس ناخوش رکھو گے تم اس کو اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ ہے پھیرنے والا مہربان ۱۲

(پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۹ تا ۱۲)

وضاحت

مذکورہ بالا تمام امراض فرقہ اثنا عشری میں پائی جاتی ہیں۔ جنہوں نے مورخوں کی تاریخیں پڑھ کر بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدینؓ پر جھوٹے الزامات لگاتے ہیں۔ جن کا قرآن و حدیث میں بالکل انکار ہے اور تردید ہے پیچھے یہ مضمون گزر چکا ہے۔ صحابہ کرامؓ مہاجرین و انصار، خلفاء راشدینؓ اور آپ کے خاندان کے جو لوگ ہیں جن کو اہلبیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی انعام یافتہ فوج ہے۔ اگر ان کی کوئی لغزش بھی تھی تو اللہ نے معاف کر دی جن کا پیچھے تذکرہ کر چکا ہوں بلکہ اللہ نے اُن کو سوائے تمغۂ نبوت اور ختم نبوت کے سب انعاموں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک کیا ہے۔

Marfat.com

اِسلام اور اشتراکیت

اسلام میں شخصی ملکیت ہے، اشتراکیت نہیں ہے۔ لینن مارکس سٹالن کا فلسفہ غلط ہے۔ یہ نظام بڑا قید خانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اس سے خلافت چھین کر نوآدمیوں کی ملکیت میں دینا ہے، انسانیت پر ظلم عظیم ہے۔ عورت سے حق ازدواج چھیننا (یعنی اپنے رائے سے عورت شادی نہ کرے۔ بلکہ مقامی نمبردار عورتوں کے مردوں کے ساتھ اپنی مرضی سے جوڑے بنائے۔ یہ سراسر اسلام اور انصاف کے خلاف ہے) انشاء اللہ قرآن وحدیث سے اس امر کی وضاحت کی جائے گی۔

مال کی نسبت اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرف کی۔ نہ کہ صرف نوآدمیوں کی طرف: بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو نہ غافل کریں تم کو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری یاد اللہ کی سے اور جو کوئی کرے یہ کام پس یہ لوگ وہی ہیں ٹوٹا پانیوالے ۞ اور خرچ کرو تم اس چیز سے کہ دی ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آوے کسی کو موت۔ پس کہیئے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تُو نے مجھ کو ایک وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے ۞

(پارہ ۲۸ سورۃ تغابن آیت ۹، ۱۰)

ان دو آیتوں میں مال کی نسبت اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کی طرف کی ہے اور آگے بھی اللہ تعالیٰ نے مال کی نسبت انسانوں کی طرف کی ہے۔

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ مال تمہارے اولاد تمہاری آزمائش ہے ۞

(پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت ۱۵)

ترجمہ۔ جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں اور ہجرت کی اور جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے۔ بڑے ہیں درجے میں نزدیک اللہ کے۔ یہ لوگ وہی ہیں مراد پانیوالے ۞

Marfat.com

(پارہ ۲۸ سورۃ الطلاق آیت ۲۰)

ترجمہ. پس ناخوش لگے تجھ کو مال اُن کے اور نہ اولاد اُن کی ۵۵

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۵۵)

ترجمہ. اور بھاتو یہ کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہے ۵

(پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۲۸)

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو خرچ کرو پاکیزہ سے. جو کچھ کمایا تم نے اور اس چیز سے کہ نکالا ہے ہم نے واسطے تمہارے زمین سے اور مت قصد کرو خبیث کا اس میں سے. خرچ کرو اس کو اور نہیں تم لینے والے اس کے مگر یہ کہ آنکھ بھیچ لو تم بیچ اس کے. جانو یہ کہ اللہ بے پرواہ ہے ۵۶

(پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۴)

ترجمہ. وہ جو لوگ خرچ کرتے ہیں مال اپنے رات اور دن کو چھپے اور ظاہر پس واسطے اُن کے ہے ثواب ان کا نزدیک پروردگار ان کے کے. نہیں ڈر اور پر اُن کے نہ وہ غمگین ہوں گے ۵۷

(پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۴)

ترجمہ. اور دو حق اُس کا دن کاٹنے اس کے کے ۵۸

(پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۴۲)

ترجمہ. اور کھاؤ اس چیز سے کہ رزق دیا ہے تم کو اللہ نے ۵۹

(پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۴۳)

ان مذکورہ بالا آیات سے یہ بات واضح ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ مال اور زمین صرف اور صرف نو آدمیوں کی ملکیت نہیں ہوتی. بلکہ مال اور زمین باقی انسانوں کی بھی درجہ بدرجہ ملکیت ہے.

اگر ہر شخص مال اور زمین کا مالک نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے جو سزائیں زکوٰۃ نہ دینے پر قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں وہ کہاں سے آگئیں. بحوالہ

ترجمہ. نہ گمان کریں وہ لوگ کہ بخیلی کرتے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دیا ہے اُن کو اللہ

Marfat.com

نے فضل اپنے سے. وہ بہتر ہے واسطے اُن کے. بلکہ وہ بُرا ہے واسطے اُن کے. البتہ طوق پہنائے جاویں گے وہ چیز کی بخیلی کی ہے. ساتھ اس کے دن قیامت کے ۵

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۸۰)

ترجمہ. اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالموں میں سے اور فقیروں میں سے البتہ کھا جاتے ہیں مال لوگوں کے ساتھ جھوٹ کے اور بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے اور جو لوگ جمع کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو بیچ راہ اللہ کے پس خوشخبری دے ان کو ساتھ عذاب درد دینے والے کے ۵ جس دن کہ گرم کیا جاوے گا اوپر اس کے بیچ آگ دوزخ کے. پس داغ دیئے جائیں گے ساتھ اس کے ماتھے اُن کے اور کروٹیں اُن کی اور پیٹھیں اُن کی. یہ ہے جو جمع کیا تھا تم نے واسطے جانوں اپنی کے. پس چکھو جو کچھ کہ تھے تم جمع کرتے ۵

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۳۴، ۳۵)

اعتراض

ترجمہ. سوال کرتے ہیں تجھ کو کیا خرچ کریں. کہہ زیادہ حاجت سے ۵

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۱۹)

اشتراکی اس آیت سے یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ ضرورت سے زائد مال سب خرچ کرو،

الجواب : یہ سراسر غلط ہے کہ ضرورت سے زائد سارا مال خرچ کر دینا فرض ہے. زکوٰۃ ایک خاص مقدار جمع پر اسلام میں لازم آتی ہے اور حج بھی مالیت پر لازم آتا ہے اور تقسیم میراث مالیت جمع پر لازم آتی ہے. اور مال کی تقسیم میراث پارہ ۴ سورۂ آل عمران اور بقیہ پارہ ۶ سورۃ النساء کی آیت آخر میں درج ہے.

اگر اللہ تعالیٰ اپنے خزانے لوگوں کے ہاتھ میں کر دیتا تو وہ بند کر رکھتے اور انسانیت کو تنگ کرتے جیسا کہ روس میں اس وقت ہے. انہوں نے دھوکے سے لوگوں سے مال چھین کر اپنے تو آدمیوں کے قبضہ میں کر رکھا ہے. وہی مال تقسیم کرتے ہیں. لوگ روس میں حیوانوں سے بھی بدتر زندگی بسر کر رہے ہیں:

Marfat.com

خوراک کی آزادی، نہ پوشاک کی آزادی. لوگ ہمہ وقت ڈپوؤں کے منتظر رہتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب میں کیا فرماتے ہیں:

ترجمہ۔ کہہ اگر ہو تم مالک رحمت پروردگار میرے کے اس وقت البتہ بند کر رکھو تم ڈر خرچ ہو جانے کے سے اور ہے آدمی تنگی کرنے والا ؏

(پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۰۰)

۱۹۸۶ء میں ایک دن اخبار میں شائع ہوا تھا کہ روسی عوام کی روزی نورکنی کمیٹی نے تنگ کر رکھی ہے. اگر کسی گھر میں روٹی کا ٹکڑا بچ جائے تو اس کو سزا دی جاتی ہے. غور طلب بات ہے کہ انسان ہر وقت تندرست تو نہیں ہوتا کبھی بیمار بھی ہو جاتا ہے. بیمار ہونے کی صورت میں روٹی کا ٹکڑا خواہ مخواہ بچ جاتا ہے. کیونکہ مزید کھانا اس کے بس کی بات نہیں ہوتی. ٹکڑا بچنے پر سزا دینا انسانیت پر ظلم عظیم سے کم نہیں ہے.

روسی کہتے ہیں کہ ہم مساوات کرتے ہیں. یہ بالکل سفید جھوٹ ہے. کیا اعلیٰ افسروں کے برابر چھوٹوں کے مکان اور سواریاں ہیں؟ بالکل عوام جانوروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں. کوڑوں اور ڈنڈوں سے اُن سے کام لیا جاتا ہے، جیسا کہ بیلوں اور گدھوں سے. افسران بالا چھوٹوں پر ظلم کرتے ہیں. اگر کوئی مزدور مطالبہ کرے تو گولی سے جواب دیا جاتا ہے. بڑے افسران بالا کے ظلم کے جواب میں کسی قسم کا اخبار میں یا جلوس کی شکل میں احتجاج کرنے کی کوئی اجازت نہیں. اگر کوئی احتجاج کرے تو اس کو گولی کا نشانہ بنا دیتے ہیں یا سائبیریا کیمپ میں (جو رُوس میں قیدیوں کا بڑا قید خانہ ہے) بھیج دیتے ہیں.

لیکن اسلام اس کے برعکس ہے. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کا کھانا مسجد میں صحابہ کرامؓ سے مل کر کھاتے تھے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں باوجود خلیفۃ المسلمین ہونے کے اُن کے کُرتے کو اٹھارہ پیوند لگے ہوئے تھے اور ان کے زمانہ میں تنخواہ اور مکان کپڑے کے لحاظ سے تقسیم ہوتی تھی، عہدے کے لحاظ سے نہیں. اگر کسی کے پاس اتنی زمین یا تجارت یا صنعت و حرفت تھی کہ وہ اپنا گھر بار کا خرچ آسانی سے پورا کر سکتا تھا. تو وہ خود کرتا ہے اور بقیہ آدمی جن کا کوئی کاروبار نہیں ہوتا ہے. تو اس کے کپڑے کے خرچ کی ذمہ دار حکومت عمرؓ تھی. تاوقتیکہ وہ اپنا کوئی کاروبار نہ کرنے لگے.

حضرت علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ سے لندن میں ایک انگریز نے کہا کہ آج رات انگلینڈ کے

Marfat.com

سارے ملک میں کوئی بھوکا نہیں سو رہا. تو اس پر علامہ خالد محمود صاحب نے جواب دیا کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جہاں تک حضرت عمرؓ کی حکومت تھی، کوئی بھی بھوکا نہیں سوتا تھا. اگر کسی کا کاروبار وسیع ہوتا تو وہ شخص خود ذمہ دار ہوتا، ورنہ حکومت ذمہ دار ہوتی تھی. یہ کوئی نئی بات تو نہیں.

ایک دفعہ سٹالن نے مولانا عبیداللہ سندھیؒ سے کہا کہ ہم نے رُوس میں مساوات قائم کی ہے اور مخلوق کے حقوق جو "زارِ روس" نے چھینے تھے. ہم نے مخلوق کو واپس دے دیئے ہیں. تو مولانا سندھیؒ نے جواب دیا. تم نے کمزور سے کمزور مخلوق جو عورت ہے اُس کے حقوق آپ نے چھین لیے ہیں. یعنی اُس کی وراثت اور اپنی مرضی سے نکاح کرنے کا حق ضبط کر لیا ہے. یہ مساوات تو نہیں. کیونکہ کمزوروں کے حقوق چھین رکھے ہیں اور دعوےٰ مساوات کا کرتے ہو. تو سٹالن چُپ ہو گیا. اور مزید مولانا سندھیؒ نے کہا کہ اسلام نے عورت کے چھینے ہوئے حقوق کو واپس دلایا ہے. حقِ وراثت اور اپنی مرضی سے اپنے مرد کا انتخاب کرنے کی اجازت دی ہے. حدیث شریف میں ہے. الایم احق بنفسھا. یعنی بالغہ عورت اپنے نفس کی تجویز کے معاملہ میں خود مالک ہے.

"ایک دفعہ مدینہ منورہ میں جبراً نکاح ہوا. تو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منکوحہ عورت نے ذکر کیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ وہ تیرا نکاح نہیں ہوا. اُن کو جُدا کر دیا گیا"

(مشکوٰۃ شریف ص۲۷۸ باب ملی فی النکاح کی حدیث ۳)

باب المساقات والمزارع والاجارہ احیاء الاموات اور باب العطایا میں انسان کی شخصی ملکیت ثابت ہوتی ہے اور شخصی ملکیت میں ملک کی ترقی ہوتی ہے.

یُورپین ممالک میں شخصی ملکیت ہے. وہ کارخانوں کے مالک بھی ہیں اور اس میں مزدور بھی ہیں تو وہ کارخانوں کی خیر خواہی چاہتے ہیں کیونکہ اُن کو دو حصے ملتے ہیں. ایک مالک ہونے کا اور دوسرا مزدور ہونے کا. وہ کارخانوں کو صحیح طریقہ سے چلاتے ہیں اور بڑی تندہی سے کام کرتے ہیں. جس سے بہت سی مالیت پیدا ہوتی ہے. یُورپین ممالک خود بھی اپنا گزارہ کرتے ہیں اور دوسرے ممالک کے مزدوروں کے لیے وہاں روزگار کے مواقع ملتے ہیں. تو ہمارے ملک کے پاکستانی مزدور بہت سارے یُورپین اور عرب ممالک میں مزدوری کرتے ہیں. جس کی آمدنی پاکستانی مزدوروں کو ملک کی مجموعی آمدنی سے زیادہ ہے. جو کہ ہمارے ملک پاکستان کی خوشحالی کا سبب ہیں.

Marfat.com

مولانا محمد حسن صاحب نے پاکستانی اشتراکی پر سوال کیا کہ تم روس کے خیر خواہ ہو، اور اس کی خوبیاں بیان کرتے ہو اور کہتے ہو کہ روس ایک مزدوروں کا ملک ہے۔ بتاؤ ہمارے ملک پاکستان کے کتنے مزدور روس سے کرنسی کما کر لاتے ہیں۔ وہ تو مزدوروں کا اپنا ملک ہے۔ وہ بے چارہ اس کا جواب نہ دے سکا اور چپ ہو کر رہ گیا۔

ہم اگر اپنے ملک پاکستان میں ایک نظر دوڑائیں۔ جو کاروبار اشتراکیت والے ہیں وہ بے کار نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروس ہے۔ جو ہمیشہ اور ہر سال خسارہ ہی دکھاتی ہے۔

اسلام نے مال کی تقسیم اور کمائی کا جو نظام قائم کیا ہے وہ بہترین اور اعلیٰ ہے۔ زندگی بھر جو کمائے گا اس کے ہاتھ میں رہے گا کمانے والا سمجھتا ہے کہ میں جو کما رہا ہے وہ میرے بیوی بچے، میرے والدین اور عزیز و اقارب کھائیں گے اور اس سے صدقہ، خیرات، حج بھی کروں گا۔ ایسا کرنے سے اللہ کے ہاں ثواب کا اُمیدوار بھی ہو جاؤں گا۔ جیتے دم تک تو یہ کمائی اس کے ہاتھ میں رہے گی۔ اس کی وفات کے بعد یہ کمایا ہوا پیسہ اس کے عزیز و اقارب میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اس طرح اس تقسیم میراث سے کسی کے پاس بہت زیادہ مالیت جمع نہیں ہو گی جس سے وہ حرمتیاں کرتا پھرے۔

ایک دفعہ مولانا محمد حسن صاحب سے ایک اشتراکی خیال کے شاگرد نے کہا کہ تمہارے پاس بہت سا سرمایہ ہے۔ تو سرمایہ دار ہے۔ آپ نے کہا۔ وہ کیسے؟ اس نے کہا کہ تم بار بار حج کرتے ہو۔ تو آپ نے کہا کہ تو اپنے پیسوں کی کاپی میرے نام کر دے اور میں حج کے پیسوں کی کاپی تیرے نام کرتا ہوں۔ دیکھتے ہیں کہ کون سرمایہ دار ہے۔ اس پر وہ چپ ہو گیا۔

خلاصہ یہ کہ اشتراکی نظام انسانوں کے ذہنوں کو بلندی سے ہٹا کر پستی کی طرف لاتا ہے۔ اس میں ہر انسان آزادانہ زندگی بسر نہیں کرتا۔ بلکہ وہ قیدیوں کی طرح رہتا ہے۔ بجائے ترقی کے تنزلی کی طرف جاتا ہے لیکن اسلام میں ہر شخص آزاد ہے اور آزادی سے اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ کوئی کسی کا مرہون منت نہیں ہے۔

○

Marfat.com

اِیمان، اِسلام اور احسان

ایمان

ایمان کے معنی یقین کے ہوتے ہیں. ایمان چھ چیزوں کے ماننے کا نام ہے :-

① اللہ تعالیٰ کو ماننا. ② اس کے فرشتوں کو ماننا. ③ اس کے تمام رسولوں کو ماننا. ④ قیامت کو ماننا ⑤ بُری اور اچھی تقدیر کو ماننا.

اسلام

گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے رسُول ہیں. نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور بیتُ اللہ کا حج کرنا. اگر استطاعت ہو.

احسان

احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت ایسے کرنا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے. اگر یہ خیال پیدا نہیں پیدا ہوتا تو یہ خیال کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے.

اب ایمان، اسلام اور احسان کا حوالہ بذریعہ حدیث ملاحظہ فرمائیں :-

ترجمہ. حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے، اس حال میں کہ جب ہم حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھتے تھے. ایک دن اچانک ہم پر ایک آدمی ظاہر ہوا. جس کے کپڑے بہت زیادہ سفید تھے اور بال اس کے بہت زیادہ سیاہ تھے. اُس پر سفر کا اثر معلوم نہیں ہوتا تھا. نہ اس کو ہم میں سے کوئی پہچانتا تھا. وہ آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا. اُس نے اپنے دونوں گھٹنے حضُور اکرمؐ کے دونوں گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنی دونوں رانوں پر

Marfat.com

اپنے دونوں ہاتھ رکھ لیے (یعنی اس حال میں بیٹھا، جیسے طالب علم اُستاد کے سامنے بیٹھتے ہیں)، اس نے حضور اکرمؐ سے کہا مجھے اسلام کے متعلق خبر دو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا یہ کہ گواہی دے تُو، نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمدؐ اللہ کا رسول ہے۔ نماز ادا کرے تُو اور زکوٰۃ دیوے۔ رمضان کے روزے رکھے تُو اور بیت اللہ کا حج کرے اگر استطاعت ہو تو۔ کہا اس آدمی نے آپؐ نے سچ فرمایا۔ ہم نے تعجب کیا کہ سوال بھی کرتا ہے اور تائید بھی کرتا ہے۔ پھر اس نے ایمان کے متعلق سوال کیا، اور کہا مجھے ایمان کی خبر دو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ یہ کہ مانے تُو اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسُولوں کو اور قیامت کے دن کو اور بُری اچھی تقدیر کو۔ اس آدمی نے کہا آپؐ نے سچ فرمایا۔ پھر سوال کیا۔ آپؐ مجھے احسان کے متعلق خبر دو؟ تو فرمایا حضُور اکرمؐ نے یہ کہ عبادت کرے تو اللہ کی جیسا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اور اگر تو اس کو نہیں دیکھ سکتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے۔ اور پھر اس آدمی نے قیامت کے متعلق سوال کیا۔ تو حضورؐ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ میں تجھ سائل سے اس کے متعلق زیادہ جاننے والا نہیں ہوں۔ تو اُس آدمی نے کہا کہ آپؐ اُس کے نشانات بتا دیں تو حضورؐ نے فرمایا کہ لڑکی ماں کی سردار ہوگی اور ننگے پاؤں والے ننگے بدن والے، بھوکے، بکریوں کے چرواہے بڑے بڑے محلوں میں فخر کرتے ہوں گے۔ پھر وہ آدمی چلا گیا۔ عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں بڑی مدت ٹھہرا رہا۔ بڑی مدت کے بعد حضورؐ نے مجھے فرمایا۔ عمرؓ کیا تو جانتا ہے کہ وہ سائل کون تھا؟ تو میں نے کہا۔ اللہ اور اُس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ حضُور اکرمؐ نے فرمایا کہ وہ جبریل تھا اور تمہیں دین سکھلانے کے لیے آیا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف۔ کتاب الایمان۔ فصل اوّل ص۱۱)

○

Marfat.com

وُضو کرنے کا طریقہ اور وُضو توڑنے والی چیزیں

وضو کے فرائض

① ——— مُنہ کا دھونا. کانوں کی لَو سے لیکر دوسری لَو تک اور ماتھے سے لے کر نیچے ٹھوڑی تک دھونا چاہیئے۔

② ——— دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونے چاہئیں.

③ ——— سر کا مسح کرنا چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے یعنی مقدار ماتھے کی فرض ہے.

④ ——— پاؤں کا دھونا ٹخنوں اور ایڑیوں سمیت.

وُضو کی سنّتیں

① ——— تین دفعہ دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک دھونا.

② ——— وضو کرنے سے پہلے بسم اللہ الخ پڑھنا.

③ ——— مسواک کرنا.

④ ——— کُلی کرنا.

⑤ ——— ناک میں پانی ڈال کر نیچے گرانا.

⑥ ——— دونوں کانوں کا مسح کرنا.

⑦ ——— ڈاڑھی کا خلال کرنا.

⑧ ——— ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا.

⑨ ——— ہر یا وہ کو تین تین بار دھونا.

Marfat.com

مُستحبّات

(۱) ——— پاک ہونے کی نیت کرنا۔
(۲) ——— تمام سر کا مسح کرنا۔
(۳) ——— جو ترتیب قرآن میں ہے اُس کے مطابق وضو کرنا۔
(۴) ——— دائیں بازو کو پہلے دھونا۔
(۵) ——— لگاتار وضو کرنا۔ یعنی درمیان میں وقفہ نہ کرنا۔
(۶) ——— گردن کا مسح کرنا۔

وُضو توڑنے والی چیزیں

(۱) ——— جو چیز دونوں راستوں سے نکلے مثلاً پیشاب، پاخانہ، کوئی کرم یا ہوا کا خارج ہونا۔
(۲) ——— لہو کا چل پڑنا۔
(۳) ——— پیپ کا نکلنا۔
(۴) ——— زرد پانی جو آبلے سے نکلتا ہے۔ لہو پیپ اور زرد پانی اس مقام پر چل کر پہنچ جائے۔ جن کو وضو میں یا غسل میں دھونا ضروری ہے۔
(۵) ——— قے کا آنا۔ جب منہ بھر کر آئے۔
(۶) ——— لیٹ کر سو جانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور کسی چیز کے ساتھ تکیہ لگا کر سو جانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
(۷) ——— بے ہوشی عقل پر غالب آجائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
(۸) ——— دیوانہ پن سے بھی وُضو ٹوٹ جاتا ہے۔
(۹) ——— نمازِ رکوع و سجود والی میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

غسل کرنے کا مسنون طریقہ اور اس کے فرائض

غسل کے فرائض

① ——— کلی کرنا.

② ——— ناک میں پانی ڈالنا.

③ ——— تمام بدن کو دھونا.

سُنّت غسل

① ——— سب سے پہلے دونوں ہاتھوں کا دھونا.

② ——— استنجا کرنا

③ ——— اگر جسم پر نجاست لگی ہو تو اس کو دور کرنا.

④ ——— قبل از غسل وضو کر لینا

⑤ ——— پاؤں کے متعلق اس کی مرضی ہے. پہلے دھولے یا بعد میں دھوئے.

⑥ ——— جب وضو کرلے تو ایک بار پورے جسم پہ پانی بہانا فرض ہے اور تین بار سنت ہے.

⑦ ——— اگر عورت کے سر کے بال گوندے ہوئے ہوں تو بالوں کی جڑ تک پانی پہنچانا فرض ہے.

غسل کو واجب کرنے والی چیزیں

① ——— سوتے یا جاگتے میں جب جوانی کے جوش کے ساتھ منی نکل آوے تو غسل واجب واجب ہو جاتا ہے، چاہے مرد کے ہاتھ لگانے سے نکلے یا فقط دھیان کرنے سے نکلے یا اور کسی طرح نکلے ہر حال میں غسل واجب ہے

Marfat.com

(۲) ——— اگر آنکھ کھلی کپڑے یا بدن پر منی لگی ہوئی دیکھی. تو بھی غسل کرنا واجب ہے. چاہے سوتے میں کوئی خواب، دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو.

(۳) ——— تنبیہ: جوانی کے جوش کے وقت اول اول جو پانی نکلتا ہے. اس کے نکلنے سے جوش زیادہ ہو جاتا ہے کم نہیں ہوتا. اس کو مَذی کہتے ہیں اور خوب مزا آکر جب جی بھر جاتا ہے اس وقت جو نکلتا ہے اس کو منی کہتے ہیں. اور پہچان ان دونوں کی یہی ہے کہ منی نکلنے کے بعد جی بھر جاتا ہے اور جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور مَذی نکلنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ ہو جاتا ہے اور مَذی پتلی ہوتی ہے، منی گاڑھی ہوتی ہے. سو فقط مذی نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا. البتہ وضو ٹوٹ جاتا ہے.

(۴) ——— جب مرد کے پیشاب کے مقام کی سُپاری اندر چلی جاوے اور چھُپ جاوے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے. چاہے منی نکلے یا نہ نکلے. مرد کی سُپاری آگے کی راہ میں گئی تو بھی غسل واجب ہو گیا چاہے کچھ بھی نہ نکلا ہو. اور اگر پیچھے کی راہ میں گئی ہو تب بھی غسل واجب ہے. لیکن پیچھے کی راہ میں کرنا اور کرانا بڑا گناہ ہے.

(۴) ——— جو خُون ہر ماہ آگے کی راہ سے آیا کرتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں. جب یہ خُون بند ہو جاوے تو غسل کرنا واجب ہے اور جو خُون بچہ ہونے کے بعد آتا ہے اُس کو نفاس کہتے ہیں. اس کے بند ہونے پر بھی غسل کرنا واجب ہے. خلاصہ یہ کہ چار چیزوں سے غسل واجب ہوتا ہے.

(۱) ——— جوش کے ساتھ منی نکلنا.

(۲) ——— مرد کی سپاری کا اندر چلا جانا.

(۳) ——— حیض کا بند ہونا.

(۴) ——— نفاس کا بند ہونا.

(۵) ——— چھوٹی لڑکی سے اگر کسی مرد نے صحبت کی جو ابھی جوان نہیں ہوئی تو اس پر غسل واجب نہیں ہے. لیکن عادت ڈالنے کے لیے اس سے غسل کرانا چاہیئے.

(۶) ——— سوتے میں مرد کے پاس رہنے اور صحبت کرنے کا خواب، دیکھا اور مزا بھی آیا لیکن آنکھ کھُلی تو دیکھا کہ منی نہیں نکلی تو اس پر غسل واجب نہیں ہے. البتہ اگر منی نکلی، تو غسل واجب ہے. اگر کپڑے یا بدن پر کچھ بھیگا معلوم ہو لیکن یہ خیال ہوا کہ یہ مَذی ہے منی نہیں ہے. تب بھی غسل کرنا واجب ہے.

Marfat.com

(۷) ——— اگر تھوڑی سی منی نکلی اور غسل کر لیا، بعد میں اور منی نکل آئی تو پھر بھی نہانا واجب ہے اگر نہانے کے بعد شوہر کی منی نکلی جو عورت کے اندر تھی تو غسل درست ہو گیا، پھر نہانا واجب نہیں۔

(۸) ——— بیماری کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے آپ ہی آپ منی نکل آئی۔ مگر جوش اور خواہش بالکل نہیں تھی تو غسل واجب نہیں۔ البتہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۹) ——— میاں بیوی دونوں ایک پلنگ پر سو رہے تھے۔ جب اُٹھے تو چادر پر منی کا دھبہ دیکھا اور سوتے میں خواب وغیرہ کچھ یاد نہیں نہ مرد کو یاد ہے نہ عورت کو۔ تو دونوں نہا لیویں۔ احتیاط اسی میں ہے کیونکہ معلوم نہیں یہ کس کی منی ہے۔

(۱۰) ——— جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے تو اس کو غسل کر لینا مستحب ہے۔

(۱۱) ——— جب کوئی مُردے کو نہلاوے تو نہلانے کے بعد غسل کر لینا مستحب ہے۔

(۱۲) ——— جس پر نہانا واجب ہے۔ اگر وہ نہانے سے پہلے کچھ کھانا پینا چاہے تو اپنے ہاتھ اور منہ دھو لیوے اور کلی کر لیوے اور تب کھائے اور اگر بے ہاتھ منہ دھوئے کھا پی لیوے۔ تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۱۳) ——— جن کو نہانے کی ضرورت ہے اُن کو کلام مجید کا چھونا اور پڑھنا اور مسجد میں جانا جائز نہیں اور اللہ تعالیٰ کا نام لینا اور کلمہ پڑھنا، درود شریف پڑھنا جائز ہے۔

(۱۴) ——— تفسیر کی کتابوں کو بے وضو چھونا مکروہ ہے اور ترجمہ دار قرآن کو چھونا بالکل حرام ہے۔

(بحوالہ بہشتی زیور حصہ اوّل)

Marfat.com

فرائضِ نماز، واجباتِ نماز اور سجدہ سہو

فرائض نماز جو نماز شروع کرنے سے پہلے مقدم ہیں:

(۱) بدن کا بے وضو ہونے اور جنبی ہونے سے پاک ہونا۔

(۲) مرد اور عورت کی شرمگاہوں کا ڈھکا ہوا ہونا۔ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں کا ڈھکا ہوا ہونا ضروری ہے۔ عورت کا تمام جسم کا چھپانا، منہ اور ہتھیلیاں نماز میں ڈھکی ہوئی نہ ہوں۔ علاوہ ازیں جس شخص کے پاس کوئی کپڑا وغیرہ نہ ہو وہ ننگے بدن بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۳) نماز کی نیت کرنا۔

(۴) منہ کا قبلہ رُخ ہونا۔

(۵) وقتِ نماز کا ہونا۔

(۶) جگہ کا پاک ہونا۔

نماز کے اندر مندرجہ ذیل فرائض ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا۔

(۲) قیام

(۳) قرأت

(۴) رکوع

(۵) سجود

(۶) آخری قعدہ

Marfat.com

واجباتِ نماز

(۱) سورۂ فاتحہ پڑھنا۔
(۲) چھوٹی سورت یا تین آیتیں ملانا۔
(۳) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔
(۴) سورۂ فاتحہ کا سورت سے پہلے پڑھنا۔
(۵) ناک اور ماتھے کا سجدہ میں زمین پر لگانا۔
(۶) نماز میں دوسرا سجدہ کرنا۔
(۷) تمام ارکانِ نماز کو آرام سے ادا کرنا۔
(۸) پہلی دو رکعت کے بعد بیٹھنا۔
(۹) دو رکعت کے بعد التحیات پڑھنا۔
(۱۰) آخری قعدہ میں التحیات پڑھنا۔
(۱۱) تیسری رکعت کے لیے التحیات پڑھنے کے بعد جلدی اُٹھنا۔
(۱۲) لفظ سلام کہہ کر سلام پھیرنا۔
(۱۳) دعائے قنوت پڑھنا۔
(۱۴) نمازِ عیدین میں زائد تکبیروں کا کہنا۔

نماز میں سجدہ سہو

اگر کوئی شخص نماز میں کوئی زیادتی کرے یا کوئی نقصان کرے تو اس سے سجدہ سہو لازم آتا ہے۔ سجدۂ سہو یہ ہے کہ التحیات پڑھ کر ایک جانب سلام پھیرے۔ پھر دو سجدے کرے۔ پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے۔ نماز ہو جائے گی۔ اگر بھول کر واجباتِ نماز کو چھوڑا ہے تو بغیر سجدہ سہو کے نماز نہ ہوگی۔ علاوہ ازیں اگر دیدہ دانستہ واجباتِ نماز کو چھوڑ دیا تو نماز دوبارہ پڑھنا ہوگی۔

اگر نماز میں فرض نماز چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو نہیں کرنا چاہیئے بلکہ نماز توڑنا پڑے گی۔ یعنی

Marfat.com

دوبارہ پڑھنا چاہیئے. کیونکہ فرض چھوڑ دینے سے نماز نہیں ہوتی.

—○— اگر نمازی دوسری رکعت پڑھ کر کھڑا ہوگیا اور اسے اس حال میں یاد آیا کہ وہ بیٹھنے کے قریب تھا تو بیٹھ جائے. اگر قیام کے قریب تھا تو کھڑا رہے اور بعد میں سجدہ سہو کرلے.

—○— اگر چوتھی رکعت پڑھ کر بیٹھا نہیں اور پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوگیا اور سجدہ کرنے سے پہلے یاد آگیا تو وہ لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرلے تو نماز جائز ہو جائے گی.

—○— اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا. تب یاد آیا. فرض اس کے ختم ہو گئے. پانچویں رکعت کے ساتھ ایک اور رکعت پڑھے (پہلے چار فرض اور دوسری دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی)

—○— اگر چوتھی رکعت کا قعدہ کرلیا اور سلام نہیں پھیرا اور پہلا قعدہ سمجھ کر اپنے خیال میں تیسری رکعت کی طرف اٹھ کھڑا ہوا. ابھی پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا اور یاد آگیا تو واپس آجائے اور سجدہ سہو کرلے، نماز ہو جائے گی. اگر پانچویں کا سجدہ کرلیا تو اس کے ساتھ چھٹی رکعت ملا دے. چار فرض ہو جائیں گے اور دو نفل.

—○— اگر ایک شخص نے شک کیا کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں. اگر یہ عمر میں پہلی بار شک پڑا ہے تو نماز دوبارہ پڑھے. اگر شک کرنے کی عادت ہے تو غالب گمان پر فیصلہ کرے. اگر غالب گمان نہیں ہے تو یقین پر فیصلہ کرے.

(بحوالہ مختصر القدوری)

Marfat.com

نصاب زکوٰۃ اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ۔

ترجمہ. قائم کرو نماز کو اور زکوٰۃ ادا کرو.

نصاب زکوٰۃ

(باب مایجب فیہ الزکوٰۃ ص۱۵۹ فصل ثانی کی پہلی حدیث مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کیا میں نے گھوڑوں سے اور غلاموں سے (جو سواری اور خدمت کے لیے ہیں) پس دو صدقہ چاندی کا ہر چالیس درہم سے ایک درہم. ایک سو نوے (۱۹۰) درہم چاندی پر کوئی زکوٰۃ نہیں جب دو سو درہم کو چاندی پہنچ جائے تو اس میں سے پانچ درہم دینے پڑتے ہیں اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں پر ایک بکری ہے. ایک سو بیس بکریوں تک اگر ایک سو بیس سے ایک بکری بڑھ جائے تو دو سو تک دو بکریاں ہیں. اگر دو سے ایک بکری بڑھ جائے تو تین سو تک تین بکریاں ہیں. پھر اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری ہے اگر انتالیس بکریاں ہوں تو کوئی زکوٰۃ نہیں ہے.

وضاحت مشکوٰۃ شریف میں جو احادیث ہماری نظر سے گزری ہیں ان میں سونے کے متعلق مطلق زکوٰۃ دینے کا بیان ہے انکے نصاب کا بیان نہیں. ہاں علماء فقہاء کہتے ہیں کہ بیس مثقال سونے پر زکوٰۃ لازم آتی ہے جس کی مقدار ساڑھے سات تولے ہوتی ہے اور اس ساڑھے سات تولہ کا چالیسواں حصہ ادا کرنا ہوتا ہے اور یہ چالیسواں حصہ دو ماشہ دو رتی بنتا ہے.

زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا

ترجمہ. نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخیلی کرتے ہیں ساتھ چیز کے دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے فضل

Marfat.com

اپنے سے. وہ بہتر واسطے اُن کے. بلکہ وہ بُرائی ہے واسطے اُن کے. قریب ہے کہ طوق پہنائے جائیں گے اُس چیز کا جو بخیلی کی اُنہوں نے ساتھ اس کے دن قیامت میں. واسطے اللہ کے ورثہ آسمانوں کا اور زمین کا اور اللہ ساتھ اس چیز کے جو عمل کرتے ہو تم خبردار ہے ۱۸۰

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۸۰)

وضاحت

مذکورہ بالا آیت نمبر ۱۸۰ کی تشریح میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں:۔

(باب مایجب فیہ الزکوٰۃ. فصل ثالث ص۱۵۷ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا. تمہارا خزانہ دن قیامت گنجا سانپ بنایا جائے گا. اس خزانے سے اس کا مالک بھاگے گا اور وہ سانپ اسے طلب کرے گا. جہاں تک کہ وہ سانپ اس کے دونوں ہاتھ اور انگلیاں اپنے منہ میں ڈال لے گا.

(باب مایجب فیہ الزکوٰۃ ص۱۵۷ فصل ثالث مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، اس مال کو گنجا سانپ بنا کر اس آدمی کے گلے میں ڈال دیا جائے گا.

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالموں میں سے اور فقیروں میں سے البتہ کھا جاتے ہیں مال لوگوں کے ساتھ جھوٹ کے اور بند کرتے ہیں راہ خدا کی سے اور جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور نہیں خرچ کرتے اس کو بیچ راہ اللہ کے. پس خوشخبری دے ان کو ساتھ عذاب درد دینے والے کے ۳۴ جس دن کہ گرم کیا جاوے اوپر اُس کے بیچ آگ دوزخ کے پس داغ دیئے جائیں گے ساتھ اس کے ماتھے اُن کے اور کروٹیں اُن کی اور پیٹھیں اُن کی. یہ ہے جو جمع کیا تھا تم نے واسطے جانوں اپنی کے پس چکھو جو کچھ کہ تھے تم جمع کرتے ۳۵

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۳۴، ۳۵)

Marfat.com

زکوٰۃ نہ دینا کفر ہے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو مشرک اور آخرت کا منکر کہا گیا ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ کہہ سوائے اس کے نہیں میں آدمی مانند تمہاری وحی کی جاتی ہے طرف میرے یہ کہ معبود تمہارا معبود اکیلا ہے۔ پس سیدھے چلو طرف اُس کی۔ اور بخشش مانگو اس سے اور وائے ہے واسطے شریک کرنے والوں کے وہ لوگ کہ نہیں دیتے زکوٰۃ اور وہ ساتھ آخرت کے وہی ہیں کافر (پارہ ۲۴ سورۂ حم سجدہ آیت ۷)

حضورؐ کے زمانے میں زکوٰۃ نہ دینے والے کو ہمیشہ منافق قرار دیا گیا: بحوالہ

ترجمہ۔ بعض اُن میں سے وہ ہیں کہ عہد کیا اللہ سے گر دے گا ہم کو فضل اپنے سے۔ البتہ خیرات کریں گے ہم اور البتہ ہوں گے ہم صالحوں میں سے پس جب دیا ان کو فضل اپنے سے بخیلی کی ساتھ اس کے اور پھر گئے اور منہ پھیرتے والے ہیں پس عقب دے گیا ان کو نفاق بیچ دلوں اُن کے کے۔ اس دن تک کہ ملاقات کریں گے اس سے بسبب اس کے کہ تھے خلاف بولتے کہ اور بسبب اس کے کہ تھے جھوٹ بولتے کیا نہیں جانتے یہ کہ اللہ جانتا ہے بھید اُن کا اور مشورہ اُن کا اور یہ کہ اللہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۵ تا ۷۸)

وضاحت صحیح بخاری حاشیہ: ایک منافق تھا ثعلبہ حضرتؐ سے دعا چاہی کہ مجھ کو کشائش دے فرمایا کہ تھوڑا جس کا شکر ہو سکے بہتر ہے بہت سے کہ غفلت لاوے پھر بار بار عہد کرنے کہ اگر مال دے مجھ کو میں بہت خیرات کروں اور غفلت میں نہ پڑوں۔ حضرتؐ نے دعا کی اس کو بکریوں میں برکت ہی۔ یہاں تک کہ مدینہ کے جنگل سے کفایت نہ ہوتی۔ نکل کر گاؤں میں جا رہا۔ جمعہ و جماعت سے محروم ہوا۔ حضرتؐ نے پوچھا کہ ثعلبہ کو کیا ہوا۔ لوگوں نے بیان کیا۔ فرمایا خراب ہوا۔ پھر زکوٰۃ کا وقت ہوا سب دینے لگے۔ اس نے کہا یہ تو مال بھرنا گویا جزیہ (ٹیکس) دینا۔ بہانہ کر کے ٹال دیا۔ پھر حضرتؐ کے پاس مال لایا زکوٰۃ میں۔ حضرتؐ نے قبول نہ کیا۔ بعد حضرتؐ کے ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی اپنی خلافت میں اس کی زکوٰۃ نہ لیتے۔ خلافت عثمانؓ میں مر گیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے منکرین زکوٰۃ سے لڑائی کی: بحوالہ

Marfat.com

(کتاب الزکوٰۃ ص۱۵۶ فصل ثالث، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ دُنیا سے رخصت ہوئے تو آپؐ کے بعد ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا گیا۔ عربوں میں بعض لوگ کافر ہو گئے اور ابوبکر صدیقؓ ان کے ساتھ لڑائی کرنے کو تیار ہو گئے اور حضرت عمرؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے استفسار کیا۔ آپ ان سے کیسے لڑائی کر سکتے ہیں؟ کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھ لیں اور جس نے کلمہ شریف پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور جان بچالی مگر ساتھ حق اسلام کے۔ ابوبکرؓ صدیقؓ نے جواب دیا میں لڑوں گا اس شخص سے جو نماز اور زکوٰۃ میں جدائی کرے گا۔ زکوٰۃ حق مال کی ہے۔ قسم ہے اللہ کی اگر کوئی مجھے دُنبے کا چھوٹا بچہ جو پہلے ادا کرتے تھے اب نہ دے تو میں اُن سے لڑائی کروں گا۔ عمرؓ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیقؓ کا سینہ لڑائی کے لیے کھول دیا ہے اور میں نے معلوم کر لیا کہ ابوبکر صدیقؓ حق پر ہیں۔

حضرت ابُوبکر صدیقؓ کے مُنکرین زکوٰۃ سے لڑنے کے دلائل

ترجمہ۔ اور وائے ہے واسطے شریک کرنے والوں کے لیے وہ لوگ جو نہیں دیتے زکوٰۃ اور وہ ساتھ آخرت کے وہی ہیں کافر۔

(پارہ ۲۴ سورۃ حٰمٓ سجدہ آیت ۶،۷)

ترجمہ۔ پس جب تمام ہو جاویں مہینے حرام کے پس مارو مشرکوں کو جہاں پاؤ ان کو اور پکڑو ان کو اور گھیرو ان کو اور بیٹھو واسطے اُن کے ہر گھات کی جگہ۔ پس اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو پس چھوڑ دو اُن کی راہ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۵)

ترجمہ۔ پس اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز کو اور دیں زکوٰۃ کو۔ پس بھائی تمہارے ہیں دین کے۔ مفصل بیان کرتے ہیں ہم نشانیاں واسطے اس قوم کے کہ جانتے

Marfat.com

ہیں ۱۱ (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۱۱)

(باب الایمان. فصل اول صـ۱۲ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے یہ کہ لڑائی کروں لوگوں سے. یہاں تک کہ گواہی دیں وہ اس بات کی یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ تحقیق محمدؐ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔ اور قائم کریں نماز کو اور دیں وہ زکوٰۃ کو. پس جب کریں یہ سب کام بچا لیے انہوں نے اپنے خون اور اپنے مال. مگر ساتھ حق اسلام کے. یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے۔

وضاحت مذکورہ بالا آیات اور حدیث سے ثابت ہوا کہ یہی وہ دلائل تھے جن پہ عمل پیرا ہوتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ اور صحابہ کرامؓ (مہاجرین و انصار) نے مل کر منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کیا. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام صحابہ کرامؓ نے اس صفحہ ہستی پہ ثابت کر دیا کہ:۔

ادخلوا فی السلم کآفۃ. (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۰۸)

ترجمہ: اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ.

اس کے علاوہ اسلام کامل اور مکمل ہے اور اس میں کمی بیشی جائز نہیں.

ترجمہ. آج کے دن پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا واسطے تمہارے، اسلام کو دین ۳

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۳)

ترجمہ. یہ ہیں حدیں اللہ کی پس نزدیک جاؤ ان کے. اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ نشانیاں اپنی واسطے لوگوں کے تو کہ وہ بچیں ۱۸۷

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۷)

ترجمہ. یہ حدیں ہیں اللہ کی پس مت گزرو ان سے. جو کوئی گزر جاوے حدوں اللہ کی سے. یہ لوگ وہ ہیں ظالم ۲۲۹

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹)

یعنی اسلام کا قرآن و حدیث میں حدود اربعہ مقرر ہو چکا ہے. اس کے اندر کمی بیشی کرنے والے

Marfat.com

سے لڑنا پڑتا ہے اور اس حدیث سے یہ بات واضح ہے۔

من رای منکم منکرًا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان.

ترجمہ: جو شخص تم میں سے کوئی ناپسند بات دیکھے تو ہاتھ سے روکے۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں ہے تو زبان سے۔ اگر زبان سے بھی نہیں روک سکتا تو دل سے بُرا جانے۔ یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

(باب امر بالمعروف۔ صـ۴۳۶ مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

کم تولنا اور کم ماپنا قانونِ شریعت میں منع ہے۔

کم تولنے اور کم ماپنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے گہرا دوزخ تیار کر رکھا ہے۔ اس لیے کم تولنے اور کم ماپنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ کم تولنے اور کم ماپنے والوں کے لیے قرآن و حدیث میں بڑی وعید آئی ہے بعض مقامات پر کم تولنے والوں پر آگ برسی ہے وہ قومِ شعیبؑ ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم کی کئی سورتوں میں آیا ہے۔ سورۃ اعراف، سورۃ ہود، سورۃ الشعراء وغیرہ وغیرہ۔

ترجمہ۔ پس پکڑا اُن کو عذاب نے دن سائبان کے بیشک وہ تھا عذاب دن بڑے کا ۱۸۹

(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۱۸۹)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱: سائبان کی طرح اُتر آیا۔ اس سے آگ برسی۔ سب قوم جل گئی (یہ عذاب اس قوم پر اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھیجا کہ وہ لوگوں سے پورا لیتے تھے اور دینے میں کمی کرتے تھے۔ جیسا کہ سورۃ المطففین کی آیت ۱ تا ۶ تک یہی مضمون مذکور ہے۔ اس قوم کا کردار اور اُن کی سزا ان آیات میں لکھی گئی ہے۔ مؤلف)

اللہ تعالیٰ نے کتاب اور میزان اُتارے تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں: بحوالہ

ترجمہ۔ تحقیق بھیجا ہم نے پیغمبروں اپنوں کو ساتھ دلیلوں ظاہر کے اور اُتاری ساتھ اُن کے کتاب اور ترازو یعنی قاعدہ عدل تو کہ قائم رکھیں لوگ عدل کر اور اُتارا ہم نے لوہا جس کے لڑائی سخت ہے اور فائدہ ہے واسطے لوگوں کے تو کہ معلوم کرے اللہ اس شخص کو کہ مدد دیتا ہے اس کو اور رسول اس کے کو بن دیکھا۔ تحقیق اللہ زور آور غالب ہے ۲۵

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۲۵)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ: کتاب سے احکام شریعت مراد ہیں۔ ترازو کہا۔ تولنے کی یہ اسباب ہے انصاف کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جھوٹا سچا نکھا جاوے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چیزوں کو انصاف کے ساتھ تولو: بحوالہ

Marfat.com

ترجمہ۔ اور آسمان کو بلند کیا اس نے اور رکھی ترازو ۵ تو کہ نہ زیادتی کرو تم بیچ ترازو کے
۸ اور قائم کرو تولنا ساتھ انصاف کے اور مت کم کرو تول کو ۹

(پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۷ تا ۹)

ترجمہ۔ اور پورا کرو پیمان[1] کو جب پیمان کرو اور تولو ساتھ ترازو سیدھی کی۔ یہ بہتر ہے اور اچھا ہے بازگشت میں ۳۵

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۵)

وضاحت موضح القرآن، حاشیہ ۲ : سیدھی ترازو سے یعنی جھوک نہ مارو (جیسے پنجابی میں ڈنڈی مارنا کہتے ہیں۔ مؤلف) اور اچھا انجام یعنی دغابازی اڈا جمتی ہے۔ پھر لوگ خبردار ہو کر اس سے معاملت نہیں کرتے یعنی لین دین اور پورا حق دینے والا سب کو خوش لگتا ہے۔ اللہ اس کی تجارت خوب چلاتا ہے۔

ان جمیع آیات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تجارت اور لین دین صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ جب لوگ دکاندار سے دکاندار ستھری چیزوں اور خالص چیزوں کی قیمت وصول کرتے ہیں تو دکاندار کو بھی چاہیئے کہ خالص چیزیں دیں۔ مثلاً پھل فروٹ بیچنے والے لوگوں کو دکھانے کے لیے اوپر یعنی سامنے اچھے اچھے فروٹ اور اپنی طرف یعنی اندر کی طرف پچھے، باسی فروٹ رکھتے ہیں۔ اصل فروٹ کے پیسے وصول کرتے ہیں اور گلے سڑے فروٹ تول کر گاہک کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی گاہک آگے سے بول پڑے تو گالی گلوچ تک نوبت آجاتی ہے۔

دودھ بیچنے والے بھی کچھ کم نہیں۔ آیئے ذرا ان کا بھی حال دیکھیں۔ ان کی بھی کئی حرکات ہیں مثلاً بالٹی میں پہلے پانی رکھتے ہیں اور اوپر بھینس، گائے، بکری وغیرہ کا دودھ دوہتے ہیں۔ جب ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ دودھ میں پانی دکھائی دیتا ہے؟ تو آگے سے جواب آتا ہے، حضور والا! ہم نے پانی کو دودھ میں نہیں ملایا۔ ظاہراً تو اپنی طرف سے وہ سچ بولتے ہیں، کیونکہ انہوں نے پانی کو دودھ میں نہیں ڈالا۔ بلکہ دودھ پانی میں ڈالا گیا۔

اب یہی دودھ جب دوسرے مرحلے سے گزرتا ہے تو اس کی گرالے کریم نکلوا کر بیچ دیتے

---

[1] کسی چیز کی برتن کے ساتھ پیمائش کرنا۔ برتن خاص مقدار والا جو مخصوص کر لیا جاتا ہے۔

Marfat.com

ہیں۔ یہ گوالے، دودھ کا نذارہ دونوں کرتے ہوتا ہے۔ اب یہی دودھ ہوٹلوں والے کڑھائیوں میں جوش گرم کرتے ہیں اور اس پر جو بالائی (جسے پنجابی میں ملائی کہتے ہیں) وہ جمع کر کے نکال کر گھر بھیج دیتے ہیں۔ اب صاحب: جو بقایا صاف ستھرا دودھ ہوتا ہے اس میں سفید رنگ کا پاؤڈر ڈال کر چار یا پانچ روپے فی کلو بیچ دیا جاتا ہے۔

ایک اور واقعہ آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں وہ بھی دودھ ہی کے متعلق ہے۔ فاک لینڈ میں ایک پاکستانی ڈیری فارم میں ملازم ہوا۔ تو ڈیری کا مالک کئی دن کے لیے کہیں باہر چلا گیا۔ تو اس پاکستانی کو اپنا قائم مقام چھوڑ گیا۔ جب واپس آیا تو اس مالک نے دیکھا کہ دودھ کی آمدن پہلے سے کہیں زیادہ تھی۔ تو وہ حیرت زدہ ہو کر پوچھنے لگا کہ اتنی زیادہ آمدنی کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا میں نے دودھ میں پانی ملا کر بیچا ہے تاکہ مالک دودھ کی زیادہ سیل دیکھ کر خوش ہو جائے گا اور مجھے انعام دے گا۔ اس نے کہا تو میری قوم کا دشمن ہے۔ تو نے پانی والا دودھ بیچ کر میری قوم کو نقصان پہنچایا ہے۔ جب تو میری قوم کا دشمن ہے تو میرا بھی دشمن ہے۔ لہٰذا آپ کو تنخواہ بھی نہیں دی جائے گی اور میں آپ کو ملازمت سے بھی برطرف کرتا ہوں۔ وہ پاکستانی عیسائیوں کے پادری کے پاس گیا کہ فلاں ڈیری کا مالک مجھے تنخواہ نہیں دیتا۔ تو پادری صاحب نے اس ڈیری کے مالک کو خط لکھا کہ کیا تو مسلمان ہو گیا ہے کہ اس کی تنخواہ نہیں دیتا؟ تو اس نے خط پڑھتے ہی فوراً اس کو تنخواہ دے دی۔

مولانا محمد حسن صاحب کی ہندوؤں اور پادریوں سے بھی گفتگو ہوئی ہے۔ وہ کہتے تھے کہ تمام برائیوں میں مسلمان سب سے آگے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس امر کی وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ آجکل لوگ زیورات پر اندھا دھند دولت لٹا رہے ہیں حالانکہ یہ شادی کے لیے ضروری نہیں ہیں۔ شادی میں تو صرف تین تولہ چاندی کم سے کم، چار کپڑے اور جوتا یہ دولہا پر دلہن کو لے جاتے وقت دینے فرض ہیں۔ جب والدین لڑکی کو گھر سے رخصت کرتے ہیں تو اس پر گھر سے کوئی چیز دینا واجب یا فرض نہیں ہے۔ ہاں اپنی مرضی سے استطاعت کے مطابق جو مرضی دے دیں۔ لیکن والدین کے مرنے کے بعد لڑکی کا والدین کی جائیداد میں مستقل حصہ ہے جو سورۃ النساء کی آیت ۱۱ میں مذکور ہے۔

آج کل اگر غور سے دیکھا جائے تو سنار زیورات بناتے ہوئے کئی قسم کی چوکسیاں کرتے ہیں۔ مثلاً زیورات میں جو ٹانکا لگاتے ہیں وہ سونا نہیں بلکہ کسی دھات کا ہوتا ہے۔ لیکن جب تولنے

Marfat.com

ہیں۔ [illegible] سونے کی قیمت وصول کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ مزدوری بھی لیتے ہیں۔ عام لوگوں کے مشاہدہ کیمطابق تولہ میں ڈیڑھ دو ماشہ سونا کم ہو جاتا ہے۔ اگر یہی زیور کو دوبارہ تڑوایا جائے[1] تو تولہ میں سے دو ماشہ سونا ضرور کم ہو جاتا ہے۔

یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر کائناتِ ارضی پر بغور نظر ڈالیں تو پتہ چلتا ہے کہ جتنا اسلام کو نقصان نقلی مسلمانوں نے پہنچایا ہے، شاید کسی اور نے نہیں۔ یہ نقلی روپ میں بننے والے نام نہاد مسلمان صحیح مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ مسلمان کا معنی اور مطلب یہی ہے کہ اپنے آپ کو دین اسلام کے تابع کر دے۔ تاکہ معاشرے میں ایسی شکایات (جو اوپر مذکور ہیں) سننے میں نہ آئیں اور مسلمان ذلیل و خوار نہ ہوں اور ہر کوئی ان کا احترام بطریق احسن لے نقلی روپ دھارنے والے مسلمانوں کے متعلق علامہ اقبال کیا خوب فرما گئے ہیں۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

○

[1] یعنی اسی زیور کو توڑ کر دوسرا بنوانا۔

Marfat.com

سُود کی مُمانعت

سُود

سُود یہ ہوتا ہے کہ کسی کے پاس کوئی رقم یا کوئی اور چیز جمع کروائی اور یوں کہہ دیا کہ اصلی رقم یا چیز بھی لیں گے اور اس پر کچھ زائد رقم یا چیز بھی لیں گے۔ شریعت کی رُو سے سود کہتے ہیں یہ بذریعہ قرآن وحدیث منع ہے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مت کھاؤ سُود کو دونا دوگنا کیئے ہوا اور ڈرو اللہ سے تو کہ تم چھٹکارہ پاؤ ۱۳۰

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۳۰)

ترجمہ۔ جو لوگ کہ کھاتے ہیں سُود نہیں کھڑے ہوں گے یعنی قبروں سے مگر جیسا کھڑا ہوتا ہے وہ شخص کہ باؤلا کرتا ہے اس کو شیطان آسیب سے یعنی چُھونے سے۔ یہ اس واسطے ہے کہ کہا انہوں نے سوائے اس کے نہیں کہ بیچنا ہے کہ مانند سُود کے۔ اور حلال کیا اللہ نے بیچنا اور حرام کیا سود کو۔ پس جو کوئی آوے اس کے پاس نصیحت رب سے اس کے سے۔ پس بعض رہا پس واسطے اس کے ہے جو کچھ پہلے ہو چکا اور حکم اس کا طرف اللہ کے اور جو کوئی پھر کرے پس وہی رہنے والے آگ کے۔ وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ہیں ۲۷۵ مٹاتا ہے اللہ سُود کو اور بڑھاتا ہے اللہ خیراتوں کو اور اللہ نہیں دوست رکھتا ہر ایک کفر کرنے والے گنہگار کو ۲۷۶ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی رہے سُود سے اگر ہو تم ایمان والے ۲۷۸ پس اگر نہ کرو تم پس خبردار ہو جاؤ ساتھ لڑائی کے اللہ سے اور رسول اس کے سے اور اگر توبہ کرو تم پس واسطے تمہارے ہیں اصل مال تمہارے۔ نہ ظلم کرو تم اور نہ ظلم کیئے جاؤ تم ۲۷۹

Marfat.com

(پارہ ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۷۵ تا ۲۷۹)

وضاحت خلاصہ یہ کہ اگر مال سود پر دیا ہے تو اصل مال لے لو اور سود مت وصول کرو۔ مؤلف۔

ترجمہ۔ جو کچھ دیتے ہو تم سود کو تو کہ بڑھے بیچ مالوں لوگوں کے پس نہیں بڑھتا نزدیک اللہ کے۔ اور جو کچھ دیتے ہو تم زکوٰۃ سے کہ ارادہ کرتے ہو رضامندی خدا کا۔ پس یہ لوگ وہی ہیں دوگنا کرنے والے ۞ ۳۹

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم آیت ۳۹)

بذریعہ احادیث سود کی ممانعت

(۱) ——— (باب الربوٰ۔ فصل اوّل حدیث ۱ ص ۲۴۴ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ سود کھانے والا، کھلانے والا، لکھنے والا اور گواہ سب دوزخی ہیں۔

(۲) ——— (باب الربوٰ۔ فصل ثالث کی حدیث ۲ ص ۲۴۵، ص ۲۴۶ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ چھتیس زناؤں سے سود کھانے کا گناہ زیادہ ہے۔

(۳) ——— (باب الربوٰ۔ فصل ثالث ص ۲۴۶ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سود کی برائیوں کے شر اجزاء ہیں۔ سب سے بڑا جزو اپنی ماں سے زنا کرنا ہے۔

(۴) ——— (باب الربوٰ۔ فصل ثالث ص ۲۴۶ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ کہ سود سے اگرچہ مال بڑھ جائے انجام اس کا قلت اور ذلت ہے۔

(۵) ——— (باب الربوٰ۔ فصل ثالث ص ۲۴۶ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے معراج کی رات میں سود

Marfat.com

کھانے والوں کے پیٹ میں سانپ دیکھے۔

(۲) ——— (باب الربوٰ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ سود کھلانے والا۔ کھانے والا لکھنے والا اور زکوٰۃ نہ دینے والا لعنتی ہے اور حضور اکرمؐ نے نوحہ سے بھی منع فرمایا۔

شیعوں کی کتابوں میں زکوٰۃ اصول دین سے نہیں ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں جگہ جگہ نماز اور زکوٰۃ کو اصول دین بتایا گیا ہے۔ اوپر والی حدیث میں حضرت علی المرتضیٰؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کی اہمیت بیان کر رہے ہیں۔ بلکہ زکوٰۃ نہ دینے والا لعنتی ہے۔

Marfat.com

ایفائے عہد

اسلام میں پُوری طرح داخل ہونا چاہیئے۔ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے : بحوالہ

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ داخل ہو بیچ اسلام کے سارے اور مت پیروی کرو قدموں شیطان کی۔ تحقیق وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر ۲۰۸ پس اگر ڈگ جاؤ تم پیچھے اس کے کہ آویں تمہارے پاس دلیلیں۔ پس جانو یہ کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ۲۰۹ ○ (پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۰۸، ۲۰۹)

وضاحت یعنی شیطان کے پھسلانے سے اگر تم پھسل گئے تو اللہ غالب حکمت والا ہے یعنی تمہیں سزائیں دے گا اور اس کی سزا سے آپ بچ نہیں سکتے۔ مؤلف

جیسا کہ اُوپر والی آیت میں بیان ہے کہ اے ایماندارو! اسلام میں پُورے پُورے داخل ہو جاؤ اسلام میں پُورے پُورے داخل ہونے کے لیے اسلام کے بہت سے شعبہ جات پر عمل پیرا ہونا پڑتا ہے ان میں سے ایک شعبہ وعدہ کا پُورا کرنا بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

وعدہ پُورا کرنے کی تاکید و تلقین

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو پُورا کرو ساتھ عہدوں کے ○

(پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱)

ترجمہ۔ اور پُورا کرو عہد کو۔ تحقیق عہد سے سوال کیا گیا ۳۴ ○

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل ۳۴)

اللہ تعالیٰ بھی وعدہ خلافی نہیں کرتا : بحوالہ

ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں خلاف کرتا وعدہ۔ (پارہ ۱۳ سورۃ الرعد آیت ۳۱)

Marfat.com

ترجمہ۔ اے پروردگار ہمارے دے ہم کو جو کچھ وعدہ کیا ہم سے اُوپر پیغمبروں اپنے
کے اور مت رُسوا کر دن قیامت کے بتحقیق تو نہیں کرتا خلاف وعدے کو ○ ۱۹۴

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۹۴)

نیک آدمی بھی اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے : بحوالہ

ترجمہ۔ نہیں بھلائی یہ کہ پھیرو تم منہ اپنے کو طرف مشرق کے اور مغرب کے۔ ولیکن بھلائی
اس کو ہے جو ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور فرشتوں کے اور کتاب کے
اور پیغمبروں کے اور دیا مال اُوپر محبت اُس کی کے قرابت والوں کو اور یتیموں کو اور
فقیروں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور بیچ چھُڑانے گردن کے اور قائم
کیا نماز کو اور دیا زکوٰۃ کو اور پورا کرنے والے ساتھ عہد اپنے کے جب عہد کریں
اور صبر کرنے والے بیچ فقر کے اور بیماری کے اور وقت لڑائی کے۔ یہ لوگ ہیں جنہوں
نے سچ بولا اور یہ لوگ وہ ہیں پرہیزگار ○ ۱۷۷

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۷۷)

ترجمہ۔ اور یاد کر بیچ کتاب کے اسماعیلؑ کو بتحقیق وہ تھا سچا وعدے کا ○

(پارہ ۱۶ سورۂ مریم آیت ۵۴)

مذکورہ بالا قرآنی آیات کی روشنی میں یہ بات ہمارے سامنے آشکار ہے۔ کہ ہمیں وعدہ کی
پابندی ہر صورت میں کرنی چاہیئے۔ حدیث شریف میں وارد ہے :۔

لا دین لمن لا عھد لہٗ۔

ترجمہ جس شخص کا عہد نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

ایک اور حدیث میں منافق کی تین علامات بتائی گئیں ہیں جن میں وعدہ کے خلاف کرنے والا
بھی شامل ہے۔ حدیث کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :۔

ترجمہ۔ منافق کی نشانیاں تین ہیں اور مسلم نے ایک اور بھی بڑھائی ہے۔ یعنی اگرچہ روزہ رکھے
نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ جب بات کرے تو جھوٹی کرے۔ جب وعدہ
کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو خیانت کرے۔

Marfat.com

[illegible] مشکوٰۃ شریف

[illegible] سے ثابت ہوا کہ مسلمان اپنے آپ کو ان خصائل رذیلہ سے بچائے

[illegible] نقش قدم پر چل کر بلندی مرتبہ پائے۔

Marfat.com

منّت یا نذر

منّت یا نذر محض خدا تعالیٰ کی کرنی چاہیئے۔ کسی اور کی نہیں: بحوالہ

ترجمہ۔ جس وقت کہا بی بی عمران کی نے۔ اے پروردگار میرے تحقیق میں نے نذر کیا واسطے تیرے۔ جو کچھ پیٹ میرے کے ہے آزاد کیا ہوا۔ پس قبول کر مجھ سے۔ تحقیق تُو ہے، سننے والا جاننے والا ۝۳۵ (پارہ ۳ سورۂ آل عمران آیت ۳۵)

وضاحت موضح القرآن: اِس اُمت میں دستور تھا کہ بھلے لڑکوں کو ماں باپ اپنے حق سے آزاد کرتے اور اللہ کے کرتے۔ پھر تمام عمر اُن کو دُنیا کے کام میں نہ لگاتے اور ہمیشہ مسجد میں وہ عبادت کیا کرتے۔ عمران کی بیوی کو حمل تھا اُس نے آگے سے یہی نذر کر رکھی۔ (یہ منّت مریم کی والدہ ماجدہ کی ہے اور نیچے والی مریم کی اپنی منّت ہے)۔

ترجمہ۔ پس کھا اور پی۔ ٹھنڈی رکھ آنکھوں کو۔ پس اگر دیکھے تو آدمیوں میں سے کسی کو پس کہہ تحقیق میں نے نذر کیا ہے واسطے باری تعالیٰ کے روزہ۔ پس ہرگز نہ بولوں گی میں کسی آدمی سے ۝۲۶ (پارہ ۱۶ سورۂ مریم آیت ۲۶)

وضاحت موضح القرآن: اُن کے دین میں یہ منّت درست تھی کہ نہ بولنے کا بھی روزہ رکھتے ہمارے دین میں یہ منّت درست نہیں۔

جو منّت یا نذر اللہ کے نام کی مانی جائے اُس کو پُورا کرنا چاہیئے: بحوالہ

ترجمہ۔ پھر چاہیئے کہ دور کریں میل اپنا اور پُوری کریں نذریں اپنی اور گرد پھریں گھر قدیم کے ۝۲۹ (پارہ ۱۷ سورۂ الحج آیت ۲۹)

اِن آیات بیّنات سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کی نذر و نیاز نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے لئے نذر و منّت ہے جس کا ذکر مذکورہ بالا آیات میں ہو چکے ہیں۔

منّت تقدیر کو ردّ نہیں کر سکتی۔ بلکہ یہ انسان کی طبعیّت اور فطرت ہے کہ

Marfat.com

وہ منّت مانتا ہے. اللہ تعالیٰ نے اس کی حد بندی کر دی. اگر منت مانتے ہو تو میری مانو غیر کی نہ مانو جیسا کہ کھانا پینا، مذکر و مؤنث کا جفت ہونا انسان کی طبعیت ہے. اللہ تعالیٰ نے اس کی بھی حد بندی کر دی کہ مرد اپنی منکوحہ عورت سے جفت ہو سکتا ہے غیر سے نہیں. ایسے ہی منت کی بھی حد بندی ہے.

ترجمہ. حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے دونوں نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا منت مت مانو. منت تقدیر سے کچھ کفایت نہیں کر سکتی. وہ تو بخیل سے کچھ نکالا جاتا ہے.

(باب فی النذور حدیث اول ص۲۹۶ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی منت مانے تو اس کی اطاعت کرے.

(باب فی النذور. فصل ثانی. مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے. نہیں منت بیچ گناہ کے اور کفارہ اُس کا کفارہ قسم کا ہے یعنی گناہ کی منت نہیں ماننی چاہیئے. اگر گناہ کی منت مان لے تو وہ منت توڑ دے اور قسم کا کفارہ دے دے.

(باب فی النذور ص۲۹۶، ص۲۹۸ مشکوٰۃ شریف)

منت کا چڑھاوا صرف حرم شریف کے لیے ہو سکتا ہے کسی اور مقام کے لیے نہیں اجالہ

ترجمہ. اور پورا کرو حج کرو اور عمرہ کرو واسطے اللہ کے. پس اگر گھیرے جاؤ تم پس جو کچھ میسر ہو قربانی سے اور مت منڈواؤ سروں اپنوں کو یہاں تک کہ پہنچے قربانی جگہ حلال ہونے اپنے کی ۝۱۹۶

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ. قربانی پہنچنے والی کعبہ کی. (پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۹۵)

ترجمہ. بات یہ ہے جو کوئی تعظیم کرے نشانیوں خدا کی کو. پس تحقیق وہ پرہیزگاری دلوں کے سے ہے ۝ اور واسطے تمہارے بیچ اس کے فائدے ہیں. ایک وقت مقرر تک. پھر جگہ حلال ہونے اُن کے کی طرف کعبے کے ہے ۝

Marfat.com

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۳۶، ۳۷)

انہی آیات کے مطابق حدیث شریف میں ہے:

ترجمہ. عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور اس کا باپ اس کے دادے سے روایت کرتا ہے کہ ایک عورت حضورؐ کے ہاں آئی اور اس نے کہا کہ میں نے منت مانی ہے کہ ذبح کروں گی فلاں فلاں جگہ جن جن مقاموں پر جاہلیت کے زمانے میں ذبح کرتے تھے. تو حضورؐ نے فرمایا کیا اس مقام پہ کوئی وثن جاہلیت کے وثنوں میں سے ہے جس کی لوگ عبادت کرتے ہوں اس نے کہا نہیں. پھر پوچھا کہ اس مقام پر ان کا میلہ یا کوئی عید تھی اس نے کہا نہیں. حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی منت پوری کرلے. یعنی جس مقام پر جانور ذبح کرنے کی منت کی ہے پوری کرے.

(باب فی النذور فصل ثانی ص ۲۹۸ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے حضورؐ کے زمانہ میں ایک آدمی نے منت مانی کہ میں ایک اونٹ بوانہ مقام پر نحر[1] کروں گا. تو حضورؐ نے فرمایا کیا کوئی وہاں جاہلیت کے اوثان تو نہیں، جن کی لوگ پوجا کرتے ہیں، اس نے کہا نہیں. پھر فرمایا. کیا وہاں کوئی ان کی عید تو نہیں. تو اس نے کہا نہیں. تو حضورؐ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلو. یعنی وہاں بوانہ مقام پر جانور ذبح کرسکتے ہو.

(باب فی النذور ص ۲۹۸ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

ان دو احادیث کی رُو سے درباروں اور امام باڑوں پر جو جانور ذبح کیے جاتے ہیں یہ ناجائز ہیں بلکہ شرک ہیں. کیونکہ اس طریقہ پر نہ رسول اللہؐ نے، نہ صحابہ کرامؓ نے ایسے مقاموں پہ جانور ذبح کیے. یہ رسم ہندوؤں عیسائیوں اور غیر مسلموں کی ہے. جس کے آج کل مسلمان کہلانے والے بعض فرقے عمل پیرا ہیں. اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے. آمین ثم آمین.

[1] اونٹ کی اگلی دو ٹانگوں کے ساتھ گردن کے نیچے زخم دیتے ہیں جس سے خون نکلتا ہے اور وہ گر کر مر جاتا ہے.

Marfat.com

قَسم

قسم کی تین قسمیں ہیں :۔

① لغو ② غموس ③ منعقدہ

① لغو

وہ قسم ہے جو بلا ارادہ منہ سے لفظ قسم کا نکل جائے۔ اس پر نہ کفارہ ہے نہ گناہ ہے۔

② غموس

جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھائی جائے تاکہ اپنے آپ کو جرم سے یا کوئی چیز دینے سے بچا لیا جائے اس کی سزا ہمیشہ کے لیے جہنم میں غوطے کھانا ہے

③ منعقدہ

وہ قسم ہے جو آئندہ زمانے کے لیے کھائی جاتی ہے کہ کام کروں گا یا نہیں کروں گا۔ اگر اس قسم کو نبھایا تو نیکی ہوا اس پر کسی قسم کا کفارہ یا جرم نہیں رہا۔ اگر اس قسم کو پورا نہ کیا تو اس کو کفارہ کے طور پر دس مسکینوں کو کھانا کھلانا پڑے گا یا کپڑے دینا پڑیں گے یا غلام آزاد کرنا پڑے گا۔ اگر یہ چیزیں اسے میسر نہیں ہوتیں تو اس کو تین روزے رکھنا ہوں گے

اگر ایک شخص نے کسی نیک کام کے نہ کرنے پر قسم اٹھائی یا حلال کو اپنے اوپر حرام کرنے کے لیے قسم اٹھائی تو ان قسموں کا توڑنا اس پر فرض ہے اور کفارہ دینا ہوگا۔

قسموں کے متعلق قرآن و حدیث سے دلائل

اللہ کے نام کی قسم اٹھانے کا قرآن میں ثبوت :۔

Marfat.com

ترجمہ. پس کیونکر ہوگا جب پہنچے گی اُن کو مصیبت بسبب اس کے جو آگے بھیجا ہاتھوں اُن کے نے پھر آتے ہیں تیرے پاس قسمیں کھاتے ہیں ساتھ اللہ کے کہ نہ چاہا تھا مگر احسان اور بھلائی اور موافقت کرنی ۵ (پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۲)

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان لائے ہو گواہی درمیان تمہارے جب حاضر ہو ایک کسی کو تم میں سے موت وقت وصیت کے. دو شخص ہیں صاحب اعتبار کے تم میں سے یا دو سوائے تمہارے. اگر تم چلتے ہو بیچ زمین کے پس پہنچے تم کو مصیبت موت کی. بند کر رکھو ان دونوں کو پیچھے نماز کے یعنی نماز عصر کے پس قسم کھاویں ساتھ اللہ کے اگر شک میں پڑو تم نہ مول لیویں گے ہم بدلے اس قسم کے کچھ مول اگرچہ ہو صاحب قرابت ۵ پس اگر خبر ہوئی اُوپر اس بات کے کہ ان دونوں نے حق ثابت کیا ہے گناہ سے پس اور دو شخص کھڑے ہوں گے جگہ ان کی اُن لوگوں میں سے کہ حق ثابت کیا ہے اُوپر اُن کے اُنہوں نے. جو نزدیک اُس کے تھے (میت کے نزدیک) پس قسمیں کھاویں ساتھ اللہ کے کہ البتہ گواہی ہماری بہت سچی ہے گواہی اُن دونوں کی سے، اور نہیں حد سے نکل گئے ہم بتحقیق ہم اس وقت البتہ ظالموں سے ہیں یعنی مرتے وقت ۱۵

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۱۰۶، ۱۰۷)

ترجمہ. کہا انہوں نے قسم ہے خدا تعالیٰ کی کہ ہمیشہ رہے گا تو یاد کرتا یوسفؑ کو یہاں تک کہ ہو جاوے تو مضمحل یا ہو جاوے تو ہلاک ہونے والوں میں سے ۸۵

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف آیت ۸۵)

ترجمہ. کہا انہوں نے قسم ہے اللہ کی. البتہ پسند کیا اللہ نے تجھ کو اُوپر میرے اور بتحقیق تھے ہم البتہ خطاوار ۹۱

(پارہ ۱۳ سورۂ یوسف آیت ۹۱)

ترجمہ. اور جب جُدا ہوا قافلہ کہا باپ اُن کے نے بتحقیق میں پاتا ہوں خوشبو یوسفؑ کی. اگر نہ بہکا ہوا کہو مجھ کو ۹۴ کہنے لگے قسم ہے اللہ کی بتحقیق تو البتہ بیچ وہم اپنے قدیم کے ہے ۹۵

(پارہ ۱۳ سورہ یوسف آیت ۹۴، ۹۵)

Marfat.com

ترجمہ۔ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں جو رَنوں اپنیوں کو اور نہیں ہے واسطے اُن کے شاہد مگر جانیں اُن کی، پس گواہی ایک کی اُن میں سے چار بار گواہیاں ساتھ قسم اللہ کے تحقیق وہ شخص البتہ سچوں سے ہے ۵

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۶)

ترجمہ۔ قسم ہے خدا کی تحقیق تھے ہم البتہ بیچ گمراہی کے ۵

(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۹۷)

ناکارہ قسموں سے اللہ تعالیٰ درگذر فرماتے ہیں: ترجمہ

ترجمہ۔ نہیں پکڑے گا تم کو اللہ ساتھ بے قصد کے بیچ قسموں تمہاری کے اور لیکن پکڑتا ہے تم کو ساتھ اُس چیز کے کہ گرہ باندھی تم نے قسموں کی، پس کفارہ اس کا کھلا دینا دس فقیروں کا درمیان سے اس چیز کے کہ کھلاتے ہو تم لوگوں اپنوں کو یا پہنانا ان کا یا آزاد کرنا ایک گردن کا۔ پس جو کوئی نہ پاوے، پس روزے تین دن کے۔ یہ ہے کفارہ قسموں تمہاری کا۔ جب قسم کھاؤ تم اور حفاظت کیا کرو قسموں اپنی کی۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اپنی تو کہ تم شکر کرو ۵

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۸۹)

وضاحت آیت ۸۹۔ حاشیہ رازموضح القرآن: جس بات پر قصد کر کر قسم کھائے۔ آئندہ کو پھر اس کے خلاف ہو تو تین بات میں سے ایک کرے جو چاہے۔ یا دس محتاج کو کھلانا یعنی ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو یا اُن کو کپڑا دینا جس میں بدن کم کھُلا رہے یا ایک بُردہ آزاد کرنا۔ ان تین میں سے کسی کو مقدور نہ ہو تو تین روزے اور اپنی قسم کو چاہیئے تھا منا یعنی تا مقدور قسم نہ کھاوے اور زبان کی یہ عادت نہ کرے۔

حدیث میں بھی اللہ کی ذات وصفات قسم ہے غیر اللہ کی نہیں ہے: بحوالہ

ترجمہ۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ منع کرتا ہے تم کو یہ کہ قسمیں کھاؤ تم باپ دادا اپنے کی جو شخص قسم کھانا چاہتا ہے اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے

(باب الایمان والنذور ص ۲۹۶ فصل اول مشکوۃ شریف)

Marfat.com

ترجمہ. عبدالرحمٰنؓ بن سمرہ سے روایت ہے مت قسمیں کھاؤ تم بتوں کی (یعنی اُن بزرگوں کی جن کے نام پر دربار، تازیے، صلیبیں اور مڑھیاں بنائی گئی ہیں) نہ اپنے باپ دادا کی.

(باب الایمان والنذور ص۲۹۶ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص لات اور منات کی دیدہ دانستہ قسم کھائے وہ دوبارہ کلمہ پڑھے (دیدہ دانستہ غیراللہ کی قسم کھانے سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے. لہٰذا صدقِ دل سے دوبارہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے. مؤلف)

(باب الایمان فی النذور ص۲۹۶ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

وضاحت

مشکوٰۃ شریف ص۲۹۶ حاشیہ ۳: فلیقل لا الٰہ الا اللہ. یہ قسم غیر کے نام کی اُٹھانا کہ اس کی زبان پر بلا قصد آگیا ہے. اب اس کا دفاع کلمہ توحید سے کرے. کیوں کہ یہ صورت کفر کی ہے. اگر اس نے نیت تعظیم سے یہ قسم اٹھائی ہے تو یہ کفر اور ارتداد ہے. اب اس ارتداد سے ہٹنا ضروری ہے. یعنی اب اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلمہ پڑھے.

ترجمہ. حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرمؐ سے سُنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص غیراللہ کے ساتھ قسم اُٹھائے وہ مشرک ہو جاتا ہے.

(باب الایمان والنذور ص۲۹۶ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت بریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سنا کہ جو شخص کہے کہ میں اسلام سے بری ہوں (یعنی اس طرح قسم اُٹھائے کہ میں فلاں کام نہ کروں تو اسلام سے بری ہوں) اگر اس نے جھوٹی قسم اُٹھائی تو اس طرح کہنے سے اس کے اسلام میں نقص آجاتا ہے.

(باب الایمان والنذور ص۲۹۶، ص۲۹۶ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

سوال: مذکورہ آیات اور احادیث سے واضح ہوا کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم اُٹھانی جائز نہیں. حالانکہ خود اللہ تعالیٰ کبھی حضورؐ کی عمر کی قسم اُٹھاتا ہے، کبھی دن رات کی، کبھی دوڑنے والے گھوڑوں کی. اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب: انسان جس کی قسم اُٹھاتا ہے وہ اس کو اپنے اُوپر ضامن پیش کرتا ہے. اس کا

Marfat.com

مطلب یہ کہ اگر وہ کام نہ کرے گا تو اللہ اس کو سزا دے گا، دنیا میں اُسے کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ (جیسے سورۃ المائدہ کی آیت ۸۹ میں ہے۔ جو ہم پیچھے بیان کر چکے ہیں) اگر جھوٹی قسم اٹھائی ہے تو اُسے جھوٹ کی سزا ملے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

لعنۃ اللہ علی الکٰذبین۔

ترجمہ۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔

اللہ تعالیٰ جن چیزوں کی قسم اُٹھاتا ہے۔ بطور ضامن دینے کے اُن کی قسم نہیں اُٹھاتا۔ بلکہ ان لوگوں کی مسلّمات کو بطور گواہ کے پیش کرتا ہے۔ یعنی جیسا کہ تم ان چیزوں کو مانتے ہو، اس مضمون کو مانو۔ جو کہ قسموں کے بعد واقع ہوتا ہے

پہلی دلیل

والضّحیٰ ۝ واللّیل اذا سجٰ ۝ (پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ)

ترجمہ۔ قسم ہے دن چڑھے کی ۝ اور رات کی جب ڈھانک لیوے ۝

اللہ تعالیٰ نے ان دو قسموں کو بطور گواہ پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ (اے نبیؐ) تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں اور تجھ سے ناخوش نہیں ہوا

دوسری دلیل

واللّیل اذا یغشیٰ ۝ والنّہار اذا تجلّیٰ ۝ وما خلق الذّکر والانثیٰ ۝

(پارہ ۳۰ سورۃ واللّیل)

ترجمہ۔ قسم ہے رات کی جب ڈھانک لے ۝ اور دن کی جب روشن ہو ۝ اور اس کی جس نے پیدا کیا مرد کو اور عورت کو ۝

یہ دو قسمیں اللہ کی مخلوق کے متعلق ہیں اور اگلی قسم اللہ کی ذات و صفات سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ تینوں قسمیں اٹھا کر اللہ تعالیٰ نے یہ ثابت کیا کہ تمہاری کوشش مختلف ہے۔

تیسری دلیل

والتّین ۝ والزّیتون ۝ وطور سینین ۝ وھذا البلد الامین ۝

(پارہ ۳۰ سورۃ والتّین)

Marfat.com

ترجمہ قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی ۱ اور طور سینین کی یعنی آبادی کی ۲ اور اس شہر امن والے کی ۳
مذکورہ بالا چار قسمیں اٹھا کر اس اگلے مضمون کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا یعنی یہ فرمایا کہ جیسا کہ تم ان چیزوں کو تسلیم کرتے تو یہ بھی تسلیم کرو کہ ہم نے انسان کو اچھی ترکیب میں بنا دیا ہے۔

چوتھی دلیل

حضورؐ کی عمر کی قسم:

آپؐ کی عمر کی پاکیزگی آپؐ کے دوست اور دشمن سب تسلیم کرتے تھے۔ یہ بھی دنیا میں ایک مسلمہ چیز تھی اس کو بھی لوطؑ کی قوم کی مستی کا یقین دلانے کے لیے بطور گواہ کے پیش کیا ہے۔ یعنی جیسا کہ حضورؐ کی عمر پاکیزہ اور سچی ہے تو ایسے ہی لوطؑ کی قوم کی مستی، بدمعاشی میں مدہوش ہونے میں شک نہیں۔

ترجمہ۔ قسم ہے زندگی تیری کی تحقیق وہ البتہ بیچ مستی اپنی کے سرگردان تھے ۷۲

(پارہ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۷۲)

قرآن مجید میں اللہ کی صفات کی قسم:

ترجمہ۔ پس قسم ہے پروردگار تیرے کی نہیں ایمان لاویں گے یہاں تک کہ حاکم بنائیں تجھ کو بیچ اس چیز کے کہ جھگڑا پڑے درمیان ان کے پھر نہ پاویں بیچ جیوؤں اپنے کے تنگی اس چیز سے کہ حکم کرے تو اور مان لیویں مان لینے کر ۶۵

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۶۵)

مذکورہ بالا قرآنی آیات کے دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محض ذاتی نام کی قسم اٹھائی جائے یا اس کے صفاتی نام کی۔ ذاتی نام اللہ ہے اور صفاتی نام کئی ہیں صفاتی نام "رب" کی دلیل اوپر والی آیت میں پیش کی گئی ہے۔

علاوہ ازیں فقہاء نے لکھا ہے کہ لفظ قرآن کی بھی قسم نہیں ہے۔ کیونکہ اس لفظ میں محض ایک صفت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے ذاتی اور صفاتی ناموں میں سے لفظ "قرآن" نہیں ہے بلکہ محض صفت یعنی کلام ہے بغیر ذات کے۔

اللہ تعالیٰ کو نیک کام نہ کرنے پر اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنایا جائے: بحوالہ

---

۱ مکہ معظمہ

Marfat.com

ترجمہ. اور مت کرو اللہ کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے یہ کہ بھلائی نہ کرو اور پرہیزگاری اور اور صلح کرو درمیان لوگوں کے. اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ۲۲۴

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۲۴)

وضاحت

آیت ۲۲۴. حاشیہ ۴ موضح القرآن، یعنی خدا کی قسم اچھا کام چھوڑنے پر نہ کھائے. مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا یا اس فقیر کو نہ دوں گا. اگر کھا بیٹھے تو قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے.

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک دفعہ غریب بھانجے کو کچھ نہ دینے کی قسم اُٹھائی تھی. اللہ تعالیٰ نے اس قسم کی قسم اُٹھانے سے منع فرما دیا:

ترجمہ. نہ قسم کھاویں صاحب بزرگی کے تم میں سے اور کشائش کے یہ کہ دیویں صاحب قرابت کو اور فقیروں کو اور وطن چھوڑنے والوں کو بیچ راہ اللہ کے، اور چاہیئے کہ معاف کریں. کیا نہیں دوست رکھتے یہ کہ بخش دیوے تم کو اللہ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۲۲

(پارہ ۱۸ سورۃ النور آیت ۲۲)

Marfat.com

بچّہ کی پیدائش پر اسلامی ہدایات

بچّہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے اور اُسے جوانی میں اسی فطرت پر قائم رہنا چاہیئے: بحوالہ

ترجمہ. پس سیدھا کر منہ اپنا واسطے عبادت کے اوپر دین ابراہیمؑ کے ہو کر. لازم پکڑو پیدائش خدا کی کہ جو پیدا کیا لوگوں کو اوپر اس کے نہیں بدلنا ہے واسطے پیدائش خدا کے یہی ہے دین درست. لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۝

(پارہ ۲۱ سورۃ الروم آیت ۳۰)

وضاحت اس آیت شریف میں حکم ہے انسان اپنی اسلامی فطرت پر قائم رہے جس پر پیدا کیا گیا ہے اس امر کی وضاحت حدیث شریف میں بھی آئی ہے

ترجمہ. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہر بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے. بعد میں ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں. عیسائی بناتے ہیں یا مجوسی (آگ پوجنے والا) بناتے ہیں جیسا کہ جانور سے جو بچہ پیدا ہوتا ہے اس وقت صحیح سلامت ہوتا ہے. اس پر کسی قسم کا کٹاؤ نہیں ہوتا. اس کی تائید میں حضور اکرمؐ نے سابقہ آیت (جس کا ترجمہ لکھا جا چکا ہے) تلاوت فرمائی.

(باب ایمان بالقدر صـ۲۱ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ایک سندھی بزرگ حضرت مولانا تاج محمود شاہ صاحبؒ امروٹی کا ایک ہندو پنڈت سے مکالمہ:۔

یہ پنڈت جو کوہ ہمالیہ کی چوٹی سے اُتر کر حضرت کے ہاں آیا تھا نے اسلام پر زد لگانے کے لیے یہ بات شروع کی کہ ہندوستان میں ہندو مسلم قوم یعنی ہندو اور مسلمانوں کو ذکر کیا جاتا ہے اس نے کہا کہ ہاں ہندوستان میں ہندو کا لفظ مسلم سے پہلے ہے. لہذا جو ہندو پہلے اور مسلمان بعد میں ہوتا ہے.

Marfat.com

اس کے جواب میں حضرت مولانا امروٹیؒ نے فرمایا کہ ایک نوزائیدہ بچہ ہندو اُٹھا لاؤ اور اس کے منہ پہ کان رکھو اور سنو، وہ کلمہ پڑھ رہا ہوگا۔ تو پنڈت نے اس کا تجربہ کیا اور یہ صحیح ثابت ہوا۔ غالباً وہ پنڈت مسلمان ہوگیا۔

جب بچہ پیدا ہو، اُس کے کان میں اذان دی جائے: بحوالہ

ترجمہ۔ حضرت ابی رافعؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ حسن بن علیؓ کے کان میں اذان پڑھ رہے تھے اس وقت جب وہ پیدا ہوئے۔

(باب العقیقہ۔ فصل ثانی۔ صـ۳۶۳ مشکوٰۃ شریف)

بچّے کا عقیقہ

ترجمہ۔ ابن عامر ضبیؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سُنا کہ بچہ پیدا ہونے سے عقیقہ دیا جائے یعنی اُس بچے کی طرف سے خون ڈالا جائے۔

(باب العقیقہ صـ۳۶۲ فصل اوّل مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جب مدینہ منورہ میں بچے پیدا ہوتے تھے تو وہ اُن کو حضورؐ کے ہاں لاتے تھے۔ آپؐ اُن کے لیے دُعائے برکت فرماتے تھے ان کی تحنیک فرماتے تھے یعنی کھجور یا میٹھی چیز چبا کر بچے کے مُنہ میں ڈالا کرتے تھے (جس کو پنجابی میں گھُٹی ڈالنا کہتے ہیں)۔

(باب العقیقہ۔ فصل اول صـ۳۶۲)

ترجمہ۔ اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ مجھے عبداللہ بن زبیرؓ کا مکہ معظمہ میں حمل ہوا اور اس کو قبا بستی میں (جو مدینہ شریف سے دو اڑھائی میل دُور ہے) وہاں جنا۔ پھر میں عبداللہ بن زبیرؓ کو حضرت رسول اکرمؐ کی خدمت اقدس میں لائی اور آپؐ کی گود میں اُسے رکھ دیا۔ حضورؐ نے کھجور منگوائی۔ پھر اُسے چبایا، پھر اس میں لعاب ڈالا۔ پھر اس کے حلق میں وہ کھجور لگا دی یعنی منہ میں داخل کر دی اور اس پر دُعائے برکت کی۔ یہ بچہ مہاجروں کا پہلا بچہ تھا جو مدینہ منورہ میں پیدا ہوا۔

(باب العقیقہ فصل اول صـ۳۶۲ مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

ترجمہ. ام کرزؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے سُنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ پرندوں کو اپنے مکان پر بیٹھنے دیا کرو (یعنی جاہلیت کی رسم تھی جب کسی جگہ کسی کام کی غرض سے جانا چاہتے تھے تو پرندوں کے گھونسلوں کے قریب آکر اُن کو اُڑاتے اگر وہ پرندہ دائیں جانب اُڑتا تو کام کر جاتے تھے. اگر بائیں طرف اُڑتا تو نہ جاتے تھے. تو حضور اکرمؐ نے اس رسم کی تردید فرمائی اور پرندوں پر شفقت فرمائی) اور وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے دوسری بات یہ سُنی کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ذبح کی جائیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری. وہ بکریاں نر ہوں یا مادہ اس پر کوئی پابندی نہیں.

(باب العقیقہ فصل ثانی صـ۳۶۲ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. محمد بن علی بن حسینؓ بن علیؓ بن ابی طالب سے روایت فرماتے ہیں حضورؐ نے حسنؓ کی طرف ایک بکری عقیقہ کی اور بی بی فاطمہؓ سے فرمایا کہ اے فاطمہؓ! اس کا سر منڈاؤ اور بالوں کی مقدار چاندی تقسیم کرو ہم نے ان بالوں کو تولا. ایک درہم یا کچھ کم تھے.

(باب العقیقہ فصل ثانی صـ۳۶۲ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. بریدہؓ سے روایت ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں ہمارے اندر جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا. ہم بکری ذبح کرتے تھے اور اس کا خون اس بچہ کے سر پر لگاتے یا ملتے تھے. جب اسلام آیا تو ہم بکری کو ساتویں دن ذبح کرتے اور اس کا سر منڈاتے اور بچے کے سر پر زعفران ملتے تھے.

جتنی باتیں ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اوپر بیان کر چکے ہیں یہی اسلام کی رو سے جائز ہیں باقی رسومات رنگ ڈالنا. لاؤڈ سپیکر بجانا، ناچ کروانا، اور گانا بجانا سب ناجائز ہیں. نائیوں اور دائیوں نے جو رسمیں بنا رکھی ہیں یہ سب من گھڑت ہیں. ہاں دائی اور نائی کی جو مزدوری ہے وہ دے دو. علاوہ ازیں جو عوامل کیے جاتے ہیں ان کی شرع میں کوئی اصل نہیں ہے دعوتیں کرنا اور کھلانا اس کا کوئی ثبوت نہیں ہاں عقیقہ قربانی کے گوشت کی طرح تقسیم کر دیا جائے. بعض لوگ کہتے ہیں کہ عقیقے کی ہڈیوں کو مت توڑو، ان کو زمین میں دبا دو. یہ بناوٹی باتیں ہیں. ان کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ہے

○

Marfat.com

ختنہ

ترجمہ۔ ابی ایوبؓ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں۔ حیا اور ختنہ، خوشبو لگانا، مسواک کرنا، اور نکاح کرنا۔

(باب السواک۔ فصل ثانی ص۴۴ مشکوٰۃ شریف)

وضاحت اور اس کے بغیر ختنہ کی دعوت دینا، ختنہ کی دعوت پر خرچ کرنا اور لوگوں سے روپے وصول کرنا، مٹھائی وصول کرنا، ناٹوں اور ہیجڑوں کو بلا کر اُن کے گانے بجانے ناچ دیکھنا، دیلوں کے نام پر پیسے دینا۔ یہ سب فضولیات اور لغویات میں سے ہیں اور اسلام میں زیادتی ہے۔ اسلام کا حدود اربعہ متعین ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس کے توڑنے کی اجازت نہیں۔

Marfat.com

اسلام میں بیہودہ رسوم کا کوئی ثبوت نہیں۔

یوم پیدائش یعنی سالگرہ منانا، یعنی دعوتیں کرنا کرانا، مرگ پہ آدمیوں کا تیسرے دن، ساتویں دن، چالیسویں دن اور سال کے بعد اکٹھا کرنا جس کو سالیانہ یا عرس کہتے ہیں، ان کا قرآن وحدیث میں کوئی ثبوت نہیں بلکہ من گھڑت ہیں جو کہ غیر مسلموں کی رسومات ہیں جنہیں مسلمانوں نے اپنا لیا ہے اور ان رسومات کے ادا کرنے کے اتنے پابند ہو گئے ہیں کہ ان رسومات کو دین کا اعلیٰ فرض سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ان رسومات کے ادا کرنے کے لیے قرض بھی لینا پڑے تو لیتے ہیں۔ لیکن ادھر جو فرائض اسلام ہیں ان سے بالکل غافل ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فطرانہ، قربانی اور میت کا قرض ادا کرنے کی پرواہ نہیں کرتے۔ ان چیزوں کے ادا نہ کرنے پہ کوئی گناہ نہیں سمجھتے بلکہ ان اعمال حسنہ کو معمولی سمجھ کر ان سے منحرف ہو جاتے ہیں اور رسومات کو دین اعلیٰ سمجھ کر اس کے ہمیشہ کاربند رہتے ہیں۔ ہاں قرآن میں اتنا ثبوت ہے کہ جب میت کے مال کی میراث تقسیم ہو تو اس وقت کوئی بن بلائے خود بخود آجائے یعنی یتیم، مسکین اور رشتہ دار آجائیں ان کو میت کے مال میں سے بالاتفاق کچھ دے دیں اور ان کے ساتھ اچھی بات کہنی چاہیئے۔

(بحوالہ پارہ ۴ سورۃ النساء آیت ۸)

۱۹۸۲ء میں مولانا محمد حسن صاحب کے بھائی مولانا نورالحسن صاحبؒ (خطیب جامع مسجد محلہ اسلام آباد کبیر والا) کا انتقال ہوا تو بعض لوگوں نے آپ سے کہا کہ ان کی قبر مسجد میں بنائی جائے۔ تو آپ نے ان لوگوں سے کہا کہ میں اپنے بھائی کی قبر عام قبرستان میں بناؤں گا۔ ایسا نہ ہو کہ چند دنوں کے بعد میرے بھائی کی قبر کو بُت خانہ بنا دیا جائے۔

پھر مولانا نورالحسن صاحبؒ کے ایک شاگرد آپ کے پاس آئے۔ اس نے کہا کہ جب قبر بنائی جائے تو ایسا کرنا کہ قبر کے سرہانے ایک بتی جلانے کی جگہ بنوانا۔ تو اس پہ آپ نے کہا کہ قبروں پہ بتی جلانا لعنتیوں کا کام ہے جو کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔

نورالحسن صاحبؒ سے عین جمعہ کے وقت جب وہ قریب المرگ تھے تو آپ نے ان سے کہا کہ جمعہ کا وقت

Marfat.com

ہوگیا ہے میں جمعہ یہیں پڑھاؤں یا کہ خانیوال میں۔ انہوں نے کہا کہ جہاں آپ کی مرضی ہو پڑھا دیں تو آپ نے اپنے بھائی کی مسجد میں وہیں جمعہ پڑھایا۔ تو آپ کے بھانجے ماسٹر اشفاق احمد صاحب نے بتایا کہ آپ کے بھائی اس دُنیائے فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ اُن سے اُن کی اہلیہ نے دریافت کیا کہ اس مکان کے متعلق ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ بڑے بڑے مالدار بڑی بڑی جائیدادیں چھوڑ گئے ہیں۔ اس مکان کو میرا بھائی محمد حسن صاحب شرعی طریق سے تقسیم کر دے گا۔

اُن کا جنازہ عید گاہ میں لے جایا گیا اور رستے میں لوگ کہتے تھے کہ ایک ولی کا جنازہ جا رہا ہے لوگ جنازہ میں دھڑا دھڑ شریک ہوئے۔ مولانا محمد حسن صاحب نے مولانا مفتی علی محمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ میرے بھائی کا جنازہ پڑھائیں۔ تو انہوں نے آپ کو حکم دیا کہ آپ خود پڑھائیں۔ جنازہ پڑھ کر آپ انہیں قبرستان لے گئے اور دفنانے کے بعد جب گھر لوٹے تو برادری نے پوچھا کہ ہم قلخوانی کے لیے کب آئیں؟ تو مولانا صاحب نے فرمایا۔ چھپر اُٹھایا گیا۔ یعنی میرے بھائی کے لیے جو چار کام تھے وہ ادا ہو چکے ہیں۔ ① غسل ② کفن ③ جنازہ ④ دفن۔ اور ہاں آپ اپنے گھر تشریف فرما رہیں اور اُن کے لیے دُعائے استغفار اور ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ میں اپنے بھائی کی وفات پر ہوٹل نہیں بنانا چاہتا کہ کچھ کھلا دوں اور کچھ لے لوں۔ ایصالِ ثواب کے لیے جو چیز مناسب سمجھوں گا وہ دے دوں گا۔ برادری کو جمع کر کے کچھ کھلا کر پیسے وصول کرنا میں جائز نہیں سمجھتا۔ صدقہ محض فقیروں کے لیے ہوتا ہے۔ آپ نے مال کو جہاں مناسب سمجھا بے ریا خرچ کیا اور ان کی زمین اور مکان کا شرعی انتقال کروایا۔

ایک اور واقعہ آپ کے گوش گذار کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ مولانا محمد حسن صاحب جب ۱۹۸۶ء میں حرمین شریفین گئے تو آپکی پہلی بیوی اس دارِ فانی سے دارالبقا میں پہنچ گئیں۔ وہ آپ کی ایسی بہادر بیوی تھیں جنہوں نے آپ کے ساتھ تبلیغ اسلام میں بہت تعاون کیا۔ طلبہ کی روٹیاں پکاتی تھیں۔ نہایت سخی اور فیاضانہ طبیعت کی مالک تھیں۔ جب آپ حج کو روانہ ہوئے تو وہ بہت کمزور تھیں۔ انہوں نے آپ سے کہا کہ اے مولوی صاحب تم حج پر جاؤ۔ اللہ تمہاری حفاظت کرے۔ اور یہ کہہ کر وہ اپنے چچازاد بھائی مولانا دوست محمد صاحب کے گھر تشریف لے گئیں اور زندگی کے آخری ایام بھی وہیں گزارے۔ اور جب آپ ان کو مقاماتِ مقدسہ میں یاد کرتے تو اُس کے لیے دُعا کرتے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے تھے۔ جب پیدل سفر کا زمانہ تھا تو سامان سفر اپنے سر پہ رکھ لیتیں اور آپ سے کہتی کہ تو آرام سے چلا آ۔

Marfat.com

ایک دفعہ مولانا محمد حسن صاحب سے کسی نے کہا کہ آج رات تجھے قتل کر دیا جائے گا تو آپ نے اپنی بیوی سے کہا کہ آدھی رات تو جاگتی رہ اور آدھی رات میں جاگوں گا۔ کیونکہ اسلام میں دفاع کرنا واجب ہے۔ تو اُس نے کہا کہ آپ بالکل آرام سے سو جائیں، میں جاگتی رہوں گی۔ وہ لاٹھی لے کر بیٹھی رہی اور رات بھر فضل سے حفاظت کرتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے مخالفین کو روکیا اور آپ کی جان بفضل خدا بچ گئی

آپ جب حج کر کے وطن واپس آ رہے تھے جب بحری جہاز سے اُترے تو آپ کو پتہ چلا گئی کہ آپ کی بیوی اس دُنیائے فانی سے کوچ کر گئی ہیں۔ آپ یہ المناک خبر سُن کر نہایت غمگین ہوئے آپ کی بیوی پر بڑی مصیبتیں آئیں۔ وہ پندرہ سال کی مدت نابینا رہیں۔ ان کا نماز جنازہ مولانا دوست محمد صاحب نے پڑھایا اور اسے ضلع جھنگ تحصیل شورکوٹ ڈب کلاں کے قریب ان کے میاں دھیرا کے ایک پیلو کے درخت کے نیچے سپرد خاک کیا گیا

جب آپ اس کی قبر پر گئے اور السلام علیکم کہا تو آپ کی زبانِ حال سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا کہ آپ تو ہمیں اکیلا چھوڑ کر اس درخت کے نیچے قیام پذیر ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو جنت الفردوس کا ٹکڑا بنائے۔ آمین۔

آپ نے اسے کہا کہ اپنی زندگی میں اپنے زیور کسی نیک کام پر خرچ کر جاؤ۔ تو اس نے آدھ تولہ سے زیادہ سونا مولانا دوست محمد صاحب کی مسجد کو دیا۔ بعد میں جو مال بچا اس کا نصف اسکے بہن بھائیوں کو دے دیا۔ بقایا دو ہزار روپے اسی مسجد کو دے دیا گیا جس کے عوض زمین خرید کر مسجد میں ملا دی گئی۔

آپ نے اس کی وفات پر کوئی تیرا، چالیسواں وغیرہ نہیں کیا۔ جب آپ کو توفیق ہوتی ہے تو ان کے ایصال ثواب کی خاطر کسی مسکین کو کوئی ٹھوس چیز دے دیتے ہیں، اور کبھی کبھار قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کر لیتے ہیں۔

اسلام میں بیہودہ اجتماعات کا کوئی جواز نہیں، بحوالہ

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ مدینہ میں تشریف لائے۔ مدینہ والوں نے کھیل کود کے لیے دو دن بنائے ہوئے تھے۔ ۱۔ یوم النیروز۔ ۲۔ یوم المہرجان۔ یعنی جن دنوں میں دن کم ہونا یا زیادہ ہونا شروع ہوتا ہے ان دنوں میں وہ لوگ کھیلا کرتے تھے۔ تو حضورؐ نے پوچھا کہ یہ دو دن کیسے ہیں؟ تو لوگوں نے جواب دیا کہ ہم ان دو

Marfat.com

دنوں جاہلیت کے زمانہ میں کھیلا کرتے تھے. تو حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں. ① یوم الاضحیٰ ② یوم الفطر

رواہ ابو داؤد (باب صلوٰۃ العیدین ص۱۲۶ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

وضاحت اُوپر والے دو واقعات جو میں نے آپ کے گوش گزار کئے ہیں اور ان میں مرگ پر ہونے والے طریقے بیان کیے گئے ہیں. یوکہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگی میں لوگوں کو کر کے دکھائے ہیں انا تو شرع سے ثابت ہے. علاوہ ازیں تیسرا، ساتواں، اور چالیسواں کرنا، ان کا شرع میں کوئی ثبوت نہیں. بلکہ یہ تو برادری کی رسمیں ہیں. جنہیں لوگ دین سمجھ کر کرتے ہیں. بلکہ ایک دوسرے کی مالی حالت کمزور کرتے ہیں. ایک تو گھر سے آدمی مر جاتا ہے. اور دوسرا برادری آکر اسکا کوٹھا کر دیتی ہے. اس رسم کو حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ "مردہ شکیس" فرمایا کرتے تھے. کہ برادری مرگ والوں سے مُردہ شکیس وصول کرتی ہے. یعنی جن کا آدمی مر جائے وہ زردہ، پلاؤ، قورما، متنجن وغیرہ برادری کو کھلائے. اور "ختم شریف" کو دین اعلیٰ سمجھ کر پڑھاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ختم کی چند آیات جو اِدھر اُدھر قرآن مجید سے لے کر جوڑی گئی ہیں، نہ پڑھی جائیں تو مُردے کو ثواب نہیں پہنچے گا. اور جہالت کی حد ہو گئی ہے کہ اکثر لوگ جو معمر ہو چکے ہیں اور بعض پڑھے لکھے حضرات کو بھی یہ پتہ نہیں کہ ثواب پہنچانے کا اصل طریقہ کیا ہے؟

اصل طریقہ یُوں ہے کہ اللہ کے نام کی خیرات کر کے یا قرآن مجید کی تلاوت کر کے یا کلمہ، درود شریف پڑھ کر دل میں ارادہ کر لیا جائے یا زبان سے کہہ دیا جائے کہ یا اللہ! یہ ثواب جو مجھے ملنا تھا اس کو میں تیرے ذریعے سے فلاں میت تک پہنچاتا ہوں. تو اس کا ثواب اسے عطا فرما.

بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضورؐ کے ہاتھوں سے فلاں میت تک یہ ثواب پہنچاتا ہوں. یہ لفظ کہنا درست نہیں ہے اور اس طرح نہیں کہنا چاہیئے. بلکہ مذکورہ بالا طریقہ ایصالِ ثواب کے لیے اپنانا چاہیئے.

بعض لوگوں کا عقیدہ یُوں بھی ہے کہ جو کچھ قرآن مجید، کلمہ طیبہ، درود شریف پڑھا گیا. اگر ختم پڑھنے والے کو نہ بتائیں گے تو اس کا ثواب میت تک نہیں پہنچے گا.

وہ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب! ہم نے جو کچھ پڑھا، آپ کی ملک کیا. حالانکہ یہ طریقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت نہیں ہے. کہ قرآن مجید، کلمہ طیبہ یا درود شریف پڑھ کر مولوی صاحب

Marfat.com

کی ملک کیا جائے۔

لہذا ایسے اعمال سے اجتناب برتنا ضروری ہے جو اعمال کرنے چاہیں، جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ سے ثابت ہیں فضول بکھیڑے میں پڑنے کا کیا فائدہ۔

Marfat.com

قانونِ شریعت میں مومن کے لئے دُعا کرنا فرض ہے

مومن کے لئے دُعا کرنے کا قرآن میں ثبوت

ترجمہ: پس جان تو یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور بخشش مانگ واسطے گناہ اپنے کے اور واسطے ایمان والوں کے اور ایمان والیوں کے اور اللہ جانتا ہے جگہ پھر جانے تمہارے کی اور جگہ رہنے تمہارے کی ۱۹

(پارہ ۲۶ سورہ محمد آیت ۱۹)

ترجمہ۔ اور واسطے ان لوگوں کے کہ آئے پیچھے اُن کے۔ کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے بخش ہم کو واسطے بھائیوں ہمارے کو اور جو آگے لائے ہیں ہم سے ایمان اور مت کر بیچ دلوں ہمارے کے بُرائی واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے اے رب ہمارے تحقیق تُو ہی ہے شفقت کرنے والا مہربان ہے ۱۰

(پارہ ۲۸ سورہ حشر آیت ۱۰)

ترجمہ۔ اے رب میرے کر مجھ کو قائم رکھنے والا نماز کا۔ اولاد میری سے اے رب میرے قبول کر دُعا میری ۱۱ اے رب ہمارے بخش مجھ کو اور ماں باپ میرے کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہووے حساب ۱۲

(پارہ ۱۳ سورہ ابراہیم آیت)

مومن کے لیے دُعا کرنے کا حدیث میں ثبوت

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھو اوپر میت کے اس میت کے لیے خالص دعا کرو۔

Marfat.com

(باب المشی بالجنازہ فصل ثانی صـ۱۴۱ مشکوٰۃ شریف)

سوال :- الصلٰوۃ دعا کون سی ہے ؟ اس کا جواب حضرت ابوہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود روایت فرماتے ہیں :-

الجواب

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کا نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے۔ اے اللہ! بخش تو واسطے زندوں ہمارے کے اور مُردوں ہمارے کے اور موجود ہمارے کے، واسطے غائب ہمارے کے، واسطے چھوٹے ہمارے کے، بڑے ہمارے کے، مذکر ہمارے کے، مؤنث ہمارے کے۔ اے اللہ! جس شخص کو زندہ رکھے تو ہم میں سے، پس زندہ رکھ تو اس کو اوپر اسلام کے جس شخص کو قبض کرے تو اس کو ہم میں سے پس قبض کر تو اُس کو اوپر ایمان کے اور اے اللہ! محروم کر اجر اس کے سے ہم کو۔ نہ فتنے میں ڈال تو ہم کو بعد اس کے۔

(باب المشی بالجنازہ فصل ثانی صـ۱۹۲ مشکوٰۃ شریف)

وضاحت

ان قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ مومن کے لیے جنازہ پڑھنا فرض کفایہ اور عام دُعا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور سنت مؤکدہ واجب کے قریب ہوتی ہے۔

Marfat.com

شکار

شکار کا جواز بذریعہ قرآن مجید

ترجمہ۔ پوچھتے ہیں تجھ سے کیا حلال کیا گیا واسطے اُن کے۔ کہہ حلال کی گئیں ہیں واسطے تمہارے پاکیزہ چیزیں اور جو سکھلاؤ تم زخم دینے والوں کو شکار کرنے والوں کو سکھلاتے ہو تم اُن کو، اس چیز سے کہ سکھلایا تم کو اللہ نے پس کھاؤ اس چیز سے کہ پکڑ رکھیں اور پر تمہارے اور یاد کرو نام اللہ کا اُوپر اس کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد لینے والا ہے حساب

کا ع (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۴)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۱: مواشی کا حکم فرما دیا۔ پھر لوگوں نے اور چیزوں کو پوچھا۔ تو فرمایا ستھری چیزیں تم کو حلال ہیں۔ سو حضرتؐ نے جو منع فرمائیں، معلوم ہوا کہ وہ ستھری نہیں۔ جیسے پھاڑنے والا جانور، چوپائے یا پرندہ۔ مثلاً شیر یا باز یا چیل، اور اسی میں داخل ہوئے مُردار خوار سارے، کوّا وغیرہ اور جیسے گدھا اور بچھو اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ۔

فائدہ: اور پہلے حرام فرمایا جس کو پھاڑنے والے نے کھایا۔

نوٹ: پھاڑنے والے جانور کا ذکر اسی سورۃ المائدہ کی آیت ۳ میں ہے۔

اب اس میں سے شکار سے سیدھے جانور کا مارا ہوا حلال کیا (جس شکاری جانور یا شکاری پرندہ کو سکھایا جائے۔ وہ اس پھاڑنے والے درندے کے حکم میں نہیں رہتے اور سیکھے ہونے کی یہ نشانی ہے۔ کہ جب شکار کے لیے دوڑایا تو دوڑ جائے۔ جب واپس بُلایا جائے تو شکار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے واپس آ جائے اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ جانور مسلمان کا سکھایا ہوا ہو۔ حاشیہ ۵ ص ۲۵۷ مشکوٰۃ شریف) جب اس نے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا، لیکن سدھانا شرط ہے۔ سدھانا وہ کہ پکڑ کر رکھ چھوڑے۔ آپ نہ کھاوے اور اللہ کا نام لینا شرط ہے دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر ذبح درست نہیں۔ مگر بھولے تو

Marfat.com

معاف ہے۔

شکار کا جواز بذریعہ احادیث

ترجمہ۔ عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ جب تو کتے کو شکار کے لیے چھوڑے تو اس پر اللہ کا نام لے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر پڑھے۔ اگر اس نے تیرے لیے پکڑا اور تو نے اس شکار کو زندہ پایا تو اسے ذبح کرلے۔ اگر شکار کو تو نے مرا ہوا پایا تو اسے شکاری جانور نے نہیں کھایا تو اسے کھالے۔ اگر شکاری جانور نے اسے کھایا ہے تو پھر اس شکار کو نہیں کھا سکتا۔ شکاری جانور کا شکار کیے ہوئے کو کھانا اس امر کی دلیل ہے کہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔ اگر سکھلائے ہوئے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا مل جائے تو پھر اس کو مت کھا۔ چونکہ تجھے پتہ نہیں کس نے جانور کو مارا ہے اور اگر تیر سے شکار کیا ہے تو تیر چلاتے وقت اللہ کا نام لے لے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ لے اگر تجھ سے وہ شکار ایک دن کی مقدار غائب ہو گیا ہے اور پھر اس کو پایا ہے۔ اگر تیرے تیر لگنے کا اس جانور میں نشان ہے تو اسے چاہے تو کھا سکتا ہے۔ اگر وہ جانور پانی میں ڈوبا ہوا ہے تو پھر مت کھا۔

(باب کتاب الصید والذبائح ص۳۵۷ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

وضاحت حاشیہ نمبر ۲ ص۳۵۷ مشکوٰۃ شریف: شکاری جانور کو پکڑے ہوئے جانور کے متعلق علماء میں اختلاف ہے بعض زخم شرط کرتے ہیں اور بعض نہیں۔

ترجمہ۔ عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ ہم سکھلائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تیرے لیے کوئی شکار کتے پکڑ لیں اگرچہ اُسے مار دیں تو اسے کھالے۔ پھر میں نے دوسرا سوال کیا کہ ہم لکڑی کے تیر سے شکار کھیلتے ہیں۔ تو حضورؐ فرماتے ہیں کھا تو اس کو جس میں تیر داخل ہو گیا ہے اور چیز کو تیر پہنچا ساتھ عرض اپنے کے یعنی نوک نہیں لگی اس تیر کا پچھلا حصہ لگا ہے اور وہ جانور زخمی نہیں ہوا، پھر مت کھا۔ یہ کُند ہوا ہے پس مت کھا (اس کی ممانعت

Marfat.com

سورۃ المائدہ آیت ۴ میں ہے)۔

(باب کتاب الصید والذبائح ص۳۵۵ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

وضاحت انہی احادیث کی روشنی میں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں کہ اگر جانور کو غلیل اور بندوق کے شرّے سے زخمی کیا ہے۔ تو وہ جانور شکار کا کھانا درست ہے، ورنہ نہیں۔ نیز غلیل اور بندوق چلاتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا شرط ہے۔

شکار کے حلال اور حرام جانور بذریعہ قرآن کریم

ترجمہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو پورا کرو ساتھ عہدوں کے حلال کیے گئے واسطے تمہارے چار پائے چگنے والے یعنی چارہ اور دانہ کھانے والے مگر جو پڑھی جاتی ہیں اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والے شکار کو تم احرام باندھے ہو بیشک اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے ۞ (پارہ ۶ سورۃ المائدہ آیت ۱)

وضاحت محرم اگر شکار بری کھیلنے یا شکار کے متعلق شکاری کو بتلائے یا اس کو تیر اٹھا کر دے یا پکڑے ہوئے شکار کو ذبح کرے وہ شکار حرام ہو جاتا ہے۔

ترجمہ جو لوگ پیروی کرتے ہیں رسول کی جو نبی ہے ان پڑھا۔ وہ جو پاتے ہیں اس کو لکھا ہوا نزدیک اپنے بیچ تورات کے اور انجیل کے حکم کرتا ہے ان کو ساتھ بھلائی کے اور منع کرتا ہے ان کو نامعقول چیز سے اور حلال کرتا ہے واسطے ان کے پاکیزہ چیزیں اور حرام کرتا ہے ان پر ناپاک چیزیں۔ اتار رکھتا ہے ان سے بوجھ ان کے اور طوق جو تھے اوپر ان کے پس جو لوگ ایمان لائے ساتھ اس کے اور قوت دی اس کو اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور کی کہ اتارا گیا ہے ساتھ اس کے۔ یہ لوگ ہیں فلاح پانے والے ۞ (پارہ ۹ سورۃ اعراف آیت ۱۵۷)

طیب اور خبیث جانوروں کی بذریعہ احادیث وضاحت

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ اوپر کے دانتوں والے

Marfat.com

جانور جو چیر پھاڑنے والے ہیں. اُن کا کھانا حرام ہے۔

(باب ما یحل اکلہٗ وما یحرم ص۳۵۹ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے منع کیا ہر داڑھوں والے چیرنے پھاڑنے والے جانور کو کھانے سے. اور وہ پرندہ جو ہاتھ سے (جس کو چنبہ کہتے ہیں) شکار کھیلنے والے کو حرام کیا.

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۵۹ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. ثعلبہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے خیبر کے دن اہلی گدھوں کے کھانے سے منع کیا

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۵۹ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. ابی قتادہؓ سے روایت ہے کہ اس نے حمار وحشی یعنی نیل گائے کو شکار کیا تو حضورؐ نے اسے فرمایا کہ کیا تیرے پاس کچھ باقی ہے؟ یعنی نیل گائے سے کچھ باقی ہے؟ وہ کہتے ہیں ہم نے آپؐ کو اس گائے کا پاؤں دیا. آپؐ نے اُسے کھایا.

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۵۹ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں. ہم مرالظہران کے جنگل میں ایک خرگوش کو دوڑایا، اور پھر میں نے اسے پکڑ لیا اور اس کو ابوطلحہؓ نے ذبح کیا. اس کا آدھا پچھلا حصہ حضورؐ کو بھیج دیا تو آپؐ نے اسے قبول فرمالیا. (متفق علیہ)

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۵۹ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

وضاحت

سوال: فرقہ اثنا عشری سے تعلق رکھنے والے لوگ خرگوش نہیں کھاتے اور وہ کہتے ہیں کہ خرگوش کو حیض آتا ہے اور اس کے اُوپر کے دانت ہیں؟

الجواب: حیض ہر قسم کی مادہ کو آتا ہے جو بچے دینے والی ہے. حیض کا خون بچے کی پیٹ میں سپلائی کیا جاتا ہے.

اُوپر والے دانتوں کے جانوروں کے ضمن میں عرض ہے کہ جن جانوروں کے اُوپر والے دانت ہوتے ہیں. ان کے حرام ہونے میں درندہ ہونا بھی شرط ہے. لیکن خرگوش درندہ نہیں ہے. اس طرح ہرن کے

Marfat.com

یعنی اوپر والے دانت ہوتے ہیں اور اس کو کوئی حرام نہیں کہتا۔

ترجمہ۔ ابی زبیرؓ سے روایت ہے وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جابرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ جو چیز سمندر ساحل پہ گرا دے اور اس سے پانی ہٹ جائے تو اس کو کھالو اور جو سمندر میں مر جائے اور مر کر پانی کے اوپر آجائے اس کو نہ کھاؤ۔

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۶۱ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہمارے لیے دو مُردار حلال اور دو خون حلال ہیں۔ دو مُردار مچھلی اور جنگلی ٹڈی اور دو خون کلیجہ اور تلی۔

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۶۱ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ عبدالرحمٰن بن سبلؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۶۱ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے جلّالہ کے گوشت کھانے اور اس کے دودھ پینے سے منع کیا۔

(باب ما یحل اکلہ وما یحرم ص۳۶۱ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

وضاحت جلّالہ اس جانور کو کہتے ہیں جو اتنی زیادہ عمر گندگی کھاتا ہے کہ جس کے گوشت سے بدبو آئے۔ اگر بدبو نہیں آتی تو پھر اس کے گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور بہتر یہ ہے کئی دن اس جانور کو گھر میں رکھے اور حلال خوراک دی جائے۔ تاکہ گندگی کا اثر اس سے دور ہو جائے دنادے کبڑا ہے، مرغی جو گلی میں پھرتی ہے اس کو تین دن گھر میں محفوظ رکھا جائے اور جلّالہ جو بالکل گندگی کھاتی ہے اس کو دس دن تک کھانا منع ہے یعنی دس دن بند رکھا جائے اور شرح السنہ میں یہ ہے کہ گندگی کھانے والے جانور کو دیکھا جائے۔ اگر وہ کبھی کبھی کھاتا ہے تو وہ جانور جلّالہ کے حکم میں نہیں ہے۔

نوٹ: جلّالہ جانور کی تشریح کا مضمون مشکوٰۃ شریف کے ص۳۶۱ کے حاشیہ ۲ سے لیا گیا ہے۔

وضاحت ان احادیث میں طیّب اور خبیث جانوروں کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ان حرام کردہ جانوروں کے سوا باقی جانور پرندے حلال ہیں۔

Marfat.com

احرام کی حالت میں شکار کرنا منع ہے۔

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو مت مارڈالو شکار کو تم احرام میں سورہ ۵

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۹۵)

ترجمہ۔ حلال کیا گیا واسطے تمہارے شکار کرنا دریا کا اور کھانا اس کا فائدہ واسطے تمہارے۔ اور واسطے مسافروں کے اور حرام کیا گیا اوپر تمہارے شکار جنگل کا جب تک رہو تم احرام میں اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے وہ جو طرف اس کی اکٹھے کیے جاؤ گے ۹۶

(پارہ ۷ سورۃ المائدہ آیت ۹۶)

Marfat.com

طِبّ

مرض سے شفا دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لیکن مرض کا علاج کروانا حضورؐ سے ثابت ہے:

ترجمہ. اور میں جب بیمار ہوتا ہوں پس وہی شفا دیتا ہے مجھ کو ۔

(پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۸۰)

وضاحت

اسی سورۃ الشعراء کی آیت ۶۹ سے لے کر آیت ۸۹ تک حضرت ابراہیمؑ کی قوم کے غلط نظریات کی تردید کا بیان ہے۔ یعنی اُن کفار کے خیال میں تھا کہ بزرگوں کی شبیہیں اور اُن کے نام پکارنے سے نفع ہوتا ہے۔ صحت، رزق وغیرہ وہی دیتے ہیں۔ جیسا کہ آج کل بھی بعض مسلمان فرقوں کا خیال ہے کہ صحت، رزق، فائدہ اور نقصان ان کے ذریعے سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے اعتقاد کی تردید فرمائی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کو حکم دیا کہ لوگوں کو یہ واقعہ حضرت ابراہیمؑ کا پڑھ کر سُنا دو تاکہ تمہاری امت ان غلط اعتقادات سے بچ جائے کہ دربار دل پہ رزق، صحت، اولاد کی خاطر مارے مارے نہ پھریں۔ یہ سارے کام میں خود ہی کرتا ہوں۔ مؤلف

ترجمہ. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو مرض بنائی ہے اس کی ساتھ دوا بھی تجویز فرمائی ہے۔

(باب الطب والرقی ص۳۸۷ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہر مرض کی دوا ہے۔ جب مریض کو اس بیماری کی دوا پہنچ جائے تو مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

(باب الطب والرقی ص۳۸۷ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ شفا تین چیزوں میں ہے۔ سینگی لگوانا۔ شہد پینا اور گرم لوہے سے داغ لگانا۔

Marfat.com

(باب الطب والرقی. ص۳۸۷ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

وضاحت البتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوہے سے داغ لگوانے کو پسند نہیں فرماتے تھے اس سے بہتر ہے کہ کوئی اور دوا کرلی جائے۔

ترجمہ. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اس نے حضورؐ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ کلونجی سوائے موت کے ہر مرض کا علاج ہے۔

(باب الطب والرقی فصل اول ص۳۸۶ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. ام قیسؓ سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا. بچوں کو عذاب دو یعنی ان کے حلق کو مت چھوڑو۔ تم لوگ بچوں کی اس مرض کو دفع کرنے کے لیے عود ہندی یعنی قسط استعمال کیا کرو۔ اس میں سات شفائیں ہیں ہنسلی سے بھی اس میں شفا ہے. بچوں کے حلق کے لیے بھی شفا ہے. بچوں کو اس کا سعوط بنا کر ان کے ناک میں پھونکی جائے اور نمونیے والے کو رگڑ کر منہ کے ایک کنارے میں لگائی جائے۔ (باب الطب والرقی ص۳۸۷ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. حضرت عائشہؓ و رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ بخار دوزخ کی ہوا ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

(باب الطب والرقی ص۳۸۸ فصل اول مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. اسامہ بن شریکؓ سے روایت ہے. وہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضورؐ سے پوچھا کہ کیا ہم دوا کرلیں حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اللہ کے بندے دوا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جو مرض بنائی ہے اس کی شفا بھی ساتھ بنائی ہے سوائے بڑھاپے کے۔ اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

(باب الطب والرقی ص۳۸۸ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ. ابی الدرداءؓ سے روایت ہے. وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اگر مرض نازل کی ہے تو اس کی دوا بھی نازل کی ہے. ہر مرض کی دوا ہے. دوا دو کیا کرو، اور حرام کے ساتھ دوا نہ کرو۔

Marfat.com

(باب الطب والرقی فصل ثانی ص۳۸۸ مشکوٰۃ شریف)

نوٹ: حرام کے ساتھ دوائی نہ کرو یعنی شراب اور مردار وغیرہ دوائی کے طور پر استعمال کرنا جائز نہیں ہیں

ترجمہ حنظلہ عامریؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ مریضوں کو کھانا کھانے پر مجبور نہ کرو۔ ان کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔

(باب الطب والرقی فصل ثانی ص۳۸۸ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ سلمہؓ خادمہ حضورؐ سے روایت کرتی ہیں کہ اگر آپؐ کے کوئی پھوڑا نکل آتا یا کوئی چوٹ لگ جاتی تو مجھے حکم دیتے اور میں اس پر مہندی لگاتی۔

(باب الطب والرقی فصل ثانی ص۳۸۸، ص۳۸۹ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ عبدالرحمٰن بن عثمانؓ سے روایت ہے کہ آپؐ سے ایک طبیب نے سوال کیا کہ مینڈک مار کر دوائی میں ڈال دوں تو حضورؐ نے منع فرمایا۔

(باب الطب والرقی ص۳۸۹ فصل ثانی مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپؐ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے جب آپؐ نے زمین پر ہاتھ رکھا تو آپؐ کو بچھو نے ڈس لیا تو حضورؐ نے جوتے سے مار دیا۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اس بچھو پر اللہ لعنت کرے کہ یہ نہ نمازی چھوڑتا ہے، نہ غیر نمازی اور نہ ہی نبی کو چھوڑتا ہے۔ پھر آپؐ نے نمک اور پانی منگوایا اور ان کو ایک برتن میں ملا دیا۔ ڈسی ہوئی جگہ پر آپؐ پانی ڈالتے تھے اور اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور پارہ عمّ کی آخری دو سورتیں بھی پڑھتے تھے۔

(باب الطب والرقی فصل ثالث مشکوٰۃ شریف ص۳۹۰)

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضورؐ نے فرمایا کہ معدہ بدن کا حوض ہے۔ رگیں اس کی طرف منہ کیے ہوئے ہیں جب معدہ صحیح ہو تو رگیں بھی صحیح ہوتی ہیں جب معدہ خراب ہو جائے تو رگیں بھی خراب ہو جاتی ہیں۔

(باب الطب والرقی فصل ثالث ص۳۹۰ مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

حکایتِ سعدیؒ

ایک بار شاہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] کے لیے ایک طبیب جیسا آپ کے مریض صحابہ کرامؓ کا علاج کرے۔ وہ حکیم ماں جیسا مشورہ دیتا ہو۔ بادشاہ نے اس سے دوائی نہ پوچھی۔ سال کے بعد آنحضرتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا کہ میں یہاں علاج کے لیے حاضر ہوا تھا کسی آدمی نے نہ مجھ سے کوئی دوائی پوچھی اور نہ بتائی۔ تو آنحضرتؐ نے جواباً فرمایا کہ یہ لوگ کیسے مریض ہوں، جب تک انہیں زیادہ بھوک نہ لگے کھاتے پیتے نہیں۔ ابھی بھوک پیاس باقی ہوتی ہے کہ کھانا پینا بند کر دیتے ہیں۔ اس طرح کرنے سے ان کا معدہ درست رہتا ہے۔ اس لیے وہ بیمار نہیں ہوتے۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اگر کوئی ہر مہینے کی تین صبح کو کچھ شہد چاٹ لے تو عظیم مصیبت سے بچ جاتا ہے

(باب الطب والرقی۔ فصل ثالث ص۳۹۱ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے کہا کہ کھمبی زمین کی چیچک ہے تو حضورؐ نے فرمایا کہ کھمبی مَن سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے۔ عجوہ (کھجور کی ایک قسم کا نام ہے) جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میری لونڈی کی آنکھیں خراب تھیں۔ اس کے لیے کھمبیوں کا پانی نچوڑ کر اس کی آنکھوں میں ڈالا وہ ٹھیک ہو گئیں۔

(باب الطب والرقی فصل ثالث ص۳۹۱ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم پر دو شفائیں لازم ہیں۔ تلاوت قرآن کریم اور شہد پینا۔

(باب الطب والرقی فصل ثالث ص۳۹۱ مشکوٰۃ شریف)

نظرِ بد

انسان کے اندر ایک تجلی ہے یعنی جس کے لیے بُرا خیال اور بُری نگاہ کرے تو اس پر بُرا اثر

Marfat.com

پڑتا ہے اور جس کے لیے اچھا خیال اور اچھی نگاہ کرے اس پہ اثر بھی اچھا پڑتا ہے۔ اگر اپنے لیے بُرا خیال اور بُری نگاہ کرے تو اپنے آپ پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔

ترجمہ۔ اسماء بنت عمیسؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ جعفرؓ کی اولاد پہ نظر بد کا بہت اثر ہوتا ہے۔ کیا میں اُن پر دم کر دوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں۔ اور فرمایا کہ اگر تقدیر پر کوئی چیز غالب ہوتی تو نظر بد ہوتی۔

(باب الطب والرقی فصل ثانی ص۳۹۱ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابی امامہ بن سہل بن حنیفؓ نے فرمایا کہ عامر بن ربیعہؓ نے سہل بن حنیفؓ کو نہاتے ہوئے دیکھا پس کہہ دیا اس نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہیں دیکھا میں نے مثل آج کے دن کے اور نہ کوئی چمڑا چھپا ہوا۔ یعنی آج میں نے بہت خوب صورت آدمی دیکھا ہے۔ اس بات کے کہنے سے سہلؓ زمین پر گر پڑے۔ پھر حضورؐ کی طرف آدمی آیا کہ آپؐ سہلؓ کی کوئی دوا کر سکتے ہیں؟ اللہ کی قسم وہ سہلؓ پڑا ہوا ہے وہ سر نہیں اُٹھا سکتا۔ حضورؐ نے پُوچھا کسی آدمی کو اس کے متعلق تہمت ہے یعنی کسی نے اس کے متعلق کوئی بات کی ہے۔ تو لوگوں نے کہا کہ عامر بن ربیعہؓ نے اس کے متعلق یُوں کہا ہے کہ اس کا بدن بہت خوب صورت ہے۔ تو حضورؐ نے عامرؓ کو بُلایا اور اس پہ سخت کلامی کی۔ کہ تم اپنے بھائیوں کو کیوں قتل کرتے ہو۔ تو نے اس کے لیے برکت کی کیوں نہ دُعا کی یعنی جب کسی کی کوئی چیز دیکھی جائے تو کہا جائے۔ بارك الله فيه یعنی اللہ تعالیٰ اس میں برکت کرے۔ اس کہنے کے بعد پھر نظر بد نہیں لگتی) پھر عامرؓ سے فرمایا کہ تُو اپنا منہ، دونوں ہاتھ کُہنیوں، دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں کی اطراف اور جو بدن تیرا تہبند کے نیچے ہے۔ سب دھولے اور اس کو لگن میں ڈال دے۔ اس پانی کو لے کر اس پر چھڑکا جائے تو وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا کیا وہ ٹھیک ہو گئے۔

(باب الطب والرقی فصل ثانی ص۲۹۱ مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

جہاد

حضورؐ کو کفار اور منافقین سے جہاد کرنے کا حکم :

ترجمہ۔ اے نبیؐ! جہاد کر کافروں سے اور منافقوں سے اور سختی کر اُن پر ان کے جگہ رہنے اُن کے کی۔ دوزخ ہے اور بُری جگہ ہے پھر جانے کی ۞

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۷۳)

اور بالکل ایسا ہی مضمون پارہ ۲۸ سورۃ التحریم کی آیت ۹ میں مذکور ہے۔

بعض کافروں سے انصاف، صُلح کے ساتھ رہنے سے اللہ تعالیٰ منع نہیں کرتا

ترجمہ۔ نہیں منع کرتا اللہ اُن لوگوں سے کہ نہیں لڑے تم سے بیچ دین کے اور نہیں نکال دیا تم کو گھروں تمہارے سے یہ کہ احسان کرو تم اُن سے اور انصاف کرو طرف اُن کی بیشک اللہ دوست رکھتا ہے انصاف کرنے والوں کو ۞

(پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ آیت ۸)

بعض کافروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ دوستی رکھنے سے منع کرتا ہے :

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں منع کرتا ہے تم کو اللہ اُن لوگوں سے کہ لڑیں تم سے بیچ دین کے اور نکال دیا تم کو گھروں تمہارے سے اور مدد گاری کی اُن پر نکال دینے تمہارے کے۔ یہ کہ دوستی کرو تم اُن سے اور جو کوئی دوستی کرے اُن سے پس وہ لوگ ہیں ظالم ۞

(پارہ ۲۸ سورۃ الممتحنہ آیت ۹)

کافروں کے مقابلہ میں جوابی کارروائی کرنا فرض ہے :

ترجمہ۔ لڑو بیچ راہ اللہ کے اُن لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے۔ مت زیادتی کرو۔ بیشک اللہ نہیں دوست رکھتا زیادتی کرنے والوں کو ۞

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۰)

Marfat.com

ترجمہ۔ اور لڑو اُن سے یہاں تک نہ رہے کفر اور ہو دے دین واسطے اللہ کے پھر
اگر باز رہے پس نہیں زیادتی کرنا مگر اوپر ظالموں کے ۱۹۳

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۳)

وضاحت موضح القرآن، حاشیہ ۳: زیادتی نہ کرو۔ یعنی اس معنی یہ کہ لڑائی میں لڑکے اور عورتیں اور بوڑھے قصداً نہ ماریئے اور لڑنے والوں کو ماریئے۔

ترجمہ۔ مہینہ حرمت والا بدلے مہینے حرمت والے کے ہے اور حرمتوں کا بدلہ ہے
پس جو کوئی زیادتی کرے اوپر تمہارے پس زیادتی کرو تم اوپر اس کے مانند اس
کے کہ زیادتی کی اوپر تمہارے اور ڈرو اللہ سے اور جانو یہ کہ اللہ ساتھ
پرہیزگاروں کے ہے ۱۹۴

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۴)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو: بحوالہ
ترجمہ۔ خرچ کرو بیچ راہ اللہ کے اور مت ڈالو ہاتھوں اپنے کو طرف ہلاکت کے
اور نیکی کرو۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو ۱۹۵

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۵)

وضاحت موضح القرآن، حاشیہ ۳: یعنی چھوڑ کر جہاد نہ بیٹھو۔ سو یہ بھی ہلاکت ہے۔
(جہاد چھوڑ کر بیٹھنا باعث ہلاکت ہے لہذا جہاد کی تیاری میں رہنا اور جہاد کرنا مسلمان کو ہلاکت سے بچاتا ہے اور علامہ اقبالؒ بھی جہاد کے متعلق کیا خوب فرما گئے ہیں)

؎ آنچہ گویم بشنو تقدیر امم کیا ہے؟
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر

مسلمانوں کو جہاد میں لڑنے کے لیے اپنا اسلحہ خود تیار کرنے کا حکم: بحوالہ
ترجمہ۔ اور تیاری کرو واسطے ان کے جو کچھ کر سکو تم قوت سے اور باندھے گھوڑوں
کے سے۔ ڈراؤ گے تم ساتھ اس کے دشمنوں اللہ کے کو اور دشمنوں اپنے کو اور اوروں
کو پرے اُن سے نہیں جانتے تم ان کو اللہ جانتا ہے اُن کو اور جو کچھ خرچ کرو کسی

Marfat.com

چیز سے بیچ راہ خدا کے پورا پہنچایا جاوے گا طرف تمہاری اور تم نہ ظلم کیے جاؤ گے ۶

(پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۰)

وضاحت مسلمانوں کو ہر قسم کا اسلحہ خود تیار کرنا چاہیئے، جو کچھ کر سکو قوت سے مراد بھی دو بار ہتھیار ہیں لہٰذا ہر قسم کا اسلحہ مسلم ممالک کو خود تیار کرنا چاہیئے کفار ممالک کے اسلحہ پر بھروسہ کرنا ٹھیک نہیں ہے کفار سے لیا ہوا اسلحہ بعض مقامات پر مسلمانوں کے لیے مفید ثابت نہیں ہوا جبکہ شکست کا سبب بنا اس لیے مسلم ممالک کو چاہیئے کہ سامان عیش و عشرت پر اندھا دھند دولت کا صرف نہ کریں بلکہ عملی ترقی اور دفاع پر زیادہ توجہ دیں یعنی ملک میں اپنی ضرورت کی چیزیں خود تیار کریں اور دفاع کی چیزیں بھی خود تیار کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوہے میں جنگی سامان اور دوسرے نفع کے سامان بھی ہیں ۱۲ منہ

ترجمہ: اور ہم نے بھیجا ہے پیغمبروں کو ساتھ دلیلوں کے اور اتارا ہے ساتھ ان کے کتاب اور ترازو تاکہ قائم رکھیں لوگ انصاف کو اور اتارا ہے لوہا جس میں لڑائی سخت ہے اور فائدے ہیں دوسرے لوگوں کے اور تاکہ معلوم کرے اللہ جو مدد دیتا ہے اس کی اور رسولوں اس کے کو بن دیکھے بیشک اللہ زور آور غالب ہے ۲۵

(پارہ ۲۷ سورۃ الحدید آیت ۲۵)

مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں خدا کی یاد کرتے ہوئے قدم جما کر لڑنے کا حکم: بحوالہ

ترجمہ: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جب ملو گروہ کافروں کے تو ثابت رہو اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ چھٹکارا پاؤ ۴۵

(پارہ ۹ سورۃ انفال آیت ۴۵)

مسلمانوں کو دوران جنگ میں اللہ تعالیٰ کا اپنی اور اپنے رسول کی پیروی کرنے کا حکم اور آپس میں جھگڑا کرنے سے منع کرتا ہے: بحوالہ

ترجمہ: اور فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی اور مت جھگڑو آپس میں پس

Marfat.com

سست ہو جاؤ گے اور جاتی رہے گی ہوا تمہاری اور صبر کرو۔ تحقیق اللہ تعالےٰ ساتھ صبر کرنے والوں کے ہے ۝۴۶

(پارہ ۹ سورۂ انفال آیت ۴۶)

فوج کے کمانڈر کو چاہیئے کہ فوج کو کفار کے مقابلہ میں لڑائی کا حکم کرتے وقت یہ آیات پڑھ کر تلقین کرے:

ترجمہ۔ اور جلدی کرو طرف بخشش کے رب اپنے سے اور بہشت کے کہ چوڑاؤ اس کا آسمان اور زمین ہے تیار کی گئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے ۝۱۳۳

(پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۳۳)

ترجمہ۔ جلد چلو طرف بخشش پروردگار اپنے کے اور بہشت کے چوڑاؤ اس کا مانند چوڑاؤ آسمان کے اور زمین کے۔ تیار کی گئی ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اُس کے کے۔ یہ ہے فضل خدا کا دیتا ہے اُس کو جس کو چاہے اور اللہ صاحب فضل بڑے کا ہے ۝۲۱

(پارہ ۲۷ سورۂ الحدید آیت ۲۱)

مسلمانوں کو جنگ میں ثابت قدم رکھنے کا فرشتوں کو حکم اور فرشتوں کو کفار کی گردنیں اور جوڑ توڑنے کا حکم: بحوالہ

ترجمہ۔ جس وقت وحی پہنچاتا تھا رب تیرا طرف فرشتوں کی۔ یہ کہ میں ساتھ تمہارے ہوں پس ثابت رکھو اُن لوگوں کو جو ایمان لائے۔ البتہ ڈالوں گا بیچ دلوں اُن لوگوں کے کہ کافر ہوئے رُعب۔ پس مارو اُوپر گردنوں کے اور مارو ان میں سے ہر پور پر ۝۱۲

(پارہ ۹ سورۂ انفال آیت ۱۰)

مسلمانوں کو کفار کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے رہنا چاہیئے: بحوالہ

ترجمہ۔ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہے اُن لوگوں کو کہ لڑتے ہیں بیچ راہ اُس کی کے صف باندھ کر۔ گویا کہ وہ عمارت میں سیسہ پلائی ہوئی ہے ۝

(پارہ ۲۸ سورۂ صف آیت ۴)

Marfat.com

دورانِ جنگ پُشت دِکھا کر بھاگنا منع ہے: بحوالہ

ترجمہ. اے لوگو! جو ایمان ہو، جس وقت کہ ملاقات کرو تم اُن لوگوں سے کہ کافر ہوئے لشکر باندھ کر۔ پس نہ پھیرو اُن سے پیٹھ کو ﴿۱۵﴾

(پارہ ۹ سورۂ انفال آیت ۱۵)

اگر جنگ میں کوئی پُشت دکھا کر بغیر کسی وجہ کے بھاگے. اُس پر خُدا کا غضب ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، بحوالہ

ترجمہ. اور جو کوئی پھیر دے اُن سے اُس دن پیٹھ اپنی مگر حرفت کرنے والا (کسی جنگی چال کے لیے ہٹے تو جائز ہے) یا جگہ پکڑنے والے طرف جماعت کی پس تحقیق پھر آیا ساتھ غصے کے اللہ کی طرف سے اور جگہ رہنے اس کی کے دوزخ ہے بُری جگہ ہے پھر جانے کی ﴿۱۶﴾ (پارہ ۹ سورۃ الانفال آیت ۱۶)

جنگ میں شہید ہونے والوں کو مُردہ نہ کہو اور مُردہ مت گمان کرو: بحوالہ

ترجمہ. اور مت کہو واسطے اُن لوگوں کے لیے کہ مارے جاتے ہیں بیچ راہ اللہ کے کہ مُردے ہیں. بلکہ زندہ ہیں اور لیکن نہیں تم سمجھتے ﴿۱۵۴﴾

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴)

ترجمہ. اور مت گمان کر اُن لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مُردے بلکہ زندہ ہیں نزدیک رب اپنے کے رزق دیئے جاتے ہیں ﴿۱۶۹﴾ خوش ہیں ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے اُن کو اللہ نے فضل اپنے سے اور خوشخبری لیتے ہیں ساتھ ان لوگوں کے کہ نہیں ملے ساتھ اُن کے پیچھے ان کے سے یہ کہ نہیں ڈر اُوپر ان کے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ﴿۱۷۰﴾ خوشخبری لیتے ہیں ساتھ نعمت کے اللہ کی طرف سے اور فضل کے اور تحقیق نہیں ضائع کرتا ثواب ایمان والوں کا ﴿۱۷۱﴾ (پارہ ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱)

نوٹ: علاوہ ازیں فضائل شہداء، فضائل جہاد، احادیث کی کتب میں موجود ہیں۔ وہاں سے مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

روزہ کی فرضیّت اور اُس کے فضائل

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو لکھا گیا اوپر تمہارے روزہ جیسا کہ لکھا گیا تھا اُوپر اُن لوگوں کے جو پہلے تم سے تھے۔ تو کہ تم پرہیزگاری کرو ۱۸۳

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ ۵: یعنی روزے سے سلیقہ آجاوے جی روکنے کا تو کہ ہر جگہ روک سکو (انسان کے گیارہ مہینے کھانے پینے اور شہوت رانی کرنے سے قوت حیوانیہ تیز ہو جاتی ہے اور قوت ملکیہ یعنی نیکی کرنے کی قوت مدھم ہو جاتی ہے۔ روزہ قوت حیوانی کم کرنے کے لیے اور قوت ملکیت کو تیز کرنے کے لیے فرض کیا گیا ہے۔ روزہ جسمانی صحت کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ چنانچہ بعض غیر مسلم ڈاکٹر رمضان کے مہینے میں روزے رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے مفاد کے لیے روزہ بنایا ہے۔ اور طبی لحاظ سے بھی اسی مہینے میں بھوکا پیاسا اور شہوت رانی سے باز رہنا چاہیئے۔ تاکہ جسمانی صحت صحیح ہو جائے۔ اگرچہ روزے میں ظاہری طور پر بڑی مشقت ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو آسانی کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ (مؤلف)

(بحوالہ پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)

ترجمہ۔ مہینہ رمضان کا جو اُتارا گیا ہے بیچ اس کے قرآن مجید ہدایت واسطے لوگوں کے اور دلیلیں ہدایت کی سے اور معجزے۔ پس جو کوئی حاضر ہو تم میں سے اس مہینے میں پس چاہیئے کہ روزہ رکھے اس کو اور جو کوئی بیمار ہو اوپر سفر کے۔ پس گنتی ہے دنوں اور سے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا اور نہیں ارادہ کرتا ہے ساتھ تمہارے دشواری کو۔ تو کہ پورا کرو گنتی کو تو کہ بڑائی کرو اللہ کی اُوپر اس کے ہدایت کیا تم کو اور تو کہ تم شکر کرو ۱۸۵

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵)

Marfat.com

وضاحت مرضح القرآن حاشیہ ۱۷۱ اس سے معلوم ہوا کہ رمضان کا مہینہ اسی لیے مخصوص ہوا کہ اترا قرآن پس قرآن کی خدمت اس مہینے میں اول چاہیئے اسی سبب سے رسول اللہ نے تقید کیا تراویح کا اور آپ چند روز جماعت کرا کر پھر نہ کروائی کہ قرآن میں اشارات ہیں حق دیں نہ ہو جاوے۔

ترجمہ۔ سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان دروازوں میں سے ایک دروازے کا نام ریان (سیراب کرنے والا) ہے۔ اس دروازے میں سے محض روزے دار داخل ہوں گے۔

(کتاب الصوم۔ فصل اول ص۱۷۳ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(کتاب الصوم۔ فصل اول ص۱۷۳ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ نے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ ہر نیکی بنی آدم کی دس گنا سے لے کر سات گنا تک ثواب رکھتی ہے۔ مگر روزہ پس یہ روزہ میرے لیے ہے اس کا بدلہ میں خود ہی دوں گا یعنی اس نے اپنی شہوت اور کھانا پینا میرے لیے چھوڑا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار روزہ کے وقت اور دوسری خوشی خدا کی ملاقات کے وقت۔ روزے دار کے منہ کی ہوا اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے۔ روزہ ڈھال ہے یعنی گناہ کے حملے سے بچاتا ہے جس دن آدمی روزہ رکھے بری کلام نہ کرے اور فضول شور نہ مچائے اگر کوئی آدمی اس سے لڑائی کرے یا گالی دے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔

(کتاب الصوم فصل اول ص۱۷۳ مشکوٰۃ شریف)

(ترجمہ۔ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا روزہ اور قرآن مجید قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا میں

Marfat.com

نے اس کو کھانے اور شہوتوں سے روک رکھا تھا۔ میری سفارش اس کے حق میں قبول کر۔ قرآن کہے گا میں نے اسے رات کو نیند سے روکے رکھا۔ میری سفارش اس کے حق میں قبول کرلے۔ تو دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ دن رات کو بغیر افطار کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ یعنی چوبیس گھنٹے لگاتار روزہ نہ رکھے۔ تو ایک آدمی نے آپؐ سے عرض کیا کہ آپؐ تو ایسا کرتے ہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ کون تمہارا میری مانند ہے۔ اللہ تعالیٰ رات کو مجھے کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

(کتاب الصوم، فصل ثانی ص۱۷۵، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولے اور جھوٹ پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے طعام اور پانی چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

(باب تنزیہہ الصوم فصل اول ص۱۷۶، مشکوٰۃ شریف)

وضاحت روزہ رکھ کر فضول باتوں، لغویات اور بُرے کاموں سے اجتناب کرنا ضروری ہے ورنہ مذکورہ بالا حدیث کے مطابق روزے کا کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا۔

روزہ افطار کرنے کی دُعا

ترجمہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ جب روزہ افطار فرماتے تو یوں فرمایا کرتے "چلی گئی پیاس، رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ہمارا اجر ثابت ہوگیا"

(باب کتاب الصوم فصل ثانی ص۱۷۵، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ معاذ بن زہرہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔ اللّٰھم لک صمت وعلیٰ رزقک افطرت یعنی اے اللہ میں نے تیرے لیے ہی روزہ رکھا ہے اور تیرے رزق پر افطار کیا ہے"

(باب کتاب الصوم، فصل ثانی ص۱۷۵، مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

افطار میں جلدی کرنے والے روزہ دار اللہ کو بہت پیارے ہیں: بحوالہ

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے جو جلد روزہ افطار کرتے ہیں وہ مجھے بہت پیارے ہیں۔

(باب کتاب الصوم۔ فصل ثانی ص۱۷۵ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ سفیر اکرمؐ نے فرمایا۔ دین اسلام ہمیشہ غالب رہے گا جب تک لوگ افطارِ روزہ میں جلدی کریں گے۔ اس لیے کہ یہود و نصاریٰ افطار میں دیر کرتے ہیں۔

(باب کتاب الصوم فصل ثالث ص۱۷۵ مشکوٰۃ شریف)

وضاحت ہر علاقے میں سورج مختلف اوقات میں غروب ہوتا ہے۔ ہر ہزار میل پر ایک گھنٹے کا فرق پڑتا ہے۔ دہلی سے لندن چھ ہزار میل دور ہے اس لیے ان کے وقت میں چھ گھنٹے کا فرق ہے۔ لاہور اور خانیوال کے درمیان تقریباً دس گیارہ منٹ کا فرق ہے۔ ملتان اور خانیوال کے درمیان دو منٹ کا فرق ہے۔ علیٰ ہذا القیاس یعنی جونہی سورج غروب ہو جائے۔ تو فوراً روزہ افطار کر لینا چاہیئے۔ دیر نہیں کرنا چاہیئے۔

ترجمہ۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جب اس جگہ سے رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ افطار نہ کریں۔

(باب کتاب الصوم فصل اول ص۱۷۵ مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

فرضیّت حج اور اُس کا ثواب

حضرت ابراہیمؑ کا لوگوں کو حج بیت اللہ کی جانب بُلانا

ترجمہ۔ جس وقت ہم نے جگہ مقرر کر دی ہم نے واسطے ابراہیمؑ کے مکان کعبے کا اس شرط پر کہ نہ شریک لا ساتھ میرے کسی چیز کو اور پاک رکھ گھر میرے کو واسطے گرد پھرنے والوں کے اور کھڑا رہنے والوں کے اور رکوع کرنے والوں کے سجدہ اور پکار دے بیچ لوگوں کے ساتھ حج کے۔ آویں گے تیرے پاس پیادے اور اوپر ہر اُونٹ دُبلے کے آویں کے ہر راہ دُور سے ۲۶

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۲۶، ۲۷)

وضاحت موضح القرآن۔ حاشیہ ۳۰: ایک پہاڑ پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیمؑ نے پکارا۔ لوگو! تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے۔ حج کو آؤ۔ باپ کی پشت میں لبیک کہا جن کی قسمت میں حج ہے ایک بار، دو بار، یا زیادہ۔ اپنے شوق سے ہزاروں خلق پیادہ آتے ہیں۔ لیکن فرض تب ہے کہ سواری پیدا ہو۔ اور اگر مکہ نزدیک ہے یا شخص کو چلنے کی عادت ہے تو امام مالک کے ہاں فرض ہے۔

ترجمہ۔ تحقیق مقرر کیا گیا پہلا گھر واسطے لوگوں کے، وہ ہے جو بیچ مکہ کے ہے برکت والا اور ہدایت واسطے عالموں کے ۹۶ بیچ اس کے نشانیاں ہیں ظاہر، مقام ابراہیمؑ (بیت اللہ کے ساتھ شمال مشرق میں ایک بہشت سے آیا ہوا پتھر ہے جس کو مقام ابراہیمؑ کہتے ہیں) اور جو کوئی داخل ہوا اس میں ہوتا ہے امن میں اور واسطے اللہ کے اُوپر لوگوں کے حج کرنا اس گھر کا یعنی کعبہ کا جو کوئی پا سکے طرف اس کے راہ اور جو کوئی کافر ہو پس تحقیق اللہ بے پروا ہے عالموں سے ۹۷

(پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۹۶، ۹۷)

Marfat.com

وضاحت اس آیت سے یہ مطلب واضح ہوتا ہے کہ جس کے پاس زادِ راہ ہے یعنی اس کے آنے جانے کا خرچہ اور اتنے دن اس گھر والوں کے لیے خرچہ موجود ہو تو اس پر حج بیت اللہ کرنا فرض ہے۔ بحوالہ

ترجمہ۔ حج کے مہینے معلوم ہیں (شوال، ذیقعدہ، ذی الحجہ۔ ان مہینوں میں حج کا احرام باندھا جاتا ہے اس سے پہلے نہیں) پس جو مقرر کرے ان میں حج۔ پس نہ رغبت کرنا اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑنا حج میں۔ جو کرو گے تم بھلائی سے۔ جانتا ہے اس کو اللہ اور خرچ لیا کرو۔ پس تحقیق بہتر فائدہ خرچ کا بچنا ہے گناہ اور سوال سے۔ ڈرو مجھ سے اے صاحب عقل کے [۱۹۶]

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۹۷)

ترجمہ۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچہ لیے حج بیت اللہ کرتے تھے اور اپنے کو متوکل کہتے ہیں۔ ان کی اس شرکی تردید کے لیے یہ آیت تری آیت [۱۹۷]

(کتاب المناسک فصل ثالث ص۲۲۲ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہؐ نے کہ جس کے پاس بیت اللہ تک پہنچنے کے لیے خرچہ درستگی ہے اور وہ حج نہیں کرتا۔ چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔ کیونکہ اس نے واللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا والی آیت کا انکار کیا ہے۔

(کتاب المناسک فصل ثانی ص۲۲۲ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ۔ ابی امامہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جو آدمی بغیر کسی وجہ ممانعت کے حج نہیں کرتا۔ وہ جس مذہب پر مرے مرے یہودی یا عیسائی۔ وجوہات منع یہ ہیں۔ ۱۔ زادِ راہ کا نہ ہونا۔ ۲۔ بادشاہ ظالم کا روکنا۔ ۳۔ سخت بیمار ہونا۔ ۴۔ سفر حج کے قابل نہ ہونا۔

(کتاب المناسک فصل ثالث ص۲۱۲ مشکوٰۃ شریف)

○

Marfat.com

حج کا ثواب

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کیا کرو۔ پس یہ دونوں غریبی اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی، لوہا، سونا اور چاندی کی میل کو دور کر دیتی ہے۔ خالص حج کا ثواب جنت ہے۔

(کتاب المناسک فصل ثانی ص۲۲۲ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے تو آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ کرنا۔ پھر پوچھا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے۔ تو فرمایا کہ حج خالص۔

(کتاب المناسک فصل اول ص۲۲۱ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کے لیے حج کرے اور اس میں بے ہودہ کلام نہیں کی اور گناہ نہیں کیا۔ تو وہ ایسا حج سے واپس لوٹتا ہے کہ جیسا ماں نے ابھی جنا ہے۔

Marfat.com

اعمالِ حسنہ کی حفاظت بھی ضروری ہے۔

ترجمہ۔ تحقیق جو لوگ کافر ہوئے اور بند کیا انہوں نے راہ خدا کی سے اور مخالفت کی رسول کی پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئی واسطے ان کے ہدایت۔ ہرگز نہ ضرر کریں گے اللہ کو کچھ اور البتہ ناپید کرے گا عملوں ان کے کو ۵

(پارہ ۲۶ سورۂ محمد آیت ۳۲)

ترجمہ۔ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ کہا مانو اللہ کا اور کہا مانو رسول کا اور مت باطل کرو عملوں اپنوں کو ۵ (پارہ ۲۶ سورۂ محمد آیت ۳۳)

وضاحت موضح القرآن۔ حاشیہ ۵: یعنی جہاد کرنا یا کچھ محنت کرنی اللہ کی راہ میں جب قبول ہے کہ موافق حکم ہو اپنی چاؤ پر کام نہ کریئے (کام وہ نیک ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے مطابق کرے اپنی مرضی کے مطابق نہ کرے۔ اپنے بنائے ہوئے دین پر چلنے سے دوسرے اعمال بھی ضبط ہو جاتے ہیں مثلاً چار رکعتوں والی نماز میں دیدہ دانستہ پانچ رکعت نماز پڑھے۔ تو وہ چار بھی باطل ہو جائیں گی اگر اس فعل کو صحیح اور جائز سمجھا تو دین بھی جاتا رہے گا۔ (مؤلف)

ترجمہ۔ اور نہیں ٹلیں گے کہ لڑے جاویں تم سے۔ یہاں تک کہ پھیر دیویں تم کو دین تمہارے سے۔ اگر سکیں اور جو کوئی پھر جاوے تم میں سے دین اپنے سے پس مر جاوے اور وہ کافر ہو۔ پس یہ لوگ کھوئے گئے عمل اُن کے بیچ دنیا و آخرت کے۔ یہ لوگ ہیں رہنے والے آگ کے۔ وہ بیچ اس کے ہمیشہ رہنے والے ۵

(پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۲۱۷)

انبیاء اگرچہ شرک نہیں کرتے۔ اگر اُن سے شرک ہو جائے تو انہیں بھی معاف نہیں ہے۔ اُنہیں بھی عمل ضبط ہونے کا نوٹس دیا گیا ہے: بحوالہ

ترجمہ یہ ہے ہدایت اللہ کی راہ دکھانا ہے ساتھ اس کے جس کو چاہے بندوں اپنوں

Marfat.com

سے ، اگر شریک کرتے ۔ وہ البتہ کھوئے جاتے ان سے جو کچھ تھے وہ عمل کرتے ۝۸۹

(پارہ ۷ سورۃ الانعام آیت ۸۹)

نوٹ : آیت ۸۴ سے لے کر آیت ۸۸ تک کئی انبیاء کا تذکرہ ہے اور آیت ۸۹ میں ان سب کو مخاطب کیا گیا ہے۔

ترجمہ کہہ کیا اس غیر کے غیر کے حکم کرتے ہو تم مجھ کو عبادت کروں اے جاہلو ۝ اور بے شک تحقیق وحی کی گئی ہے طرف میری اور طرف ان لوگوں کی پہلے تجھ سے تھے اگر شریک لاوے گا تو البتہ کھوئے جاویں گے عمل تیرے اور البتہ تو ہوگا زیاں پانے والوں سے ۝ بلکہ اللہ ہی کو عبادت کر اور ہو شکر کرنے والوں سے ۝۶۶

(پارہ ۲۳ سورۃ الزمر آیت ۶۴ تا ۶۶)

وضاحت ان سب آیات بینات کی روشنی میں واضح ہوا شرک اور کفر سے اعمال ضبط ہو جاتے ہیں لہذا نیک اعمال کر کے ان کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے اللہ تعالیٰ کو شرک اور کفر کے مقابلہ میں دوسرے اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے بلکہ ان اعمال کو ضبط کر کے دوزخ میں پھینک دیتا ہے۔ جیسے ایک حلال پاکیزہ چیز میں کوئی دوسری حرام چیز مل جائے تو وہ قابل استعمال نہیں رہتی۔ ایسے ہی شرک اور کفر کرنے والا بہشت میں داخل ہونے کے قابل نہیں رہتا۔ اگرچہ دوسرے جتنے بھی نیک اعمال کرتا پھرے۔ بحوالہ

ترجمہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اس کے اور بخشتا ہے سوائے اس کے واسطے جس کے چاہتا ہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق باندھ لیا اس نے گناہ بڑا ۝

(پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۴۸)

ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اہل کتاب سے اور مشرک ہیں بیچ آگ دوزخ کے ہمیش رہنے والے بیچ اس کے یہ لوگ وہ ہیں بدتر خلق سے ۝

(پارہ ۳۰ سورۃ البینہ آیت ۶)

Marfat.com

بہشت اور دوزخ کا قرآن میں بیان

ترجمہ: پس اگر نہ کرو گے تم ہرگز نہ کرو گے تم پس ڈرو اس آگ سے جو ایندھن اس کا آدمی اور پتھر تیار کی گئی ہے واسطے کافروں کے اور خوشخبری دے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کئے اچھے یہ کہ واسطے ان کے بہشتیں ہیں نیچے ان کے سے نہریں

(پارہ ۱ سورۃ البقرہ آیت ۲۳، ۲۴)

بہشت میں چار نہریں ہوں گی: بحوالہ

ترجمہ: صفت اس بہشت کی کہ وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگار نیچ اس کے نہریں ہیں پانی سے بن بگڑے ہوا اور نہریں ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا مزا ان کا اور نہریں ہیں شراب کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے اور نہریں ہیں شہد صاف کئے ہوئے کی۔ اور واسطے ان کے ہیں نیچ اس کے میوے ہر طرح کے اور بخشش پروردگار ان کے کیا وہ مانند اس شخص کی کہ ہمیشہ رہنے والا ہے نیچ آگ کے اور پلائے جاویں گے پانی گرم پس کاٹ ڈالے گا انتڑیاں ان کی کو اور بعض ان میں سے وہ شخص ہے کہ سنتا ہے طرف تیری یہاں تک کہ جب باہر نکلتے ہیں تیرے پاس سے کہتے ہیں واسطے ان لوگوں کے کہ دیئے گئے ہیں علم کیا کہا تھا ابھی یہی لوگ ہیں کہ مہر کی ہے اللہ نے اوپر دلوں ان کے اور پیروی کی انہوں نے خواہشوں اپنی کی

(پارہ ۲۶ سورۂ محمد آیت ۱۵، ۱۶)

ترجمہ: باغ ہیں ہمیشہ رہنے کے کہ داخل ہوں گے ان میں گہنا پہنائے جاویں گے نیچ ان کے کنگن سونے کے اور موتی اور پوشاک ان کی نیچ ان کے ریشمی ہے اور کہیں گے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے دور کیا ہم سے غم بیشک پروردگار ہمارا بخشنے والا قدردان ہے جس نے اتارا ہم کو نیچ گھر ہمیشہ کے رہنے کے اپنی

Marfat.com

اس سے نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے عنت اور نہیں لگتی ہم کو بیچ اس کے ماندگی ۳۵ اور وہ لوگ
کہ کافر ہوئے واسطے ان کے آگ ہے دوزخ کی۔ نہ تو تمام کیا جاتا ہے اوپر ان کے پس
مریں اور نہ ملکا کیا جاوے گا ان سے عذاب اُن کے سے۔ ہر طرح جزا دیتے ہیں ہم
ہر کفر کرنے والے کو ۳۶ اور وہ چلاویں گے بیچ اس کے اے پروردگار ہمارے نکال
ہم کو عمل کریں اچھے سوائے اس کے کہ تھے ہم عمل کرتے۔ کیا نہیں عمر دی تھی ہم نے تم
کو اس قدر کہ نصیحت پکڑے بیچ اس کے جو کوئی نصیحت پکڑتا ہے اور آیا تھا تمہارے
پاس ڈرانے والا پس چکھو پس نہیں واسطے ظالموں کے کوئی مددگار ۳۷

(پارہ ۲۲ سورۃ فاطر آیت ۲۲ تا ۳۷)

ترجمہ۔ وائے ہے واسطے اس دن جھٹلانے والوں کے ۲۸ چلو تم طرف اس چیز کی
کہ تھے تم اس کو جھٹلاتے ۲۹ چلو طرف سائے تین شاخوں والوں کے ۳۰ نہ سایہ دینے
والا نہ کفایت کرتے والا شعلے آگ سے ۳۱ تحقیق وہ پھینکتی ہے چنگاریاں مانند محلوں
کے ۳۲ گویا کہ وہ قطاریں ہیں اونٹوں زرد کی ۳۳ تحقیق پرہیزگار بیچ سایوں کے ہیں
اور چشموں کے ہیں ۳۴ اور میووں کے ہیں جس چیز سے چاہیں ۳۵ کھاؤ اور پیو سہتا ہدے
اس چیز کے کہ تھے تم کرتے ۳۶ تحقیق ہم اسی طرح جزا دیتے ہیں احسان کرنیوالوں کو ۳۷

(پارہ ۲۹ سورۃ المرسلٰت آیت ۲۸ تا ۳۳، ۴۱ تا ۴۳)

ترجمہ۔ اور لائی جاوے گی اس دن دوزخ، اس دن نصیحت پکڑے گا آدمی اور کہاں
ہے اس کو نصیحت پکڑنا ۲۳ کہے گا اے کاش! کہ میں پہلے بھیج لیتا واسطے زندگانی
اپنی کے ۲۴ پس اس دن نہ عذاب کرے گا عذاب اس کا ساکوئی ۲۵ اور نہ قید کرے
گا قید کرنا اس کا ساکوئی ۲۶ اے جان آرام پکڑنے والی ۲۷ یعنی نیک آدمی۔ پھر جا
طرف پروردگار اپنے کے کہ خوش ہے تو پسند کی گئی ۲۸ پس داخل ہو بیچ بندوں میرے
کے ۲۹ اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے ۳۰

(پارہ ۳۰ سورۃ الفجر آیت ۲۳ تا ۳۰)

ترجمہ۔ اور کہیں گے وہ لوگ جو بیچ آگ کے ہیں۔ چوکیداروں دوزخ کے سے۔ دُعا

Marfat.com

کر دے پروردگار اپنے سے کہ تخفیف کرے ہم سے ایک دن عذاب سے ۞ کہیں
گے وہ چوکیدار کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے ساتھ دلیلوں ظاہر کے
کہیں گے نہیں بلکہ آئے تھے کہیں گے وہ چوکیدار پس تمہیں دعا کرو اور نہیں دعا کافروں
کی مگر بیچ گمراہی کے ۞

(پارہ ۲۴ سورۃ المومن آیت ۴۹ تا ۵۰)

وضاحت

موضح القرآن حاشیہ ۱: دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش ہمارا کام نہیں ہم
تو عذاب پر مقرر ہیں۔ سفارش کا کام ہے رسولوں کا۔ رسولوں سے تم برخلاف تھے۔

ترجمہ۔ کیا نہیں دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی کہ جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں اللہ کے کہاں
سے پھیرے جاتے ہیں ۞ وہ لوگ کہ جھٹلاتے ہیں کتاب کو اور اس چیز کو کہ بھیجا ہے
ہم نے ساتھ اس کے پیغمبروں اپنوں کو۔ پس البتہ جانیں گے ۞ جس وقت طوق ہوں گے
بیچ گردنوں اُن کی کے اور زنجیریں گھسیٹے جاویں گے ۞ بیچ پانی گرم کے اور پھر بیچ
آگ کے جھونکے جاویں گے ۞ پھر کہا جاوے گا ان سے ان کے کہاں ہیں جو تھے تم شریک
کرتے ۞ سوائے اللہ کے کہیں گے کہ کھو گئے ہم سے بلکہ نہ تھے پکارتے سوائے اللہ کے
پہلے اس سے کچھ۔ اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ کافروں کو ۞ یہ سبب اس کے ہے کہ تھے
تم خوش ہوتے بیچ زمین کے ناحق اور بسبب اس کے کہ تھے تم اتراتے ۞ داخل ہو
دروازوں میں دوزخ کے ہمیش رہنے والے بیچ اس کے بری ہے جگہ تکبر کرنے
والوں کی ۞ (پارہ ۲۴ سورۃ المومن آیت ۶۹ تا ۷۶)

ترجمہ۔ اور تو دیکھے گا گناہگاروں کو اس دن جکڑے ہوئے بیچ زنجیروں کے ۞
کرتے اُن کے گندھک کے ہوں گے اور ڈھانک لے گی منہ اُن کے کو آگ ۞ تو کہ
جزا دیوے اللہ ہر جی کو۔ جو کچھ کمایا ہے اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا ۞

(پارہ ۱۳ سورۃ الحجر آیت ۴۹ تا ۵۱)

ترجمہ۔ اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اے رب میرے اس سے کہ حاضر ہو میرے پاس
۞ یہاں تک کہ جب آوے ایک کو اُن میں سے موت۔ کہتا ہے اے رب میرے

Marfat.com

پھیر دے میرے تئیں طرف دُنیا کی ۹۹ شاید کہ میں عمل کروں نیک بیچ اس جگہ کے کہ چھوڑ
آیا ہوں۔ ہرگز نہیں بتحقیق یہ ایک بات ہے کہ وہ کہنے والا ہے اس کا اور روبرو اُن
سے پردہ ہے اُس دن کہ وہ اُٹھائے جاویں گے ۱۰۰ پس جب پھونکا جاوے گا
بیچ صُور کے پس نہیں نسب درمیان ان کے اس دن اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے
گا ۱۰۱ پس جو شخص کہ بھاری ہوا پلہ اس کا پس یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے ۱۰۲
پس جو شخص کہ ہلکا ہوا پلہ اس کا پس یہ لوگ ہیں جنہوں نے ٹوٹا دیا جانوں اپنی کو بیچ
دوزخ کے ہمیش رہیں گے ۱۰۳ جُھلس دیوے گی منہ اُن کے کو آگ اور وہ بیچ اس
کے تیوری چڑھاتے ہیں ۱۰۴ کیا نہ تھیں نشانیاں میری پڑھی جاتی تھیں اوپر تمہارے
پس تھے تم ان کو جھٹلاتے ۱۰۵ کہیں گے اے رب ہمارے غالب آئی اوپر ہماری
بدبختی ہماری اور ہوئے ہم قوم گمراہ ۱۰۶ اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو اس سے
پس اگر پھر کریں گے ہم۔ پس تحقیق ہم ظالم ہیں ۱۰۷ کہے گا دُور ہو بیچ اس کے۔ اور
مت کلام کرو مجھ سے ۱۰۸

(پارہ ۱۸ سورۃ المومنون آیت ۹۸ تا ۱۰۸)

ترجمہ۔ یہ لوگ واسطے اُن کے رزق ہے معلوم ۵۷ میوے اور عزت دیئے جاویں گے
۵۸ بیچ باغوں نعمت کے ۵۹ اُوپر تختوں کے آمنے سامنے ۶۰ پھرایا جاوے گا
اُوپر ان کے پیالہ شراب لطیف کا ۶۱ سفید مزہ دینے والا واسطے پینے والوں کے
۶۲ نہیں بیچ اس کے خرابی اور نہ وہ اس سے بیہودہ کہیں گے ۶۳ اور نزدیک
ان کے بیٹھی ہوں گی نیچی نظر رکھنے والیاں خوبصورت آنکھوں والیاں ۶۴ گویا کہ
وہ انڈے ہیں چھپائے ہوئے ۶۵ بعضے اُن کے اوپر بعض کے سوال کرتے ہوئے ۶۶

(پارہ ۲۳ سورۃ صٰفّٰت آیت ۴۱ تا ۵۰)

وضاحت موضح القرآن حاشیہ آیت ۴۹: بعضے کہتے ہیں مراد ہیں شُتر مرغ کے انڈے
کہ بہت خوش رنگ ہوتے ہیں۔

(بقیہ) کیا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت سینڈھ کا ۶۷ تحقیق کیا ہے ہم نے اُس کو

Marfat.com

واسطے ظالموں کے ۶۳ تحقیق وہ ایک درخت ہے کہ نکلے گا بیچ جڑ دوزخ کے ۶۴
سراس کے گویا کہ سر ہیں سانپوں کے ۶۵ پس تحقیق وہ البتہ کھانے والے ہیں اس میں
سے۔ پس بھرنے والے ہیں اس سے پیٹوں کو ۶۶ پھر تحقیق واسطے ان کے اوپر اس کے
ملونی ہے آب گرم سے ۶۷ پھر تحقیق پھر جانا اُن کا البتہ طرف دوزخ کی ہے ۶۸ تحقیق
انہوں نے پایا تھا باپوں اپنوں کو گمراہ ۶۹ پس وہ اوپر پیر اُن کے دوڑتے جاتے
ہیں ۷۰ (پارہ ۲۳ سورۂ صٰفّٰت آیت ۶۲ تا ۷۰)

وضاحت موضح القرآن آیت ۶۲ حاشیہ ۱: یعنی آخرت میں اس کو پاویں گے اور گلے میں پھنسے گا۔ ایک عذاب یہ بھی ہو گا یا خراب کرنا دنیا میں کہ سُن کر گمراہ ہوتے ہیں۔
کہ سبز درخت دوزخ میں کیوں کر اُگا۔

ترجمہ۔ جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ نشانیوں ہماری کے اور تھے مسلمان ۶۹ داخل
ہو بہشت میں تم اور بی بیاں تمہاری کہ بناؤ کر دائے جاؤ گے ۷۰ لیے پھریں گے
اُوپر ان کے طباق سونے کے اور آب خورے اور بیچ اس کے جو کچھ چاہیں اس کو
جی اور لذت پکڑیں آنکھیں اور تم بیچ اس کے ہمیش رہنے والے ہو ۷۱ اور یہ ہے
وہ بہشت جو وارث کیے گئے ہو تم اس کے بسبب اس کے چیز کے کہ تھے تم کرتے
۷۲ واسطے تمہارے بیچ اس کے ہے میوہ بہت اس میں سے کھاتے ہو تم ۷۳
تحقیق گنہگار بیچ عذاب دوزخ کے ہمیش رہنے والے ہیں ۷۴ نہ سست کیا جاوے
گا ان سے اور وہ بیچ اس کے ناامید ہیں ۷۵ اور نہیں ظلم کیا ہم نے اُن کو۔ ولیکن تھے
وہی ظالم ۷۶ اور پکاریں گے کہ اے مالک چاہیئے کہ موت ڈال دے اوپر ہمارے
پروردگار تیرا کہے گا وہ مالک تحقیق تم ہمیش رہنے والے ہو ۷۷ تحقیق ہم لائے ہیں
تمہارے پاس حق ولیکن بہت تمہارے واسطے حق کے ناخوش رکھنے والے ہیں ۷۸
(پارہ ۲۵ سورۃ الزخرف آیت ۶۹ تا ۷۸)

بہشت میں جنتیوں کو کنگن پہنائے جائیں گے: بحوالہ

ترجمہ۔ تحقیق اللہ داخل کرتا ہے ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے بہشتوں

Marfat.com

ہیں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے سے نہریں پہنائے جاویں گے بیچ اس کے کنگن سونے
سے اور موتی اور لباس ان کا بیچ اس کے ریشمی ہے ۲۳ اور راہ دکھلائے گئے طرف
پاکیزگی کی بات کے سے اور راہ دکھلائے گئے طرف راہ تعریف کیئے گئے کے ۲۴

(پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۲۳، ۲۴)

ترجمہ. تحقیق وہ لوگ کہ ایمان لائے اور کام کیئے اچھے تحقیق ہم نہیں ضائع کرتے ثواب
اس کا کہ اچھا کرتا ہے عمل ۶ یہ لوگ واسطے ان کے ہیں باغ ہمیش رہنے کے چلتی
ہیں نیچے ان کے سے نہریں گہنا پہنائے جائیں گے بیچ اس کے کنگن سونے سے
اور پوشاک پہنیں گے کپڑے سبز لاہی کے اور تانتے کے تکیہ کیے ہوئے بیچ اس کے
اوپر تختوں کے اچھا ہے ثواب اور اچھی ہے بہشت فائدہ اٹھانے میں ۵

(پارہ ۱۵ سورۃ الکہف آیت ۳۰ تا ۳۱)

ترجمہ. اور بدلہ دیا اُن کو اس کا کہ صبر کرتے ہیں بہشت اور کپڑے ریشمی ۱۱ تکیہ کیے ہوئے
بیچ اس کے اوپر تختوں کے. نہ دیکھیں گے بیچ اس کے دھوپ اور نہ جاڑا ۱۲ اور
نزدیک ہو رہیں گے اُوپر ان کے سائے اس کے اور نزدیک کیئے گئے ہیں میوے
اس کے نزدیک کرنے کے ۱۳ اور پھرائے جاتے ہیں اوپر اُن کے باسن چاندی کے
اور آب خورے چاندی کے ۱۴ شیشے کہ ہیں بنائے ہوئے چاندی کے اندازہ کیا
ہے اس کو اندازہ کرنا کرنے ۱۵ اور پلائے جائیں گے بیچ اس کے پیالے سے کہ ہے ملونی
اس کی سونٹھ کی ۱۶ چشمہ ہے بیچ اس کے نام دکھایا جاتا ہے سلسبیل ۱۷ اور پھریں گے
اوپر اُن کے لڑکے ہمیش رہنے والے جس وقت دیکھے گا تو اُن کو گمان کرے گا
تو اُن کو موتی بکھرے ہوئے ۱۸ اور جب دیکھے گا تو اس جگہ دیکھے گا تو نعمت اور بادشاہی بڑی
۱۹ اوپر اُن کے ہوں گے کپڑے لاہی سبز تانتے کے اور پہنائے جاویں گے کنگن چاندی کے
اور پلائے گا ان کو رب اُن کا شربت پاکیزہ ۲۰ تحقیق یہ ہے واسطے تمہارے بدلہ
اور ہے سعی تمہاری قدردانی کی گئی ۲۱

(پارہ ۲۹ سورۃ الدہر آیت ۱۲ تا ۲۲)

Marfat.com

ترجمہ. پس جس وقت کہ پھٹ جاوے آسمان. پس ہو جائے سُرخ مانند سُرخی کی[1] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[48] پس اُس دن نہ پوچھا جائے گا گناہ اپنے سے انسان اور نہ جن[49] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[50] پہچانے جاویں گے گنہگار ساتھ چہرے اپنے کے. پس پکڑا جاوے گا ساتھ بالوں پیشانی کے اور قدموں کے[51] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[52] یہ ہے دوزخ وہ جو جھٹلاتے تھے اس کو گنہگار[53] پھریں گے درمیان اس کے اور درمیان پانی کھولتے کے[54] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[55] اور واسطے اس شخص کے کہ ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے آگے پروردگار اپنے کے دو بہشتیں ہیں[56] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[57] دونوں بہشت شاخوں والی ہیں[58] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[59] بیچ ان دونوں کے دو چشمے چلتے ہیں[60] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[61] بیچ ان دونوں کے ہر میوے سے دو قسمیں ہیں[62] پس کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[63] تکیہ کیے ہوئے اوپر بچھونوں کے کہ آستر[2] ان کے تافتے کے ہیں اور میوہ دونوں بہشتوں کا نزدیک ہے[64] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[65] بیچ ان کے ہیں بند رکھنے والیاں نظر کی، نہیں ہوا نزدیک ان کے انسان پہلے ان سے اور نہ جن[66] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[67] گویا کہ وہ یاقوت ہیں اور مونگے ہیں[68] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار کے جھٹلاتے ہو[69] نہیں بدلہ احسان کا مگر احسان[70] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[71] اور سوائے ان دونوں کے دو بہشتیں ہیں[72] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو[73] نہایت سبز ہیں[74] پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے تم جھٹلاتے ہو[75] بیچ ان دونوں کے چشمے ہیں بشدت جوش مارنے والے[76] پس ساتھ کونسی

---

[1] رنگا ہوا چمڑا. [2] بھرائی.

Marfat.com

نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو ۶۵ بیچ ان دونوں کے میوے ہیں اور کھجور
اور انار ہیں ۶۸ پس کونسی نعمت ساتھ پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو ۶۹ بیچ اُن کے ہیں
اچھی عورتیں خوبصورتیں ۷۰ پس کون سی نعمت ساتھ پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو
۷۱ گوریاں ہیں بٹھلائی ہوئی بیچ خیموں کے ۷۲ پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار
اپنے کے جھٹلاتے ہو ۷۳ نہیں ہاتھ لگایا ان کو کسی انسان نے پہلے اُن سے اور نہ
جنوں نے ۷۴ پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار اپنے کے جھٹلاتے ہو ۷۵ تکیہ کیئے
ہوئے اوپر قالینوں سبز کے اور نادر نفیس کے ۷۶ پس ساتھ کون سی نعمت پروردگار
اپنے کے جھٹلاتے ہو ۷۷ برکت والا ہے نام پروردگار تیرے صاحب بزرگی اور
صاحب بخشش کا ۷۸

(پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۴۷ تا ۷۸)

Marfat.com

جنّت اور جنّتیوں کی صفات

ترجمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا کسی کان نے نہیں سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر اس کا خیال گزرا ہے۔ اس کی تصدیق میں یہ آیت پڑھی "پس نہیں جانتی کوئی جان جو اُن کے لیے آنکھوں کے ٹھنڈک کا باعث چیز چھپا کر رکھی گئی ہے۔ (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۸۵ جلد سوم)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صبح کے وقت نکلنا یا پچھلے پہر جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اگر اہل جنت کی ایک عورت زمین کی طرف جھانکے تو مشرق و مغرب کو روشن کر دے اور خوشبو سے بھر دے اس کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بخاری)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۸۵ جلد سوم)

ترجمہ حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ جنت میں مومن کے لیے موتی کا بنا ہوا خیمہ ہو گا۔ جو ایک ہی موتی سے جو اندر سے خالی ہے بنا ہو گا۔ اس کی چوڑائی ایک روایت میں ہے اس کی لمبائی سات میل ہے اس کے ہر کونہ میں اہل خانہ ہوں گے جو دوسروں کو نہیں دیکھ سکیں گے۔ مومن ان پر گھومے گا اور دو دو جنتیں ہوں گی۔ ان کے برتن اور ان میں جو کچھ ہے سب چاندی کا ہو گا اور دو جنتیں ہیں ان کے برتن اور جو کچھ ان میں ہے سونے کا ہو گا۔ ان کے رہنے والوں اور اللہ کے درمیان صرف کبریائی کا پردہ ہو گا جنت عدن میں وہ رہیں گے۔ (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۸۵ جلد سوم)

Marfat.com

ترجمہ. حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں. ہر دو درجوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان ہے فردوس اعلیٰ درجہ ہے. جنت کی چار نہریں اس سے پھوٹتی ہیں. اس کے اوپر اللہ کا عرش ہے جب تم اللہ سے مانگو فردوس اعلیٰ مانگو. روایت کیا اس کو ترمذی نے.

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۸۶ حصہ سوم)

ترجمہ. حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا. پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے پھر ان کے قریب ایسے لوگ ہوں گے جو آسمان کے تیز ترین چمکتے ستاروں کی طرح ہوں گے. ان کے دل ایک آدمی کے دل کی طرح ہوں گے. ان میں اختلاف، بغض و حسد نہیں ہوگا. ہر آدمی کی حور عین سے دو بیویاں ہوں گی. اُن کی ہڈیوں کا گودا اوپر اور گوشت کے اندر سے نظر آرہا ہوگا. صبح شام اللہ کی تسبیح کریں گے وہ بیمار نہیں ہوں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ تھوکیں گے نہ کھانسیں گے. ان کے برتن سونے اور چاندی کے ہوں گے. ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی. ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر کا ہوگا. ان کا پسینہ مشک ایسا ہوگا ایک مرد کی سیرت پر اپنے باپ آدم کی صورت رکھتے ہوں گے. ان کا طول ساٹھ گز آسمان کی جانب ہوگا. (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۸۶، ۸۷ جلد سوم)

ترجمہ. حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا. اہل جنت جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ پھریں گے نہ ناک جھاڑیں گے. صحابہؓ کرام نے عرض کیا کھانے کا فیصلہ کیا بنے گا. فرمایا. ڈکاریں لیں گے اور کستوری کی طرح پسینہ بہائیں گے. جس طرح سانس نکلتا ہے. اس طرح تسبیح و تحمید الہام کئے جائیں گے. (مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۸۷ جلد سوم)

Marfat.com

ترجمہ. حضرت ابو سعیدؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہؐ نے فرمایا. بے شک تمہارے لیے ایک منادی پکارے گا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم زندہ رہو گے کبھی مرو گے نہیں اور تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے ہے کہ تم چین میں رہو گے کبھی محنت نہیں دیکھو گے

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۸۵ جلد سوم)

ترجمہ. حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جنتی جنت میں اتنی اور اتنی قوت جماع دیا جائے گا کہا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ کیا اس کی طاقت رکھے گا. فرمایا اس کو سو آدمیوں کی قوت دی جائے گی. (ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۹۰ جلد سوم)

ترجمہ. حضرت بریدہؓ سے روایت ہے. ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسولؐ! جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟ فرمایا جب تم کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کر دے گا اگر تو چاہے گا ایک سرخ یاقوتی گھوڑا تجھ کو جنت میں لے کر اڑتا پھرے ایسا ہی ہو جائے گا. ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ! جنت میں اونٹ بھی ہوں گے آپؐ نے اس کو پہلے شخص کا سا جواب نہیں دیا. بلکہ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو جنت میں داخل کر دے گا. اس میں وہ سب کچھ ہو گا جو تیرا نفس چاہے گا اور تیری آنکھ لذت پکڑے گی (ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۹۱ جلد سوم)

ترجمہ. حضرت ابو سعیدؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں. آپؐ نے فرمایا جنتی اپنی مجلس میں پھرنے سے پہلے بہتر تکیوں پر تکیہ کرے گا. پھر اس کے بعد اس کی بیوی آئے گی اور وہ اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی. وہ اپنا چہرہ اس کے رخسار میں دیکھے گا جو آئینہ سے زیادہ شفاف ہو گا. اس کے ایک ادنیٰ موتی سے مشرق و مغرب کا درمیانی روشن ہو جائے گا. وہ اس کو سلام کہے گی. وہ سلام کا جواب دے گا اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں اس مزید انعام سے ہوں جس کا وعدہ اللہ نے

Marfat.com

کیا ہے۔ اس پر ستر لباس ہوں گے۔ وہ اس کی پنڈلی کا گودا ان کے درے دیکھے گا۔ اس پر تاج ہو گا جس کا ادنیٰ موتی مشرق و مغرب کو روشن کر دے گا۔ (رواہ احمد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۹۵ جلد سوم)

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان کر رہے تھے اور آپؐ کے پاس ایک بدوی بھی موجود تھا۔ آپؐ نے فرمایا ایک جنتی اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو اس حالت میں نہیں جو تو چاہتا ہے۔ وہ کہے گا کیوں نہیں لیکن میں کاشت کاری پسند کرتا ہوں۔ وہ بیج بوئے گا۔ آنکھ جھپکنے سے پہلے اس کی روئیدگی بڑھنا اور کاٹنا ہو جائے گا اور وہ پہاڑوں کی مانند ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم اسے لے لے تجھ کو کوئی چیز سیر نہیں کرتی۔ بدوی کہنے لگا۔ اللہ کی قسم ہمارے خیال میں وہ قریشی یا انصاری ہو گا۔ کیونکہ وہ کاشت کار ہیں۔ ہم تو کھیتی کرنے والے نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔ (بخاری)

(مترجم مشکوٰۃ شریف ص۹۵، ۹۶ جلد سوم)

Marfat.com

دوزخ اور دوزخیوں کی صفات

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کا ستر ہواں حصہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ وہی آگ کافی تھی، فرمایا دوزخ کی آگ انہتر گنا زیادہ کر دی گئی ہے۔ ہر جزو دنیا کی کی آگ کی گرمی رکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱ جلد سوم)

ترجمہ۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس روز جہنم کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی۔ ہر باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچے ہوں گے۔ (رواہ مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱ جلد سوم)

ترجمہ۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے ہلکا عذاب دوزخیوں میں سے ابوطالب کو ہے وہ دو جوتیاں پہنے ہوئے ہیں اس کا دماغ جوش کھا رہا ہے۔ (رواہ بخاری)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱ جلد سوم)

ترجمہ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل دنیا سے ایک بڑا نازونعمت والا شخص لایا جائے گا جو دوزخی ہوگا۔ اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا۔ اے ابن آدم! تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے کبھی تجھ پر نعمت گزری ہے۔ وہ کہے گا نہیں۔ اے میرے پروردگار۔ اہل جنت کا ایک سخت ترین از روئے محنت کا آدمی دنیا سے لایا جائے گا۔ اس کو جنت میں غوطہ دیا جائے گا۔ اسے کہا جائے گا اے ابن آدم! تو نے کبھی محنت دیکھی تھی کبھی

Marfat.com

سختی کا گزر تیرے پاس سے ہوا تھا. وہ کہے گا نہیں. اے میرے پروردگار کبھی میرے پاس سے محنت نہیں گزری۔ کبھی میں نے سختی نہیں دیکھی۔ (رواہ مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱۰۱۱ جلد سوم)

ترجمہ. سمرہ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. دوزخ میں کافر کے دونوں کندھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا ہو گا. ایک روایت میں ہے کہ کافر کی ڈاڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہو گی. اس کے جسم کی موٹائی تین دن کی مسافت کی مقدار ہو گی.

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱۰۱۱ جلد سوم)

ترجمہ. ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں. آپؐ نے فرمایا. کہ دوزخ کی آگ ہزار برس تک جلائی گئی. حتیٰ کہ وہ سُرخ ہو گئی. پھر اس کو ہزار برس جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی. اب وہ سیاہ اور تاریک ہو گئی۔ (رواہ ترمذی)

ترجمہ. حضرت انسؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا. اے لوگو! روؤ. اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ. کیونکہ اہل دوزخ روئیں گے ان کے آنسو ان کے رُخساروں پر نالوں کی مانند بہیں گے. حتیٰ کہ اُن کے آنسو ختم ہو جائیں گے، خون بہنے لگ جائے گا. ان کی آنکھیں زخمی ہو جائیں گی. اگر ان میں کشتیاں چھوڑ دی جائیں، چلنے لگ جائیں۔ (شرح السنہ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱۰۱۴ جلد سوم)

ترجمہ. نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا فرماتے تھے. میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں. میں تم کو آگ سے ڈراتا ہوں. آپؐ اس کلمہ کو بار بار دُہرانے رہے. اگر میری اس جگہ سے آپؐ کہتے تو بازار والے اس بازار کو سُن لیتے. حتیٰ کہ آپ کے کندھوں پہ جو چادر تھی. وہ آپؐ کے پاؤں کے پاس نیچے گر پڑی.

(روایت کیا اس کو دارمی نے)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱۰۱۵ جلد سوم)

Marfat.com

ترجمہ. عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس قدر پتھر آسمان سے چھوڑا جائے۔ یہ کہہ کر آپؐ نے سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کیا جب کہ پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ رات کے آنے سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا۔ اگر اس کو زنجیر کے سرے چھوڑ دیا جائے۔ چالیس سال تک رات اور دن بھی اس کی جڑ یا اس کی تہہ تک پہنچنے میں چلتا رہے۔ (ترمذی)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱۰۵ جلد سوم)

ترجمہ. عبداللہ بن حارث بن جزءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں بُختی[1] اونٹ کی مانند سانپ ہوں گے۔ ایک سانپ ایک مرتبہ کاٹے گا۔ دوزخی اس کی سختی اور اس کا زہر چالیس سال تک پاتا رہے گا اور دوزخ میں یا ان بدبختوں کی طرح بچھو ہیں ان میں سے ایک کاٹے گا۔ اس کی زہر چالیس برس تک پاتا رہے گا۔ (رواہ احمد)

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱۰۶ جلد سوم)

ترجمہ. ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ دوزخ میں بدبخت ہی داخل ہوگا کہا گیا اے اللہ کے رسولؐ بدبخت کون ہے؟ فرمایا جو شخص اللہ کی رضامندی کے لیے اطاعت نہ کرے اور اس کے لیے کسی معصیت کو ترک نہ کرے۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم ص۱۰۶ جلد سوم)

ربّنا اغفرلنا ذنوبنا وکفّر عنّا سیّاٰتنا وتوفّنا مع الابرار ۝۱۹۲ ربّنا واٰتنا ما وعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ انک لا تخلف المیعاد ۝۱۹۴ فاستجاب لھم ربّھم انّی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثیٰ بعضکم من بعض فالذین ھاجروا وأخرجوا من دیارھم واوذوا فی سبیلی وقٰتلوا وقُتلوا لاکفّرنّ عنھم سیّاٰتھم ولادخلنّھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر ثوابا من عند اللہ واللہ عندہ حسن الثواب ۝۱۹۵ لا یغرّنّک تقلّب الذین کفروا فی البلاد ۝۱۹۶ متاع قلیل ثمّ مأوٰھم جھنّم وبئس المھاد ۝۱۹۷ لٰکن الذین اتّقوا ربّھم لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر خٰلدین فیھا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار ۝۱۹۸ وانّ من اھل الکتٰب لمن یؤمن باللہ وما انزل الیکم وما انزل الیھم خٰشعین للہ لا یشترون بایٰت اللہ ثمنا قلیلا اولٰئک لھم اجرھم عند ربّھم انّ اللہ سریع الحساب ۝۱۹۹ یٰاایّھا الذین اٰمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتّقوا اللہ لعلّکم تفلحون ۝۲۰۰

ترجمہ. اے رب ہمارے، جو ہم سے قصور ہوئے ہیں اُن سے درگزر فرما جو برائیاں ہم میں ہیں انہیں دُور کر دے اور خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ کر۔ ہمارے سرپرست تو آپ ہی ہیں پس ہمیں معاف فرما دیجئے۔ اور ہم پر رحم فرمایئے آپ سب سے بڑھ کر معاف فرمانے والے ہیں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

---

[1] بُختی اُونٹ وہ ہے جن کی نسل بادشاہ بُخت نصر نے بنائی تھی۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com